

دیوان

حضرت علی احمد صابر کلیری رحمۃ اللہ علیہ



کاوش  
محمد محسن

سید یشاق نظامی

مترجم



لَجْمُ الْهَلَالِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

دیوان

حضرت علی احمد صابر کلیری رحمۃ اللہ علیہ

مترجم

سید خیشائے نظامی عفی عنہ

## جملہ حقوق محفوظ ہیں

نام کتاب	دیوان حضرت علی احمد صابر کلینری رحمۃ اللہ علیہ
مترجم	سید ذیشان نظامی عفی عنہ
نظر ثانی	محترم پروفیسر ملک محمد اشرف ایم اے
اہتمام	محترم شوکت علی دیوان
اہتمام اشاعت	محمد محسن
کمپوزنگ	محمد ارشد حسین قادری رضوی پیرا خانہ راجگان
طابع	غلام مصطفیٰ پرنٹنگ پریس، لاہور
قیمت	600/- روپے

استدعا اللہ کے فضل و کرم اور مہربانی سے انسانی کوشش اور بساط کے مطابق کمپوزنگ، طباعت اور پروف ریڈنگ اور جلد بندی میں ہر قسم کی احتیاط کی گئی ہے انسان ہونے کے ناطے اگر کوئی سہواً غلطی رہ گئی ہو یا صفحات درست نہ ہوں یا فارسی شعر و الفاظ اور اردو الفاظ درست نہ ہوں تو براہ کرم مہربانی فرما کر مطلع کریں تاکہ اگلے ایڈیشن میں درستگی کی جاسکے۔ جَزَاكَ اللّٰهُ خَيْرًا كَثِيرًا



# انتساب

عرفان محمود دیوان

انشاء اللہ عزوجل

مدنی مقصد: مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے۔

**M. Shahid Raza Attari**

0306-0313-7919528 اسلامي بکس، قرآن

**مدنی عطر ہاؤس**

امپورٹڈ عطریات، قرآن پاک، اسلامی بکس، تسبیحات، ٹوپی، عمامے  
موزے، مسواک، گلوں، میلاد پرچم، بینرز، کاہول سیل پوائنٹ

Shop # 2-3 Ground Floor, Waqas Plaza, Amin Pur Bazar, Faisalabad.  
Ph: 041-2621568 E-mail: muhammadshahidattari@yahoo.com







## حالات و واقعات

حضرت علی احمد صابر رحمہ اللہ برصغیر پاک و ہند کے ان اولیاء کرام رحمۃ اللہ علیہم  
اجمعین سے ہیں جن سے سلسلہ چشتیہ کی شاخ سلسلہ صابریہ منسوب ہے۔ آپ رحمہ اللہ  
حضرت بابا فرید گنج شکر رحمہ اللہ کے بانجھے اور محبوب ترین خلفاء سے ہیں اور احباب  
میں سب سے پہلے مرید بھی ہیں۔ آپ رحمہ اللہ کے خطابات آں شیر بیشہ محویت و فنا  
گوئندہ اسرار عشق بر منابر ہیں۔

آپ رحمہ اللہ کا نسب مبارک:

آپ رحمہ اللہ کا نسبی تعلق خاندان سادات سے ہے آپ رحمہ اللہ کا سلسلہ نسب چند  
واسطوں سے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے ملتا ہے۔ آپ رحمہ اللہ کے والد محترم کا نام  
سید عبدالرحیم المعروف سید عبداللہ رحمہ اللہ تھا۔ آپ رحمہ اللہ کی والدہ ماجدہ کا نام بی بی  
ہاجرہ رحمۃ اللہ علیہا تھا۔ جو حضرت بابا فرید گنج شکر رحمہ اللہ کی بڑی ہمشیرہ تھیں۔

آپ رحمہ اللہ کی ولادت باسعادت:

حضرت علی احمد صابر رحمہ اللہ کی ولادت باسعادت 19 ربیع الاول 592 ہجری کو  
جمعرات کے دن نماز تہجد کے وقت جبکہ ایک پہر شب باقی تھی ہرات میں ہوئی مگر  
بعض تذکرہ نگاروں نے آپ کی جائے ولادت قصبہ کھوتوال لکھا ہے۔ اللہ تعالیٰ بہتر



جانتا ہے۔ کھوتوال کو کھتوال بھی کہا جاتا ہے۔

آپ رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت پر واقعہ:

جب اللہ تعالیٰ چاہے تو پاکیزہ اشخاص اس دارِ فانی میں تشریف لاتے ہیں لہذا حضرت مخدوم علی احمد صابر رحمۃ اللہ علیہ کا تشریف لانا قدرتِ کاملہ کی مشیت ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی دایہ مسماۃ بصری بنت ہاشم کا بیان ہے۔

”جس وقت شکمِ مادر سے برآمد ہوئے تو سر مبارک قبلہ کی طرف تھا اور پیر میری طرف تھے۔ میری یہ مجال نہ ہوئی کہ جسمِ اطہر کو ہاتھ لگا لوں جب آپ رحمۃ اللہ علیہ کو غسل دینے کا ارادہ کرتی اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کو اٹھانے کے لئے ہاتھ لگاتی تو میرے ہاتھ کاٹنے لگ جاتے یا ناقابلِ برداشت سوزش میرے ہاتھوں میں ہونے لگتی تھی یہ ماجرہ دیکھ کر آپ رحمۃ اللہ علیہ کی والدہ ماجدہ رحمۃ اللہ علیہا نے دایہ کو ہدایت فرمائی کہ پہلے وضو کر لو بعدہ جسمِ پاک کو ہاتھ لگا چنانچہ دایہ نے وضو کر کے آپ رحمۃ اللہ علیہ کو غسل کرایا۔ اس وقت بھی حضور کی والدہ ماجدہ رحمۃ اللہ علیہا کو وہی یا قوتی نور اور خوشبو سے لبریز بادل اپنے گھر کے گوشہ گوشہ میں معلوم ہوتا تھا اور یہ بھی محسوس ہوتا تھا کہ پاک روہیں لباس سفید میں خوش پوش کثرت سے گھر میں آرہی ہیں اور نوزائیدہ معصوم بچے کی پیشانی کا بوسہ لے کر واپس جارہی ہیں۔

آپ رحمۃ اللہ علیہ کا تسمیہ اسمِ گرامی:

آپ رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت کے بعد آپ رحمۃ اللہ علیہ کا اسمِ پاک علی احمد رکھا گیا۔ اس ضمن میں تذکرہ نگاروں نے یہ بیان کیا ہے کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت باسعادت سے قبل آپ رحمۃ اللہ علیہ کی والدہ ماجدہ رحمۃ اللہ علیہا کو خواب میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی



دیوان حضرت علی احمد صابر کلہری رحمہ اللہ 7

زیارت ہوئی تو حضور نبی کریم ﷺ نے ان سے ارشاد فرمایا کہ جس وقت تمہارے ہاں فرزند پیدا ہو تو اس کا نام احمد رکھنا۔ اس کے بعد ایک رات کو خواب میں حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ تشریف لائے اور فرمایا کہ اس بچے کا نام علی رکھنا۔ روایات میں آتا ہے کہ انہی دنوں آپ ﷺ کے والد محترم عبدالرحیم رحمہ اللہ کی ملاقات ایک بزرگ سے ہوئی کہہ جاتا ہے کہ وہ بزرگ حضرت خضر علیہ السلام تھے کہ انہوں نے فرمایا کہ جب تمہارے ہاں فرزند کی ولادت ہو تو ان کا اسم گرامی علاؤ الدین رکھنا کیونکہ یہ دین اسلام کو بلند کرے گا۔

آپ ﷺ کی ولادت کے بعد آپ ﷺ کے والد محترم رحمہ اللہ نے آپ ﷺ کا اسم مبارک علاؤ الدین رکھا جبکہ آپ ﷺ کی والدہ ماجدہ رحمۃ اللہ علیہا نے علی احمد رکھا اس طرح آپ ﷺ کا پورا نام علاؤ الدین علی احمد رحمہ اللہ شہرت پا گیا۔  
آپ ﷺ کے بچپن کی کرامت:

ولادت کے بعد آپ ﷺ کے کان میں اس دور کے مشہور بزرگ حضرت شیخ ابوالقاسم گرگانی رحمہ اللہ نے اذان دی اور فرمایا کہ یہ بچہ قطب عالم ہوگا۔ آپ ﷺ کے والد محترم رحمہ اللہ بیان فرماتے ہیں کہ بچپن سے ہی کرامات کا ظہور آپ ﷺ سے ہونا شروع ہو گیا تھا اور روز بروز خوارق صادر ہوتے تھے۔ سات ربیع الاول الآخر 594 ہجری بروز منگل نماز فجر کے بعد میں مراقبہ میں بیٹھا ہوا تھا کہ میں نے مراقبہ سے آنکھ کھولی تو دیکھا کہ سیاہ رنگ کے ایک بہت بڑے سانپ کے دو ٹکڑے پڑے ہوئے ہیں ایک ٹکڑا مجھ پر گر کر زمین پر پڑا جبکہ ایک ٹکڑے کے پاس علاؤ الدین علی احمد رحمہ اللہ بیٹھے ہوئے تھے۔ میں نے ان کی والدہ ماجدہ رحمۃ اللہ علیہا کو آواز دی اور



دیوان حضرت علی احمد صابر کلہری رحمۃ اللہ علیہ 8

ان کو بتایا تو ان کی والدہ نے ایک سیاہ سانپ کے دو ٹکڑے کر دیئے ہیں اور کہتے ہیں کہ میں نے سانپوں کے سردار کو مار دیا ہے اور سب سانپوں سے وعدہ لے لیا ہے کہ وہ میرے خاندان کے کسی بھی فرد کو کبھی بھی نہیں کاٹیں گے۔

آپ رحمۃ اللہ علیہ کا ذکر کرنا:

آپ رحمۃ اللہ علیہ نے تین برس کی عمر میں اپنی مرضی سے شیر نوشی ترک فرمادی تھی اور جو کی روٹی تناول کرنا شروع کر دی تھی۔ تقریباً چار سال کی عمر میں آپ رحمۃ اللہ علیہ نے باتیں کرنا شروع کر دیں۔ یہ 21 ربیع الاول 596 ہجری کا واقعہ ہے کہ پیر کے دن فجر سے پہلے جب نیند سے بیدار ہوئے تو بلند آواز سے فرمایا:

لَا مَوْجُودَ إِلَّا اللَّهُ

یعنی اللہ کے سوا کوئی موجود نہیں۔ اس کے بعد جب سوتے تو کبھی کبھار سوتے سوتے چونک کر اُٹھتے اور زبان مبارک سے بلند آواز کے ساتھ اسم پاک ”اللہ“ ادا فرماتے اور چہرہ مبارک کی رنگت تبدیل ہو جایا کرتی۔  
والد محترم کا وصال:

آپ رحمۃ اللہ علیہ کے والد محترم رحمۃ اللہ علیہ کا شمار اولیائے کاملین میں ہوتا ہے۔ اپنے زمانہ کے شیخ الوقت تھے، عابد زاہد اور متقی تھے حضرت مخدوم علاؤ الدین علی احمد رحمۃ اللہ علیہ کی عمر مبارک تقریباً پانچ برس کی تھی کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے والد محترم رحمۃ اللہ علیہ کو دردِ قلوب کی شکایت لاحق ہو گئی اور اس بیماری کی حالت میں 597 ہجری میں وصال فرما گئے۔  
آپ رحمۃ اللہ علیہ والد محترم رحمۃ اللہ علیہ کے وصال پر بہت مغموم ہوئے کئی دنوں تک کھانا نہیں



کھایا۔ نہایت خاموشی کے ساتھ حالت استغراق میں محو رہتے غلبہ جذب کی کیفیت آپ رحمہ اللہ پر طاری رہتی تھی۔ اس دوران بعض اہل باطن حضرات آپ کی زیارت کے لئے آتے آپ رحمہ اللہ کی پیشانی مبارک پر بوسہ دیتے اور چلے جاتے صبح سے شام تک یہ حالت رہتی تھی کوئی دن اور کوئی وقت ایسا نہ ہوتا تھا کہ کوئی زیارت کے لئے نہ آتا۔ جنات تک آپ رحمہ اللہ کی زیارت کی سعادت حاصل کرتے تھے۔ ایک مدت کے بعد آپ رحمہ اللہ کے قلب کو کچھ قرار ہوا اور پروردگار عالم نے آپ رحمہ اللہ کو سکون کی دولت عطا فرمائی۔

### کھانا پکھنے کا واقعہ:

والد محترم رحمہ اللہ کے وصال کے بعد نہایت تنگی و عسرت سے گزر بسر ہونے لگا۔ لیکن آپ رحمہ اللہ کی والدہ ماجدہ رحمۃ اللہ علیہا کسی سے اس بات کا اظہار نہ فرماتی تھیں۔ حضرت مخدوم علی احمد رحمہ اللہ کی یہ عادت مبارکہ تھی کہ آپ رحمہ اللہ دن کے وقت جنگلوں کی طرف نکل جاتے اور گوشہ تنہائی میں بیٹھ کر عبادت الہی میں مشغول رہتے۔ کھانے پینے کی ہوش نہ ہوتی تھی کئی پہر تک کچھ نہیں کھاتے تھے جب بھوک کا غلبہ شدت اختیار کر لیتا تو اپنی والدہ ماجدہ رحمۃ اللہ علیہا سے کوئی چیز کھانے کیلئے طلب فرماتے۔ بعض مرتبہ یوں بھی ہوتا تھا کہ آپ رحمہ اللہ کو شدت سے بھوک لگتی مگر گھر میں کھانے کی کوئی چیز موجود نہ ہوتی تھی۔ ایک مرتبہ آپ رحمہ اللہ دو تین دن سے فاقہ کی حالت میں تھے جس کی وجہ سے آپ رحمہ اللہ کو بہت شدید بھوک لگی ہوئی تھی۔ اتفاق سے اس دن گھر میں کچھ بھی کھانے کو موجود نہ تھا۔ اپنی والدہ ماجدہ رحمۃ اللہ علیہا سے فرمایا کہ کچھ کھانے



کو دیں۔ آپ رحمہ اللہ کی والدہ ماجدہ رحمۃ اللہ علیہا نے دوپہر تک بہانہ سے آپ رحمہ اللہ کو ٹالا اور اس دوران بہت کوشش کی کہ کچھ میسر آجائے تو پکا کر آپ رحمہ اللہ کو کھلا دیا جائے لیکن کچھ بھی انتظام نہ ہو سکا چنانچہ ظہر کی نماز کے بعد آپ رحمہ اللہ نے پھر والدہ ماجدہ رحمۃ اللہ علیہا سے کھانے کے لئے کچھ طلب فرمایا اور کہا کہ بھوک کے باعث بے تاب ہو رہا ہوں۔ والدہ ماجدہ رحمۃ اللہ علیہا نے آپ رحمہ اللہ کی تسکین کے لئے ایک دیکھی میں پانی بھر کر چولہے پر رکھ دیا اور آگ جلا دی تھوڑے تھوڑے وقفے کے بعد دیکھی میں چمچ ہلا دیتی تھیں۔ آپ رحمہ اللہ تھوڑی دیر تک انتظار کرنے کے بعد والدہ ماجدہ رحمۃ اللہ علیہا سے کہتے تو فرماتیں، بیٹا! ابھی پک جاتی ہے آگ جل رہی ہے۔ اسی طرح کئی مرتبہ ہوتا رہا آخر مغرب کی نماز کے بعد بھوک نے آپ رحمہ اللہ کو پریشان کر دیا تو آپ رحمہ اللہ نے پھر والدہ ماجدہ رحمۃ اللہ علیہا سے کھانا طلب فرمایا اور چولہے کے قریب جا کر خود دیکھی کا ڈھکن اٹھا کر فرمایا، چاول تو پک گئے ہیں مجھے جلدی سے کھلا دیجئے۔ والدہ ماجدہ رحمۃ اللہ علیہا نے آپ رحمہ اللہ کی زبان اطہر سے یہ بات سنی تو بہت تعجب ہوا کیونکہ انہوں نے تو دیکھی میں صرف پانی ڈال کر چولہے پر رکھا ہوا تھا اور پانی کے سوا اس میں کچھ نہ تھا مگر چونکہ ان کو یہ یقین تھا کہ مخدوم علی احمد صابر رحمہ اللہ کی زبان اطہر سے جو کلمہ نکلتا ہے وہ بالکل درست اور سچ ہوتا ہے اس لئے فوراً انھیں اور دیکھی کے پاس آ کر دیکھا تو واقعی نہایت اعلیٰ قسم کے چاول پک کر تیار ہو چکے تھے جن کی خوشبو بہت اچھی تھی۔ آپ رحمہ اللہ کی والدہ ماجدہ رحمۃ اللہ علیہا نے آپ رحمہ اللہ کو



چاول نکال کر کھلائے اور مولانا محمد ابوالقاسم گرگانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو بلا کر ان سے سارا واقعہ بیان کیا تو انہوں نے بھی چاول دیکھے اور تبرک کے طور پر تناول فرمائے۔

ابتدائی دینی تعلیم:

آپ رحمہ اللہ نے ابتدائی تعلیم ہرات میں حاصل کی۔ والد محترم رحمہ اللہ کے وصال کے بعد آپ رحمہ اللہ کی تعلیم و تربیت کی ذمہ داری آپ رحمہ اللہ کی والدہ ماجدہ رحمۃ اللہ علیہا کے کاندھوں پر آن پڑی تھی۔ والدہ ماجدہ رحمۃ اللہ علیہا نے اپنی اس ذمہ داری کو نہایت احسن طریقہ سے نبھایا۔ آپ نے سب سے پہلے قرآن حکیم پڑھا پھر عربی اور فارسی کی تعلیم حاصل کی اور تھوڑے ہی عرصہ میں عربی اور فارسی کی تعلیم بھی مکمل کر لی۔ ابتدائی دینی تعلیم بہت شوق سے حاصل کی۔ پھر آپ رحمہ اللہ کی والدہ ماجدہ رحمۃ اللہ علیہا نے آپ رحمہ اللہ کی مزید باطنی تعلیم کے سلسلہ میں حضرت محمد ابوالقاسم گرگانی رحمہ اللہ سے مشورہ کیا اور کہا کہ میں چاہتی ہوں کہ علی احمد رحمہ اللہ کو بھائی حضرت بابا فرید الدین گنج شکر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے پاس اجودھن پاپکتن شریف بھیج دوں تاکہ ماموں کی زیر نگرانی علی احمد رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ علوم ظاہر و باطنی کی تکمیل کر سکیں۔

پاکستان میں آمد و قیام:

جب حضرت علی احمد رحمہ اللہ کی عمر مبارک آٹھ برس کی ہوئی۔ ایک روایت کے مطابق نو برس کی ہوئی تو آپ رحمہ اللہ کی والدہ ماجدہ رحمۃ اللہ علیہا ہرات سے روانہ

ہوئیں۔ پاکپتن شریف جانے کی غرض سے ایک قافلہ کے ہمراہ روانگی اختیار کی کہا جاتا ہے کہ اس سفر میں حضرت محمد ابوالقاسم گرگانی رحمہ اللہ بھی ساتھ تھے۔ تذکرہ نگاروں نے تحریر کیا ہے کہ جب آپ رحمہ اللہ کی والدہ ماجدہ رحمۃ اللہ علیہا نے آپ رحمہ اللہ کو حضرت بابا فرید الدین گنج شکر رحمہ اللہ کے سپرد کیا تو آپ رحمہ اللہ پر کشف کی کیفیت طاری ہو گئی اور آپ رحمہ اللہ نے اپنے ماموں حضرت بابا فرید الدین گنج شکر رحمہ اللہ سے عرض کیا کہ آج سے تین برس کے بعد میرے دادا جان کا وصال ہو جائے گا۔ حضرت بابا صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا بیٹا! تمہیں اس بات کا علم کیسے ہوا؟ تمہارے دادا سید سیف الدین عبدالواہاب رحمہ اللہ تو اس وقت بغداد شریف میں ہیں اور تم یہاں پر ہو۔ آپ رحمہ اللہ نے عرض کیا ابھی میں اپنے قلب کی طرف متوجہ ہوا تو مجھے اپنے والد ماجد رحمہ اللہ کی صورت دکھائی دی۔ انہوں نے اپنے داہنے ہاتھ کی تین انگلیاں میری طرف اٹھائیں جو کہ وصال پر دلالت کرتی ہیں۔ حضرت بابا جی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ پر بھی جذب کی کیفیت طاری ہو گئی۔ اس حالت استغراق میں اپنے بھانجے سے فرمایا، مرحبا علی احمد صابر فرزند بطن الولی۔ اس کے بعد آپ رحمہ اللہ کے سینہ اقدس پر قلب کے مقام پر اپنے داہنے ہاتھ کی تین انگلیاں مارتے ہوئے تین مرتبہ ارشاد فرمایا کہ تجھ سے جمال ذات کے ظہور ہوں گے۔ اس کے ساتھ ہی نہایت شفقت سے توجہ فرمائی۔

تھوڑی دیر تک اسی طرح ماموں بھانجا معرفت کی باتیں کرتے رہے۔ اس کے



دیوان حضرت علی احمد صاحب کلہری رحمہ اللہ 13

بعد حضرت بابا فرید الدین گنج شکر رحمہ اللہ کی ہمیشہ محترمہ نے عرض کیا کہ میں علی احمد رحمہ اللہ کو لے کر اس لئے آپ رحمہ اللہ کی خدمت میں حاضر ہوئی ہوں کہ آپ رحمہ اللہ ان کی تعلیم و تربیت بھی فرمائیں گے اور ان کے خورد و نوش کا خیال بھی رکھیں گے کیونکہ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے آپ رحمہ اللہ کے ہاں کسی چیز کی کمی نہیں ہے۔ پروردگار عالم کا عطا کردہ سب کچھ آپ رحمہ اللہ کے پاس موجود ہے۔ سینکڑوں غربا و مساکین کی نگہداشت آپ رحمہ اللہ کے زیر سایہ ہوتی ہے۔ علی احمد رحمہ اللہ آپ رحمہ اللہ کا بھانجا ہے اور آپ رحمہ اللہ سے بہتر کوئی سرپرست مجھے دکھائی نہیں دیتا جو ظاہری و باطنی علوم میں درجہ کمال کو پہنچا ہوا ہو اس لئے میں اپنے بیٹے کو آپ رحمہ اللہ کے سپرد کرتی ہوں اور میں خود واپس ہرات جانا چاہتی ہوں۔ حضرت بابا فرید الدین گنج شکر رحمہ اللہ نے فرمایا اے ہمیشہ محترمہ! میں آپ کا بہت ممنون ہوں کہ آپ نے مجھے نہایت بلند مرتبہ فرزند عنایت کیا ہے اس ضمن میں میں جتنا بھی اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کروں وہ کم ہے۔ ان شاء اللہ تعالیٰ میں اس کی ظاہری و باطنی تعلیم و تربیت بہت اچھی طرح کروں گا۔ اس کے بعد حضرت بابا فرید صاحب رحمہ اللہ نے حضرت علی احمد رحمہ اللہ کی تعلیم شروع فرمائی بہت شوق کے ساتھ آپ رحمہ اللہ علوم صوری و معنوی کا اکتساب کرنے لگے۔ حضرت بابا فرید صاحب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ علی احمد رحمہ اللہ نے تین برس میں اس قدر علوم ظاہری کا حصول فرمایا کہ دوسرے بچے چھ برس میں نہ حاصل کر سکتے تھے۔ آپ رحمہ اللہ نے نہایت محنت و مشقت سے تحصیل علم فرمایا اس دوران

دیوان حضرت علی احمد صابر کلہری رحمۃ اللہ علیہ 14

آپ رحمۃ اللہ علیہ کی والدہ ماجدہ رحمۃ اللہ علیہا پاکپتن شریف میں ہی مقیم رہیں اور اپنے بیٹے کی تعلیم و تربیت سے بہت خوش تھیں۔

حضرت بابا فرید الدین گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ کا خواب:

حضرت بابا فرید الدین گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ 21 شوال 603 ہجری بروز اتوار میں نے خواب میں دیکھا کہ حضرت مخدوم علی احمد رحمۃ اللہ علیہ کے جدا مجد حضرت شاہ سیف الدین عبدالوہاب رحمۃ اللہ علیہ مجھ سے فرما رہے ہیں کہ مخدوم پاک رحمۃ اللہ علیہ تمہارے سپرد ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ ہی ان کے استاد بھی ہیں سرپرست بھی ہیں اور پیر طریقت بھی ہیں جب میں خواب سے بیدار ہوا تو علیم اللہ ابدال رحمۃ اللہ علیہ کو بلایا اور ان کو بغداد شریف کی طرف حضرت شاہ سیف الدین عبدالوہاب رحمۃ اللہ علیہ کی خیر و عافیت معلوم کرنے کے لئے روانہ کیا اور خود اپنے حجرہ میں معتکف ہو گیا۔

25 شوال 603 ہجری بروز جمعرات نماز تہجد کی ادائیگی کے بعد حضرت مولانا محمد ابوالقاسم گرگامی رحمۃ اللہ علیہ میرے پاس حجرہ میں آئے اور عرض کیا کہ میں نماز تہجد پڑھنے کے بعد سو گیا تھا۔ عالم امثال میں نے دیکھا کہ حضرت شاہ سیف الدین عبدالوہاب رحمۃ اللہ علیہ کے جنازہ کی نماز میں نے پڑھی ہے اور آج رات بھر حضرت مخدوم علی احمد رحمۃ اللہ علیہ پر کیفیت جذب کا نہایت شدید غلبہ طاری رہا ہے۔ پھر ظہر کی نماز کے بعد علیم اللہ ابدال رحمۃ اللہ علیہ بھی واپس آ گئے اور انہوں نے بتایا کہ حضرت شاہ سیف الدین عبدالوہاب رحمۃ اللہ علیہ بن غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ کا وصال ہو گیا ہے ان کو دفن کرنے کے بعد میں واپس آ گیا ہوں۔



بیعت:

”حقیقت گلزار صابری“ کے مصنف تحریر فرماتے ہیں کہ حضرت بابا فرید الدین گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ نے بتاریخ 25 شوال 603 ہجری جمعرات نماز عصر کے بعد حضرت مخدوم علی احمد رحمۃ اللہ علیہ کو حاضرین مجلس کے روبرو بیعت سے مشرف فرمایا اس سلسلہ میں ایک مجلس ترتیب دی گئی جس میں سلسلہ چشتیہ کے جید بزرگ اور حضرت بابا فرید الدین گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ کی ہمیشہ بھی موجود تھیں۔ حضرت مخدوم علی احمد رحمۃ اللہ علیہ کی عمر مبارک بوقت بیعت گیارہ برس تھی۔ حضرت علاؤ الدین علی احمد صابر رحمۃ اللہ علیہ حضرت بابا فرید الدین گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں رہ کر روحانی فیوض و برکات حاصل کرتے رہے اور حضرت بابا فرید الدین گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ کی نگاہ کرم سے اپنے قلب کو نور عرفان سے منور کیا۔ بیٹے کی تعلیم و تربیت کی طرف سے مطمئن ہو کر حضرت علی احمد صابر رحمۃ اللہ علیہ کی والدہ ماجدہ رحمۃ اللہ علیہا بہت خوش تھیں چنانچہ اپنے بھائی حضرت بابا فرید الدین گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت اقدس میں عرض کی کہ میرے بیٹے کی ظاہری و باطنی تعلیم و تربیت میری خواہش کے مطابق ہو رہی ہے اور اب میں چاہتی ہوں کہ علی احمد رحمۃ اللہ علیہ کو آپ رحمۃ اللہ علیہ کے سپرد کر کے واپس ہرات چلی جاؤں۔ اس کے بعد کہا بھائی! دیکھنا میرے بیٹے کو کوئی تنگی یا تکلیف نہ ہونے پائے میرا بیٹا بہت زیادہ شرم و حیا والا ہے۔ کبھی اپنے آپ کو کوئی چیز نہ مانگے گا اس لئے اس کو بھوک اور پیاس کی تکلیف نہ ہو۔ حضرت بابا فرید الدین گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ نے بہن کی تسلی کی خاطر حضرت مخدوم علی احمد صابر رحمۃ اللہ علیہ کو بلایا اور بہن کے سامنے لنگر کا منتظم بنا دیا اور فرمایا کہ کل سے لنگر کی

دیوان حضرت علی احمد صابر کلہری **16**

تقسیم تمہارے سپرد ہے صبح سے مساکین اور فقراء میں لنگر تم ہی تقسیم کرنا اس خدمت کو بیٹے کے سپرد ہوتے دیکھ کر حضرت بابا فرید الدین گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ کی ہمشیرہ بہت خوش ہوئیں اور خوشی خوشی ہرات کی طرف روانہ ہو گئیں۔

تقسیم لنگر کی خدمت:

حضرت مخدوم علاؤ الدین علی احمد صابر رحمۃ اللہ علیہ کو مرشد نے جو فریضہ سونپا تھا اس کو نہایت احسن طریقے سے انجام دیتے رہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے معمول بنارکھا تھا کہ اشراق کی نماز ادا کرنے کے بعد اپنے حجرہ پاک سے باہر تشریف لاتے اور اپنی نگرانی میں غرباء و مساکین میں کھانا تقسیم کرتے اس کے بعد پھر حجرے میں چلے جاتے اور عبادت الہی میں مشغول ہو جاتے، نماز مغرب کے بعد پھر لنگر کی تقسیم اپنی نگرانی میں کرتے۔ لنگر کی تقسیم کرنے کے دنوں میں آپ رحمۃ اللہ علیہ نے کھانا پینا بالکل چھوڑ دیا آپ رحمۃ اللہ علیہ پر جذب کی کیفیت کا شدید غلبہ رہتا۔ طبیعت عالیہ جلالی ہو گئی اور پھر ایسا وقت بھی آیا کہ کوئی آپ رحمۃ اللہ علیہ کے حجرہ مبارک کے نزدیک جانے کی جرأت بھی نہیں کرتا تھا۔

اس ضمن میں روایات میں آتا ہے کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے تقریباً بارہ برس تک لنگر تقسیم کرنے کی خدمت انجام دی مگر اس مدت میں لنگر سے کچھ نہ کھایا نہ ہی کسی نے آپ کو کھاتے پیتے دیکھا۔ حالانکہ حضرت بابا فرید الدین گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ نے منع نہ فرمایا تھا کہ تم نہ کھانا، صرف ان کی الفاظ کی پابندی فرمائی کہ حضرت بابا فرید الدین گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ نے لنگر پکوانے اور کھلانے کا حکم فرمایا ہے نہ کہ کھانے کا اس لئے بلا اجازت میں کیسے کھاؤں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے حجرہ مبارک میں رہ کر اپنے آپ رحمۃ اللہ علیہ



کو عبادت و ریاضت میں مشغول کئے رکھا روزانہ روزہ رکھتے جب بھوک کی شدت زیادہ ہو جاتی اور برداشت نہ ہو سکتی تو افطاری کے وقت جنگل کی طرف نکل جاتے اور درختوں کے پتے اور جنگلی خود رو پھل سے روزہ افطار کر لیتے اس کے بعد جب نماز مغرب ادا کرتے تو پھر لنگر کی تقسیم کی خدمت انجام دیتے۔

دُعائے نوری:

”حقیقت گلزار صابری“ کے مصنف تحریر فرماتے ہیں کہ حضرت علاء الدین علی احمد صابر رحمہ اللہ کا معمول تھا کہ آپ رحمہ اللہ لنگر کی تقسیم کے بعد ذکر الہی میں مشغول ہو جاتے اور لنگر میں سے اپنے کھانے کے لئے کچھ بھی نہ لیتے حجرے کا دروازہ بند کر کے توجہ و یکسوئی کے ساتھ عبادت الہی کرتے جب لنگر خانہ سے واپس حجرہ مبارک میں تشریف لے جاتے تو پہلے آواز بلند یہ دعائے نوری پڑھتے جو صوفیاء کرام کی نظروں میں آب حیات کی مانند ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ لِّیْ نُوْرًا وَفِیْ قَلْبِیْ نُوْرًا وَفِیْ قَبْرِیْ نُوْرًا وَفِیْ سَمْعِیْ  
نُوْرًا وَفِیْ بَصَرِیْ نُوْرًا وَفِیْ شَعْرِیْ نُوْرًا وَفِیْ بَشْرِیْ نُوْرًا وَفِیْ  
لَحْمِیْ نُوْرًا وَفِیْ دَمِیْ نُوْرًا وَفِیْ مَخِیْ نُوْرًا وَفِیْ عِظَامِیْ نُوْرًا وَبَیْنَ  
یَدَیْ نُوْرًا وَ مِنْ خَلْفِیْ نُوْرًا وَ عَنْ یَمِیْنِیْ نُوْرًا وَ عَنْ شِمَالِیْ نُوْرًا وَ مِنْ  
قَوْفِیْ نُوْرًا وَ مِنْ تَحْتِیْ نُوْرًا وَ سَلِّهٖ حَقًّا هُوَ۔

آپ رحمہ اللہ نے کامل بارہ سال تک لنگر خانہ سے ایک دانہ تک نہ کھایا اور نہ

دیوان حضرت علی احمد صابر کلہری رحمۃ اللہ علیہ 18

کھانے میں سے نمک تک چکھا۔ یہ برکت دعائے نوری اور نور باطنی کی قوت کے باعث تھی کہ تمام مساکین فقراء کو دونوں وقت کھانا تقسیم کرتے مگر خود نہ اس میں سے کھاتے تھے نہ پیتے تھے۔

کیفیت جذب کا آغاز:

حضرت بابا فرید الدین گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ کے چچا زاد بھائی حضرت الشیخ فضل الرحمن رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ یہ گیارہ ذیقعد 603 ہجری بروز جمعہ کا واقعہ ہے جبکہ حضرت مخدوم علی احمد صابر رحمۃ اللہ علیہ کی والدہ ماجدہ رحمۃ اللہ علیہا کو ہرات کی طرف تشریف لے گئے ہوئے پندرہ دن گزر چکے تھے۔ حضرت علی احمد صابر رحمۃ اللہ علیہ جب لنگر سے فارغ ہو کر حجرہ اقدس میں تشریف لے جانے لگے تو میں بھی آپ رحمۃ اللہ علیہ کے پیچھے پیچھے چلا گیا اچانک میں نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کے رونے کی آواز سنی تو اس کا سبب دریافت کرنے کی غرض سے حجرہ میں داخل ہوا اور آپ رحمۃ اللہ علیہ سے مخاطب ہو کر کہا کہ رونے کی کیا وجہ ہے؟ ارشاد فرمایا کہ مجھے اپنے سلوک کے جذب ہو جانے کا رنج ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے مجھے دنیا سے علیحدہ کر دیا ہے۔ اب بندگان خدا میں سے سوائے اولیاء کرام اور رجال الغیب کے کوئی بھی میرے پاس نہ آ سکے گا گو مرتبہ سلوک جذب سے کم نہ ہو گا لیکن جذب کی کیفیت کا غلبہ ابھی سے شروع ہو گیا ہے اللہ خیر کرے معلوم نہیں کیا ہو گا۔ یہ سن کر میں خاموشی کے ساتھ حجرہ مبارک سے باہر آ گیا اور مخدوم علی احمد صابر رحمۃ اللہ علیہ نے حجرہ مبارک اندر سے بند کر لیا۔



زبان فرید رحمۃ اللہ سے صابر کا خطاب:

آپ رحمۃ اللہ کی والدہ ماجدہ رحمۃ اللہ علیہا ایک عرصہ کے بعد ہرات سے واپس تشریف لائیں اپنے بیٹے کی حالت دیکھی کہ ہڈیوں کا ڈھانچہ بنے ہوئے تھے۔ اپنے بھائی سے اس امر کی شکایت کی۔ حضرت بابا فرید الدین گنج شکر رحمۃ اللہ نے فرمایا بہن! آپ بخوبی طور پر جانتی ہیں کہ میں نے آپ رحمۃ اللہ علیہا کے سامنے علی احمد رحمۃ اللہ کو لنگر خانہ کا منتظم بنایا تھا اور اس کے سپرد پورا لنگر خانہ کر دیا تھا۔ اس سے پوچھو کہ اس نے کھانا کیوں نہیں کھایا۔ والدہ ماجدہ رحمۃ اللہ علیہا نے بیٹے سے پوچھا تو آپ رحمۃ اللہ نے جواب دیا کہ مجھے لنگر تقسیم کرنے کا حکم دیا گیا تھا اس میں سے کھانے کا نہیں اور بغیر حکم کے میں اس میں سے ایک دانہ بھی کیسے کھا سکتا تھا۔ یہ سن کر حضرت بابا فرید الدین گنج شکر رحمۃ اللہ نے فرمایا:

”بہن! اللہ تعالیٰ نے علی احمد رحمۃ اللہ کو کھانے کے لئے پیدا نہیں کیا یہ صابر ہے ان شاء اللہ اسے دونوں جہانوں میں صابر کے نام سے یاد کیا جائے گا۔ یہ بچپن سے ہی جس قسم کے صبر کا اظہار کر رہا ہے اور بچپن سے ہی جو عجیب و غریب باتیں اس سے سرزد ہو رہی ہیں اور بھی بہت سی باتیں مستقبل میں سرزد ہوں گی۔“ حضرت بابا فرید الدین گنج شکر رحمۃ اللہ اپنے بھانجے کے صبر سے بہت متاثر اور خوش تھے۔

نکاح اور زوجہ کا انتقال:

روایات میں آتا ہے کہ حضرت علی احمد صابر رحمۃ اللہ کی والدہ ماجدہ رحمۃ اللہ علیہا

جب ہرات سے تشریف لائیں تو حضرت بابا فرید الدین گنج شکر رحمہ اللہ سے کہا کہ میں اپنے بیٹے علاؤ الدین علی احمد صابر رحمہ اللہ کی شادی آپ رحمہ اللہ کی صاحبزادی سے کرنا چاہتی ہوں ”تاریخ مشائخ چشت“ میں تحریر ہے کہ حضرت بابا فرید الدین گنج شکر رحمہ اللہ کے پانچ صاحبزادے اور تین صاحبزادیاں تھیں صاحبزادوں کے نام یہ ہیں:

حضرت الشیخ نصیر الدین نصر اللہ رحمہ اللہ، حضرت الشیخ شہاب الدین رحمہ اللہ، حضرت الشیخ بدر الدین سلیمان رحمہ اللہ، حضرت خواجہ نظام الدین رحمہ اللہ اور حضرت الشیخ یعقوب رحمہ اللہ۔ صاحبزادیوں کے نام یہ ہیں: بی بی مستورہ، بی بی شریفہ، بی بی فاطمہ رحمۃ اللہ علیہا۔ جمعین۔

بہن کی بات سن کر حضرت بابا فرید الدین گنج شکر رحمہ اللہ نے فرمایا کہ بہن! میری طرف سے تو ہاں ہے لیکن علی احمد رحمہ اللہ شادی کا اہل نہیں ہے وہ ہر وقت حالت جذب میں رہتا ہے ایسی حالت میں ان کی شادی کرنا ٹھیک نہیں ہے۔ اس جواب کو سن کر بہن نے یہ سمجھا کہ میں بیوہ ہوں اور میرا بیٹا یتیم اور مفلس ہے اس لئے بھائی اپنی بیٹی دینے سے انکار کر رہے ہیں چنانچہ یہ بات بہن نے بھائی سے کہہ بھی دی جب آپ رحمہ اللہ کی والدہ ماجدہ رحمۃ اللہ علیہا نے بہت اصرار کیا تو حضرت بابا فرید الدین گنج شکر رحمہ اللہ شادی کے لئے رضامند ہو گئے اور اپنی بیٹی کی شادی حضرت علی احمد صابر رحمہ اللہ سے کر دی۔ مخدوم علی احمد صابر رحمہ اللہ کی والدہ ماجدہ رحمۃ اللہ علیہا کے پرزور اصرار پر یہ نکاح 21 شوال 613 ہجری بروز بدھ بعد نماز عصر ہوا۔



رات کے وقت آپ رحمۃ اللہ علیہ کی والدہ ماجدہ رحمۃ اللہ علیہا نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کے حجرے میں روشنی کی اور ڈلہن کو حجرے میں لا کر بٹھا دیا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ عبادت الہی میں مشغول ہو گئے۔ جب تہجد کا وقت ہوا تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے مراقبہ سے سر اٹھایا تو حجرے میں ایک عورت کو بیٹھا ہوا دیکھ کر بہت حیران ہوئے اور پوچھا تو کون ہے؟ ڈلہن نے جواب دیا میں آپ رحمۃ اللہ علیہ کی بیوی ہوں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا یہ کس طرح ممکن ہے کہ ایک دل میں دو کی محبت کو جگہ دوں، میں تو ایک کو دل میں بسا چکا ہوں دوسرے کی بالکل گنجائش نہیں ہے۔ میں خدائے وحدہ لا شریک کا بندہ ہوں اس کے جمال میں غم ہوں۔ یہ فرما کر آپ رحمۃ اللہ علیہ پھر مراقبہ میں مشغول ہو گئے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے منہ سے جیسے ہی یہ الفاظ نکلے اسی وقت حجرے میں نور الہی کا نزول ہوا۔ جسے آپ رحمۃ اللہ علیہ کی ڈلہن برداشت نہ کر سکیں اور بے ہوش ہو گئیں پھر ان کی حرکت قلب بند ہو گئی اور اس جہان فانی سے رحلت فرما گئیں۔

حضرت علاؤ الدین علی احمد صابر رحمۃ اللہ علیہ کی والدہ ماجدہ رحمۃ اللہ علیہا اپنے بیٹے کی مجذوبانہ کیفیت سے آگاہ تھیں اس لئے ان کے دل میں مختلف قسم کے خیالات پیدا ہو رہے تھے۔ فجر کے وقت حجرہ مبارک کھول کر اندر داخل ہوئیں تو دیکھا مخدوم پاک مراقبہ کی حالت میں ہیں جبکہ ڈلہن کا انتقال ہو چکا ہے۔ یہ دیکھ کر والدہ ماجدہ رحمۃ اللہ علیہا بہت خفا ہوئیں اور غصہ کی حالت میں آپ رحمۃ اللہ علیہ کی کمر پر زور سے ہاتھ مارتے ہوئے فرمایا کہ میں نے تمہارے ماموں کی بیٹی سے تمہاری شادی کی تھی مگر تم نے

دیوان حضرت علی احمد صابر کلہری رحمۃ اللہ علیہ 22

دلہن کو کیا کر دیا ہے۔ اب میں تمہارے ماموں کو کیا جواب دوں گی اور کس منہ سے ان کے پاس جاؤں گی؟ حضرت مخدوم پاک رحمۃ اللہ علیہ نے نہایت اطمینان سے جواب دیا امی جان! اس میں میرا کیا قصور ہے اللہ کی رضا یہی تھی۔

”تذکرہ جلیل“ کے مصنف تحریر فرماتے ہیں کہ حضرت علی احمد صابر رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی دلہن کو جب ایک نظر دیکھا ہوگا تو آپ رحمۃ اللہ علیہ کو یہ گوارہ نہ ہو سکا کہ فطری اور دنیاوی آرام کی خاطر تحیر کی بہترین راحت سے محروم ہو جائیں اور اپنے دل میں سوائے اللہ تعالیٰ کے اور کسی کو جگہ دیں۔ چنانچہ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے ایک ہی جلالی نگاہ میں اپنی دلہن کو بھی اپنے ہی رنگ میں رنگ لیا اور اپنی دلہن کی نفسانی خواہشات کو فنا کر کے جلا کر خاکستر کر دیا جس طرح آپ رحمۃ اللہ علیہ کے تن خاکی کو زوجہ کی ضرورت نہیں تھی۔ اسی طرح آپ رحمۃ اللہ علیہ کی دلہن کو بھی زوج کی ضرورت نہ رہی کیونکہ عشق الہی کی آگ سالک کے دل سے اللہ تعالیٰ کے سوا سب کو جلا کر رکھ کر دیتی ہے۔

والدہ محترمہ کا وصال:

حضرت علی احمد صابر رحمۃ اللہ علیہ کی دلہن کے اس طرح اچانک انتقال سے حضرت مخدوم پاک رحمۃ اللہ علیہ کی والدہ ماجدہ رحمۃ اللہ علیہا کو بہت صدمہ ہوا۔ اس صدمے کے باعث وہ بیمار ہو گئیں۔ رفتہ رفتہ اسی بیماری کی وجہ سے آخر کار 2 محرم الحرام 614 ہجری بروز جمعہ اس دنیا سے رحلت فرما گئیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی والدہ ماجدہ رحمۃ اللہ علیہا کے وصال کی اطلاع دیتے ہوئے حضرت مولانا ابوالقاسم



بھنڈاری رحمہ اللہ نے عرض کیا کہ آپ رحمہ اللہ کی والدہ ماجدہ رحمۃ اللہ علیہا کا بعد نماز مغرب انتقال ہو گیا ہے اور ان کو دفن کرنے کے لئے جنازہ قبرستان کی طرف لے جا رہے ہیں آپ رحمہ اللہ بھی جنازہ میں شرکت فرمائیں۔ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا کہ میں حجرہ سے اس لیے باہر نکلا ہوں کہ لنگر کی تقسیم کروں اور اس خدائی لنگر سے زیادہ دنیا میں مجھے کوئی شے عزیز نہیں ہے والدہ ماجدہ رحمۃ اللہ علیہا کی تجہیز و تکفین کے لئے حضرت بابا صاحب رحمہ اللہ کی موجودگی ہی کافی ہے۔ حقیقت یہ تھی کہ والدہ ماجدہ رحمۃ اللہ علیہا کے وصال کی اطلاع پر آپ رحمہ اللہ کو دلی طور پر بہت دکھ ہوا۔ آپ رحمہ اللہ اُداس رہنے لگے۔ استغراق کے عالم میں محو رہتے اور آپ رحمہ اللہ کی یہ حالت شدید سے شدید تر ہوتی جاتی پھر آپ رحمہ اللہ نے لنگر کی تقسیم سے کنارہ کشی اختیار کر لی۔

عطائے خرقہ ولایت:

کہا جاتا ہے کہ حضرت علی احمد صابر رحمہ اللہ تقریباً نو برس تک عالم استغراق میں مستغرق رہے اور اس کیفیت کا آپ رحمہ اللہ پر شدت سے غلبہ رہا۔ اس مدت کے دوران حضرت بابا فرید الدین گنج شکر رحمہ اللہ نے آپ رحمہ اللہ پر مسلسل باطنی توجہ مبذول رکھی۔ ایک دن مرشد پاک رحمہ اللہ نے محسوس کیا کہ حضرت علی احمد صابر رحمہ اللہ کو اس استغراقی کیفیت سے باہر نکالنا چاہیے۔ چنانچہ اس مقصد کے لئے گیارہ محرم الحرام جمعرات کے دن اشراق کی نماز کے بعد حضرت علی احمد صابر رحمہ اللہ کے حجرہ مبارک میں تشریف لائے اور آپ رحمہ اللہ پر بھرپور خصوصی توجہ مبذول فرمائی پھر

آپ رحمہ اللہ کے بائیں کان میں سات بار بلند آواز سے کلمہ طیبہ پڑھا۔ مرشد پاک رحمہ اللہ کے کلمہ پڑھتے ہی آپ رحمہ اللہ حالت استغراق سے باہر آ گئے۔ اس کے بعد حضرت بابا صاحب رحمہ اللہ نے ایک خصوصی مجلس منعقد کی اور اس مجلس پاک میں خرقہ خلافت سے آپ رحمہ اللہ کو نوازا اور آپ رحمہ اللہ کے سر مبارک پر اپنا کلاہ پہنا کر اپنا خرقہ مبارک پہنا دیا۔ حضرت مخدوم علی احمد صابر رحمہ اللہ نے مرشد کامل کے زیر سایہ تقریباً ستائیس سال کیفیت باطنی کی تحصیل فرمائی اور ریاضت و مجاہدہ میں مشغول رہے۔ ایک دن حضرت بابا صاحب رحمہ اللہ کو حکم ہوا کہ حضرت علی احمد صابر رحمہ اللہ کو خلافت سے نوازا جائے۔ اس ضمن میں ”حقیقت گلزار صابری“ کے مصنف تحریر فرماتے ہیں کہ 24 رمضان المبارک 650 ہجری بروز جمعرات نماز تہجد کے بعد حضرت بابا صاحب رحمہ اللہ کو خواب میں اپنے پیر و مرشد حضرت شیخ الاقطاب قطب الدین بختیار کا کی رحمہ اللہ کی زیارت ہوئی۔ پیر و مرشد رحمہ اللہ نے یہ ارشاد فرمایا کہ مخدوم علی احمد صابر رحمہ اللہ کو جلد لے چلو۔ حضرت بابا صاحب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے عالم امثال میں ہی مخدوم پاک رحمہ اللہ کو حجرہ مبارک سے ہمراہ لیا اور اپنے پیر و مرشد رحمہ اللہ کے عقب میں روانہ ہوا تھوڑی دیر میں عالم ملکوت سے عالم جبروت کے عروج کیا چاروں طرف تاحد نگاہ انوار و تجلیات یا قوت کی مانند ورخشاں تھے اور ہر طرف نور ہی نور دکھائی دیتا تھا۔

حضرت بابا صاحب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اس مقام پر ایک عالیشان دربار منعقد



تھا۔ جہاں پر حضور سرکارِ دو عالم حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ رونق افروز ہیں اور ارد گرد تمام حضرات سلسلہ عالیہ چشتیہ کے اور دیگر حضرات متقدمین اور متاخرین کی ارواح پاک بھی حسب مراتب متمکن ہیں۔ میرے پیرومرشد رحمہ اللہ نے مجھے اور مخدوم علی احمد رحمہ اللہ کو بارگاہ اقدس میں پیش کیا اور میں نے مرشد پاک رحمہ اللہ کے ارشاد کے مطابق مخدوم علی احمد صابر رحمہ اللہ کو بندگانِ عالی میں پیش کیا۔ حضور نبی کریم ﷺ نے مخدوم علی احمد صابر رحمہ اللہ کو اپنے پاس بٹھایا اور پشت پر دست مبارک رکھ کر زبانِ حق سے فرمایا ہذا ولی اللہ میں نے بھی کہا ہذا ولی اللہ۔ اس کے بعد میرے پیرومرشد اور تمام موجود حضرات نے بھی یکے بعد دیگرے ہذا ولی اللہ کہا۔ اس قدر مبارکباد کی آوازیں میرے کان میں گونجنے لگیں کہ ناگہاں میری آنکھ کھل گئی اور میں بیدار ہو گیا۔ یہ شب اس قدر روشن و منور تھی کہ لیلۃ القدر کی مانند معلوم ہوتی تھی۔ میں اسی وقت اٹھ کر مخدوم علی احمد صابر رحمہ اللہ کے حجرہ کی طرف گیا تو دیکھا کہ خلاف معمول دروازہ کھلا ہوا ہے اور انوار و تجلیات کی بارش ہو رہی ہے جبکہ مخدوم علی احمد صابر رحمہ اللہ عالم استغراق میں مشغول ہیں۔ اس کے بعد عارفانِ حق کی آمد شروع ہو گئی جو کہ جوق در جوق آنا شروع ہوئے اور حضرت مخدوم پاک رحمہ اللہ کی مہر و لایت کو دیکھ کر ہذا ولی اللہ کہتے ہوئے مجھے مبارکباد دیتے تھے۔ صبح سے شام تک یہ سلسلہ جاری رہا۔ جب سا لکین سے مہلت ہوئی تو رجال الغیب، رقبا و نقبا، نجیاد ابدال، اقطاب و اغیاث اور بادشاہ جنات آنا شروع ہوئے اور حضرت مخدوم علی احمد صابر رحمہ اللہ کی طرف اشارہ کر کے ہذا ولی اللہ

کہتے ہوئے مجھے مبارک باد دینے لگے۔

اس کے بعد حضرت بابا فرید الدین گنج شکر رحمہ اللہ نے ایک خصوصی مجلس پاک منعقد کر کے حضرت مخدوم علی احمد صابر رحمہ اللہ کو خرقہ خلافت سے نوازا اپنی کلاہ مبارک آپ رحمہ اللہ کے سر مبارک پر رکھی اپنے ہاتھوں سے سبز عمامہ باندھا پھر اپنا خرقہ مبارک پہنایا اور سند خلافت تحریر کر کے دہلی کے لئے مرحمت فرمایا اور یہ بھی فرمایا کہ تم پہلے قطب ہانسی حضرت الشیخ جمال الدین رحمہ اللہ کی خدمت میں حاضر ہو کر اس ولایت نامہ پر مہر خلافت لگوا لینا پھر اس کے بعد دہلی جانا۔  
انگلی شمع کی مانند روشن ہو گئی:

حضرت الشیخ جمال الدین ہانسوی رحمہ اللہ حضرت بابا فرید الدین گنج شکر رحمہ اللہ کے خلیفہ اول تھے ”سیر الاولیاء“ کے مصنف تحریر کرتے ہیں کہ حضرت الشیخ جمال الدین ہانسوی رحمہ اللہ حضرت بابا صاحب رحمہ اللہ کے خلیفہ تھے اور آپ رحمہ اللہ کی مریدی کی بدولت اکابر شیوخ کے مرتبہ پر پہنچے۔ حضرت بابا صاحب رحمہ اللہ کی نظر میں حضرت الشیخ جمال الدین ہانسوی رحمہ اللہ کی قدر و منزلت اس قدر تھی کہ حضرت بابا صاحب جس کو بھی خرقہ خلافت سے نوازتے تو پہلے اس کو ارشاد فرماتے کہ پہلے ہانسی جا کر خلافت نامہ پر ان کی مہر لگوا لو۔ ان کی مہر کے بغیر کوئی بھی خلافت نامہ مکمل نہ ہوتا تھا۔ چنانچہ حضرت مخدوم علی احمد صابر رحمہ اللہ اسی حکم کے مطابق پاکپتن شریف سے ہانسی کی طرف روانہ ہوئے۔ جب اپنی سواری پر سوار ہو کر ہانسی پہنچے تو سواری پر



دیوان حضرت علی احمد صابر کلہری رحمۃ اللہ علیہ 27

بیٹھے بیٹھے ہی خانقاہ اقدس میں داخل ہوئے۔ حضرت الشیخ جمال الدین ہانسوی رحمۃ اللہ علیہ نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کا استقبال کیا۔ دونوں بزرگوں نے نماز مغرب اکٹھے ادا کی۔ نماز مغرب کی ادائیگی کے بعد حضرت مخدوم پاک رحمۃ اللہ علیہ نے مرشد پاک رحمۃ اللہ علیہ کی طرف سے دیا گیا خلافت اور قطیبت نامہ ان کو دکھایا۔

اتفاق سے اس دن خانقاہ اقدس میں روشنی کا کوئی انتظام نہ تھا۔ سورج غروب ہو چکا تھا اور مطلع ابراؤ تھا رات کی تاریکی پھیلنے کی وجہ سے حضرت الشیخ جمال الدین ہانسوی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ شب کا وقت ہے روشنی کا بھی کچھ انتظام نہیں اس لئے اب آپ رحمۃ اللہ علیہ آرام فرمائیں صبح کو دن کی روشنی میں مہر ثبت کر دی جائے گی۔ حضرت مخدوم علی احمد صابر رحمۃ اللہ علیہ نے یہ بات سن کر فرمایا کیا روشنی نہ ہونے کی وجہ سے یہ کام صبح تک کے لئے ملتوی کیا ہے یا کچھ اور بھی کام ہے۔ حضرت الشیخ جمال الدین ہانسوی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا اور تو کوئی کام نہیں ہے صرف روشنی نہ ہونے کی وجہ سے کیا ہے کہ صبح کو مہر دستخط کر دیئے جائیں گے۔ حضرت مخدوم علی احمد صابر رحمۃ اللہ علیہ نے اسی وقت مہر لگانے اور دستخط کرنے پر اصرار کیا چنانچہ چراغ جلایا گیا مگر اس وقت ہوا بڑے زور کی چل رہی تھی اس لئے ایک جھونکے سے چراغ بجھ گیا۔ یہ دیکھ کر حضرت مخدوم علی احمد صابر رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے دائیں ہاتھ کی انگشت شہادت پر اسم اعظم پڑھ کر دم فرمایا تو انگشت مبارک شمع کی مانند روشن ہو گئی۔ حضرت الشیخ جمال الدین ہانسوی رحمۃ اللہ علیہ نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کے جلال کو ملاحظہ فرمایا تو خیال کیا کہ جب ان کے غصے کا یہ حال ہے تو یہ

دہلی کی قطبیت کیا کریں گے دو چار دن میں ہی وہلی کو جلا کر خاکستر کر دیں گے اور دہلی بلا وجہ تباہ و برباد ہو جائے گی۔ حضرت مخدوم علی احمد صابر رحمۃ اللہ علیہ سے فرمایا کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے مزاج مبارک میں بہت جلال ہے اور دہلی والے آپ رحمۃ اللہ علیہ کے غصہ اور جلال کی تاب نہ لاسکیں گے اور آپ رحمۃ اللہ علیہ معمولی سی بات پر ہی وہلی کو جلا کر خاکستر کر دیں گے لہذا میں مناسب نہیں سمجھتا کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کو دہلی کی قطبیت پر فائز کیا جائے یہ فرماتے ہی انہوں نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کی سند قطبیت کو چاک کر دیا۔

اپنی سند قطبیت کو چاک ہوتے ہوئے دیکھ کر حضرت مخدوم علی احمد صابر رحمۃ اللہ علیہ ایک دم غصہ میں آ گئے اور حالت جلال میں فرمایا آپ رحمۃ اللہ علیہ نے میری سند چاک کی ہے میں نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کا سلسلہ چاک کر دیا۔ جس وقت یہ گفتگو ہو رہی تھی اس وقت حضرت بابا فرید الدین گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ پاکستان شریف میں نماز کے لئے وضو کر رہے تھے وضو کے بعد فرمایا اللہ خیر کرے آج دین کے دو پہلوانوں میں کشتی ہو رہی ہے۔

اس کے بعد حضرت مخدوم علی احمد صابر رحمۃ اللہ علیہ ہانسی سے روانہ ہو گئے اور واپس پاکستان شریف پہنچے حضرت بابا فرید الدین گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہو کر کہا کہ قطب حضرت جمال الدین ہانسوی رحمۃ اللہ علیہ نے خلافت نامہ پر مہر نہیں فرمائی اور سند کو چاک کر دیا۔ حضرت بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا جمال کے چاک کئے ہوئے کو میں نہیں سی سکتا مگر تم غم نہ کرو میں اس سے بہتر تمہیں حکم نامہ لکھ کر دوں گا۔



## عطائے ولایت کلیر:

تذکرہ نگار تحریر فرماتے ہیں کہ اس کے بعد حضرت بابا فرید الدین گنج شکر رحمہ اللہ نے آپ رحمہ اللہ کو کلیر شریف کا شاہ ولایت مقرر فرمایا اور اس ضمن میں اپنے دست مبارک سے ایک حکم نامہ تحریر فرمایا اور حضرت علیم اللہ ابدال رحمہ اللہ کی معیت میں 15 ذی الحجہ 652 ہجری کو کلیر شریف کی طرف روانہ فرمایا۔ جب آپ رحمہ اللہ کلیر شریف پہنچے تو وہاں پر مسماۃ گل زادی کے مکان میں سکونت اختیار فرمائی، یہ گھر انا آپ رحمہ اللہ کا معتقد ہو گیا۔ اسی محلہ میں جمال تیلی اور مسماۃ نعمت کے گھر بھی تھے جبکہ آپ رحمہ اللہ کی قیام گاہ کے شمال کی طرف قاضی تبرک کا مکان تھا۔ حضرت علی احمد صابر رحمہ اللہ اپنی قیام گاہ کے ایک گوشہ میں بیٹھ کر عبادت الہی میں مشغول ہو گئے۔ اگلے دن عصر کی نماز ادا کرنے کے لئے مسجد میں تشریف لے گئے۔ نمازیوں نے آپ رحمہ اللہ کو دیکھا اور آپ سے بات چیت کی تو وہ سب آپ رحمہ اللہ کے معتقد ہو گئے۔ آپ رحمہ اللہ کے زہد و تقویٰ کی شہرت پورے کلیر شریف میں پھیل گئی لوگ آپ رحمہ اللہ کی زیارت کی سعادت حاصل کرنے کی غرض سے آپ رحمہ اللہ کی خدمت میں آنا شروع ہو گئے مگر آپ رحمہ اللہ کی جلالی حالت اور رعب و دبدبہ کے باعث نزدیک آنے کی کسی کو جرأت نہ ہوتی اس لئے دور سے ہی زیارت کی سعادت حاصل کر کے چلے جاتے۔ ایک دن آپ حضرت علیم اللہ ابدال رحمہ اللہ بہاؤ الدین رحمہ اللہ اور جمال تیلی اور ان کے بیٹوں کے ہمراہ عصر کے وقت مسجد میں تشریف لائے۔ عصر

کی نماز پڑھنے کے بعد حضرت علی احمد صابر رحمۃ اللہ علیہ نمازیوں سے مخاطب ہوئے مسجد میں اس وقت تقریباً دو ہزار افراد موجود تھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا پروردگار عالم کے نزدیک اس کے سب بندے برابر ہیں اللہ تعالیٰ کی نگاہ میں اس کا خاص بندہ وہی ہے جو سچے دل سے اس کی عبادت و اطاعت کرنے اور اس کے بھیجے ہوئے پیارے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت مطہرہ کی پابندی کرے۔

اس کے بعد حضرت الشیخ بہاؤ الدین رحمۃ اللہ علیہ اور جمال تیلی اور ان کے سات بیٹوں نے بلند آواز سے لوگوں کو مخاطب کرتے ہوئے کہا اے لوگو! یہ اقطاب ہند ہیں اور ان کو کلیر کی ولایت عطا کی گئی ہے۔ اس لئے سب لوگوں کو چاہیے کہ ان کے دست حق پر بیعت کر کے دینی و دنیاوی کامیابی حاصل کریں۔ ان کو حضرت بابا فرید الدین گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ نے یہاں پر مامور فرمایا ہے اور پروردگار عالم کی طرف سے ان کو بلند مرتبہ عطا کیا گیا ہے۔ اس لئے ان کے وعظ و نصیحت سے فائدہ اٹھاؤ۔ لوگوں نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کی اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھیوں کی باتیں سنیں مگر کوئی بھی بیعت کی غرض سے آگے نہ بڑھا۔ اگلے دن فجر کے وقت آپ رحمۃ اللہ علیہ پھر جامع مسجد کلیر شریف میں تشریف لے گئے اور نماز کی ادائیگی کے بعد حاضرین مسجد کو وعظ و ہدایت فرمائی۔ حاضرین میں سے کسی نے بھی آپ رحمۃ اللہ علیہ کی آواز پر لبیک نہ کہا اور جواب دیا کہ ہمارا پیر قرآن حکیم ہے اور ہمارا امام قاضی تبرک ہے اس کی منشا کے بغیر ہم کس دلیل سے تم کو اپنا امام اور اپنا پیر مان لیں۔ قاضی تبرک کلیر شہر میں قاضی



31 دیموان حضرت علی احمد صابر کلہری رحمۃ اللہ علیہ

کے عہدہ پر فائز تھا، غرور تکبر میں یکتا تھا اور اپنے سے افضل کسی کو نہ سمجھتا تھا تمام اہل شہر پر اس نے اپنا زعب جمار کھا تھا، ہر ادنیٰ و اعلیٰ اس کا فرمانبردار تابعدار تھا۔ شہر کا حاکم قیام الدین عرف ذموان بن داؤد بن خائف اگرچہ خود مختار تھا مگر وہ بھی قاضی تبرک کا تابعدار تھا۔ ﴿

قاضی تبرک کی مخالفت:

حضرت علی احمد صابر رحمۃ اللہ علیہ نے لوگوں کی یہ بات سنی تو ارشاد فرمایا، فقیر اپنے پیرو مرشد رحمۃ اللہ علیہ کی طرف سے عطا کردہ خلافت نامہ کی بنا پر امام ہونے اور سلطان الاولیاء کا خطاب رکھتا ہے اس دلیل کے باعث طریقت کی ہدایت کرتا ہے۔ آپ کے اس اعلان کی شہرت کلیر شریف میں ہو گئی۔ رفتہ رفتہ لوگ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے معتقد ہوتے گئے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی شہرت قاضی تبرک کو بہت ناگوار گزری اور اس نے کھلم کھلا آپ رحمۃ اللہ علیہ کی مخالفت شروع کر دی جو لوگ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے عقیدت مند اور مرید ہو گئے تھے ان کو بہکانا شروع کر دیا اور جو آپ رحمۃ اللہ علیہ کی بیعت سے مشرف ہونے کیلئے آتے تو ان کو اس مقصد سے باز رکھنے کیلئے روکتا اور ان پر دباؤ ڈالتا۔ قاضی تبرک کی مخالفت اور سخت رویے کی وجہ سے بہت سے لوگ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں پہنچے بغیر ہی واپس چلے جاتے جبکہ بعض لوگوں نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کی قربت سے کنارہ کشی اختیار کر لی۔ قاضی تبرک نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کی مخالفت کی انتہا کر دی اس نے رئیس کلیر قیام الدین کو بھی آپ رحمۃ اللہ علیہ کی طرف سے بدظن کر دیا اور کہا کہ کلیر میں ایک ایسا شخص

آیا ہے جو اپنی بزرگی و برتری کا دعویدار ہے اور اپنے آپ رحمہ اللہ کو کسی مرشد کامل کا بھیجا ہوا بتاتا ہے اور کہتا ہے کہ کلیر کی ولایت اس کے سپرد کی گئی ہے وہ جامع مسجد میں بھی اسی طرح کی باتیں اور وعظ و تلقین کرتا رہتا ہے جس سے نمازیوں کی نمازوں میں فتور پڑتا ہے اور لوگ اس کی باتوں کا اثر لیتے ہیں اگر فوری طور پر اس کا سد باب نہ کیا گیا تو ہو سکتا ہے کہ وہ کسی دن ہمارے لئے نقصان کا باعث بن جائے اس لئے ضروری ہے کہ جلد اس کا تدارک کیا جائے۔

کلیر کے رئیس پر قاضی تبرک کی باتوں کا اثر ہوا اور اس نے حضرت علی احمد صابر رحمہ اللہ کو اپنے اقتدار کے لئے خطرہ سمجھا چنانچہ رئیس کلیر قیام الدین بذات خود آپ رحمہ اللہ کا وعظ سننے کی غرض سے جامع مسجد میں آیا۔

### گمشدہ بکری کا واقعہ:

حضرت مخدوم علی احمد صابر رحمہ اللہ جامع مسجد میں تشریف لا چکے تھے۔ قاضی تبرک نے چونکہ پہلے ہی رئیس کلیر کے کان بھر رکھے تھے۔ اس لئے اس نے نماز سے فارغ ہونے کے بعد آپ رحمہ اللہ سے ملاقات کی اور کہا آپ رحمہ اللہ سلطان الاولیاء اور قطب الاقطاب ہیں اگر یہ درست ہے اور آپ رحمہ اللہ کا دعویٰ سچا ہے تو بتائیے کہ میری ایک بکری جو کہ تین ماہ سے غائب ہے اس کی رنگت سفید اور قد دراز تھا اور وہ بہت خوبصورت بکری تھی اس وقت کہاں ہے؟ اگر آپ رحمہ اللہ نے اس کے بارے میں صحیح بتا دیا تو ہم اہل کلیر آپ رحمہ اللہ کی امامت، ولایت، قطبیت تسلیم کر لیں گے حضرت



مخدوم علی احمد صابر رحمہ اللہ ایک دم جلال میں آگئے اور فرمایا: زمواں کی بکری کھانے والے لوگو یہاں حاضر ہو جاؤ۔ یہ الفاظ آپ رحمہ اللہ کی زبان مبارک سے ادا ہوتے ہی فوری طور پر ستائیس آدمی گھبرائے ہوئے جامع مسجد میں داخل ہوئے۔ آپ رحمہ اللہ نے ان سے دریافت فرمایا تم نے زمواں کی بکری کھائی ہے ان لوگوں نے رئیس کے خوف سے انکار کیا اور کہا کہ یہ ہم پر بہتان ہے ہمارا اس معاملہ سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ حضرت علی احمد صابر رحمہ اللہ نے بہت چاہا کہ ان کا پردہ فاش نہ ہو مگر وہ لوگ انکار ہی کرتے رہے۔ جب آپ رحمہ اللہ تنگ آگئے اور ان لوگوں نے بات نہ بتائی تو آپ رحمہ اللہ نے رئیس شہر سے فرمایا تم اپنی بکری کا نام لے کر بلند آواز سے پکارو اور پھر قدرت کا نظارہ دیکھو۔ رئیس شہر نے بکری حرم نہ کہہ کر آواز دی۔ رئیس کا نام لے کر آواز دینا تھا کہ بحکم باری تعالیٰ فوراً ان ستائیس آدمیوں کے پیٹ میں سے جدا جدا آواز آئی کہ میرا اس قدر اتنا اتنا حصہ فلاں فلاں شخص کے پیٹ میں ہے اور انہوں نے نصف شب کو ذبح کیا تھا میرا گوشت بھون کر کھایا تھا اور میری ہڈیاں صدق کنویں میں ڈال دی تھیں۔

صبر و ضبط کی انتہا:

آپ رحمہ اللہ کی یہ کرامت دیکھ کر رئیس کلیر بہت متاثر ہوا اور آپ رحمہ اللہ کی قطبیت کا اقرار کیا اور چاہا کہ آپ رحمہ اللہ کے ہاتھ پر بیعت کرے مگر قاضی تبرک نے مکاری سے کام لیتے ہوئے رئیس کے کان میں کہا کہ یہ شخص ساحر و جادوگر معلوم ہوتا ہے۔ اس

کی باتوں میں نہ آئیں ورنہ آپ کی تمام سلطنت برباد ہو جائے گی۔ غرضیکہ قاضی تبرک نے اسی طرح مکر و فریب سے رئیس کو حضرت علی احمد صابر رحمۃ اللہ علیہ کی جانب سے بد عقیدہ کر دیا۔ رئیس اس کے ورغلانے میں آگیا اور آپ رحمۃ اللہ علیہ سے کہنے لگا تمہارا معاملہ جادو کا معلوم ہوتا ہے تم قطب نہیں ہو۔ حضرت مخدوم علی احمد صابر رحمۃ اللہ علیہ مسکرائے اور فرمایا الحمد للہ آج رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ سنت مبارکہ بھی اس عاجز سے ادا ہوئی کہ جادوگر خیال کیا گیا۔ یہ فرما کر آپ رحمۃ اللہ علیہ اپنی قیام گاہ کی طرف تشریف لے گئے۔

آپ رحمۃ اللہ علیہ کی اس طرح خاموشی کے ساتھ اپنی قیام گاہ کی طرف چلے جانے کے باوجود قاضی تبرک کو یہ خوف لاحق تھا کہ اگر کسی طرح مخدوم پاک رحمۃ اللہ علیہ کا سکہ جم گیا تو میں فوری طور پر اپنے منصب سے الگ کر دیا جاؤں گا۔ اس لئے اس نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کی مخالفت میں کوئی کمی نہ کی اور رات دن آپ رحمۃ اللہ علیہ کو تنگ کرنے اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کی مخالفت پر کمر بستہ رہا۔ اس نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کے خلاف پراپیگنڈا کی انتہا کر دی مگر حضرت علی احمد صابر رحمۃ اللہ علیہ نے بھی صبر و تحمل کی انتہا کر دی۔

بابا فرید رحمۃ اللہ علیہ کی حالات کلیر سے آگاہی:

”سیر الاقطاب“ میں تحریر ہے کہ جب قاضی تبرک آپ رحمۃ اللہ علیہ کی مخالفت سے کسی بھی طرح باز نہ آیا اور اس کام میں رئیس کلیر کی مکمل حمایت اسے حاصل رہی تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت بابا فرید الدین گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ کے نام ایک خط تحریر فرمایا جس میں کلیر کے حالات کے بارے میں اس طرح لکھا کہ:

”حضور نے جس مقام پر بندہ کو مقرر فرمایا ہے وہاں نماز جمعہ کے لئے جگہ



35 حیوان حضرت علی احمد صابر کلہری رحمہ اللہ

نہیں پاتا اور کوئی نہیں جانتا کہ میں کون ہوں اور حضرت پیر دستگیر کی اجازت کے بغیر تاب دم زدن نہیں۔ اس بارے میں جو حکم فرمایا جائے اس پر عمل کروں گا۔“

اس خط کے جواب میں حضرت قطب الکاملین رحمہ اللہ نے فرمایا کہ وہ ولایت تم سے ہی متعلق ہے جس طرح تمہارا دل چاہے اسی طرح کرو اور جو مناسب سمجھو کرو اس کا تمہیں اختیار ہے۔ حضرت بابا فرید الدین گنج شکر رحمہ اللہ کی طرف سے اجازت و حکم ملنے پر حضرت مخدوم علی احمد صابر رحمہ اللہ پھر جامع مسجد کلیر شریف میں تشریف لے گئے۔ اس ضمن میں تذکرہ نگار تحریر فرماتے ہیں کہ حضرت بابا فرید الدین گنج شکر رحمہ اللہ نے حضرت مخدوم علی احمد صابر رحمہ اللہ کے خط کا جواب دینے کے ساتھ کلیر شریف کے رئیس اور قاضی تبرک دونوں کو بھی ایک خط تحریر فرمایا جس میں لکھا:

”اے کلیر کے رئیس اور قاضی! تم میرے صابر کو آل نبی صلی اللہ علیہ وسلم اولاد علی رضی اللہ عنہ سمجھ کر اطاعت کرو کیونکہ اولی الامر وہی لوگ ہیں جن کو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب سے حاکم مقرر کیا گیا ہے بحکم حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم میں نے علی احمد صابر رحمہ اللہ کو اس ملک کا انا مقرر کیا ہے اور دربار رسالت سے اسے سلطان الاولیاء بنایا گیا ہے اگر تم اس سے انحراف کرو گے اور اس کی بیعت سے انکار کرو گے تو ہلاک ہو جاؤ گے تم سب کے نام لوح محفوظ سے چاک ہو چکے ہیں لیکن اگر اب بھی تم اپنی بہتری و سلامتی چاہتے ہو تو علی احمد صابر رحمہ اللہ کی اطاعت کرو۔“

تاریخ کے اوراق میں رقم ہے کہ حضرت بابا فرید الدین گنج شکر رحمہ اللہ کا رئیس کلیر اور قاضی تبرک کو اس خط کے لکھنے کا سبب یہ تھا کہ جب حضرت مخدوم علی احمد صابر رحمہ اللہ نے کلیر شریف کے حالات کے بارے میں لکھ کر حضرت بابا صاحب رحمہ اللہ کے نام مکتوب بھیجا تو اس مکتوب کو علیم اللہ ابدال رحمہ اللہ کے سپرد کیا کہ وہ پیر و مرشد کی خدمت میں پہنچائیں۔ آپ کا خط لے کر علیم اللہ ابدال رحمہ اللہ کلیر شریف سے پاکستان شریف آئے اور مخدوم پاک رحمہ اللہ کا خط حضرت بابا صاحب رحمہ اللہ کی خدمت میں پیش کیا۔ خط پڑھ کر حضرت بابا صاحب رحمہ اللہ نے جواب لکھا اور ساتھ ہی ایک جامع فتویٰ قاضی تبرک کے نام تحریر فرمایا۔ اس فتویٰ کو علیم اللہ ابدال رحمہ اللہ کے سپرد کرتے ہوئے فرمایا کہ پہلے اسے مخدوم علی احمد صابر رحمہ اللہ کے پاس لے کر جانا۔ چنانچہ جب حضرت علیم اللہ ابدال رحمہ اللہ واپس کلیر شریف پہنچے تو پہلے سیدھے حضرت علی احمد صابر رحمہ اللہ کی خدمت میں آئے اور آپ رحمہ اللہ کو وہ فتویٰ دکھانے کے بعد قاضی تبرک کے حوالے کر دیا گیا۔ اس بد بخت نے پڑھ کر چاک کر دیا اور اس کی پشت پر یہ لکھا کہ ہمارا پیر قرآن حکیم ہے اور امامت قدیم سے ہمارے حصہ میں چلی آتی ہے۔ ہمیں بیعت کی ضرورت نہیں ہے اور ہم آپ کے کہنے پر کیوں یہ یقین کریں کہ آپ رحمہ اللہ پر اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم ہمارے لئے صادر ہوا ہے اگر اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں حکم دیں تو پھر ہم آپ رحمہ اللہ کے خلیفہ کو امام تسلیم کریں گے۔ ورنہ آپ رحمہ اللہ کا کہنا ہمارے لئے کافی نہیں ہے۔



یہ چاک کردہ خط حضرت مخدوم علی احمد صابر رحمۃ اللہ علیہ کو بھیج دیا گیا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے کھڑے ہو کر اپنے مرشد پاک رحمۃ اللہ علیہ کے خط کی تعظیم کی مگر جب اس کو چاک کیا ہوا دیکھا تو جلال میں آگئے اور فرمایا اے گستاخو! تم نے ہمارے مرشد پاک رحمۃ اللہ علیہ کا خط چاک کیا ہے ہم تم سب کے ناموں کو لوح محفوظ سے چاک کئے دیتے ہیں۔ آج کی میری یہ بات یاد رکھو کہ تم لوگ کلیر کی سر زمین کے ساتھ بہت جلد سوختہ ہو جاؤ گے اور اس طرح جلو گے کہ تا قیامت تم سب جلتے رہو گے۔ کہا جاتا ہے کہ قاضی تبرک نے آپ کے مرشد پاک کا خط چاک کر کے صفوت بن قہوان نام کے ایک شخص کے ذریعہ حضرت علی احمد صابر رحمۃ اللہ علیہ کے پاس بھیجا تھا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اسی دن اس چاک کردہ خط کو اور اپنی طرف سے لکھا گیا مکتوب حضرت بابا فرید الدین گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں صورتحال کی آگاہی کی غرض سے بھجوا دیا اور پھر اس کے بعد حضرت بابا فرید الدین گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ نے رئیس کلیر اور قاضی تبرک کے نام خط تحریر کر کے روانہ کیا جس میں لکھا کہ:

”پروردگار عالم نے تجھے کلیر کی ریاست عطا فرمائی ہے اور مخدوم علاء الدین علی احمد صابر رحمۃ اللہ علیہ کو دو جہاں کی بادشاہی عطا ہوئی ہے تجھ پر لازم ہے کہ فوری طور پر ان کی اطاعت کر۔ تم ان کے مرتبہ و مقام سے آگاہ نہیں ہو کیا تم نہیں جانتے کہ ان کا باپ شاہ عبدالرحیم عبدالسلام رحمۃ اللہ علیہ جیسا بلند پایہ بزرگ اور دادا عبدالوہاب رحمۃ اللہ علیہ جیسا ولی اللہ اور جد امجد قطب الاقطاب

دیوان حضرت علی احمد صابر کلہری رحمۃ اللہ علیہ 38

غوث اعظم حضرت الشیخ محی الدین سید عبدالقادر جیلانی محبوب سبحانی رحمۃ اللہ علیہ  
ہے کس قدر شرم کی بات ہے کہ تم قرآن حکیم کو اپنا پیر کہتے ہو اور آل  
رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو نہیں مانتے۔ آل رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر دوسروں کو ترجیح دیتے ہو،  
میری یہ تحریر قاضی تبرک کو بھی مخاطب کرتی ہے اور ان کو بھی میں تاکید کرتا  
ہوں کہ اگر اس کے خلاف کرو گے تو پچھتاؤ گے اور قیامت تک گرفت سے  
نہ نکل سکو گے۔“

غرض یہ کہ اس طرح کا نامہ مبارک حضرت بابا فرید الدین گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ کی  
طرف سے حضرت علیم اللہ ابدال رحمۃ اللہ علیہ لے کر رئیس کلیر کے پاس پہنچے تھے۔  
کلیر میں زلزلے کے جھٹکے:

حضرت بابا فرید الدین گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ کے بھیجے ہوئے نامہ مبارک کی رئیس کلیر  
اور قاضی تبرک نے کوئی پرواہ نہ کی اور بدستور حضرت علاؤ الدین علی احمد صابر رحمۃ اللہ علیہ کی  
مخالفت جاری رکھی آپ رحمۃ اللہ علیہ کو تنگ کرنے میں کوئی دقیقہ فرو گزاشت نہ کیا۔  
”حقیقت گلزار صابری“ کے مصنف تحریر فرماتے ہیں کہ کلیر شریف میں بہت سے  
علماء، فضلاء اور مشائخ بھی رہتے تھے کلیر کے رئیس اور شہر کے قاضی سرکش اور نافرمان  
ہو چکے تھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے ان کو ہدایت حق کی تلقین کرنے کی بہت کوشش کی مگر  
انہوں نے کوئی پرواہ نہ کی کلیر کے لوگ بھی طرح طرح کی خرافات میں مبتلا ہو چکے  
تھے۔ جب یہ لوگ سرکشی اور نافرمانی میں حد سے بڑھ گئے تو آپ رحمۃ اللہ علیہ کی طبیعت



کے جلالی پن میں شدت پیدا ہو گئی۔ یہ نماز فجر کے بعد کا وقت تھا کہ حضرت مخدوم علی احمد صابر رحمہ اللہ نے ورد سیف اللہ حرزیمانی، حرز مرتضوی کو بہ ترکیب قیوی روجی تلاوت فرمایا اور آسمان کی طرف دم کیا پھر دوسرے دن بہ ترکیب غوثی معنوی تلاوت فرما کر زمین کی طرف دم کیا زمین میں اسی وقت ایک جنبش سی ہوئی لوگوں نے زلزلے کے جھٹکے محسوس کئے۔ دن چڑھنے تک تین مرتبہ زلزلہ آیا۔ رئیس کلیر نے قاضی تبرک کو بلایا اور اس کا سبب دریافت کیا۔ قاضی کے پاس کوئی جواب نہ تھا اس لئے اس نے کہا کہ میری سمجھ میں تو کچھ نہیں آ رہا کہ صبح سے اب تک تین مرتبہ زلزلے کے جھٹکے کیوں محسوس ہو رہے ہیں۔

قاضی کا مایوسانہ جواب سن کر رئیس کلیر نے کہا کہ میرا خیال ہے یہ قہر الہی ہے جو حضرت اقطاب ہند رحمہ اللہ کی ناراضی کے باعث ہم پر نازل ہونے والا ہے۔ اس لئے ہمیں چاہیے کہ ہم جا کے ان سے معافی مانگیں اور ان کی بیعت کر لیں۔ قاضی تبرک نے یکدم حواس باختہ ہو کر جواب دیا کہ آپ تو خواہ مخواہ معمولی سی باتوں سے خوفزدہ ہو جاتے ہیں۔ یہ سب جادوئی عمل ہے اور جادو باطل ہوتا ہے اگر آپ اس کا مشاہدہ کرنا چاہتے ہیں تو میں ایک ساحرہ کو اس طرح عمل کے لئے آپ کے سامنے پیش کر سکتا ہوں۔ رئیس کلیر نے فوری طور پر اس کو بلانے کا حکم دیا چنانچہ ساحرہ کو حاضر کیا گیا۔ رئیس کلیر نے پوچھا کہ کیا وجہ ہے کہ صبح سے اب تک تین مرتبہ زلزلہ آچکا ہے؟ ابھی یہ بات ہو ہی رہی تھی کہ چونھی بار بھی زلزلہ آ گیا۔ ساحرہ نے کہا یہ تو سحر کا

ایک معمولی سا مظاہرہ ہے اگر آپ حکم دیں تو میں بھی زمین کو اس طرح جھٹکے دے سکتی ہوں۔ رئیس کلیر نے اس ساحرہ کا امتحان لینے کی غرض سے حکم دیا کہ وہ اپنے سحر کا مظاہرہ کرے۔ اس پر اس نے گیارہ مرتبہ اپنے سحر کا مظاہرہ کیا وہاں پر موجود لوگوں اور رئیس کلیر کو گیارہ بار زلزلے کے جھٹکے محسوس ہوئے حالانکہ حقیقت میں یہ زلزلے نہ تھے۔ بلکہ اس ساحرہ نے اپنے سحر سے کام لے کر ان لوگوں کے دلوں پر زلزلے کے جھٹکے محسوس کروائے جس سے ان کو زمین کا زلزلہ محسوس ہوا اور ان لوگوں نے سمجھا کہ پہلے آنے والے زلزلے بھی سحر کے مظاہرے ہیں۔ اس دن اذان جمعہ تک سات مرتبہ زلزلے کے جھٹکے آئے۔

### کلیر کی مسجد کا رکوع و سجود:

نماز جمعہ کی ادائیگی کے لئے لوگوں نے جامع مسجد کلیر شریف کا رخ کیا۔ حضرت علی احمد صابر رحمۃ اللہ علیہ حضرت علیم اللہ ابدال رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت شیخ بہاؤ الدین رحمۃ اللہ علیہ پہلے ہی جامع مسجد میں پہنچ چکے تھے۔ حضرت علی احمد صابر رحمۃ اللہ علیہ مصلہ امامت پر تشریف فرماتے تھے۔ نمازیوں کی آمد شروع ہو چکی تھی تھوڑی ہی دیر بعد کلیر رئیس اور قاضی تبرک بھی آگئے۔ مسجد میں ہزاروں آدمی موجود تھے۔ قاضی تبرک نے اپنے مصلہ امامت کے پاس پہنچ کر آپ رحمۃ اللہ علیہ کی طرف دیکھا تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو راہ راست پر آنے کی تلقین فرمائی مگر اس نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کا مذاق اڑاتے ہوئے آپ رحمۃ اللہ علیہ کو جادوگر کے خطاب سے پکارا اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کے مقام و مرتبہ کا صاف



دیوان حضرت علی احمد صابر کلہری رحمۃ اللہ علیہ 41

طور پر انکار کیا اور کہا کہ ہم لوگ ہرگز تمہیں اپنا امام نہیں بنائیں گے۔ قاضی تبرک کے  
باوازا بلند انکار کو وہاں پر موجود نمازیوں نے بھی سنا اور کسی نے آگے بڑھ کر مداخلت  
نہ کی ہر ایک نے خاموشی اختیار کی اور اس معاملہ میں بالکل دخل نہ دیا۔ یہ دیکھ کر  
آپ رحمۃ اللہ علیہ مصلہ امامت سے اٹھے اور پہلی صف میں بیٹھ گئے۔ لوگوں نے آپ رحمۃ اللہ علیہ  
کو پہلی صف سے اٹھا دیا کہ یہ ہماری جگہ ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ وہاں سے اٹھے اور پچھلی  
صفوں سے ہوتے ہوئے لوگوں کے اٹھانے پر دینی دروازہ کے قریب آخری صف  
میں پہنچ گئے لیکن وہاں پھر بھی آپ رحمۃ اللہ علیہ کو کھڑا نہ ہونے دیا گیا آپ رحمۃ اللہ علیہ جہاں بھی  
کھڑے ہوئے لوگ یہ کہتے ہوئے کہ یہ ہماری جگہ ہے آپ رحمۃ اللہ علیہ کو وہاں سے ہٹا  
دیتے حتیٰ کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ سیڑھیوں تک آ گئے جب سیڑھیوں پر بھی جگہ نہ ملی تو  
آپ رحمۃ اللہ علیہ مسجد سے باہر تشریف لے آئے۔

آپ رحمۃ اللہ علیہ کو مسجد سے باہر نکلتے دیکھ کر علیم اللہ ابدال رحمۃ اللہ علیہ بھی باہر آ گئے جبکہ  
حضرت شیخ بہاؤ الدین رحمۃ اللہ علیہ کو سیڑھیوں پر جگہ مل گئی۔ حضرت علی احمد صابر رحمۃ اللہ علیہ کی  
طبیعت میں جلال کی کیفیت کا شدت سے غلبہ ہو چکا تھا ”سیر الاقطاب“ اور  
”نور العارفین“ میں تحریر ہے کہ جب لوگ رکوع میں گئے تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے مسجد کو حکم دیا  
کہ وہ بھی رکوع کرے اور سجدہ میں جائے آپ رحمۃ اللہ علیہ کے حکم سے ایسا ہی ہوا مسجد کے  
سجدہ کرتے ہی تمام لوگ اس کے بلے تلے دب گئے۔ شہر میں زبردست زلزلہ آ گیا۔  
جو لوگ مسجد کے باہر تھے انہوں نے جب تمام لوگوں کو مسجد کے بلے تلے دبے موت کی

وادی میں جاتے ہوئے دیکھا تو وہ شہر کی طرف بھاگے اور لوگوں کو اس واقعہ کی خبر دی۔  
حضرت علی احمد صابر رحمۃ اللہ علیہ پر جلال کا غلبہ طاری تھا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ اسی جلالی کیفیت  
میں اپنی قیام گاہ پر تشریف لائے قیام گاہ کے باہر لوگوں کا ایک ہجوم جمع تھا جو  
آپ رحمۃ اللہ علیہ سے معافی کا خواستگار تھا۔ چونکہ علیم اللہ ابدال رحمۃ اللہ علیہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی  
کیفیت جذب و جلال کے غلبہ کو محسوس کر رہے تھے۔ اس لئے کسی بھی شخص کو  
آپ رحمۃ اللہ علیہ کے سامنے جانے نہیں دے رہے تھے اور یہ کہہ کر ان کو واپس کر دیتے  
تھے کہ اب وقت گزر چکا ہے حضرت اس وقت بہت جلال میں ہیں جب شہر کے  
لوگوں کی آمد میں اضافہ ہوتا گیا تو آپ رحمۃ اللہ علیہ وہاں سے اٹھے اور کسی دوسرے مقام  
کی طرف چلے گئے۔ چند دنوں کے بعد آپ رحمۃ اللہ علیہ نے کلیر شریف اور مسجد کی تباہی  
کے حالات لکھ کر علیم اللہ ابدال رحمۃ اللہ علیہ کے ذریعہ حضرت بابا فرید الدین گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ  
کی خدمت میں بھیجے۔ علیم اللہ ابدال رحمۃ اللہ علیہ کو روانہ کرتے وقت فرمایا کہ جب تم واپس  
آؤ تو میرے عقب میں رہنا میرے سامنے ہرگز نہ آنا ورنہ جل کر خاکستر ہو جاؤ گے  
اور میں جو کچھ حکم دوں اس کی تعمیل کرنا ورنہ نقصان اٹھانا پڑے گا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی بات  
سن کر علیم اللہ ابدال رحمۃ اللہ علیہ نے پاکستان شریف کی طرف روانگی اختیار فرمائی اور عشاء کی  
نماز کے وقت حضرت بابا فرید الدین گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں پہنچے۔

کلیر شہر کی ویرانی:

کہا جاتا ہے کہ جس وقت کلیر شریف میں مسجد کے منہدم ہونے کا واقعہ پیش آیا



عین اس وقت حضرت بابا فرید الدین گنج شکر رحمہ اللہ کی خانقاہ اقدس میں حضرت قطب الدین ابوالغیث بن جمیل رحمہ اللہ نے وصال فرمایا اور ان کی نماز جنازہ پڑھنے کی غرض سے بہت سے بزرگ وہاں پر جمع تھے۔ ان اولیاء کرام نے حضرت بابا فرید الدین گنج شکر رحمہ اللہ سے کہا باباجی! جب سے ہم لوگوں کو جامع مسجد کلیر کے اُلٹ جانے کا القا ہوا ہے ہمارے قلوب پر ایک باطنی کیفیت طاری ہے اور کسی کا حال سن کر سکون نہیں ملتا۔ سوائے اس کے کہ علی احمد صابر رحمہ اللہ کا تذکرہ کیا جائے۔ ان کی بات سن کر حضرت باباجی رحمہ اللہ نے فرمایا یہ واقعہ میرے مخدوم صابر رحمہ اللہ کے بلند مرتبہ کمال کا باعث ہے اور جب تک تم لوگ خود جا کر مخدوم علی احمد صابر رحمہ اللہ کی مزاج پرسی کر کے نہ آؤ گے اس وقت تک کسی بھی اہل باطن کو اس کی رستگاری حاصل نہیں ہو سکتی۔

اس کے بعد جب حضرت علیم اللہ ابدال رحمہ اللہ حضرت باباجی رحمہ اللہ کی خدمت میں پہنچے تو تمام حاضرین کے سامنے کلیر شریف کے حالات و واقعات کی تفصیل بیان کی۔ حضرت باباجی رحمہ اللہ کے اٹھائیس خلفاء بھی وہاں پر موجود تھے۔ علیم اللہ ابدال رحمہ اللہ نے عشاء کی نماز وہاں پراوا فرمائی اور پھر وہاں سے روانگی اختیار کی پھر جب حضرت علیم اللہ ابدال رحمہ اللہ واپس کلیر شریف پہنچے تو یہ تہجد کا وقت تھا۔ حضرت علی احمد صابر رحمہ اللہ کی خدمت میں حاضر ہو کر پاکپتن شریف کے تمام حالات بیان کئے۔ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا کہ اب تم مجھ سے عالم امکان کی بات ہرگز نہ کرنا اگر کچھ کہنا ضروری ہو تو تو عالم و جوب کی بات کرنا۔ کافی دنوں تک آپ رحمہ اللہ پر جذب کی کیفیت طاری رہی تہجد کے وقت

دیوان حضرت علی احمد صابر کلہری رحمۃ اللہ علیہ 44

آپ رحمۃ اللہ علیہ مسماۃ گل زادی کے مکان پر تشریف لائے اور جس مقام پر آپ رحمۃ اللہ علیہ کا مزار اقدس ہے وہ مقام پہلے دن سے آپ رحمۃ اللہ علیہ کو پسند تھا۔ اس مقام پر کھڑے ہو گئے پھر آپ رحمۃ اللہ علیہ پاس ہی لگے ہوئے گولر کے درخت کے قریب آئے اور قبلہ کی طرف منہ کر کے کھڑے ہو گئے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی پشت مبارک گولر کے درخت کے ساتھ لگا رکھی تھی اور بائیں ہاتھ سے درخت کی ایک شاخ پکڑ کر مٹھی بند کر لی پھر اپنی شہادت کی انگلی بلند کرتے ہوئے ہاتھ کو اپنے قلب کے سامنے لا کر آسمان کی طرف نگاہ کی۔ علیم اللہ ابدال رحمۃ اللہ علیہ سایہ کی طرح آپ رحمۃ اللہ علیہ کے ہمراہ تھے۔

کچھ دیر تک آپ رحمۃ اللہ علیہ پر استغراقی حالت طاری رہی پھر تھوڑی دیر کے بعد آپ رحمۃ اللہ علیہ کے ہاتھ سے درخت کی شاخ چھوٹ گئی۔ اس کے ساتھ ہی آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنا دوسرا ہاتھ بھی نیچے چھوڑ دیا۔ آسمان کی طرف بلند نگاہیں ہٹ گئیں اور آپ رحمۃ اللہ علیہ اسی حالت میں گولر کے درخت سے ذرا ہٹ کر جس جگہ پر کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کا مزار اقدس ہے کھڑے ہو گئے۔ چند لمحوں کے بعد آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی جلالی نگاہوں سے ایک ہلکی سی نظر زمین کی طرف کی تو آپ رحمۃ اللہ علیہ کے مبارک قدموں سے سات قدم کے فاصلہ پر زمین سے آگ نکلی جو دیکھتے ہی دیکھتے ہر طرف پھیل گئی۔ اس آگ سے کلیں کی ہر چیز جلنا شروع ہو گئی۔ اس آگ کی زد سے صرف گولر کا درخت، ایک فاختہ جو اسی گولر کے اوپر گھونسلا بنائے ہوئی تھی۔ زمین کا وہ ٹکڑا جو آپ رحمۃ اللہ علیہ کی قیام گاہ سے تھوڑے فاصلے پر تھا اور حضرت امام الدین رحمۃ اللہ علیہ کا مزار



مبارک جو کہ حضور غوث پاک رحمۃ اللہ علیہ کی اولاد میں سے تھے اور حضرت خواجہ معین الدین چشتی رحمۃ اللہ علیہ کے مریدوں میں سے کلیر کی فتح کے ہنگامے میں مرتبہ شہادت پر فائز ہوئے تھے۔ یہ مذکورہ بالا چار چیزیں محفوظ رہیں۔ کلیر کی تباہی کے بعد پورے شہر میں ویرانی پھیل گئی تھی۔ ایک روایت میں آتا ہے کہ جامع مسجد کلیر کے انہدام کے بعد شہر میں کوئی بیماری پھیل گئی جس سے وہ ویران اور تباہ و برباد ہو گیا۔

دور جلال:

روایات میں آتا ہے حضرت علاؤ الدین علی احمد صابر رحمۃ اللہ علیہ کلیر شریف کی تباہی کے بعد نہایت یکسوئی اور محویت کے ساتھ عبادت الہی میں مشغول ہو گئے۔ ”حقیقت گلزار صابری“ کے مصنف تحریر فرماتے ہیں کہ کچھ مدت کے بعد افغانستان کے شہر کابل کے علاقہ سے اکیس علماء و فضلاء، حضرت خواجہ شمس الدین رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور بیعت کرنے کی استدعا کی۔ حضرت بابا جی رحمۃ اللہ علیہ نے ان سب سے فرمایا کہ تمہارے لئے اس فقیر کے پاس کچھ نہیں ہے تم حضرت مخدوم علاؤ الدین علی احمد صابر رحمۃ اللہ علیہ کے پاس کلیر شریف چلے جاؤ تم میں سے جس کا حصہ ہو گا وہ عطا کریں گے۔

حضرت بابا فرید الدین گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ کے حکم کے مطابق یہ سب علماء کرام کلیر شریف پہنچے اور وہاں پر چند یوم قیام کیا لیکن ان کا مقصد پورا نہ ہوا۔ کیونکہ حضرت علی احمد صابر رحمۃ اللہ علیہ کی طبیعت میں بے حد جلال پیدا ہو گیا تھا اور اسی جلال کی

وجہ سے کوئی آپ رحمہ اللہ کے قریب نہیں آتا تھا اس لئے حضرت شمس الدین رحمہ اللہ کے سوا باقی تمام علماء کرام یکے بعد دیگرے واپس کابل چلے گئے پروردگار عالم نے حضرت شمس الدین رحمہ اللہ پر اپنا خصوصی فضل و کرم نازل فرمایا اور ان کو استقامت کی دولت نصیب فرمائی۔ وہ حضرت مخدوم پاک رحمہ اللہ کی خدمت میں ٹھہرے رہے، پھر جب حضرت مخدوم پاک رحمہ اللہ جذب و سکر کی حالت سے نکل کر حالت صحو میں آئے تو ارشاد فرمایا، اے شمس الدین! تو ہمارا فرزند ہے ہم نے اللہ تعالیٰ سے استدعا کی ہے کہ ہمارا یہ سلسلہ تیرے ذریعہ سے تاقیامت جاری و ساری قائم و دائم رہے اس کے بعد آپ رحمہ اللہ نے حضرت شمس الدین ترک رحمہ اللہ کو بیعت سے سرفراز فرمایا۔

حضرت خواجہ شمس الدین رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ انہوں نے حضرت مخدوم پاک رحمہ اللہ سے عرض کیا کہ حضور! کچھ تناول فرمائیں۔ آپ رحمہ اللہ حالت استغراق میں تھے ارشاد فرمایا، اللہ تعالیٰ کھانے پینے سے پاک ہے۔ حضرت مخدوم پاک رحمہ اللہ کا یہ جواب سن کر حضرت خواجہ شمس الدین رحمہ اللہ نے عرض کیا، بے شک یہ درست ہے مگر کیا بندے کو یہ زیب دیتا ہے کہ وہ مالک کی نقل کرے، اللہ اللہ ہے اور بندہ بندہ۔ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا تم ٹھیک کہتے ہو واقعی بندہ بندہ اور اللہ اللہ۔ اللہ تعالیٰ کھانے پینے سے آزاد ہے پھر آپ رحمہ اللہ نے چند دانے گولر کے تناول فرمائے۔

کہا جاتا ہے کہ حضرت مخدوم علی احمد رحمہ اللہ کی استغراقی کیفیت کے عالم میں حضرت خواجہ شمس الدین رحمہ اللہ کے علاوہ اور کوئی مرید خاص آپ رحمہ اللہ کی خدمت



میں حاضر رہنے کی ہمت نہیں کرتا تھا۔ ایک مرتبہ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے ان سے فرمایا شمس الدین! آج سے تم چھ سال کے لئے جس کبیر یعنی چھ سال تک خلوت گزریں اور چلہ کشی اختیار کرو۔ اس چھ برس کی طویل مدت کے لئے آپ رحمۃ اللہ علیہ نے جو اور چنے کی دوروٹیاں اور پانی کا ایک لوٹا کھانے پینے کیلئے دیا اور فرمایا شمس الدین! جب بھوک پیاس لگے تو ان سے دور کر لینا۔ جب حضرت خواجہ شمس الدین رحمۃ اللہ علیہ چھ برس کی چلہ کشی کے بعد جس کبیر سے باہر آئے تو آدھی روٹی اور آدھا لوٹا پانی باقی تھا۔ حضرت مخدوم علی احمد صابر رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت خواجہ شمس الدین رحمۃ اللہ علیہ سے فرمایا شمس الدین! ہم نے تم کو ہفت اقلیم کا بادشاہ کیا۔

حضرت خواجہ شمس الدین رحمۃ اللہ علیہ کے پورے چھ برس تک جس کبیر میں مقید رہنے کے بعد حضرت علاؤ الدین علی احمد صابر رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت علیم اللہ ابدال رحمۃ اللہ علیہ سے فرمایا جاؤ اور شمس الدین رحمۃ اللہ علیہ کو بلا لاؤ۔ حضرت علیم اللہ ابدال رحمۃ اللہ علیہ گئے اور حضرت خواجہ شمس الدین رحمۃ اللہ علیہ کو عالم محویت میں پایا اور سات مرتبہ ان کو آواز دی۔ آواز اَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ کی آواز ہے۔ میں جواب میں قَالُوا بَلٰی کہنے لگا۔ پھر حضرت علیم اللہ ابدال رحمۃ اللہ علیہ نے سات مرتبہ مجھے آواز دی۔ اس وقت میں سمجھا کہ اب حکم فَاسْجُدُوا کا ہے میں سجدہ کرنے لگا۔ پھر حضرت علیم اللہ ابدال رحمۃ اللہ علیہ نے مجھے سات مرتبہ آواز دی، اس وقت میں سمجھا کہ یہ آواز تَنْسُ کی ہے۔ پھر حضرت علیم اللہ ابدال رحمۃ اللہ علیہ نے مجھ کو سات مرتبہ آواز دی تو تب میں سمجھا کہ یہ آواز وَجُوب ہے۔

اس کے بعد حضرت علیم اللہ ابدال رحمہ اللہ نے مجھے سات مرتبہ آواز دی۔ اس وقت میں نے سمجھا کہ اب میں عالم ارواح سے بَوَزَخِ صُغْرٰی میں آیا ہوں۔ پھر حضرت علیم اللہ ابدال رحمہ اللہ نے مجھے سات مرتبہ آواز دی تو میں یہ سمجھا کہ عدم سے وجود میں ابھی آیا ہوں۔ پھر حضرت علیم اللہ ابدال رحمہ اللہ نے مجھے سات مرتبہ آواز دی تو اس وقت میں سمجھا کہ کوئی کسی کو پکارتا ہے پھر حضرت علیم اللہ ابدال رحمہ اللہ نے مجھ کو سات مرتبہ آواز دی تو میں سمجھا کہ کوئی شمس الدین رحمہ اللہ یہاں ہے جسے کوئی پکارتا ہے۔ پھر علیم اللہ ابدال رحمہ اللہ نے مجھے سات بار آواز دی تو میں نے آنکھیں کھولیں اور دیکھا پھر پوچھا کہ تو کون ہے اور کس شمس الدین رحمہ اللہ کو پکارتا ہے اور تیرا کیا مقصد ہے؟ یہ سن کر حضرت علیم اللہ ابدال رحمہ اللہ متحیر ہوئے اور حضرت علی احمد صابر رحمہ اللہ کی خدمت میں واپس حاضر ہوئے اور تمام حالات کے بارے میں عرض کیا اس پر آپ رحمہ اللہ نے فرمایا کہ جا کر شمس الدین رحمہ اللہ سے کہو کہ:

”صابر کے شمس ارضی کو بحکم صابر بلاتا ہے“

چنانچہ حضرت علیم اللہ ابدال رحمہ اللہ دوبارہ گئے اور ان الفاظ کے ساتھ حضرت خواجہ شمس الدین رحمہ اللہ نے یہ آواز سنی تو فوراً اسی وقت جس کبیر سے باہر تشریف لے آئے اور مخدوم پاک حضرت علی احمد صابر رحمہ اللہ کی خدمت اقدس میں حاضر ہو گئے۔ عالم جمال کا آغاز:

حضرت شمس الدین رحمہ اللہ نے حضرت علی احمد صابر رحمہ اللہ کے قیام کے لئے ایک جھونپڑی تیار کر رکھی تھی اور اس مقام پر لوگوں کی آمد و رفت کا سلسلہ بھی شروع ہو گیا



تھا۔ کلیر شریف اور کلیر شریف کے ارد گرد کے علاقوں اور مضافات سے عقیدت مندوں کی آمد جاری رہتی تھی اور لوگ آپ رحمہ اللہ کی زیارت کی سعادت حاصل کرنے کے بعد واپس چلے جاتے کوئی بھی شخص رات کو آپ رحمہ اللہ کے پاس نہیں ٹھہر سکتا تھا۔ آپ رحمہ اللہ کی خدمت میں دہلی سے حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمہ اللہ کے مریدین بھی حاضر ہو کر آپ رحمہ اللہ کی زیارت سے مشرف ہوتے تھے۔ روایات میں آتا ہے کہ جب کوئی دہلی سے آپ رحمہ اللہ کی خدمت میں حاضر ہونے کا ارادہ کرتا تو آپ رحمہ اللہ کو پہلے ہی معلوم ہو جاتا تھا تو آپ حضرت خواجہ شمس الدین رحمہ اللہ سے فرما دیتے کہ:

”دہلی والا آرہا ہے ہانڈی میں نمک ڈال دینا۔“

ہانڈی میں گولر کھانے کے لئے اُبالے جاتے تھے اور اس سے آنے والوں کی بعض مرتبہ تواضع کی جاتی تھی۔ ایک مرتبہ کا ذکر ہے کہ حضرت بابا فرید الدین گنج شکر رحمہ اللہ کا حسن نامی قوال کلیر شریف میں حضرت علی احمد صابر رحمہ اللہ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اس نے اپنے دل میں سوچا کہ یہاں سے کچھ انعام ملے گا۔ آپ رحمہ اللہ نے حضرت خواجہ شمس الدین رحمہ اللہ سے فرمایا کہ اس کو کھانے کیلئے گولر دے دو۔ قوال نے گولر لئے لیکن دل ہی دل میں اس انعام پر کڑھتا رہا کہ یہ کیا ملا میں تو یہاں پر اس لئے حاضر ہوا تھا کہ میں حضرت بابا فرید الدین گنج شکر رحمہ اللہ کا قوال ہوں اور حضرت علی احمد صابر رحمہ اللہ بابا رحمہ اللہ کے مرید اور خلیفہ ہیں اس لئے کافی انعام لوں

دیوان حضرت علی احمد صابر کلہری رحمہ اللہ 50

گا۔ لیکن یہاں سے تو کچھ بھی نہیں ملاتا، ہم پاکستان شریف پہنچ کر حضور بابا جی رحمہ اللہ کو یہ گولہ دکھا دوں گا اور اس انعام کا ذکر کروں گا۔

اس کے بعد جب حسن قوال کلیر شریف سے واپس پاکستان شریف پہنچا تو اپنے سفر کی ساری روئیداد حضرت بابا فرید الدین گنج شکر رحمہ اللہ کے حضور بیان کی اور ساتھ ہی یہ بھی کہا کہ جب میں نے اپنے فریدی قوال ہونے کا ذکر کیا تو حضرت علی احمد صابر رحمہ اللہ نے فرمایا کہ ”میرے شیخ اچھے ہیں“ حضرت بابا فرید الدین گنج شکر رحمہ اللہ نے یہ الفاظ سنے تو بہت خوش ہوئے اور ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ آج سے میں شیخ ہوا ہوں۔ پاس بیٹھے ہوئے خدام نے عرض کی، حضور! کیا آپ رحمہ اللہ اس سے پہلے شیخ نہ تھے؟ ارشاد فرمایا آج سے پہلے شیخ کہنے والے علی احمد صابر رحمہ اللہ نہ تھے۔ آج یہ الفاظ حضور مخدوم پاک رحمہ اللہ کی زبان اطہر سے نکلے ہیں۔ اس کے بعد حضرت بابا فرید الدین گنج شکر رحمہ اللہ نے وہ گولہ حاضرین میں تقسیم فرمادیے۔ جس جس نے بھی وہ گولہ کھائے اس کی باطنی کیفیت میں تبدیلی آگئی اور اس کا باطن نور سے منور ہو گیا۔

خواجہ شمس ترک رحمہ اللہ کو وصیت:

قطب ربانی، قطب الاقطاب، علم میں کامل، زہد و ورع میں مکمل، یادِ الہی میں مستغرق، ظاہری و باطنی فضائل سے آراستہ، سرمایہ صدق، طالبِ عقبی، شیخِ کامل حضرت الشیخ سید علاؤ الدین علی احمد صابر کلہری رحمہ اللہ نے ایک دن حضرت خواجہ شمس



الدین رحمۃ اللہ علیہ سے فرمایا کہ ہم نے تجھے مفت اقلیم کا شاہ ولایت مقرر کیا ہے۔ فی الحال تم پانی پت جانے کے بجائے پہلے چتور گڑھ چلے جاؤ اور سلطان علاؤ الدین رحمۃ اللہ علیہ کی فوج میں بھرتی ہو جاؤ۔ سلطان علاؤ الدین رحمۃ اللہ علیہ بادشاہ اسلام ہے اور ایک عرصہ سے قلعہ چتور گڑھ کا محاصرہ کئے ہوئے ہے۔ مگر اسے فتح حاصل نہیں ہوتی۔ تمہارا جانا وہاں پر ضروری ہے اس لئے کہ جب تک تم دُعا نہ کرو گے اُسے فتح حاصل نہ ہوگی۔ تمہارے جانے کے بعد اس دنیا فانی سے میرا بھی کوچ ہے۔ حضرت خواجہ شمس الدین رحمۃ اللہ علیہ نے عرض کی کہ مجھے کیسے معلوم ہوگا کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کا وصال مبارک کب ہوا اور پھر میں آپ رحمۃ اللہ علیہ کی آخری خدمت سے محروم رہ جاؤں گا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا جس دن قلعہ فتح ہوگا اسی دن میرا وصال ہوگا یعنی جس دن تم سے کوئی کرامت سرزد ہوگی اسی دن میرا وصال ہوگا۔ انہوں نے عرض کیا کہ قلعہ فتح ہونے کی کیا صورت ہوگی؟ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا تیرے لشکر میں موجودگی کی نشاندہی اور اطلاع ایک ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ سلطان علاؤ الدین رحمۃ اللہ علیہ کو کرے گا اور سلطان تیرے پاس آکر تجھ سے دُعا کرنے کی درخواست کرے گا تو تم اس کے حق میں دُعا کرنا، بفضل باری تعالیٰ تمہاری دُعا قبول ہوگی اور قلعہ فتح ہو جائے گا۔ اس کے بعد فرمایا کہ تم میری تجہیز و تکفین و تدفین میں شامل ہو گے۔

اپنے پیر و مرشد کا حکم ملتے ہی حضرت خواجہ شمس الدین رحمۃ اللہ علیہ کلیر شریف سے روانہ ہوئے اور سلطان علاؤ الدین رحمۃ اللہ علیہ کی فوج میں جا کر بھرتی ہو گئے۔ ان

دنوں سلطان علاؤ الدین خلجی رحمہ اللہ چتوڑ کے قلعہ کا محاصرہ کئے ہوئے پڑا تھا۔ حضرت خواجہ شمس الدین رحمہ اللہ نہایت دیانت و امانت کے ساتھ اپنا فریضہ انجام دیتے رات کے وقت اپنے خیمہ میں رہ کر عبادت الہی میں مشغول رہتے۔ سلطان خلجی نے کافی عرصہ سے محاصرہ کر رکھا تھا مگر اسے قلعہ فتح کرنے میں ناکامی کا سامنا تھا چونکہ شاہی فوج نے کافی عرصہ سے میدان جنگ میں اپنے خیمہ لگا رکھے تھے طویل محاصرے اور بارش کی کثرت کی وجہ سے خیموں کے رے گل کر کمزور ہو چکے تھے اور کافی تعداد میں ناکارہ ہو گئے تھے۔ اس بات کی اطلاع سلطان علاؤ الدین خلجی کو دی گئی تو سلطان نے فوری طور پر سوت اکٹھا کرنے کا حکم دیا۔ شاہی حکم کی تعمیل میں شاہی کارندے ایک گاؤں میں پہنچے اور لوگوں سے کہا کہ سلطان کا حکم ہے فوری طور پر اس قدر سوت فراہم کیا جائے۔ بظاہر اتنی جلدی اس قدر سوت کی فراہمی بہت مشکل اور ناممکن تھی اس لئے گاؤں کے لوگ پریشانی میں مبتلا ہو گئے۔ اس گاؤں میں ایک بزرگ رہتے تھے وہ مستجاب الدعوات اور صاحب کرامات ولی اللہ تھے۔ ان کو شاہی کارندوں کی آمد اور گاؤں والوں کی پریشانی کا علم ہو گیا چنانچہ وہ گاؤں والوں کے پاس آئے اور ان کو تسلی دیتے ہوئے کہا کہ فکر کرنے اور پریشان ہونے کی کوئی ضرورت نہیں ان شاء اللہ تعالیٰ میں اس کا انتظام کر دوں گا۔ بزرگ رحمہ اللہ نے ایک شاہی کارندے کو اپنے ساتھ لیا اور اپنے گھر لے کر آئے گھر سے ایک ہنڈیا لے کر اس میں ایک سوت کی ٹکی ڈال دی پھر ہنڈیا کے منہ پر کپڑا باندھ کر ایک سوراخ سے ٹکی کے سوت کا سرا باہر نکالا، کچھ پڑھ کر دم کیا اور دُعا مانگی۔ اس ہنڈیا کو لے کر شاہی کارندے کے پاس آئے اور اس سے فرمایا اس کو لے جاؤ اور سوت کا سرا کھینچ کر جس



قدر چاہورسہ بنالوان شاء اللہ سوت میں کی واقع نہ ہوگی۔

شاہی کارندے بزرگ رحمہ اللہ کی بات سن کر بہت خوش ہوئے اور ہنڈیا لے کر خوشی خوشی شاہی لشکر کی قیام گاہ میں پہنچے اور سوت کھینچنا شروع کیا وہ سوت کھینچتے جاتے تھے اور رے بناتے جاتے اس طرح بہت جلد ڈھیروں کے حساب سے رے تیار ہو گئے۔ بے شمار لشکری اس منظر کو دیکھنے کے لئے وہاں پر جمع ہو گئے تھے اور حیران ہوتے تھے۔ بزرگ رحمہ اللہ کی اس کرامت کی خبر سلطان علاؤ الدین خلجی رحمہ اللہ کو بھی ہو گئی چنانچہ وہ بذات خود اس جگہ پر آیا جہاں ہنڈیا سے سوت نکالا جا رہا تھا اپنی آنکھوں سے سارا مشاہدہ کرنے کے بعد ان شاہی کارندوں کو ساتھ لے کر پایادہ بزرگ رحمہ اللہ کی خدمت میں حاضری کی سعادت سے مشرف ہوا، قدم بوسی کرنے کے بعد عرض کیا حضور! بہت زبردست مہم آن پڑی ہے کامیابی نہیں ہو رہی میری فتح کے لئے دُعا فرمائیے۔ بزرگ رحمہ اللہ نے جواب دیا جو کام میرے ذمے تھا وہ میں نے بفضل باری تعالیٰ پورا کر دیا ہے جس مقصد کے لئے تم میرے پاس آئے ہو اس کے لئے خود تمہارے لشکر میں ایک خدا رسیدہ بزرگ موجود ہے اگر وہ دعا کرے گا تو تمہاری فتح یقینی ہے۔ سلطان علاؤ الدین خلجی رحمہ اللہ نے اپنے لشکر میں بزرگ کی موجودگی سے لاعلمی کا اظہار کیا تو اس حقیقت شناس مرد بزرگ رحمہ اللہ نے فرمایا اس بزرگ کی علامت یہ ہے کہ ایک روز رات کے وقت تیز ہوا چلے گی بارش اور آندھی کے باعث تمام خیمے گر جائیں گے تمام لشکر والوں کے چراغ گل ہو جائیں گے لیکن اس بزرگ کا

## دیوان حضرت علی احمد صابر کلہری رحمۃ اللہ علیہ 54

خیمہ قائم رہے گا اور اس کا چراغ بھی روشن رہے گا اور وہ تلاوت کلام اللہ میں مشغول ہو گا اگر اس وقت تم آندھی اور بارش میں تھوڑی سی تکلیف کر کے اس بزرگ کے پاس جا کر ان سے دُعا کی درخواست کرو تو وہ ضرور دُعا کریں گے اور ان شاء اللہ تعالیٰ تمہیں فتح حاصل ہوگی۔

سلطان علاؤ الدین خلجی رحمۃ اللہ علیہ اس وقت کا بے چینی سے انتظار کرنے لگا۔ آخر کار وہ شب آہی گئی بارش کے ساتھ سخت آندھی چلی خیمے گر گئے جس سے تمام لشکر والوں کے چراغ گل ہو گئے۔ سلطان فوری طور پر اپنی لشکر گاہ میں ہر طرف پھرنے لگا اسے دور سے ایک خیمہ میں چراغ جلتا ہوا دکھائی دیا وہ فوراً اس خیمے میں پہنچا تو دیکھا کہ حضرت خواجہ شمس الدین رحمۃ اللہ علیہ تلاوت قرآن مجید میں نہایت استغراق کے ساتھ مصروف ہیں۔ سلطان دست بستہ ایک کونے میں کھڑا ہو گیا۔ حضرت خواجہ شمس الدین رحمۃ اللہ علیہ نے جب تلاوت کلام پاک سے فراغت پائی تو سلطان کی طرف دیکھا۔ سلطان نے سلام کیا آپ رحمۃ اللہ علیہ نے جواب دیا اور اس وقت آنے کی وجہ پوچھی۔ سلطان نے معذرت کی کہ میں آپ رحمۃ اللہ علیہ کی قدر منزلت نہ کر سکا آپ رحمۃ اللہ علیہ مجھے معاف فرمادیں۔ اس کے بعد دُعا کی درخواست کی آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا میں یہاں سے تین کوس پر جا کر دُعا کروں گا ان شاء اللہ تعالیٰ قلعہ فتح ہو جائے گا۔ حضرت خواجہ شمس الدین رحمۃ اللہ علیہ نے تین کوس پر جا کر دُعا کی ادھر سلطان خلجی رحمۃ اللہ علیہ نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کے حکم کے مطابق قلعہ پر حملہ کر دیا جس کے نتیجہ میں قلعہ فتح ہو گیا۔



حضرت علی احمد صابر رحمہ اللہ کا وصال مبارک:

جس وقت سلطانی لشکر فتح مندی کے ساتھ قلعہ میں داخل ہو رہا تھا عین اس وقت حضرت خواجہ شمس الدین ترک رحمہ اللہ کو اپنے پیرومرشد رحمہ اللہ کی بات یاد آئی اور سمجھ لیا کہ آج حضرت مخدوم پاک علاؤ الدین علی احمد صابر رحمہ اللہ کا وصال ہو گیا ہے چنانچہ فوری طور پر کلیر شریف کے لئے روانہ ہو گئے۔ کلیر شریف میں پہنچ کر مرشد پاک رحمہ اللہ کے غسل و کفن سے فارغ ہونے کے بعد جنازہ بالکل تیار ہو گیا تو دیکھا کہ ہزاروں لوگ حضرت مخدوم پاک رحمہ اللہ کی نماز جنازہ پڑھنے کیلئے موجود ہیں۔ نماز جنازہ پڑھانے کی کوئی جسارت نہ کرتا تھا کیونکہ نماز جنازہ اس شخص کو پڑھانا تھی جو حضرت علی احمد صابر رحمہ اللہ سے زیادہ بلند و مرتبہ رکھتا ہو۔ اسی شش و پنج میں تھے اور تھوڑی دیر انتظار کے بعد مصلے پر کھڑے ہونا ہی چاہتے تھے کہ حاضرین نے دیکھا کہ ایک نقاب پوش گھوڑے پر سوار چلا آ رہا ہے قریب آ کر اس نے گھوڑا باندھا اور نماز جنازہ پڑھانے کے لئے مصلے پر کھڑا ہو گیا۔ نماز جنازہ پڑھانے کے بعد جب وہ نقاب پوش واپس جانے کے لئے گھوڑا کھولنے لگا تو اس وقت حضرت خواجہ شمس الدین رحمہ اللہ کو ایک بات یاد آ گئی کہ انہوں نے ایک دن اپنے پیرومرشد حضرت مخدوم علی احمد صابر رحمہ اللہ سے سوال کیا تھا کہ حضور! مقام فنا اور مقام بقا کیا ہے؟ تو حضرت مخدوم پاک رحمہ اللہ نے جواب میں ارشاد فرمایا تھا کہ فنا و بقا کا راز کسی وقت ظاہر کر دیا جائے گا۔

آج وہ سوال اچانک اتنی مدت کے بعد حضرت خواجہ شمس الدین ترک رحمہ اللہ کے ذہن میں دوبارہ ابھر آیا تھا پھر ان کے دل میں یہ خیال پیدا ہوا کہ جس بزرگ نے مرشد پاک رحمہ اللہ کی نماز جنازہ پڑھائی ہے ان سے ملاقات تو کرنی چاہیے کہ وہ کون ہیں تاکہ پتہ چلے سکے کہ مرشد پاک رحمہ اللہ کی نماز جنازہ کس شخصیت نے پڑھائی ہے۔ اس اثناء میں وہ بزرگ رحمہ اللہ گھوڑے پر سوار ہو کر جانے ہی والے تھے کہ حضرت خواجہ شمس الدین رحمہ اللہ دوڑتے ہوئے ان کے قریب پہنچے اور عرض کیا اے اللہ کے بندے! آپ رحمہ اللہ کون ہیں اور آپ رحمہ اللہ کا نام کیا ہے؟ یہ سن کر نقاب پوش نے اپنے چہرے سے نقاب ہٹا دیا اور فرمایا فقیر کے جنازے کی نماز فقیر ہی نے پڑھائی ہے۔ حضرت خواجہ شمس الدین رحمہ اللہ نے یہ دیکھا تو نہایت حیران ہوئے۔ مرشد پاک رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا شمس الدین! حیران ہونے کی ضرورت نہیں۔ قبر کی طرف اشارہ کرتے ہوئے ارشاد فرمایا وہ مقام فتا ہے اور یہ مقام بقا ہے یہ سنتے ہی حضرت خواجہ شمس الدین رحمہ اللہ اپنے آپ کو سنبھال نہ سکے اور بے ہوش ہو گئے۔ اس اثناء میں وہ بزرگ رحمہ اللہ گھوڑے پر سوار ایک طرف روانہ ہو کر سب کی نگاہوں سے اوجھل ہو گئے۔

حضرت مخدوم علی احمد صابر رحمہ اللہ کا وصال مبارک ۱۳ ربیع الاول ۱۳۹۰ ہجری بمطابق ۲۳ مارچ ۱۲۹۱ عیسوی میں ہوا۔ آپ رحمہ اللہ کا مزار مبارک کلیر شریف ضلع سہارنپور میں نہر گنگ کے کنارے پر واقع ہے۔



صاحب تذکرہ:

جلیل نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کی تاریخ وصال پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھا ہے کہ تذکرہ اولیاء ہند میں روایت ہے کہ حضرت کا وصال ۱۳ ربیع الاول ۶۹۰ھ میں عین حالت سماع میں بعہد جلال الدین خلجی ہوا۔ اقتباس الانوار میں ایک روایت کے مطابق ۶۶۴ ہجری ہے سیر الاقطاب کے مطابق روایت ثانی سے جو اس نے اختیار کی ہے ”جان گنج شکر بود“ کے اعداد سے ۶۵۹ ہجری برآمد ہوتا ہے۔ خزینۃ الاصفیاء میں معارج الولایت کے حوالے سے ۱۳ ربیع الاول ۶۹۰ ہجری درج ہے اور حدیقۃ الاولیاء میں ۶۰۹ ہجری بحالت سماع اور بوقت وفات حضرت خواجہ شمس الدین رحمۃ اللہ علیہ کی موجودگی تحریر کی ہے۔ مسالک السالکین فی تذکرۃ الواصلین میں آنحضرت رحمۃ اللہ علیہ کی تاریخ وفات ۱۳ ربیع الاول ۶۹۰ ہجری بروز پنجشنبہ بعہد سلطان جلال الدین خلجی رحمۃ اللہ علیہ درج ہے مصنف کلیر کا چاند کتاب بستان کے حوالہ سے ۱۳ ربیع الاول ۶۹۰ ہجری بتاتا ہے قریب قریب تمام ان محققین کی رائے میں آپ رحمۃ اللہ علیہ کی وفات کی تاریخ ۱۳ ربیع الاول ۶۹۰ ہجری ہے۔

مزار اقدس:

حضرت مخدوم پاک علاؤ الدین علی احمد صابر رحمۃ اللہ علیہ زبردست جلالی طبیعت کے مالک تھے تاریخ کے اوراق میں رقم ہے کہ بعد از وصال بھی آپ رحمۃ اللہ علیہ سے کرامات کا ظہور ہوا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے جلال کے باعث تقریباً دو سو برس سے زائد عرصہ تک آپ رحمۃ اللہ علیہ کا مزار مبارک لوگوں کی نظروں سے پوشیدہ رہا۔ کہا جاتا ہے کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ

کے جلال کی شدت کی وجہ سے کوئی بھی شخص آپ رحمہ اللہ کے مزار مبارک پر جانے کی ہمت و جرأت نہ کر سکتا تھا۔ آپ رحمہ اللہ اپنی ظاہری حیات طیبہ میں ہی انتہائی پر جلال طبیعت رکھتے تھے مگر بعد از وصال اس جلالی کیفیت میں بہت زیادہ شدت پیدا ہو چکی تھی۔ آپ رحمہ اللہ کے مزار اقدس کے ارد گرد دور دور تک کوئی آبادی قائم نہ ہو سکی تھی۔ جس کی بناء پر رفتہ رفتہ عقیدت مندوں نے آپ رحمہ اللہ کے قبر مبارک کی دور سے بھی زیارت کرنا چھوڑ دی جس کا نتیجہ یہ نکلا کہ آپ رحمہ اللہ کی قبر مبارک کے آثار معدوم ہو گئے اور پھر ایک وقت آیا کہ لوگوں کو یہ معلوم نہ ہو سکا کہ آپ رحمہ اللہ کی قبر مبارک کس مقام پر واقع ہے۔ اسی طرح وقت گزرتا رہا۔

رونق افروزی:

آخر دو صدیاں گزرنے کے بعد سلسلہ صابریہ کے ایک بزرگ حضرت الشیخ عبدالقدوس گنگوہی رحمہ اللہ کو حضرت مخدوم علی احمد صابر رحمہ اللہ کی طرف سے ایک اشارہ ہوا جو یقیناً حضرت مخدوم علی احمد صابر رحمہ اللہ کی ایک کرامت تھی۔ جس کی مختصر تفصیل ”مسالك السالكين في تذكرة الواصلين“ کے حوالے سے اس طرح ہے کہ حضرت الشیخ عبدالقدوس گنگوہی رحمہ اللہ رودلی میں اپنے دادا پیر حضرت خواجہ عبدالحق رحمہ اللہ کے مزار اقدس پر جھاڑودیا کرتے تھے۔ ایک دن فجر کی نماز کے بعد حسب معمول جھاڑودے رہے تھے کہ ان کے قریب سے ایک بزرگ گزرے اور چلتے چلتے فرمایا عبدالقدوس! ہمارے مزار پر بھی جھاڑودے دیا کرو۔ حضرت الشیخ عبدالقدوس رحمہ اللہ نے ہاں تو کر لی مگر ان بزرگ کے رعب و جلال کے باعث یہ نہ پوچھ سکے کہ آپ کون



ہیں اور آپ رحمہ اللہ کا مزار مبارک کہاں واقع ہے؟۔

وہ بزرگ اپنی بات فرما کر ان کی نظروں کے سامنے سے غائب ہو گئے اور پھر یہ فکر مند ہو گئے کہ وہ بزرگ کون تھے اور ان کا مزار کہاں ہے؟ ہر وقت اس بارے میں فکر مند رہتے تھے۔ آخر ایک دن انہوں نے جب حضرت خواجہ عبدالحق رحمہ اللہ کے مزار اقدس پر حاضری دی تو مزار النور سے حق حق کی آواز سنی جسے سن کر ان پر ایک عجیب سی کیفیت طاری ہو گئی۔ مزار اقدس کے قریب ہی تشریف فرما ہو گئے اور مراقبہ شروع کر دیا۔ مراقبہ کی حالت میں اپنے دادا مرشد حضرت خواجہ عبدالحق رحمہ اللہ کی روح پاک کی وساطت سے حضرت مخدوم پاک علی احمد صابر رحمہ اللہ کی زیارت کی سعادت حاصل کی اور تمام صورتحال سے آگاہی حاصل کی پھر حضرت مخدوم علی احمد صابر رحمہ اللہ سے اپنی جلالت کم کرنے کی التجا کی تو حضرت مخدوم پاک رحمہ اللہ نے ان کی التجا کو شرف قبولیت بخشا اپنے مزار مبارک کی نشاندہی کی اور عقیدت مندوں کو مزار مبارک پر حاضری کی عام اجازت مرحمت فرمائی۔ اس کے بعد حضرت الشیخ عبدالقدوس گنگوہی رحمہ اللہ اپنے مریدوں کے ساتھ کلیر شریف کے لئے روانہ ہوئے ”حقیقت گنزار صابری“ کے مصنف تحریر فرماتے ہیں کہ حضرت الشیخ عبدالقدوس رحمہ اللہ نے کلیر شریف میں پہنچ کر حضرت مخدوم علی احمد صابر رحمہ اللہ کی قبر مبارک کی نشان کو واضح کرتے ہوئے جنگل سے درخت کاٹ کر مزار مبارک کی حد بندی کی اور درختوں کے ستون بنا کر زمین میں گاڑ دیے۔ قبر مبارک کے ارد گرد درختوں کے پتے اور شاخیں

دیوان حضرت علی احمد صابر کلہری رحمۃ اللہ علیہ 60

ترتیب کے ساتھ بچھا دیں اور رسیوں سے مضبوطی کے ساتھ باندھ دیا چند یوم تک وہاں پر قیام فرمایا اس کے بعد واپس گنگوہ شریف روانہ ہو گئے۔ روانہ ہونے سے قبل مزار مبارک پر قرآن خوانی و فاتحہ خوانی کا اہتمام کیا۔ ان کی آمد سے بہت سے عقیدت مند بھی وہاں پر جمع ہو گئے تھے۔ حضرت الشیخ عبدالقدوس رحمۃ اللہ علیہ نے شیرینی پکا کر حاضرین میں تقسیم فرمائی اور دعا فاتحہ کے بعد رخصت ہوئے۔

اگرچہ حضرت الشیخ عبدالقدوس گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ کی آپ رحمۃ اللہ علیہ کے مزار اقدس پر حاضری کے بعد عقیدت مندوں نے مزار مبارک پر زیارت کے لئے جانا شروع کر دیا تھا مگر اس کے باوجود لوگوں کی آمد و رفت کچھ زیادہ نہ تھی اکثر کئی دنوں تک کسی کی حاضری نہ ہوتی تھی اور پھر مزار مبارک کے ارد گرد دور دور تک کوئی آبادی نہیں تھی جس کے باعث ایک سناٹا چھایا رہتا تھا۔ حضرت علاؤ الدین علی احمد صابر رحمۃ اللہ علیہ کی بعد از وصال ایک کرامت کے بارے میں ”مکتوبات فردوس الوجود“ اور ”اقتباس الانوار“ میں تحریر ہے کہ ایک ہندو سادھو کہیں سے پھرتا پھراتا آپ رحمۃ اللہ علیہ کی قبر مبارک کے پاس آیا تو اس کے دل پر ایک طرح کی ہیبت طاری ہو گئی اسے یہ جگہ بڑی پر ہیبت دکھائی دی یہاں پر کافی تعداد میں پرندے جمع تھے۔ اس نے اپنے دل میں خیال کیا کہ ضرور یہ کوئی خاص مقام ہے ممکن ہے کہ زمانہ قدیم میں یہ ہماری عبادت گاہ ہو۔ پھر اسے یہ خیال آیا کہ اگر یہ کسی مسلمان کی قبر ہوئی تو میں اسے زمین کے برابر کر دوں گا پھر اس نے سوچا کہ کہیں اس جگہ پر کوئی خزانہ دبا ہوا ہو اس لئے اس جگہ کو کھود کر دیکھنا چاہیے۔ یہ سب باتیں سوچ کر وہ ہندو سادھو آگے بڑھا اور قبر مبارک



کے نزدیک آیا۔ کسی آہنی اوزار سے قبر میں ایک سوراخ کیا اور اس سوراخ کے اندر اپنا چہرہ داخل کر کے یہ دیکھنا چاہا کہ اس میں کیا ہے۔ اس کی گردن وہیں پر پھنس کر رہ گئی اس نے بہت زور لگایا کہ کسی طرح اپنی گردن اس سوراخ سے باہر نکالے مگر کامیاب نہ ہو سکا۔ اسی حالت میں وہ خوف سے مر گیا۔ رات کے وقت دور کی ایک بستی میں رہنے والے آپ رحمۃ اللہ علیہ کے ایک عقیدت مند کو خواب میں آپ رحمۃ اللہ علیہ کی زیارت ہوئی اور آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اس سے فرمایا کہ فوری طور پر میری قبر مبارک پر پہنچو اور ایک کتے کو جو میری قبر مبارک کے ساتھ گستاخی کا مرتکب ہوا ہے اس جگہ سے دور کر دو۔

اس خواب کو دیکھنے کے بعد حضرت علی احمد صابر رحمۃ اللہ علیہ کا یہ عقیدت مند آپ رحمۃ اللہ علیہ کے حکم کے مطابق صبح سویرے ہی آپ کی قبر مبارک پر پہنچا تو دیکھا کہ ہندو سادھو جس کی گردن قبر کے اندر پھنسی ہوئی ہے مردہ حالت میں پڑا ہے اس سادھو کو بے ادبی کی سزا مل گئی تھی۔ اس شخص نے اس کی نعش کو وہاں سے ہٹایا جب اس کی گردن کو قبر مبارک سے باہر نکالا تو اس ہندو سادھو کی شکل نکتے کی مانند ہو چکی تھی۔ اس کی نعش کو دور لے جا کر پھینک دیا گیا۔



## بشیرۃ النبی الخیر الخیر

اگر خواہی غم غربت طلب کن از درِ دلہا

بکوئی دلبرے جان وہ کہ گردی شمع محفلہا

ترجمہ: اے پیارے اگر تو پردیس کے غم کا خواہش مند ہے تو ان کے در سے مانگ  
پیارے مہربان دوست سے کہ تجھے چاہیے کہ تو کسی محبوب کی گل میں اپنی  
جان دے دے تاکہ تو محفلوں کی شمع بن جائے۔

بمکتب خانہ رنداں بیا بکدم اگر خواہی

کتاب سرِ دل برخوان کہ گرد و حلّ مشکلا

ترجمہ: اگر تو چاہتا ہے کہ دل کے بھید پڑھے تو رندوں کے مکتب میں چل کر آ۔ اس  
سے تو یقیناً تیری مشکلات کا حل نکل آئے گا۔ تیری مشکلات کا حل رند لوگوں  
کے مدرسہ میں دل کے بھید بتانے والی کتاب میں ہیں۔

نہنگ آسابہ بحر عشق شو غرق از سر سودا

کہ بیخواہش بیابی ہر طرف راہی بساحلہا

ترجمہ: اپنے سر کے سودا سے تو عشق کے سمندر میں مگر چھ کی مثل غرق ہو جا۔ جب تو ایسا  
کرے گا تو تجھے بغیر خواہش کے بھی ساحل پر آنے کیلئے ہر طرف سے راہیں ملیں گی۔



دیوان حضرت علی احمد صابر کلہری رحمۃ اللہ علیہ 63

ازاں روزیکہ آمد از خدا حکم فلاتنہر  
نرفتہ از درم محروم ہر گز دستِ سائلہا  
ترجمہ: جس دن سے اللہ تعالیٰ کا یہ حکم آیا ہے کہ مت جھڑک۔ تو اُس دن سے  
میرے در سے کوئی سوالی خالی ہاتھ نہیں گیا ہے۔ ﴿میرے در سے جس نے  
آکر جو مانگا اُسے عطا کر دیا ہے﴾

بیفگن بدرخ زیبا نقاب لے شاہد قدسی  
کہ میسور زد زتابِ طلعتِ تو جانہا دواہا  
ترجمہ: اے آسمانوں کے پیارے تو اپنے حسین چہرہ پر پردہ ڈال لے۔ کیونکہ  
تیرے چہرے کے جمال کی آب و تاب سے بناؤ سنگھار کئے ہوئی جانیں  
اور دل بھی جل جاتے ہیں۔

بشیدائی ببزمِ پاکبازانِ خدا جویاں  
برقصم از سر مستی بہ آوازِ جلا جلا  
ترجمہ: اللہ کے متلاشی پاک باز بندوں کا شیدائی ہو جا۔ کیونکہ میں تو اُس کی اَحَد اَحَد  
آواز کی مستی پر خود رقص کرنے لگتا ہوں۔ ﴿خدا کو پکارنے والوں کی آواز پر  
میں بذاتِ خود وجد و رقص کے حال میں ہو جاتا ہوں﴾۔

زہجرت شد جہاں در باز ز آبِ گریہ صابر  
ز چشمِ نا خدا رفتہ ہمہ آثارِ منزلہا  
ترجمہ: صابر رحمۃ اللہ علیہ کے رونے سے آنکھوں کے پانی سے ایک جہاں کا درگھل گیا اور وہ  
دوں ہو گیا اس سیلاب میں ملاح کی آنکھوں سے منزلوں کے تمام آثار و زوہر ہو چلے ہیں۔



دیوان حضرت علی احمد صابر کلہری **64**

دادند مرا روزِ ازل گویہ غم را

درام بکفِ دل علم درد و الم را

ترجمہ: مجھے تو روزِ اول سے ہی انہوں نے غم کا موتی بخش دیا۔ اب میرے دل کی

ہتھیلی پر علم کا درد اور غم و الم موجود ہیں۔ گویا مجھے روزِ اول سے ہی غم و الم

اور پہچان کا علم عطا ہیں ﴿

شد مسکن من عرش بریس تا بدم حشر

آنکہ کہ نہ ادم پرہ دوست قدم را

ترجمہ: مجھے تو اللہ تعالیٰ کی عطا سے حشر کے روز تک عرشِ بریں پر ٹھکانہ عطا ہو گیا

ہے۔ اسی لئے کہ میں نے تو اپنے محبوب کی راہ میں اپنا قدم رکھ لیا ہے۔

پیدا ست بمن سرِ دل ہر کس و ناکس

دام بدل خویش عناں لوح و قلم را

ترجمہ: مجھ پر ہر کس و ناکس کے دل کا راز گھلا ہے۔ کیونکہ میں نے تو اپنے دل کی

باگ کو لوح و قلم کے مالک کے ہاتھ میں دے دیا ہے۔ ﴿ میں لوح و قلم کے

مالک کا غلام بن گیا ہوں ﴿

گر شرح نبودہ بخدا کس نرسیدہ

زین راہ توان یافت کمالاتِ قدم را

ترجمہ: اگر شرح محمدی ﷺ نہ ہوتی تو کوئی اللہ تعالیٰ کی ذات تک نہ پہنچ سکتا۔ اس



راہ سے تو کمالاتِ قدم حاصل کی جاسکتی ہیں ﴿جو کوئی شرع محمد ﷺ پر  
کار بند ہو جائے اُس پر اللہ تعالیٰ تک رسائی کی راہیں ہموار ہو جاتی ہیں۔

تاخار صفت گر بنشینم زغنایش

برخاکِ ندامت فگنم مسندِ جم را

ترجمہ: میں تو اگر اُس کی رحمت و شفقت سے کانٹوں کی مثل ہو جاؤں تو بھی میں  
جمشید بادشاہ کے تخت کو شرمندگی کی خاک پر پھینکتا ہوں ﴿مجھے تو اپنے آقا  
کی رحمت کے کانٹے بھی جمشید بادشاہ کے تخت کی شان و آرائش سے زیادہ  
عزیز اور قابلِ قبول و رحمت ہیں﴾۔

مفتاحِ درِ فیضِ آکھسی شوم آن دم

یک بار اگر بوسہ زخمِ سنگِ حرم را

ترجمہ: اگر میں اپنے آقا ﷺ کے حرمِ پاک کے پتھر کو ایک بوسہ دے لوں تو اُسی  
لحہ مجھے اللہ تعالیٰ کے فیض کے در کی چابی حاصل ہو جائے۔

بسر عرشِ بریں مست بسرِ قصبِ بصد آئین

یک بار اگر بوسہ زخمِ نقشِ قدم را

ترجمہ: اگر میں ایک بار بھی حضور ﷺ کے پاؤں مبارک کے نقش کو بوسہ دے  
لوں تو میں سینکڑوں آئین و اصول سے عرشِ بریں پر مستی سے رقص کروں۔

دیوان حضرت علی احمد صابر کلیری رحمۃ اللہ علیہ 66

بنور شریعت بسرا پردہ وحدت

رد نیست مرد گم شدہ ارباب حکم را

ترجمہ: شرع کے نور میں پردہ وحدت پوشیدہ ہے تو اس میں گمشدہ آدمی حکم دینے والے لوگوں سے رو نہیں کیا جاتا۔ جو وحدت الہی کے نور میں غرق ہیں۔ تو ایسے لوگوں کو باختیار لوگ بھی ہرگز رو نہیں کرتے بلکہ اُن پر ان احباب کی قدر و منزلت ہوتی ہے۔

گر نیستی من شود از ہستی حق مست

بیرون کنم از کون و مکان نام عدم را

ترجمہ: اگر اللہ تعالیٰ کی ہستی میں مست میری ہستی مٹ جائے تو میں عدم کا نام کون و مکان سے نکال دوں۔

از درد توان رفت بسر منزل عرفان

صابر مدہ از دست خود ایس حُزن و الم را

ترجمہ: عرفان کی منزل کو طے کیا جاسکتا ہے درد سے پس اے صابر رحمۃ اللہ علیہ اپنے ہاتھ سے غم اور الم سے اس جان کو ضائع نہ کر۔





دیوان حضرت علی احمد صابر کلہری رحمۃ اللہ علیہ 67

روئے بنمـا را رسول خدا

یا خدائے تو در خلائو ملا

ترجمہ: اے اللہ تعالیٰ کے پیارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! مجھے اپنا دیدار بخش دیں کیونکہ اللہ تعالیٰ کی ملکیت ہے جو خلا میں ہے اور آسمانوں میں وہ سب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے رب کی خلق ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس ذات کا قرب ہے۔

چوں نکر دم زجاں فدائے رقت

از ازل عشق تسست در دل ما

ترجمہ: میں اپنی جان آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی راہ میں قربان نہ کر دوں۔ اس لئے کہ ہمارے دل میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا عشق روزِ اوّل سے موجود ہے۔ یعنی بندوں سے اللہ تعالیٰ نے عشق محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کا اقرار روزِ اوّل سے ہی لے لیا تھا۔

آشکارا بس چشم دل دیدم

جلوئے ذات تسست در ہمہ جا

ترجمہ: میں نے تو ہر جگہ تیری ذات کا جلوہ پایا یعنی میرا دل تیری ذات کو ہر جگہ دیکھتا ہے کیونکہ تیری پاک ذات کا جلوہ مجھے ہر جگہ نظر آتا ہے۔

تو نگہدار از کمال کرم

یارب از لطف اندرین سودا

ترجمہ: اے اللہ! تو اپنے خاص کمالِ کرم سے مجھے دیکھ اور میرے حال پر خصوصی کرم فرما۔ کیونکہ میں تو ہر لحظہ تیرے خصوصی لطف و کرم کی امید و توقع رکھتا ہوں۔

دیوان حضرت علی احمد صابر کلبری رحمۃ اللہ علیہ 68

سوئے تو از کمال شیدائی

میرود همچو باد بے سروپا

ترجمہ: اے اللہ! تیری ذات سے لو لگانے والے کمال درجہ سے تیرے شیدائی ہو گئے ہیں وہ تیری طرف ایسے پلٹے ہیں جیسے ہوائے تیز و تند چلتی ہے۔

رحمت خاص حق توئی زان رد

دو جہاں سست بردر تو گدا

ترجمہ: اے پیارے رسول اللہ ﷺ تیری ذات پاک عین رحمت خاص حق تعالیٰ ہے۔ تیرے در کا گدا تو دونوں جہاں کو حاصل کرنے سے ہٹ جاتا ہے یعنی وہ دونوں جہاں کو رد کر کے تیرے در کی گدائی کو ترجیحاً سعادت قرار دیتا ہے۔

نتوان کرد مر تا تشبیہ

ذات پاک و هست بے ہمتا

ترجمہ: اے میرے رب تعالیٰ تیری ذات کو کسی چیز سے تشبیہ نہیں دی جاسکتی ہے۔ کیونکہ تیری ذات پاک بے ہمتا ہے یعنی تیری ذات ایسی ہے کہ اس کی مثل نہیں اور تیری ذات بلاشبہ بے مثل ہے۔

سر نہادم بخاک در گاہت

تاشوم محرم قضا و رضا

ترجمہ: اے میرے رب میں نے تیری ذات کے آگے اپنا سر خاک پر رکھ دیا ہے۔ اور

اللہ کرے کہ میں اللہ کی ذات کی قضا و رضا کے مسئلہ کو جان سکوں۔ پھر اے  
میرے اللہ میں تیری قضا و رضا کو دل و جان سے تسلیم کرتا ہوں مجھے محرم بنا۔

درفتــادم بــکــوے تواز پــا

دست من گیرتا بروز جزا

ترجمہ: اے اللہ کے رسول ﷺ میں آپ ﷺ کی گلی میں اپنے پاؤں سے گر  
گیا ہوں۔ میں تیرے حضور دعا کرتا ہوں۔ کہ میرا ہاتھ پکڑ لیں اور روز جزا  
تک میرا ہاتھ آپ کے ہاتھ میں رہے۔ آمین!!

ہمہ نسا جی شدن دریک دم

گرن گاہت فتد بہر دوسرا

ترجمہ: یا رسول اللہ ﷺ ایک ہی لمحہ میں سبھی ناجی ہو گئے۔ اگر تیری پاک ذات  
سے نگاہ کسی اور طرف اٹھ جائے تو خراب حال ہو جائے۔

شکر ہا میکنم ازیں شادی

بہرور دم دم توہست دوا

ترجمہ: میں اس خوشی پر اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ادا کرتا ہوں۔ کیونکہ تو تو ہر دم کرم  
نواز ہے۔ اور تو ہر مرض کی دوا و علاج ہے۔

میدہم میدہم ترا صابتر

ہر چہ خواہی بخواہ از در ما

ترجمہ: اے صابر رحمہ اللہ! تو مانگ ہم تجھے دیتے ہیں۔ پس تو جو چاہے مانگ لے  
ہمارے در سے۔





دیوان حضرت علی احمد صابر کلہری **70**

برویت چوں نضر افتاد مارا

بدیدم در رخت نور خدارا

ترجمہ: اے اللہ کے پیارے رسول ﷺ جب ہماری نظر آپ ﷺ کے چہرہ

انور پر پڑی آپ ﷺ کے روشن و منور چہرہ پر نور خدا کو دیکھ لیا۔

اگر گنج فنا آید بدستم

دھم از ذوق صد ملک بقسارا

ترجمہ: اگر مجھے تیری ذات پاک میں فنا ہونے والا خزانہ مل جائے۔ تو میں اس خوشی

میں اس خوشی کا صدقہ ایک سو ملک بقا بھی قربان کر دوں۔

بیدار چشم من بن شین و بنگر

اگر خواہی کہ بینی مصطفیٰ

ترجمہ: اے دوست آ۔ میری آنکھ میں جگہ کر لے اور پھر دیکھ۔ اگر تو یہ خواہش رکھتا ہے

کہ رسول خدا محمد مصطفیٰ ﷺ کی ذات کو دیکھے تو آ جا۔ اور اس سعادت کو

ایسے پالے۔ جیسا میں نے کہا۔

اگر افتد بدستم درد عشقت

نخواہم تادم محسوس دوارا

ترجمہ: اے مہربان اگر تیرے عشق کا درد میرے ہاتھ آ جائے۔ تو میں تار و زحشر

علاج کے لئے کوئی دوا طلب نہ کروں۔ یعنی تیرے عشق کے علاوہ کسی

چیز کی طلب نہیں رہے گی۔

اگر در دل خیال تو کند بار

ز شہر دل کنم بیرون ہوارا

ترجمہ: اے مہربان اگر میرے دل پر تیرا خیال بوجھ ہو جائے تو اس خیال کو اپنے دل کے شہر سے نکال پرے کر دوں یعنی میرے لئے تیرا خیال ہی سب کچھ ہے اس کے علاوہ مجھے اور کچھ نہیں بھاتا۔

فنا شو ہاں فنا شو ہاں فنا شو

چو صابر باش عشق کبریا را

ترجمہ: پس تو اس کی یاد اور توجہ میں فنا ہو جا۔ ضرور فنا ہو جا۔ یقیناً فنا ہو جا۔ صابر رحمۃ اللہ علیہ کی مثل ہو جا۔ اللہ کے عشق میں غرقاب ہو جا۔

☆.....☆.....☆.....

بسندہ ساقسی شراب غم زمسارا

کہ تابنیم جمال کبریا را

ترجمہ: ساقی ہمیں شراب غم کا گھونٹ پینے کو دے۔ کیونکہ اب ہم میں کبریا ذات اقدس سے دور رہنے کی تاب نہیں رہی ہے یعنی ہم اللہ تعالیٰ کی ذات کی دید کیلئے بے تاب ہو کر رہ گئے ہیں۔

دیوان حضرت علی احمد صابر کلہری 72

دردِ دیگر ندارم جز دردِ تو

تو بینواز از کرمِ ایس بینوارا

ترجمہ: اے میرے مہربان اللہ بھکاری ہوں تیرے در کا۔ میرے لئے تیرے در کے سوا اور کوئی در نہیں ہے اے کبریا ذات تو اپنے کرم سے مجھے نواز دے کیوں کہ میں مفلس و فادار ہوں۔

اگر جبریل آرد داروئے درد

نخواہد عاشقے دردت دوارا

ترجمہ: اے مہربان اگر جبرائیل علیہ السلام بھی میرے لئے درد کی دوا لے آئے تو بھی تیرے در کا عاشق جو تیرے درد میں مبتلا ہے۔ وہ کبھی بھی اُس کی دوا طلب نہ کرے گا۔

اگر پرسند از تو تادمِ حشر

مگوبہا ہیچ کس سرِ قضا را

ترجمہ: اگر تجھ سے فرشتے تادمِ حشر سوال کر کے پوچھتے رہیں تو پھر بھی ہرگز قضا و قدر کے بھید کا علم اُن پر نہ کھول۔ یعنی جو تیرے دل کا حال و قال ہے اُن کو اس کا راز نہ دے تاکہ وہ تیرے محرم راز نہ ہو جائیں۔

ز سر تا پا گنہگارم ازین رہ

بکن عفو از کرمِ سرِ ایس گذارا

ترجمہ: اے میرے خالق میں تو سر سے پاؤں تک گناہوں میں لتھڑا ہوں کیونکہ



میری راہ عشق کی راہ ہے۔ پس تو مجھے اپنے کرم سے معاف فرما دے کیونکہ  
میں تو تیرے در کا گدا گر ہوں۔

اگر لطفت شود ہادی کنم طے

بسودایت رہ بے منتہارا

ترجمہ: اے میرے خالق و مالک اگر تیرے کرم میرے حال پر ہوں اور مجھے تیرا  
کرم رہبر رہے تو یہ منزل طے ہو سکتی ہے۔ کیونکہ تیرے عشق کی راہ طویل  
ہے جس کی کوئی انتہا نہیں ہے۔

فدا شو برد چشم خویش از دفسق

کہ خوش دیدہ جمالِ مصطفارا

ترجمہ: اے صابر رحمۃ اللہ علیہ تو اپنی دونوں آنکھوں کی مہربانی پر قربان و فدا ہو جا۔ کیونکہ تو خوش  
نصیب ہے جس کی آنکھوں نے جمالِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا دیدار حاصل کر لیا ہے۔

مپرس از اہل عرفان کس نگوید

چو صابر سرِ اسرارِ خدا را

ترجمہ: اے مہربان تو اہل عرفان سے اُن کے حال و قال کی پوچھ گچھ نہ کر۔ کیونکہ  
صابر رحمۃ اللہ علیہ کی مثل اللہ تعالیٰ کے اسرار و بھید کوئی نہیں بتائے گا۔ کیونکہ  
اُن کی ذات نے اللہ کے بھید کو پایا ہے۔ جو کوئی بھید پائے اور شاہد ہو وہی  
کیفیت حال بیان کر سکتا ہے۔



دیوان حضرت علی احمد صابر کلہری 74

خداوند ارہ توفیق بنما

بروئے من در تحقیق بکشا

ترجمہ: اے میرے رب تعالیٰ تو مجھے اپنی رحمت کی توفیق عطا فرما دے اور مجھے اپنا راستہ دکھا دے۔ اور میرے دل پر اپنے فضل و احسان سے تحقیق و علم کا دروازہ کھول دے۔

مرا از لطف خود در ہر دو عالم

بسوائے محبت دار برپا

ترجمہ: اے میرے اللہ میرے حال پر اپنا لطف و کرم کر دے۔ صرف یہاں ہی نہیں بلکہ دونوں جہاں میں مہربانی رکھ اور میرے حال پر اپنی رحمت و محبت کا دروازہ کھول دے کیونکہ میں تیری محبت میں غرقاب ہوں۔

مگر حاصل شود از لطف نعمت

شہود و ایما ایس بے نوارا

ترجمہ: اے میرے مولا مجھے تیری لطف و عنایت کی نعمت میسر رہے۔ کیونکہ میں لاچار ہوں۔ مجھے اپنا دیدار اور اپنا مدعا عطا کر دے۔ اسے تو صرف تیرے دیدار اور رضا کی طلب ہے۔

شد اند آرزوئے دیدن تو

زہر مویم ہزاران چشم بینا

ترجمہ: تیرے دیدار کی آرزو کی حد ہی ختم ہو گئی یعنی ہم تیرے دیدار کی آرزو میں مستغرق ہیں۔ کیونکہ میرے جسم کے ہر بال کی ہزاروں آنکھیں تیری دید کی

دیوان حضرت علی احمد صابر کلہری **75**

طلب گار ہیں۔ میرے جسم کے تمام بال ایسے ہیں جن کی ہزاروں بینائی  
والی آنکھیں ہیں اور بھی تیری دید کے لئے کھلی ہیں۔

زہجرت آن جہان و ایس جہاں را  
ز آب دیدن من گشت دریا

ترجمہ: میرا دل نہ اس جہاں میں ہے اور نہ اس کو اگلے جہاں کی خواہش ہے یہ  
دونوں جہاں سے ہجرت کئے ہے بس اسے تیرے جہاں کی طلب ہے۔  
جدائی اور فرقت نے اسے رُلا دیا ہے۔ اب میری آنکھوں کے آنسوؤں سے  
دریا بہہ نکلے ہیں۔

ازاں روزیکہ حال من بدیدند  
ملائیک سر بسر ہستند شیدا

ترجمہ: مہربان فرشتوں نے جب سے میرا یہ حال دیکھا ہے۔ تو وہ اب سراپا میرے  
شیدائی ہو گئے ہیں انہیں میرے حال پر رشک ہے۔ اور وہ سر تا پا میرے  
حال کے شیدائی ہو گئے ہیں۔

درگاہ توأم آوردنہ خود  
مراں از لطف ای باری تعالیٰ

ترجمہ: اے میرے مالک و خالق میں تیرے در پر آ کر اہوں۔ تجھے تیرا واسطہ ہے تو  
مجھے اپنے لطف و کرم سے دُور نہ کر۔ یعنی میں تیرے در پر آ کر اہوں مجھے  
اپنے در سے دُور اور رو نہ کر۔



دیوان حضرت علی احمد صابر کلہری رحمۃ اللہ علیہ 76

ازیں لطفے کہ کردی درحق من

نشستم بر سر عرشِ معلا

ترجمہ: اے میرے مہربان جو کرم تو نے میرے حال اور حق میں فرما دیا ہے۔ میں

اُس انعام و اکرام کی بدولت عرشِ معلٰی پر جا پہنچا ہوں۔

اگر خواہی جو ذاتِ خود بیابا

درونِ ہر دو عالم نیست پیدا

ترجمہ: اے بندے اگر تو یہ چاہے کہ تو عرفان حاصل کرے تو یاورکھ کہ یہ دونوں

جہاں میں نہیں ہے بلکہ یہ تو مجھے تیری اپنی ذات میں مل سکتا ہے۔ تو اسے

اپنے آپ میں پاسکتا ہے۔

خلافِ شاہِ بازاں حقیقت

نہ گفتم من تو میدانی خدا را

ترجمہ: اے مہربان میں نے شہبازوں کے خلاف کوئی بات نہیں کی۔ تجھے میرے

حال کی خبر ہے۔ تجھ سے کوئی چھپا نہیں۔

اگر خواہی رسی در بزمِ وحدت

جو صابر رو براہِ عشقِ یکتا

ترجمہ: اے بندے اگر تو یہ خواہش رکھتا ہے کہ بزمِ وحدت تک پہنچ جائے تو صابر

رحمۃ اللہ علیہ کی مثلِ عشق کی راہ میں تنہا حال لے کر چل۔



دیوان حضرت علی احمد صابر کلیری رحمۃ اللہ علیہ 77

میفگن از نظر خود نیاز مندان را  
بہ بزم خاص مدہ راہ خود پسندان را  
ترجمہ: اے دوست نیاز مندوں کو اپنی نظر و توجہ سے نہ گرا دے۔ اور خود پسند لوگوں  
کو خاص محفل میں جگہ و مقام نہ دے۔ یعنی جو لوگ نیاز مند ہوں انہیں عزت  
دے اور خود پسندوں کو کوئی مقام نہ دے۔

من از کتاب غم عشق خواندہ ام صد بار  
نصیب درد نشد عاشقانِ درمان را  
ترجمہ: میں نے سو بار عشق کے غم کھانے والے لوگوں کی کتاب میں پڑھا ہے کہ جو  
عاشق علاج کراتے ہیں انہیں ہرگز عشق کا درد نصیب نہیں ہوتا ہے۔  
خیال روئے تو دردم بصد ہزاراں لطف  
زنامہ دل من محو کردِ عصیاں را  
ترجمہ: تیرے حسین چہرہ کو دیکھنے کے خیال کے درد میں لاکھوں قسم کے لطف و خوشیاں  
ہیں۔ اس خیال نے میرے دل کے نامہ سے گناہوں کو دھو ڈالا ہے۔

اگر ہزار خم بادہ بے تو نوش کنم  
اثر نمیکند این عاشقانِ مستان را  
ترجمہ: اے دوست اگر میں تیرے بغیر ایک ہزار جام شراب کے بھی نوش کر لوں۔  
مگر مست عاشقوں پر اس شراب کا کوئی اثر نہیں ہوتا۔

چہ شکر گویمت اے نازنین زسر وجود

خیال زلف و وخت بردا زمن ایمان را

ترجمہ: اے میرے نازنین میں تیرا کیا شکر ادا کروں۔ تیری زلف کا خیال اور دل

کی مرہم پٹی کرنے کے خیال نے میرا ایمان مجھ سے لے لیا ہے۔

دوبارہ راہ نیابی وصل حضور

اگر تو فاش کنی سرّ راز پنہاں را

ترجمہ: اے دوست تجھے دوبارہ راستہ نہ ملے گا جو تو ملاقات کے خیال میں محصور

ہے۔ اور اگر تو ایک پوشیدہ راز کو فاش کر دے گا۔ یعنی جسے دوست سے محبت

ہوتی ہے اسے اس کے راز فاش نہ کرنے چاہئیں اس سے نقصان ہوتا ہے۔

بہ بزم عشق در آہمچو صابر از سر ذوق

بہر دو کون بیس جلوہ ہائے یزدان را

ترجمہ: بڑے اشتیاق اور دلچسپی سے صابر رحمۃ اللہ علیہ کی مثل بزم عشق میں داخل ہو

جا۔ اس میں تجھے اللہ تعالیٰ کے دونوں جہاں کے جلوے نظر آئیں گے۔





دیوان حضرت علی احمد صابر کلہری رحمۃ اللہ علیہ 79

ہست در دنیا و دین دو کار ما

میر سناندد رومے باکبریا

ترجمہ: ہمارے دنیا اور دین میں کام ہیں۔ وہ ہمیں کامیاب کرتے ہیں۔ وہ ہمیں اللہ تعالیٰ کی ذات کی طرف پہنچاتے ہیں۔

رشتہ تدبیر مادر دست تست

انصرام بخشش از بھر خدا

ترجمہ: اے مالک ہمارے تدبیر کی رسی تیرے ہاتھ میں ہے۔ پس تو اے خدا اپنی ذات کے صدقہ میں اس کا انتظام و انصرام عطا فرما دے۔

زاں سبب زو سوئے تو آورده ام

ذات تو از ذات علق نبیود جدا

ترجمہ: میں نے تو صرف اسی وجہ سے تیری طرف رُح کر لیا ہے۔ کیونکہ آپ کی ذات ذات حق سے جدا نہیں ہے۔

خود بگوزرتو کسے داریم ما

دست گیر از کرم لے مقتدا ما

ترجمہ: اے میرے مہربان تو خود ہی یہ بتا دے کہ تیرے سوا ہمارا کون ہے۔ پس تو اپنے کرم و مہربانی سے ہماری دستگیری کر کیونکہ تو ہی ہمارا قائد ہے۔ اور ہم تیرے مقتدی ہیں۔

در کتاب عرشیاں من خواندہ ام

نام پاکت از ازل مشک کشا

ترجمہ: میں نے عرش والوں کی کتاب میں پڑھا ہے کہ تیرا پاک نام روز ازل سے مشکل کشائی کرتا ہے۔

بدرت ہستی ہم از روز ازل

کار سایہائے ماکن بے قضا

ترجمہ: ہم تو آپ کے در دولت پر روز ازل سے پڑے ہیں۔ خدا کیلئے ہمارے کام

بغیر قضا و قدر سنوار دے یعنی ہم آپ کے روز ازل سے غلام ہیں۔ تو

ہمارے بگڑے کام سنوار دے خواہ وہ قضا و قدر میں ایسے نہیں لکھا ہوا۔

غیر نامت بر نیاید از زبان

گرم را پرسند در روز جزا

ترجمہ: اور اگر مجھ سے روز جزا کو انہوں نے پوچھا تو میں تیرے نام کے سوا کچھ بھی اپنی

زبان پر نہ لاؤں گا اور نہ میں کسی سوال کا جواب تیرے نام کے علاوہ لوں گا۔

چوں بود بر تو عیان احوال من

رحم کن بر ما زردئے مصطفیٰ

ترجمہ: جب تجھے ہمارے احوال سے آگاہی ہے۔ اور تو واضح جانتا ہے تو حضرت

محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات پاک کے صدقے ہم پر رحم فرما۔

دیوان حضرت علی احمد صابر کلیری رحمۃ اللہ علیہ 81

ذاتِ تو از روزِ اول ہمچو حق

دستگیری ماست در ہر دوسرا

ترجمہ: اے آقا آپ کی ذاتِ پاک روزِ ازل سے حق ہے۔ پس ہم پر دونوں جہاں  
میں اپنی مہربانی سے ہماری دستگیری کر۔

درد مارا نامِ پاک تو بس ست

روز و شب اندر خلائو در ملا

ترجمہ: اگر ہمیں کوئی دکھ درد ہو تو تیرے نامِ پاک سے وہ ٹل جاتا ہے۔ ہمارا دن ہو  
یا رات خلد ہو یا فرشتوں کی دنیا سبھی جگہ ہمارے حال پر اس نامِ پاک سے  
رحمت ہوتی ہے۔

از ہمہ رو سوئے تو داریم رو

دست مابگیر از کرمِ ای رہنما

ترجمہ: اے ہمارے مہربان ہم نے تو ہر طرف سے اپنا منہ موڑ کر تیری ذات کی  
طرف کر لیا ہے۔ پس تو ازراہ کرم ہمارا دستگیر و رہنما ہو جا۔

ہذاں سبب مہر دو عالم گشتہ

نور حق ہستی تو از سر تا پیا

ترجمہ: اے اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ آپ کی ذاتِ پاک سر سے پاؤں تک نور  
ہی نور ہے۔ اسی سبب سے یہ دونوں جہاں نورانی ہو گئے ہیں۔



دیوان حضرت علی احمد صابر کلیری رحمۃ اللہ علیہ 82

رحم کن بر حال من اے بادشاہ

تو غنی ہستی و ما جملہ گدا

ترجمہ: اے میرے بادشاہ سلامت آپ میرے حال پر رحم فرمائیں۔ کیونکہ آپ کی ذات غنی اور خزانوں کی مالک ہے اور ہم بھی گدا گر اور آپ کے ور کے بھکاری ہیں۔

یافتہ اندر رہت از روئے شوق

تن جدائو سر جدائو پا جدا

ترجمہ: میں نے نہایت شوق و رغبت سے آپ کی راہ میں قدم رکھا اور چلا۔ اس شوق سے میرا تن، میرا سر اور میرے پاؤں بھی جدا ہو گئے۔ میں نے بھی کو الوداع کہا۔

من ہمہ چوں صابرم از روئے شوق

سر نہادم بر در توا رضا

ترجمہ: میں نے یہ حال نہایت صدق و صفا سے اختیار کیا۔ اور صبر کی منزل میں رہا۔ میں نے تیری راہ میں تیری رضا سے تیرے ور پر سر رکھ دیا ہے اور میں دل و جان سے آپ کی ذات پر قربان ہوں۔

☆.....☆.....☆.....

فنا شو گز تو می خواہی بقارا

توانی یافتن زین کبریا

ترجمہ: اے بندے اگر تو اپنی بقا چاہتا ہے۔ تو فنا ہو جا۔ یعنی اپنی ہستی کی منہی کر لے۔ یہ حالت بقا تجھے صرف رب تعالیٰ کی ذات سے ہی مل سکتی ہے۔ جو اپنی ہستی کو مٹاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اسے بقا نصیب فرما دیتا ہے۔ اُس میں ہی اللہ کی ذات جاگزین ہو جاتی ہے۔

زخود بر خیز یعنی بی خبر شو

کہ بینی بے طلب در خور خدا را

ترجمہ: اے بندے اپنی میں کو ختم کر لے۔ اور اپنی ذات کی نفی سے ہو جا اگر تو اس حال میں ہو گیا تو تو اللہ تعالیٰ کی ذات میں اپنے حال کو کر لے گا۔ پھر وہی حدیث قدسی کا مضمون کہ ”بندہ بندہ نہیں رہتا وہ میں ہو جاتا ہوں“۔

فنا ملک بقا رامی نماید

ازاں من دوست میدارم فنا را

ترجمہ: ملک بقا کو فنا نہیں ہے اور فنا ہونا ملک بقا کی راہ ہے اسی وجہ سے میں فنا کی حالت سے دوستی اور محبت رکھتا ہوں۔

رضائے خوشتن را بر قضا نہ

کہ نادانی تو اسرار قضا را

ترجمہ: اے بندے تو اپنی رضا کو قضا و قدر کے ہاتھ پر چھوڑ دے۔ کیونکہ تو قضا کے

دیوان حضرت علی احمد صابر کلیری رحمۃ اللہ علیہ 84

راز و نیاز نہیں جانتا یعنی بندے کو چاہئے کہ قضا و قدر پر جرح نہ کرے کیونکہ  
اس مضمون پر بحث کے اسرار اُس پر پوشیدہ ہیں۔

اگر خواہی کہ گردِ کسارت آسان

مکن محو از دل خود مدعارا

ترجمہ: اے بندے اگر تو یہ چاہتا ہے کہ تیرا کام آسان و سہل ہو جائے۔ تو تجھے چاہئے کہ  
تو اپنا دلی مقصد اپنے دل سے نہ نکالے۔ تاکہ تجھے دلی مراد حاصل ہو جائے۔

بدر گاہ توره آدرده ام من

تو بنواز از کرم ایں بینوارا

ترجمہ: اے میرے مالک و خالق مہربان میں تیری بارگاہ میں آ گیا ہوں۔ تو اپنے  
فضل و کرم سے اس بے سہارا بندے کو نواز دے۔ کیونکہ تیری ذات بے نیاز  
اور کرم نواز ہے۔

بکن طے از سر مستی بصد ذوق

دو گامی منزلے نامنتھارا

ترجمہ: اے بندے تو سینکڑوں ذوق و شوق سے اس منزل کو طے کر لے اور سرشار رہ  
کر یہ کام کئے جا۔ یہ منزل دنیا تو دو قدم کی ہے۔ اور لا منتہا منزل کی طرف کا  
سفر ہے۔ اور لا منتہا کی منزل تو بہت طویل ہے۔

کنم بر عرش اعظم رقص مستی

اگر بینم جمال مصطفیٰ ارا

ترجمہ: اگر مجھے حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کے اک جمال و دید نصیب ہو جائے تو



دیوان حضرت علی احمد صابر کلبری رحمۃ اللہ علیہ 85

میں اس خوش بختی سے عرش اعظم پر مستی کی حالت میں رقص کروں۔

من از سودائے عشقت همجو صابر

نہ مے خواہم بدرد خود دوارا

ترجمہ: میں صابر رحمۃ اللہ علیہ کی مثل آپ کے عشق کا سودا رکھتا ہوں۔ میں سودائی مرض

میں مبتلا ہوں مجھے اس مرض کا درد ہے لیکن میں اس کی دوا کا طلب گار نہیں

ہوں۔ مجھے آپ کے عشق میں مبتلا رہنے میں راحت اور سکون ہے نہ کہ کسی اور

دوا میں فائدہ ہے۔

..... ☆..... ☆..... ☆.....

در ہوائے وصلِ آن جانان دلا

در ہوا شو در ہوا شو در ہوا

ترجمہ: اے میرے نادان دل تو محبوب کے وصل کی خواہش میں زندہ و باقی رہ۔ تو ہمیشہ

اسی حال میں رہ تیرے لئے اس حال کی دعا ہے۔ تو ہمیشہ اس حال میں رہ۔

تا بیابی راہ وحدت از سرا وئمہ

بے نوا شو بے نوا شو بے نوا

ترجمہ: اگر تو محبوب کے وصل کا خواہاں ہے تو راہ وحدت میں پڑا رہ۔ تجھے اس میں

کامیابی ہوگی سب کچھ چھوڑ۔ بے نوا ہو جا۔ پُچ سادہ لے۔ ہمیشہ کی

خاموشی میں ہو۔ اور عالم تحریر میں ہو جاتا کہ تو وحدت الوجود میں ہو سکے۔

گر بخواہی از بقائے حق بقا

ہاں فنا شوہاں فنا شوہاں فنا

ترجمہ: اے بندے اگر تو حق سے بقا کا خواست گار و خواہش مند ہے تو اس کو پاسکتا

ہے لیکن اس میں فنا ہو جا۔ فنا ہو جا۔ ضرور فنا میں بقا پائے گا۔

گزر ہجر عشق خواہی گوہرے

آشنا شو آشنا شو آشنا

ترجمہ: اے بندے اگر تو ہجر عشق سے کوئی موتی حاصل کرنا چاہتا ہے۔ تو اس راز

سے آشنا ہو جا۔ اس راز سے واقف ہو جا۔ اور واقفیت حاصل کر۔ تاکہ تو مدعا

و مقصود حاصل کر لے۔

تا تو کردی قبلہ اصحاب دین

رہنما شو رہنما شو رہنما

ترجمہ: اے بندے جب تو نے اصحاب دین و ملت کو اپنا قبلہ و کعبہ بنا لیا تو تو علم و فہم

والا ہو گیا۔ پس تو دوسروں کا رہنما بن۔ رہنما بن۔ رہنما اس سے تیرا بھی بھلا

اور دوسروں کا بھی بھلا ہے۔

چند خواہی کرد بے حکمی ما

بیوفنا ایسے بیوفنا ایسے بیوفنا

ترجمہ: اے دوست و مہربان اگر تو نے ہمارے چند ارشادات کو نہ مانا۔ اور ان سے



سر پھیر لیا۔ تو گویا تو بے وفا ہے۔ بے وفا۔ بے وفا۔ تیرا حال ہمارے ہاں  
نافرمانوں میں ہو گیا۔

کسار کن تابش نوى از قدسیاں

مرحبا الـ مرحبا الـ مرحبا

ترجمہ: اے مہربان تو ایسا کام کر کہ ہمیں خوشی ہو۔ جب یہ کرے گا تو تو نے گاکہ  
فرشتے یہ تجھ سے کہہ رہے ہوں گے۔ شاباش شاباش اے حکم بردار شاباش۔

ہمچو صابر از کمال عاشقی

پارسا شو پارسا شو پارسا

ترجمہ: اے بندے صابر رحمۃ اللہ علیہ کی مثل عاشقی میں کمال پیدا کر لے۔ یہ کمال  
عاشقی۔ پارسا ہونا ہے۔ پس تو پارسا ہو جا۔ پرہیز گار بن جا اور پارسا کی  
صف میں آ جا۔

.....☆.....☆.....☆.....

بنما جمال خود را یکدم بمن نگارا

تادر رخ تو بینم نور خدا نما را

ترجمہ: اے میرے مہربان محبوب مجھے اپنا جمال فوراً عطا فرما دے۔ کیونکہ میں دید کا  
طالب ہوں۔ تیرے دیدار سے تیرے رخ انور میں اللہ کا نور دیکھتا ہوں۔  
اے اللہ کے نور والے مجھے اپنا رخ انور اور نورانی چہرہ دکھا دے۔



پردہ برافگن از رخ من بافتم ز رویت

در ذات تو هویدا انوار کبریا را

ترجمہ: اے میرے محبوب و مہربان اب میرے دل کے چہرہ سے پردہ ہٹا دے میں نے تیرا جمال اور ویدار حاصل کر لیا ہے۔ تیری ذات قدس میں مجھے ذات کبریا کے انوار نظر آتے ہیں۔ اب میرے دل اور آنکھ کی میل کو دھو ڈال۔

من هیچ غم ندارم در روز محشر از ذوق

دیدم بچشم حق بین سلطان انبیاء را

ترجمہ: اے مہربان آقا مجھے اب محشر کے دن کا کوئی غم و الم اور فکر نہیں ہے۔ کیونکہ میں نے نہایت ذوق و شوق سے حق کو دیکھنے والی آنکھ سے سلطان انبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کر لی ہے۔ یعنی میرے آقا آپ کی ذات حق بین ہے۔ آپ کی وساطت سے میں نے رسول عربی صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کر لی ہے۔ یہ سعادت مجھے آپ کی ذات بابرکات کے وسیلہ جمیلہ سے نصیب ہوئی ہے۔

سوئے خدا روم من از ہر دریکہ خواہم

دارم بدست عرفان دامن مصطفیٰ را

ترجمہ: اے آقا میں اب جس راہ سے ہو کر چلوں۔ مجھے اللہ تعالیٰ تک رسائی ملتی ہے۔ یہ اس لئے کہ میں اپنے ہاتھ میں عرفان والی ذات کا دامن پکڑے ہوں۔ اے آقا آپ کو عرفان حق ہے۔ میرا ہاتھ آپ کے ہاتھ میں ہے۔ اور آپ کی رسائی دامن مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے ہے۔ اسلئے میرا دامن ہر لحاظ سے سرشار ہے۔

دیوان حضرت علی احمد صابر کلیری رحمۃ اللہ علیہ 89

بُوئے زلفِ مشکین باہر کسے رساند

یارِ بدہ نورا ہے در کوئے او صبارا

ترجمہ: میرے آقا کی ذات وہ ہے جن کی زلفِ مشکین سے ہر کوئی خوشبو حاصل کرتا ہے۔ اے اللہ میں دعا کرتا ہوں کہ مجھے وہ نور عطا فرمادے جو اُن کی گلی کی ہوا کو نصیب ہے۔

عالم کشی و گوئی اینہا ہم از قضا شد

راہی کجاست جانان در کوئی تو قضارا

ترجمہ: اے مہربان تو جہاں قتل کئے جا رہا ہے۔ اور یہ کہتا جاتا ہے کہ میں نے کچھ نہیں کیا یہ قضا و قدر کا معاملہ ہے۔ اے محبوب تو کدھر جا رہا ہے۔ کیا تیری راہ میں ہی قضا و قدر ہیں۔ یعنی لوگ تیری دید پر مرتے ہیں۔ تو یہ کہتا ہے یہ قضا ہے۔ میرا کوئی فعل و عمل نہیں۔ اے آقا اس میں کیا حکمت پوشیدہ ہے۔ حال سے واقف کر دے۔

عالم زماہ رویان گر پُر شود نہ بینم

جز توبہ تو ز اول دارم رہ وفارا

ترجمہ: اے محبوب اگر یہ دنیا حسین چہروں سے پر ہو جائے تو بھی میں ادھر آنکھ اٹھا کر نہ دیکھوں کیونکہ میں نے تو اول روز سے ہی تیرے ساتھ اور صرف تیرے ساتھ وفاداری کا حلف اٹھایا اور عہد کیا تھا۔

دیوان حضرت علی احمد صابر کلیری رحمۃ اللہ علیہ 90

بسر آرتو آرزو نسے مارا

تاروئے تو بینم آشکارا

ترجمہ: اے محبوب اپنے دل کی آرزو پوری کر لے۔ اور ہماری فکر نہ کر بلکہ تو اپنا چہرہ انور کھول تا کہ ہم تیرے حسین و جمیل چہرہ کو دیکھ کر دلی مراد اور شادمانی حاصل کریں۔

گیر راہ دھسی شوم فدایت

در بزم وصال ایں گدارا

ترجمہ: اے آقا اگر اس بندہ کو آپ کے بزم وصل میں جانے کی راہ مل جائے تو یہ بندہ اپنی جان آپ پر قربان کرتا ہے۔

در حضرت تو کے است قدرت

گوید تبو است رعارا

ترجمہ: اے آقا آپ کی محفل پاک میں کسے یہ طاقت و تاب ہے کہ وہ آپ کی ذات کے حضور کچھ عرض کرے کہ میرے آقا میری رعایت فرمائیں

در راہ تو سر نہادہ ام من

بنواز د لطف بے نوارا

ترجمہ: اے میرے مہربان آقا میں نے آپ کی جناب کی راہ میں اور آپ کی رضا میں اور راہ میں اپنا سر جھکا دیا ہے۔ پس تو میرے آقا اس بے نوا کو اپنے لطف و کرم سے نواز دے۔



دیوان حضرت علی احمد صابر کلیری رحمۃ اللہ علیہ 91

بے جلوہ روئے تو بکویت

صابر نکند نظر بقارا

ترجمہ: اے میرے آقا تیرے کوچہ گلی میں تیرے دیدار کے سوا اور کیا چاہیے۔

صابر رحمۃ اللہ علیہ آپ کی گلی میں بقا اور حیات کیلئے کوئی نظر نہیں کرتا وہ تیری گلی میں تیرے جمال و دیدار کا خواہاں ہے۔

.....☆.....☆.....☆.....

ہر گزیدہ زدست کلام الست ما

دادی تو اختیار دل خود ہدست ما

ترجمہ: اے میرے مولا یہ کائنات کا نظام اور اس میں اطاعت سب تیرے حکم سے

ہے جو تو نے پیدا کرتے وقت فرمایا تھا۔ الست برکم؟ تو روحوں نے عرض کیا

اے رب تو ہی یقیناً ہمارا رب ہے۔ پس تو نے ہمیں پیدا کر کے ہمیں کو

با اختیار کر دیا کہ جو کرنا چاہو کرتے رہو۔ آخر کار تم ہمارے قابو اور قبضہ

قدرت سے ہو۔ کر دو جو چاہو۔ کرو۔

ماگر چہ بر در تو بخاک افتادہ ایم

بر عرش اکبرست ہمیشہ نشست ما

ترجمہ: اے اللہ اگرچہ ہم تیرے در کی خاک پر پڑے ہیں۔ دنیا میں ہم خاک پر

ہیں۔ لیکن تیرے ہاں ہمارا مسکن عرش اکبر ہے۔ ہمیں تو وہاں جگہ عطا

فرمائے گا۔ کیونکہ ہم تیرے ہیں۔

دیوان حضرت علی احمد صابر کلہری <sup>رحمۃ اللہ علیہ</sup> 92

جز جلوئہ جمال تو وز خود نیافتم

گز هستی تو هست شدہ هست هست ما

ترجمہ: اے مالک و خالق میں نے تیرے جلوہ جمال کے سوا کچھ نہ پایا۔ تیری ذات

سے سب کچھ بنا ہے۔ ہماری ذات و پیدائش کا بنانے والا تو ہی ہے۔ ہم کچھ

نہیں تو ہی ہے۔ اور ہم تیرے حکم سے ہوئے۔ ورنہ ہم کچھ نہ تھے۔

از مآجدا فتادہ ز سودائے دلبران

بر عہد خود نماند دل خود پرست ما

ترجمہ: اے مالک و خالق بندے کا حال یہ ہے کہ اس نے حسینوں کو دیکھا۔ اُن کا

عشق دل میں لگایا۔ تو وہ اللہ سے جدا راہ پر ہو گیا۔ اس طرح اس خود پرست

کا دل اپنے وعدہ پر قائم نہ رہا۔ بندہ نے دنیا میں دل لگایا۔ اپنا حال اور عہد

بھول گیا۔ اللہ سے دوری اختیار کر لی۔ اور خسارے میں ہو گیا۔

ز عرش بگزری دہ بہ ہوت در رسی

یک جرعہ گر رسد بتواز دست ماست ما

ترجمہ: اے بندے اگر تو اللہ کا ہو جائے تو تیرا مقام عرش سے آگے مقام ہوت ہو

جاتا ہے۔ تجھے یہ حال اس وقت نصیب ہوتا ہے۔ جب تو ہمارے ہاتھ سے

ایک گھونٹ پی لے۔ یعنی بندہ عالم ہوت کے ارفع مقام پر اس وقت پہنچتا

ہے جب بندہ اللہ کی ذات میں اپنے آپ کو گم کر دیتا ہے پھر کیا ہے۔



دیوان حضرت علی احمد صابر کلہری 93

ع۔ من تو شدم تو من شدی

بعد ازیں کس نگوید من دیگرم تو دیگری

بر قول و فعل حال نبی بستہ ایم دل

بر شرع مصطفیٰ است ہمہ بند و بست ما

ترجمہ: اے اللہ ہم نے اپنے حال اور دل کی دنیا کو سچے رسول ﷺ کے قول و

فعل پہ لگا لیا ہے۔ ہمارا حال اب حضرت محمد ﷺ کی شریعت پر ہے۔ پس

ہمارے حال و قال کا نظام اُن کی شرع پر مبنی ہو گیا ہے۔

گوئیم ہمچو صابر عاجز بہ بندگی

رحمے بکن نگار بحال شکست ما

ترجمہ: اے اللہ میں صابر (ﷺ) اپنی عجز و انکسار سے اور بندہ ہونے کے رشتہ سے

عرض کرتا ہوں کہ تو ہم پر نگاہِ کرم فرما کیونکہ ہم بُرے اور خستہ حال میں ہیں۔

.....☆.....☆.....☆.....

بیساگر عاشقی ایدل بکویہ دلبر زیبا

برقص از ذوق تاییابی وصال آن بت رعنا

ترجمہ: اے دل اگر تجھے عشق ہے تو حسین معشوق کی گلی میں دید کی خاطر آ۔ تو ذوق و شوق

سے رقص کرنا کہ تجھے اس بے مثال حسن والے بت سے ملاقات ہو جائے۔



اگر خواہی شوی چوں مہر روشن در جہانِ عشق  
بدہ جان و دل و دین ہر چہ داری در رہ معنا  
ترجمہ: اگر تو عشق کے جہان میں سورج کی مثل چمکنے کی خواہش کرتا ہے تو اُس کی راہ  
میں اپنی جان اور دل اور دین بھی کچھ قربان کر دے۔

نوائے تونہ میگنجد بہ بزمِ مایقین میدان  
اگر خواہی وصال مایبیا از خویشتن یکتا  
ترجمہ: تو یقین کر لے کہ تیری آواز ہماری بزم میں نہیں گونجتی۔ اگر تو ہمارے وصل یا  
ملاقات کی تمنا کرتا ہے تو اپنے آپ سے بیگانہ ہو جا۔

بر آں چیزیکہ دیدی در ازل امروز خواہی  
ببیس گرمیتوا فی یافت اندر صورت اشیا  
ترجمہ: جو چیز تو نے روزِ ازل کو دیکھی تھی وہ آج نہ طلب کر۔ دیکھ اگر تو ایسے کر سکتا  
ہے تو وہ تجھے چیزِ مطلوب کی شکل میں مل سکتی ہے۔

بہر صورت عیاں شد جلوئہ دیدار تو بنگر  
بیادر عالم کثرت کہ بینی جلوئہ خود را  
ترجمہ: تیرے دیدار کا جلوہ ہر صورت میں ظاہر ہو گیا۔ پس تو دیکھ اور کثرت کے  
عالم میں آتا کہ تجھے اپنا جلوہ نظر آئے جان لے کہ وحدت میں کثرت اور  
کثرت میں وحدت ہے۔

دیوان حضرت علی احمد صابر کلہری رحمۃ اللہ علیہ 95

اگر داری سر سودا بازارِ حقیقت را  
کہ یابی سودھا اندر طریق عشق این سودا  
ترجمہ: اگر تو بازارِ حقیقت سے سودا کی خریداری کا خیال رکھتا ہے۔ تو جان لے کہ  
اس سودا بازی میں تجھے فائدہ نہیں فائدے حاصل ہوں گے صرف عشق کی  
راہ سے ہو کر آ۔

اگر خواہی کہ بینی سرّ دو عالم را  
چو صابر شو یصبر اندر کہ یابی دیدہ بینا  
ترجمہ: اگر تو چاہتا ہے کہ دونوں جہاں کے اسرار کو دیکھے تو صابر رحمۃ اللہ علیہ کی مثل  
دیکھتا کہ تجھے روشن آنکھ مل جائے۔ جس سے تو ہر دو عالم کا مشاہدہ کر لے۔

.....☆.....☆.....☆.....

ایے دلبر زیبا بیامن دوست میدارم ترا  
بنما رخ از بھر خدا من دوست میدارم ترا  
ترجمہ: میرے حسین و جمیل دلبر آ کیونکہ میں تجھے اپنا دوست رکھتا ہوں۔ خدا کیلئے  
مجھے اپنا چہرہ منور دکھا کیونکہ میں تجھ سے دوستی رکھتا ہوں۔

سرمایہ ایمان توئی درد مرا درماں توئی  
در شہر جان سلطان توئی من دوست میدارم ترا  
ترجمہ: اے میرے محبوب تو میرے ایمان کا سرمایہ ہے۔ اور میرے درد کا علاج بھی تو  
ہی ہے۔ میری جان کے شہر کا سلطان تو ہے۔ میں تجھے دوست رکھتا ہوں۔

یکدم جان و دل ناباریابی پیش من

بشنو بگوش دل سخن من دوست میدارم ترا

ترجمہ: میرے سامنے سے فوراً اپنی جان اور دل جدا نہ کر۔ بلکہ سن دل کے کان

سے سن میری بات کیونکہ میں تجھے اپنا دوست رکھتا ہوں۔

از جلوئہ روئے تو من نورم سراسر جان و تن

نازم بحال خویشان من دوست میدارم ترا

ترجمہ: اے محبوب تیری دید سے میری جان اور تن سراپا نورانی ہو گئے ہیں۔ میں

اپنی اس حالت پر ناز کرتا ہوں کیونکہ میں تجھ سے دوستی رکھتا ہوں۔

بر روی تو دارم نظر ہستم ز سرتاپا بصر

بنما رخ خود را دگر من دوست میدارم ترا

ترجمہ: اے محبوب میں نے تیرے چہرہ پر نظر ڈالی تو میں سر سے پاؤں تک روشن آنکھ

ہو گیا۔ ایک بار پھر تو اپنا دیدار عطا کر کیونکہ میں تجھے اپنا دوست رکھتا ہوں۔

ایہ مظهر نور خدا از تست اشیا راضیا

نبما مرا ملک بقا من دوست میدارم ترا

ترجمہ: اے میرے محبوب تو اللہ تعالیٰ کی ذات کے نور کا مظہر ہے۔ تجھ سے چیزوں

کو چمک اور نور حاصل ہے پس تو مجھے ملک بقا دکھا دے کیونکہ میں تجھ سے

دوستی رکھتا ہوں۔



دیوان حضرت علی احمد صابر کلہری **97**

من آمدم در کوئے تو دارم نظر بروئے تو  
جان میدهم برهوئے تو من دوست میدارم ترا  
ترجمہ: اے محبوب میں تیری گلی میں آیا ہوں میں تیرے منور چہرہ کا دیدار کرتا ہوں  
میں تو تیری راہ میں جان دیتا ہوں کیونکہ میں تجھ سے دوستی رکھتا ہوں۔  
ایسے محرم رازِ خدا ایسے مظہر سرِ خفی  
ہستی امام انبیاء من دوست میدارم ترا  
ترجمہ: اے اللہ کے رسول ﷺ آپ ﷺ اللہ تعالیٰ کے رازوں کو جاننے  
والے ہیں۔ اور سچ یہ ہے کہ آپ ﷺ کی ذات اللہ کے پوشیدہ رازوں کا  
مظہر ہے۔ آپ ﷺ بلاشبہ انبیاء علیہم السلام کے امام ہیں میں آپ ﷺ  
سے دوستی رکھتا ہوں۔

ایسے سرور کون و مکان ثانی نداری در جہاں  
رحمت بحال بیکسان من دوست میدارم ترا  
ترجمہ: اے کون و مکان کے سردار آپ ﷺ کی ذات کی مثال اس دنیا میں کوئی  
نہیں ہے آپ ﷺ کی ذات بے کس لوگوں پر رحم کرنے والی ہے میں  
آپ ﷺ کی ذات سے دوستی رکھتا ہوں میرے حال پر مہربانی فرمائیں۔  
ترجمہ: بے شک تمہارے پاس تشریف لائے تم میں سے وہ رسول جن پر تمہارا  
مشقت میں پڑنا گراں ہے۔ تمہاری بھلائی کے چاہنے والے مسلمانوں پر  
کمال درجہ مہربان مہربان ﴿سورۃ توبہ ۱۲۸﴾

از دولتِ سودائے نودارم و بے بینائے تو

سردرنہم برپائے تو من دوست میدارم ترا

ترجمہ: میں نے نئی دولت پائی تیرے عشق سے اور میں اس سے پہلے آنکھ میں نور نہ رکھتا

تھا۔ میں تو تیری ذات کے آگے اپنا سر رکھتا ہوں۔ میں تجھ پر قربان جاؤں کیونکہ

میں تجھ سے دوستی رکھتا ہوں۔

درہرچہ دیدم ظاہری ہم حاضری ہم ناظری

از مہر و مہ روزشن تری من دوست میدارم ترا

ترجمہ: میں نے جس کسی شے کو دیکھا تو مجھے وہاں ظاہر نظر پڑا۔ تو وہاں حاضر تھا۔

اور تو وہاں دیکھنے والا تھا یعنی تو ہر چیز میں ظاہر حاضر اور ناظر ملا۔ تیری ذات

سورج چاند سے بھی زیادہ روشن نظر آئی۔ میں تجھ سے دوستی رکھتا ہوں۔

بر حسن تو دارم نظر آن من گشتہ بنجر

شد حاصل رنگِ دگر من دوست میدارم ترا

ترجمہ: اے حسین محبوب میں نے تیرے حسن کا دیدار کیا تو بے خود ہو کر رہ گیا۔ مجھے

دوسرا رنگ حاصل ہو گیا۔ اسلئے کہ میں تجھ سے دوستی رکھتا ہوں۔

لے رونقِ روے زمین سرمایہ خلد بریں

پیرایہ خوبانِ چین من دوست میدارم ترا

ترجمہ: اس دنیا جہاں کی رونق آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات سے ہے یہ سب سے بلند جنت

کا سرمایہ ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا حسن و جمال ایسا ہے جیسے چین کے فن کار کسی



دیوان حضرت علی احمد صابر کلہری رحمۃ اللہ علیہ 99

شکل کو سنوارتے اور زینت دیتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ایسے حسین ہاتھ سے بنے ہوئے بے مثل ہیں۔ اسلئے میں آپ کی ذات سے دوستی رکھتا ہوں۔

ایسے کاشف علم الیقین لے صاحب عین الیقین

ایسے مصدق حق الیقین من دوست میدارم ترا

ترجمہ: اے میرے محبوب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات علم یقین کو ظاہر کرنے والی ہے۔

آپ سراپا یقین عین ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم حق الیقین کی سچی تصدیق ہیں۔

اسلئے میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے دوستی رکھتا ہوں۔

صابر بیادر عاشقی در عشقبازی صادقی

دانستہ ام چون عاشقی من دوست میدارم ترا

ترجمہ: اے صابر رحمۃ اللہ علیہ عاشقی کی منزل میں آ کیونکہ تو عشق کرنے میں سچا اور

صادق مرد ہے میں نے تجھے جانچ لیا۔ تو اس منزل میں پکا اور کامل ہے۔

اسلئے میں تجھ سے دوستی رکھتا ہوں۔

☆.....☆.....☆.....

خواجہ قطب دین مدد فرما

سسر اسرار عشق خود بنما

ترجمہ: اے میرے آقا و خواجہ سیدنا قطب دین رحمۃ اللہ علیہ آپ میری امداد فرمائیں۔

آپ کو عشق حق عطا ہے۔ آپ اس کے اسرار و بھید اور رموز سے آشنا ہیں۔

خدا کیلئے وہ مجھے دکھادیں تاکہ میں بھی عشق کی منزل کا مسافر بن جاؤں۔



دیوان حضرت علی احمد صابر کلہری رحمۃ اللہ علیہ 100

از طفیل معین دین چشتی

در رحمت بروئے من بکشا

ترجمہ: میں آپ کی خدمت میں عرض گزار ہوں کہ آپ کو یہ نعمت حضرت خواجہ معین

الدین چشتی رحمۃ اللہ علیہ کی ذات کے طفیل ملی ہے میں ان کا واسطہ دے کر کہتا

ہوں کہ مہربانی فرمائیں اور مجھ پر بھی رحمت حق کا دروازہ کھول دیں۔

شاہبازان قدس از سر صدق

سر نہادہ ترا بزیر پا

ترجمہ: یا خواجہ! پاک و برتر شاہبازوں نے بھی آپ کی خدمت میں نہایت سچے

حال اور صدق سے سر جھکا دیئے اور وہ سر آپ کے سامنے نہیں بلکہ آپ کے

پاؤں تلے رکھ دیئے ہیں۔

رحم کن رحم از سر الطاف

دُخ زیبائے خود امے بنما

ترجمہ: اے خواجہ! میرے حال پر شفقت و رحم فرمائیں آپ پر مہربانیوں کے ڈھیر

لگے ہیں۔ اُس عطا کے صدقے میں مجھے دم بھر کیلئے اپنا رخ منور دکھائیں

تاکہ آپ کی رونمائی کی سعادت ملے۔

اوقتہ ادم بورطہ غفلت

ساز از لطف خود مرا برپا

ترجمہ: یا غریب نواز! میں تو غفلت و سستی کے گھنور میں گر پڑا ہوں۔ آپ اپنی

دیوان حضرت علی احمد صابر کلہری **101**

کرم نواز فطرت کے صدقہ میں مجھے نوازیں اور مجھے اپنی شفقت و عنایات  
سے اٹھا کر کھڑا کریں۔

وصف ذات نامی توان کردن

ذات پاک تو هست سر خدا

ترجمہ: یا غریب نواز خوابہ میں آپ کے اوصاف بیان نہیں کر سکتا ہوں۔ آپ کی ذات  
پاک تو وہ ذات ہے جس میں اللہ کے بھید مخفی ہیں۔ یعنی آپ کی ذات پر اللہ کا وہ  
انعام ہے اور اس نے آپ کو وہ راز عطا فرما رکھے ہیں جو مخلوق کو معلوم نہیں ہیں۔

قطب دین قطب دین بگو صابر

گر تو خواہی شوی ز اہل صفا

ترجمہ: اے صابر! تو اپنی جان و دل سے قطب دین قطب دین پڑھتا  
رہ اگر تو چاہتا ہے کہ تو اہل صفا یعنی پاک باطن والا ہو جائے تو تو قطب دین  
قطب دین وظیفہ اپنا لے تا کہ تو اہل صفا میں سے ہو جائے۔



عاشقی خونخوارہ ام دلدار میدان ترا

ہمچو عشق آوارہ ام دلدار میدان ترا

ترجمہ: اے میرے مہربان! میں بے حد درجہ آپ کا طالب ہو گیا ہوں جیسے کوئی  
خونخوار بے باک ہوتا ہے۔ اے میرے دلدار میں آپ کی ذات کو چانتا  
ہوں۔ آپ سے عرض ہے کہ میں دل میں آپ کا عشق آوارہ رکھتا ہوں۔

مجھے کسی اور چیز سے غرض نہیں ہے اے میرے دلدار آپ کو میرا حال معلوم ہے کہ میں آپ کی ذات سے کتنا عشق اور کیسا عشق رکھتا ہوں۔

از ازل در کوی غم با صد ہزاراں عجز و درد

ہمچو جان بیچارہ ام دلدار میداندا ترا

ترجمہ: میں تو عشق کے میدان میں روزِ ازل سے ہوں میں غم کے کوچہ میں لاکھوں عاجزیاں اور درد لئے پڑا ہوں۔ میں غم کے ماروں کی مثل بے چارگی کے عالم میں ہوں۔ میرے دلدار تو مجھے جانتا ہے میں تیرا ہوں میں تیرا چاہنے والا ہوں۔

جائے آب از ہر بن جوش آتش میزند

ایں چنیں خوانخوارہ ام دلدار میداندا ترا

ترجمہ: اے میرے محبوب میرا حال تو یہ ہے کہ میرے ہر ہر بال سے عشق کی آگ جوش مار کر نکل رہی ہے اور ہر بال پانی کا چشمہ بن گیا ہے میں اس قدر عشق میں غرقاب ہوں کہ بیان نہیں ہو سکتا آپ کو میرا حال و قال معلوم ہے آپ کی محبت میں غوطے مار رہا ہوں۔

آفتاب عالم افروز ست از روزِ ازل

طلعت رخسارہ ام دلدار میداندا ترا

ترجمہ: اے میرے محبوب اس دنیا میں روشنی دینے والا سورج روزِ ازل سے تاباں ہے۔ میں آپ کے چہرہ انور سے روشنی لئے ہوں میرے آقا آپ کو پتہ ہے کہ میں آپ کا چاہنے والا اور آپ سے محبت رکھنے والا ہوں۔



در طریق عشقبازی صابر از روئے نیاز

ہمچو مہ سیارہ ام دلداری میداند ترا

ترجمہ: صابر رحمۃ اللہ علیہ عشق کے میدان اور اس کی راہ میں نہایت نیاز مندی اور  
عجز سے گرا پڑا ہے اور اس میدان میں میں چلتے پھرتے چاند کی مثل گردش  
کر رہا ہوں۔ مجھے کسی لحظہ چین نہیں ہے اے میرے محبوب تو جانتا ہے کہ  
میں تیری محبت میں آوارہ ہوں۔

.....☆.....☆.....☆.....

ای ز ذات فیض بخش شد دل و جان فیضیاب

دیدہ ام نور خدا در ذات پاکت بے نقاب

ترجمہ: اے میرے خواجہ غریب نواز! میں نے آپ کی ذات اقدس سے اپنے دل و  
جان میں فیض پایا ہے کیونکہ آپ کی ذات پاک فیض رساں ہے میں نے  
آپ کی ذات پاک میں اللہ تعالیٰ کا نور گھل گھلا پایا ہے یعنی آپ کی ذات  
سراپا فیض رساں اور نور خدا سے معمور ہے۔

قد تو طور ست چشم ہمچو موسے منتظر

نیست کس را طلقت روے تو دیدن بے حجاب

ترجمہ: اے میرے غریب نواز! آپ کا جسم اظہر مثل کوہ طور کے نور علی نور ہے اور  
آپ کی آنکھ ہمہ وقت حضرت موسیٰ علیہ السلام اس انتظار میں ہے کہ آپ کو اللہ

کا دیدار ہو۔ کسی بندے میں یہ طاقت نہیں ہے کہ وہ آپ کی ذات کو بے نقاب دیکھ کر حوصلہ رکھ سکے کیونکہ آپ سراپا نور اللہ ہیں۔

نورِ ذاتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم در ذات تو شد آشکار

چون نگریم مرترازاں رو کہ ہستی آفتاب

ترجمہ: اے خواجہ! آپ کی ذات میں سے حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات کے

نور کو دیکھا جاتا ہے کیونکہ وہ آپ کی ذات سے ظاہر ہے اگر ہم اس نقطہ نظر

سے آپ کی ذات کو دیکھیں تو وہ محال ہے ہاں اُس کی جھلک سورج کی ہستی

سے ظاہر ہے گویا سورج میں آپ کے نور سے روشنی ہے۔

ہیچکس را نیست از سرِ کمالِ تو خبر

خواندہ ام روزِ ازل وصف کرامت در کتاب

ترجمہ: اے خواجہ! آپ کی ذات نہایت بلند و بالا با کمال ہے اور اس کمال کے راز

کی کسی کو بھی خبر نہیں ہے میں نے روزِ اوّل کو ہی آپ کے اس کمال وصف و

حال کو لکھا پڑھ لیا۔

آنچہ اندر لوح محفوظ ست دیدم سر بسر

کردہ ذاتِ تواز سرِ معانی انتخاب

ترجمہ: اے خواجہ! جو لوح محفوظ میں آپ کا حال اور جمال لکھا ہے وہ میں نے

سارے کا سارا دیکھ لیا ہے۔ آپ کو کمال درجہ کی بلندی ملی ہے آپ کی ذات



گرای نے کمال بلند درجہ کے راز و نیاز سے اپنے لئے انتخاب کیا ہے جس  
کی نظیر نہیں ملتی ہے۔

صابر از سرِ کمال تو چہ گوید پیش تو  
در دو عالم گشتہ روشن چو مہر آفتاب  
ترجمہ: یا خواجہ! آپ کی ذات کا کمال آپ کے سامنے صابر رحمۃ اللہ علیہ کیا بیان  
کرے۔ وہ تو دو جہان میں روشن ہے جیسے چاند اور سورج روشن ہیں ایسے  
آپ کے کمالات و جمالات روشن ورہبر ہیں۔



اگر عشق خواہی بخوان بے حجاب  
کتابم کتابم کتابم کتاب  
ترجمہ: اے بندے! اگر تو چاہے کہ عشق پڑھ لے تو پڑھ مگر بے حجاب ہو کر اور  
پڑھنے میں میری کتاب پڑھ میری کتاب پڑھ میری کتاب پڑھ۔ کیونکہ  
عشق کے اسباق کی یہی کتاب ہے اور بس۔

نہ اسم و نہ اسم نہ جسم نہ جان  
نہ بحر حقیقت نیم آفتاب  
ترجمہ: عشق کے سبق میں کوئی درس ایسا نہیں ہے کہ تجھے یاو کرنا پڑے اسم اور اس  
سبق میں نہ نام یاو کرنا ہے نہ جسم گھلانا پڑتا ہے اور نہ ہی جان مارنی پڑتی



ہے۔ اس سبق میں کوئی بحر کی حقیقت سمجھنا ہوتی ہے اور نہ ہی دو پہر تک کوئی سبق رٹنے کی ضرورت ہے۔

نہ مومن نہ ترسانہ کافر نہ مغ

نہ خاکم نہ بادم نہ آتش نہ آب

ترجمہ: عشق کے اسباق میں مومن، نصرانی، کافر اور آتش پرست کسی کا کوئی امتیاز نہیں سکھایا اور سیکھا جاتا اس کے اسباق میں خاکی، بادی آتشی، اور آبی کے جزیات کا مطالعہ نہیں ہوتا ہے۔ اس میں حکمت کے امور پر بھی بحث نہیں پڑھی جاتی ہے۔

نہ عشقم نہ حسنم نہ ہجر نہ وصل

زنور حقیقت من انتخاب

ترجمہ: عشق کے اسباق میں ہائے عشق، ہائے حسن، ہائے ہجر اور ہائے وصل کے اسباق کی ورق گردانی نہیں ہوتی ہے اس میں صرف نور حقیقت کے لحاظ سے انتخاب درس ہوتا ہے۔

نہ عزم نہ ذلم نہ خیرم نہ شر

من آن نور ذاتم بصدر آفتاب

ترجمہ: اس سبق میں نہ عزت، نہ ذلت، نہ خیر و شر کسی کا بھی کوئی پاس سوچا جاتا ہے بلکہ یوں ہوتا ہے کہ بندہ کی فکر میں نور ہوتا ہے جیسا سورج کی روشنی۔ بندہ اس حال میں ہو کر نور ہو جاتا ہے۔ جس کا منبع نور دینے والی ذات۔

تسو در خود بین جلوئہ ذات ما

نہ بیند کسے بے نقاب آفتاب

ترجمہ: اے بندے! تو اپنے حال کو خود پڑھ تجھے اپنے اندر جلوہ نظر پڑے گا۔ جسے کوئی

دوسرا بے نقاب ہو کر نہیں دیکھ سکتا کیونکہ تیرا من سورج کی مثل روشن ہے۔

بکن آنچہ گفتم زروئے یقین

کہ گرد و ترا در جہاں فتح یاب

ترجمہ: اے دوست! ایسا کئے جا جیسا میں نے کہا اور یہ یقین سے کئے جا۔ اس

طرح کرنے سے تو دنیا میں کامیاب ہوگا۔

نہ بیند کسے در جہاں روے من

بگو جلوئہ من بہ بیند بخواب

ترجمہ: اے دوست! اس دنیا میں کوئی میرا چہرہ نہیں دیکھ سکتا۔ پس جو مجھے حالت

خواب میں دیکھے وہ میرا جلوہ بیان کرے۔

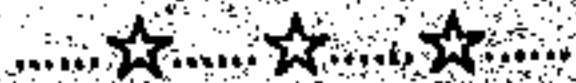
مگو صابر آن ذوق انظر الیک

جو موسے مکن در جہاں اضطراب

ترجمہ: صابر رحمۃ اللہ علیہ ایسا تقاضہ ذوق اور شوق سے نہ کر تجھے پتہ ہوگا کہ حضرت

موسیٰ علیہ السلام کے صرار پر جواب ملا تھا ”انظر الیک“ پھر اس کے نتیجہ میں کیا

ہوئی تھی پس ایسا تقاضا مثل حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بے صبری سے نہ کئے جا۔



در طلبِ رُوئے توام آوِ پیا ای حبیب

دیدہ بسوے توام آوِ بیا ایے حبیب

ترجمہ: اے میرے حبیب و محبوب میں تیرے چہرہ انور کی دید کی طلب رکھتا ہوں

اس لئے میرے محبوب آتا اور جاتا رہ۔ میری آنکھ تیری طرف لگی ہے پس

میرے محبوب آتا رہ اور جاتا رہ۔

مظہرِ یزداں توئی رحمتِ رحمان توئی

باطن و ظاہر توئی آوِ بیا ایے حبیب

ترجمہ: اے محبوب! تیری ذات اللہ تعالیٰ کی ذات کا مظہر و نشان ہے تو رحمن کی رحمت

کا پیکر ہے تو ظاہر بھی ہے اور باطن بھی پس اے محبوب آتا رہ اور جاتا رہ۔

اوّل و آخر توئی حاضر و ناظر توئی

چارہ درمان توئی آوِ بیا ایے حبیب

ترجمہ: اے حبیب کبریا صلی اللہ علیہ وسلم! تیری ذات اوّل و آخر ہے تو حاضر و ناظر ہے۔ تو مرض

کا علاج ہے اے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم تو آتا اور جاتا رہ تا کہ محبت کی تار نہ ٹوٹے۔

ہستی تو نورِ دین ہادی اہل یقین

رونقِ خلدِ بریں آوِ بیا ایے حبیب

ترجمہ: اے اللہ کے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم! آپ کی ذات اقدس یقین والوں کیلئے دین

کی رہبر ہے۔ آپ کی ذات پاک خلدِ بریں کی زینت ہے اے حبیب

کبریا صلی اللہ علیہ وسلم مجھے نوازتے رہیں۔



قبلہ کون و مکان ذاتِ تو سرِ جہاں

نور زمین و زمان آو بیالہ حبیب

ترجمہ: اے میرے خواجہ آپ ﷺ کی ذاتِ اقدس کون و مکان کا قبلہ و قابلِ احترام ہے پس میرے خواجہ اس زمین و زمان میں جو نور ہے وہ آپ ﷺ کی ذات سے ہے اور تیری ذات دُنیا جہاں کا راز ہے پس میرے حبیب ﷺ آپ ﷺ آئیں بلاشبہ آپ ﷺ کی ذات دُنیا کے وجود کا واسطہ ہے آپ ﷺ آئیں اور ہمیں باہر افرمائیں۔

بحرِ حقیقت توئی سرِ طریقت توئی

مہرِ شریعت توئی آو بیالہ حبیب

ترجمہ: اے اللہ کے سچے رسول ﷺ تیری ذات حقیقت کا سمندر ہے آپ ﷺ طریقت کا بھید ہیں آپ ﷺ کی ذات شریعت کی مہر ہے پس میرے آقا ﷺ آنا جانا رکھ کہ عشق میں فرق نہ آنے پائے۔

صابر دل خستہ باز ہست بسوز و بساز

ز آتش دل درگداز آو بیالہ حبیب

ترجمہ: صابر (رحمہ اللہ) کا دل خستہ حال ہے وہ سوز و گداز کیلئے بے قرار و منتظر ہے اُس کا دل عشق کی آگ سے پکھل گیا ہے پس اے حبیب ﷺ آتا رہ اور جا تا رہ تاکہ یہ عاجز اور اس کا عجز باقی رہے۔



دیوان حضرت علی احمد صابر کلہری 110

سوئے من ببقرار نگہ بیار اے حبیب

نیست و گر غمگسار نگہ بیار اے حبیب

ترجمہ: شاعر کہتا ہے کہ اے حبیب! میں عشق میں بے قرار ہوں میری طرف نگاہ فرمائیں اے حبیب تیرے سوا میرا کوئی غم بانٹنے والا نہیں ہے ازراہ کرم مجھ غمگین خال پر اپنی نگاہ فرمائیں۔

ریختہ ام خون دل از رہ دیدہ چنناں

کوئی تو شد لالہ زار نگہ بیار اے حبیب

ترجمہ: اے محبوب میں نے اپنی آنکھوں سے دل کا خون بہایا ہے اور اتنا خون بہہ گیا ہے کہ تیری گلی میرے دل کے خون سے سُرخ پھولوں کی کیاری کی مثل ہو گئی ہے۔ پس اے حبیب میری حالت زار پر نگاہ فرمائیں۔

از غم ہجرت رخت شب ہمہ شب شد بیار

چشم دلم خون بیار نگہ بیار اے حبیب

ترجمہ: اے محبوب تیرے ہجر اور جدائی کے غم سے میری رات ہمیشہ کی رات ہو گئی۔ کہ جس میں تیرا چہرہ تاریکی کے باعث معدوم ہوا جا رہا ہے۔ میری آنکھ میرا دل خون بہا رہی ہے خدا را اپنی نظر عنایت مجھ پر کریں تاکہ اس بے حال پر رحم و کرم ہو جائے۔



دیوان حضرت علی احمد صابر کلہری رحمۃ اللہ علیہ 111

روئے نما از کرم اے بت رعنا بیبا

کرو بدل درد کارنگہ بیبا اے حبیب

ترجمہ: اے حسین و بے مثل مجسم نہایت کرم و مہربانی سے اپنا دیدار دیں۔ آپ  
آئیں کیونکہ میرے دل میں جدائی نے درد بڑھا دیا پس ازراہ کرم میرے  
حبیب میرے حال پر رحم و کرم کر دیں۔

جلوہ حسن رخت کرو بھر شئے ظہور

سرّ تو شد آشکار نگہ بیبا اے حبیب

ترجمہ: آپ کے چہرہ انور کے نور و جمال کی وجہ سے دنیا میں ہر چیز کا ظہور ہوا پس اس  
سے آپ کا راز کھل گیا۔ اے حبیب کبریا صلی اللہ علیہ وسلم نگاہ کرم مجھ پر کر دیں۔

ریخت بفرق جہاں ز آتش سودائے تو

آہ دل من شرار نگہ بیبا اے حبیب

ترجمہ: آپ سے محبت کے سودا یا خیال کی آگ نے اس جہان میں تفرقہ پیدا کر دیا  
ہے افسوس آپ کی فرقت سے میرے دل میں آگ کے شرارے اٹھ رہے  
ہیں۔ خدایا میرے حال پر نگاہ کرم فرمائیں میرے حبیب۔

در طلب وصل تو جمع شدند اہل دین

برور تو صد ہزار نگہ بیبا اے حبیب

ترجمہ: اے حبیب کبریا صلی اللہ علیہ وسلم آپ کے وصل کے مسئلہ پر اہل دین اٹھ کھڑے



دہوان حضرت علی احمد صابر کلہری **112**

ہوئے ہیں یعنی آپ کے وصل کا مسئلہ اہل دین کی محافل میں چل نکلا ہے  
آپ کے درِ اقدس پر لاکھوں رنگا رنگ بحث کرنے والے آگئے ہیں ازراہ  
کرم اے حبیب اس مسئلہ کے حل پر نگاہ کرم فرمادیں۔

تاکہ خیالِ رخت در دل من جاگرفت

سر بسرم نو بہارنگہ بیار لے حبیب

ترجمہ: جب سے میرے دل میں آپ کے دیدار پاک کا خیال بیٹھ گیا ہے میں اس  
دن سے مکمل طور پر ایک نئی بہار اور جو بن والا ہو گیا ہوں ازراہ خدا میرے  
حال پر نگاہ کرم فرمادیں۔

صابر مسکین تو گوئیدت ازوئے عجز

آمدہ ام اشکبارنگہ بیار لے حبیب

ترجمہ: صابر (رحمۃ اللہ علیہ) آپ کا مسکین غلام ہے وہ آپ کی جناب میں نہایت  
عجز و انکساری سے عرض کرتا ہے کہ اے آقا مجھ غریب پر نگاہ فرمائیں کیونکہ  
میری آنکھیں آنسو بہا رہی ہیں مجھ ناکس و حقیر پر نگاہ کرم فرمائیں۔

.....☆.....☆.....☆.....

اللہ اللہ گوچو صابر از ادب

از زبان دل بصد عجز و نیاز

ترجمہ: اے دوست! تو اللہ اللہ کہے جا اور یہ کہنا بھی بڑے ادب سے اور پھر اس

ذات سے مستی اور دیوانگی کی دعا اور طلب کہے جا۔

دیوان حضرت علی احمد صابر کلہری رحمۃ اللہ علیہ 113

از زبان دل بصد عجز و نیاز

نام حق خوانی بجنبانی توب

ترجمہ: اے دوست! اپنے دل کی زبان سے ہزار عاجزی اور انکساری سے اللہ تعالیٰ کے اس اسم کا ورد کئے جا ہر لحظہ اور ہر وقت تیرے لبوں پر حق تعالیٰ کے اسم الحسی کا ورد جاری رہے۔

نیست غم مارا ز روز باز پرس

پیشوا داریم ماسشاہ عرب

ترجمہ: اے دوست ہمیں قیامت کے روز سوال کئے جانے کا کوئی غم اور فکر نہیں۔ کیونکہ ہمارا نبی صلی اللہ علیہ وسلم شاہ عرب ہے۔

نیست آن عاشق کہ می ترسد ز غم

عاشقان را درد و غم باشد طرب

ترجمہ: اے دوست میں تجھے آگاہ کروں کہ وہ عاشق نہیں ہے جسے کوئی غم و الم ہو بلکہ عاشقوں کا حال تو یوں ہوتا ہے کہ اُن کے لئے درد اور غم خوشی کا باعث ہوتے ہیں عاشقوں کو عاشقی میں درد و غم خوشیاں بکھیرنے والے عناصر ہو جاتے ہیں۔

ناگهان گر نام تو افتد بگوش

گر دہد جان نیست عاشق را عجب

ترجمہ: اے دوست سن لے کہ اگر اچانک تیرا نام میرے کان میں پڑ جائے تو کوئی عجیب کیفیت ہوتی ہے۔ بلکہ یوں کہوں کہ اگر عاشق اپنے محبوب کی خاطر جان

بھی قربان کر دے تو کوئی عجیب سماں اور حال نہیں عاشقوں کی جان محبوب کی  
جان میں ہوتی ہے اور عاشق اپنا آپ محبوب کو بہہ کر چکے ہوتے ہیں۔

صابر از خواہی جمال عاشقی

نام حق میگوید و لیکن روز و شب

ترجمہ: اے صابر رحمۃ اللہ علیہ اگر تو عاشق کا جمال دیکھنا چاہتا ہے تو سن کہ وہ تو ہر

وقت حق حق کے نعرے لگاتا رہتا ہے اور وہ بھی اُس کا وظیفہ سارے رات

دن کا ہوتا ہے یعنی اس کی زبان پر یہ وظیفہ ہر وقت رہتا ہے۔

صابر آن را دوست میدار خدا

در ازل دادند مارا ویں لقب

ترجمہ: اے صابر رحمۃ اللہ علیہ تو اُسے دوست بنا کر رکھ کیونکہ اوّل روز سے ہی اللہ تعالیٰ

نے ہمیں یہ لقب عطا فرما دیا تھا۔ پس تو بھی ہمیں اسی لقب سے یاد کئے رہ۔

.....☆.....☆.....☆.....

نور حق بین محمد عربی ست

قبلہ دین محمد عربی ست

ترجمہ: اے دوست سن کہ اگر تو چاہے کہ اللہ کا نور دیکھے تو وہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم عربی ہے۔

محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم دین حق کا قبلہ ہیں۔



مادرِ ہمہ انبیاء بحکم خدا

ختم تلقین محمد عربی ست

ترجمہ: ہمیں تمام انبیاء سے یہ حکم خدا ملا ہے کہ محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم ختم المرسلین اور سب پر خاتم ہیں۔

شکر کن شکر تا بروز جزا

عیش غمگین محمد عربی ست

ترجمہ: اے دوست تو اللہ کا شکر ادا کر اللہ کا شکر تا قیامت ادا کرتا رہ تیرے لئے وہ ذات عیش اور راحت و آرام ہیں۔ وہ تیرے غم کو مٹانے والے محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات پاک ہے۔

بہر ہفت آسمان بصد خوبی

ماہ پروین محمد عربی ست

ترجمہ: اے دوست سن لے کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات پاک ساتوں آسمانوں میں اپنی کمال خوبی اور بلند درجات سے ہے۔ آپ کی ذات سارے آسمانوں میں ایسے ہے جیسے ہم اہل دنیا کیلئے ماہ پروین ستارہ ہے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات پر انبیاء و اولیاء کا جھرمٹ رہتا ہے۔

یہ غار نبی ابوبکر ست

سر و کنار نبی ابوبکر ست

ترجمہ: اے دوست سن لے کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نبی کے یار غار حضرت ابوبکر

دیوان حضرت علی احمد صابر کلہری **116**

صدیق رضی اللہ عنہ ہیں اور حضور ﷺ کا جملہ نظام و انصرام اور ہر طرح کا سروکار  
حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ہیں۔

درہمہ کائنات از سرِ صدق

غمگسارِ نبی ابوبکر ست

ترجمہ: اے دوست سن لے کہ ساری کائنات میں نہایت صدق و صفا والے اور  
نبی ﷺ کے غمگسار حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ تھے اور وہ آپ ﷺ  
کے ساتھ رہیں گے تا قیامت۔

برزبانِ ملائکہ جاری ست

یادگارِ نبی ابوبکر ست

ترجمہ: یہ بات سن لے کہ آسمانوں کی مخلوق ملائکہ کی زبان پر بھی یہی جاری و ساری ہے  
کہ دنیا و آخرت میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نبی اللہ ﷺ کی یادگار ہیں۔

از ازل تا ابد بہر دو جہاں

جانِ نثارِ نبی ابوبکر ست

ترجمہ: دوستو سنیں کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی ذات پاک وہ ہے جو دونوں جہاں  
میں اول روز سے تا ابد رسول اللہ ﷺ کی جانِ نثار رہی ہے اور رہے گی۔

درہمہ عاشقانِ بروزِ وغا

شہسوارِ نبی ابوبکر ست

ترجمہ: لڑائی کے روز جب جنگِ زوروں پر تھی۔ آپ ﷺ کے تمام عاشق و جاں

دیوان حضرت علی احمد صابر کلہری رحمۃ اللہ علیہ 117

نثار حاضر تھے مگر ان سب میں سب سے بڑھ کر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی  
ذات گرامی تھی۔ جس نے نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات مقدس کی خاطر سب سے  
بڑی جاں نثاری کیلئے شہسوار بن کر اپنے آپ کو پیش کیا۔

بہارِ ازانِ نیاز تادمِ حشر

رازِ دارِ نبی ابوبکر ست

ترجمہ: میرے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات کے ہزاروں لاکھوں جان نثارتا قیامت  
ہوں گے اور ہر لحظہ ہر کوئی نئی آن و شان سے حاضر ہے مگر نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی  
ذات کے رازدار صرف حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ہیں۔

ہمادی ہر دو کون لے صابر

در و یارِ نبی ابوبکر ست

ترجمہ: ہمارے ہادی برحق صلی اللہ علیہ وسلم جو دونوں جہاں میں دستگیر ہیں۔ اُن کے دوست گھر  
ہوں یا باہر ہر جگہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اپنی دوستی کو ثابت کیا ہے۔

.....☆.....☆.....☆.....

حامی دینِ مصطفیٰ عمر ست

گنجِ تلقینِ مصطفیٰ عمر ست

ترجمہ: اے دوست اُس نے کہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے دین کے حامی  
حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ ہیں اور اُن کی ذات قدس حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دین کی



تعلیمات کا خزانہ ہے آپ ﷺ کی ذات نے حضور ﷺ کے دین کی  
تلقین فرما کر دین کی خدمت فرمائی۔

من ہمین گویم از کمال یقین

چشم حق بین مصطفیٰ عمرست

ترجمہ: اے دوست! میں کمال یقین و ایمان سے یہ کہتا ہوں کہ حضرت  
عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی ذات گرامی حق کی پہچان کرنے والی آنکھ تھی جس نے حق  
کو دیکھا اور پہچانا۔

آشنایا باش تابدانی تو

بہر تمکین مصطفیٰ عمرست

ترجمہ: اے دوست سن تاکہ تو بھی اس بات سے واقف ہو جائے حضرت  
عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی ذات پاک وہ ہستی ہے جس میں حضور نبی کریم ﷺ کا  
وقار، زور اور رتبہ دیکھا جاسکتا ہے گویا کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی ذات  
میں حضور ﷺ کا عکس دیکھا جاسکتا ہے۔

در چمن زار گلشن رضوان

گل نسرین مصطفیٰ عمرست

ترجمہ: جنت کے باغات میں جو پھولوں کا باغ اور پھولوں کی زمین ہے اس میں سب  
سے خوش رنگ اور خوشبودار گل نسرین ہے اور وہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی  
ذات پاک ہے جو حضور نبی کریم ﷺ کے باغ میں مہک رہا ہے۔

دیوان حضرت علی احمد صابر کلہری رحمۃ اللہ علیہ 119

یـسـا فـتـم یـسـا فـتـم ز لـطـفِ خـدا

ظـل آئـن مـصـطـفـیٰ عـمـر سـت

ترجمہ: دوستو یہ سن لو کہ میں نے اللہ تعالیٰ کا فضل و کرم پایا مجھے اللہ تعالیٰ نے لطف

اور کرم سے نوازا یہ سب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے آئین و قانون کے سایہ رحمت

سے ملا اور یہ سایہ رحمت حق حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ ہیں۔

در سـمـا و ات عـاشـقـان بـنـگـر

مـاہ پـر وین مـصـطـفـیٰ عـمـر سـت

ترجمہ: اے دوستو! دیکھ اور عاشقوں کی دنیا جہاں میں نگاہ کر تو وہاں دیکھے گا کہ

اُن آسمانوں میں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات پر

جان نثار اور ستاروں میں بلند و بالا ستارہ ہیں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ مثل

آسمان کے ستارہ پروین کے ہیں۔

صـابـر از صـدق مـیں گـوید

جـان و تـسـکـین مـصـطـفـیٰ عـمـر سـت

ترجمہ: اے دوستو! سن لو کہ صابر رحمۃ اللہ علیہ اپنے صدق دل و ایمان سے یہ کہتا ہے

کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی جان اور سکونِ قلب و

راحت کا درجہ رکھتے ہیں۔



دیوان حضرت علی احمد صابر کلہری **120**

مکان درد عشقت سینہ ماست

سرد و جان غم دیرینہ ماست

ترجمہ: اے محبوب تیرے عشق کے درد کا مقام و مکان ہمارا سینہ ہے۔ تیرے حال و جان سے ہماری جان پر اثر پڑا ہے تیرے ماضی کے سر و حالات اور جان کے غم بھی ہماری جان میں ہیں ہم نے اپنے محبوب کے ہر حال سے متاثر ہو کر اپنا حال بنا لیا ہے۔

بسودائے محبت تادم حشر

متاع عشق در گنجینہ ماست

ترجمہ: اے دوست ہم تیری محبت کے تاحشر اسیر ہیں ہمیں تیری محبت جنون کی مثل ہے تیرے عشق کا حال بھی ہمارے خزانہ میں موجود ہے گویا ہمارا سینہ ایک خزانہ ہے جس میں تیرے عشق کا مال و منال جمع ہے اور تار و زحشر وہاں موجود رہے گا۔

نہ تنہا من زجر عہ مشت گشتیم

جہاں ست از مئے دو شینہ ماست

ترجمہ: اے محبوب میں ہی اکیلا نہیں ہوں جس نے تیری ذات سے محبت کی مٹھی بھری ہے بلکہ یہ سارا جہاں ہے جس کے لوگ عشق کی شراب سے سرشار ہیں انہوں نے بھی ہمارے ساتھ ہی تیرے عشق کی شراب سے سرشاری حاصل کر لی ہے۔

خداوند اتو میدانی زاول

ہمیشہ زاهدان را کینہ ماست

ترجمہ: اے میرے رب تو ہی جانتا ہے کہ روزِ اوّل سے آج تک زاہد لوگوں کو ہم



عاشقاں پاک بازوں سے کینہ و بغض ہے کیونکہ زاہدوں کی دُنیا اور ہے اور  
ہم عاشقوں اور رندوں کا جہاں اور ہے۔

زسّر ہر کسے ہستیم واقف  
کہ وجہ خاص تو آئینہ ماست  
ترجمہ: اے دوست سُن ہم ہر کسی کے راز و نیاز سے خوب آگاہ ہیں۔ اس کی خاص  
وجہ اور سبب یہ ہے کہ تیری ذات ہمارے لئے آئینہ ہے۔ جس کے وسیلہ  
جلیلہ سے ہم سب کسی کے چھپے بھید سے آگاہ ہیں۔

مرادر ہر دو عالم گربجوئی  
یذیر خرقہ پشمینہ ماست  
ترجمہ: اے دوست یاد رکھ کہ اگر تو مجھے دونوں جہاں میں تلاش کرے تو مجھے تو پاسکتا  
ہے۔ مگر ہمیں تو ہمارے خرقہ گودڑی کے نیچے پائے گا جو ابریشم کی بنی ہے۔

یسا صابر نظر کن برزخ ما  
کہ ہاں امشب شب آوینہ ماست  
ترجمہ: اے صابر رحمۃ اللہ علیہ آؤ اور ہمارے چہرہ پر نگاہ کر کے دیکھ آج رات جو تو ہمیں دیکھ  
رہا ہے یہ شب جمعہ ہے اور یہ ہماری خوشی اور دید کا دن ہے۔ آؤ تو بھی ہمیں دیکھ۔

☆ ☆ ☆

بہ یاد روئے ساقی میتواں زیست  
بہ بوئے موئے ساقی میتواں زیست  
ترجمہ: اپنے محبوب کی دید کی یاد میں زندگی بسر کی جاسکتی ہے۔ اُس کے چہرہ انور کی

زیارت سے زندگی ہے۔ اور اپنے ساقی و محبوب کی زلفوں کی خوشبو کو محسوس کر کے زندگی گزاری جاسکتی ہے۔ یعنی محب کو محبوب کا چہرہ اور اُس کی رونق اور اُس کی زلفوں کا جمال ایک حیات بخش شے ہوتی ہے۔

ازین جانے کہ باشد گر نباشد

بکنج موئے ساقی میتوان زیست

ترجمہ: یہ بندہ کی جان رہے کہ نہ رہے اس کا پتہ نہیں مگر معشوق کی زلف کے بل دیکھتے دیکھتے زندگی بسر ہوگی عاشق کی زندگی معشوق کا دیدار اور زلفوں کی جھلک سے ہے۔

بسودائے محبت تا شوم خاک

بخلق جوئے ساقی میتوان زیست

ترجمہ: میں اپنے معشوق کی محبت کے سودا میں خاک ہو جاؤں کوئی پروا نہیں لیکن معشوق کی نظروں کی سرزمین یا خطہ کی دید سے زندگی بسر کی جاسکتی ہے۔

بصد ذوق و طرب تا روز محشر

بگفت و گوئے ساقی میتوان زیست

ترجمہ: میں تا روز قیامت انتہا درجے کے ذوق اور عیش سے کہہ سکتا ہوں کہ محبوب کے مقام و قیام گاہ کی دنیا میں زندگی بسر کی جاسکتی ہے۔

بکار من نیاید آب حیوان

بآب جوئے ساقی میتوان زیست

ترجمہ: اے دوست میرے کام آب حیوان کا چشمہ اور اُس کا پانی نہیں آسکتے مجھے اس کی ضرورت تک نہیں میرے لئے تو میرے محبوب کے چشمہ دید کا پانی



دیوان حضرت علی احمد صابر کلہری رحمۃ اللہ علیہ 123

کافی ہے۔ میں اس پر زندگی بسر کر سکتا ہوں میرے نزدیک آب حیا کوئی  
وقت کا حال نہیں ہے۔

اگر جان رفت از من هیچ غم نیست

ز چشم آبروئے ساقی میتوان زیست

ترجمہ: اے محبوب سن اگر میری جان جاتی رہے تو بھی کوئی غم کی بات نہیں ہے میں  
تو اپنے محبوب کی چشم اور ابرو کو دیکھتے دیکھتے اپنی زندگی بسر کر سکتا ہوں۔  
میرے لئے محبوب کی آنکھ اور ابرو کی دید ہی حیات ہے۔

نہ جان خواہم نہ دل نہ دین چو صابر

بجست وجوئے ساقی میتوان زیست

ترجمہ: صابر رحمۃ اللہ علیہ کی مثل نہ اپنی جان کی پروا ہے نہ میں دل کا خواہش مند اور نہ  
میرے لئے کسی دین کی پیروی لازم ہے بلکہ میں تو اپنی زندگی صرف اپنے محبوب  
کی ذات کی جستجو اور اس کی جناب میں حاضر باشی ہی زندگی گردانتا ہوں۔ میری  
زندگی میرا تن من و دھن سبھی میرے محبوب پر قربان ہوں اور یہی میری زندگی ہے۔

☆.....☆.....☆.....

ہر کہ از عشق روے گرداں است

اینچنین گر مرید شیطان است

ترجمہ: اے دوست سن لے کہ جو کوئی عشق سے رُو گردانی کرتا ہے تو کوئی عجیب مقام نہیں  
بلکہ وہ بندہ اس لئے رُو گردانی کرتا ہے کہ گویا وہ شیطان کا مرید اور چیلہ ہے۔



دیوان حضرت علی احمد صابر کلہری **124**

ہر کہ بر نفس غالب است مدام

بادشاہ جہان عرفان است

ترجمہ: اے دوست یہ یاد رکھ کہ جو بندہ اپنے نفس کو مغلوب کئے رکھتا ہے تو گویا ایسا بندہ بادشاہ ہے اور وہ دنیا کا عرفان و عقل اور تدبیر رکھتا ہے۔

ہر گہ گہ گدائی در تو

او بھر دو جہاں سلطان است

ترجمہ: اور جسے آپ ﷺ کے درِ اقدس کی گدائی حاصل ہو جاتی ہے تو گویا وہ دونوں جہاں کا بادشاہ ہو گیا۔ اے پیارے رسول ﷺ آپ ﷺ کے گھر کی گدائی بادشاہوں کے محل اور خزانہ سے زیادہ قابلِ قدر و منزلت ہے۔

ہمچو من رہ بوصل می باید

ہر کہ در کوی دوست حیراں است

ترجمہ: میری مثل وصل کی راہ پر چلنا اور اسے اختیار کرنا چاہیے یہ طریق وہ اختیار کرے جو اپنے دوست کی گلی میں حیران اور پریشان ہے۔

عاقبت صاحب جنان گردو

در جہاں ہر کہ پادمان ست

ترجمہ: آخر کار وہ آدمی جنتوں والا ہو جاتا ہے۔ جو اس دنیا میں اس کیلئے کوشاں ہوتا ہے۔

گر تو خواہی بخواہ زانکہ دلم

مصدر گنج نور یزدان است

ترجمہ: اے دوست جو کچھ تو چاہتا ہے مانگ لے کیونکہ میرا دل اللہ تعالیٰ کے نور کے

دیوان حضرت علی احمد صابر کلہری 125

خزانوں کا بیج ہے پس تو جو چاہتا ہے اس سے مانگ لے تاکہ تیرا دل راضی ہو۔

خُسرو و ہر دو کون میگردو

ہر کہ در بندگی سلطان ست

ترجمہ: اے دوست وہ بندہ دونوں جہاں میں بادشاہیوں والا بڑی شان والے

بادشاہ خسرو پرویز کی مثل بڑا بن جاتا ہے جو یہاں اللہ کی اطاعت میں رہا۔

عاشق زلف و روئے توجانان

گاہ کافر گھے مسلمان ست

ترجمہ: اے محبوب جو کوئی تیری زلفوں اور چہرہ انور پر قربان ہو گیا وہ گاہے مثل

معتوق ہو جاتا ہے اور گاہے وہ نہایت تابع فرمان یعنی عشق کی منزل میں

بندے کو ہر روپ اپنا پڑتا ہے۔ تب جا کر وہ عشق کی منزل کا شہسوار بنتا ہے۔

رہ نیا بد بیزم خاموشان

ہر کہ از درد عشق گرینان ست

ترجمہ: اے دوست یاد رکھ کہ وہ بندہ جس کو عشق لگا اور اُسے عشق کے درد نے رُلا یا

ہو۔ وہ کبھی بھی خاموش لوگوں کی محفل کا راستہ نہیں پاتا ہے یعنی جسے عشق نے

گھائل کیا وہ کبھی چین یا سکون سے دنیا میں نہیں رہ سکتا ہے۔

لذت درد را کجا داند

ہر کہ راول بسوے و رمان ست

ترجمہ: اے دوست! وہ بندہ درد کی لذت سے کہاں آشنا ہو سکتا ہے جس کا دل علاج

کیلئے پھرتا رہے یعنی جن لوگوں کے دل میں عشق آ گیا وہ دل کی بیماری کے



دیوان حضرت علی احمد صابر کلہری **126**

علاج کیلئے کہیں نہیں جاتے۔ اُن کے لئے عشق کے درد میں رہنا ہی علاج  
اور لذت ہوتی ہے۔

روشن از مہر و مہ بود تا حشر  
در دل ہر کہ نور ایمان ست  
ترجمہ: اُس بندے کا دل چاند اور سورج کی مثل قیامت تک روشن رہا ہے جس کے دل میں  
نور ایمان چمکا اُس کا نور اور اس کا جمال اس کے دل کو ہر چیز سے روشن رکھتا ہے۔

راہ عصیان می رود ہر گز  
ہر کہ را روی دل بقراں ست  
ترجمہ: اے دوست یاد رکھ وہ بندہ کبھی بھی راہ راست سے بھٹک نہیں سکتا ہے جس کا  
دل اور روح قرآن مجید کے احکام کی تابع میں رہتا ہو۔

از کمالات عشق محمود است  
کہ ریازش مگر سلیمان ست  
ترجمہ: وہ بندہ جو عشق کی واردات میں کمالات کے درجات پر گیا وہ لامحالہ خوش بخت ہے  
وہ باطن میں اللہ کی یاد میں رہا خواہ اسے تخت سلیمانی اور جاو سلیمانی حاصل رہے  
پس بلند بخت وہ ہے جو اللہ کی یاد میں مستغرق رہا وہ درجات دنیا و دین پا گیا۔

گفت صابر بدلیبر غم بخش  
سوز درد تو آب حیوان ست  
ترجمہ: صابر (رحمۃ اللہ علیہ) نے غم دینے والے محبوب سے کہا کہ میرے پیارے تیرے  
درد کا سوز میرے لئے آب حیوان ہے میں اس سے ہمیشہ کی سرشاری چاہتا  
ہوں تیرا سوز و درد میرے لئے آب حیوان کی مثل ہے۔



دیوان حضرت علی احمد صابر کلہری رحمۃ اللہ علیہ 127

ہر کہ بانفس خویش قادر نیست

او بانوار عشق ناظر نیست

ترجمہ: اے دوست سُن کہ جو بندہ اپنے نفسِ امارہ کو اپنے قابو میں رکھنے پر قدرت

نہیں رکھتا ہے حقیقت یہ ہے کہ وہ عشق کے انوار و تجلیات کو دیکھ نہیں سکتا

بندے کو لازم ہے کہ وہ عشق کے میدان میں آئے تو نفسِ امارہ پر کنٹرول

کرے سچا عشق ہی انوار و تجلیات دیتا ہے میل اور نفس کی پلیدی رُوح اور

دل کو میلا کر دیتے ہیں یہ عشق نہیں عذاب اور وبال ہے۔

نفس امارہ میکشد سوئے خود

بشنواز من کہ بر تو ظاہر نیست

ترجمہ: اے دوست یاد رکھ انسانی نفسِ امارہ بندے کے حال کو اپنے حال کی طرف

کھینچتا ہے پس تُو اُس کے قابو اور چنگل میں سربِ دے یہ بات تجھے بتاتا

ہوں جو تجھے معلوم نہیں۔ عشق کی واردات نفسِ امارہ کی خواہشات کے

برعکس کار گر ہیں۔ جنہیں ابھی تک تُو نہیں جانتا ہے۔

مست غفلت ہمیکند ادا

ہر کہ بر حال خویش حاجر نیست

ترجمہ: دوست سُن لے وہ بندہ ہی غفلت برتا ہے جو اپنے حال اور حقیقت سے دُور

ہوتا ہے بندہ کو غافل ہونے کیلئے نہیں پیدا کیا گیا۔ اسے عقل بیدار سے رہنا

لازم آتا ہے پس بندہ کو چاہیے کہ دل یا رول ہتھ کار گول۔ پس یہاں دُنیا میں  
کام بھی اللہ کیلئے ہوں۔

از ہوا ہوائے نفس کے ترسد

ہر کہ را دل ز آ ز طاہر نیست

ترجمہ: اے دوست! سن وہ آدمی کب اور کیسے ڈر محسوس کرتا ہے جس کا دل دُنیا کے  
لاچ سے پاک نہ ہو جس دل میں دُنیا کی حرص اور یاد ہوگی اُس دل میں  
کہاں اللہ کا ڈر، اللہ کی یاد اور پاکیزگی ہوگی۔

نتوان شرح داد تا ہستم

حالتِ نفس را کہ آخر نیست

ترجمہ: میرے دوست سن کہ جب تک بندے کے دل میں باقی ہو اُسے بھلائی  
اور طاہر پن کیسے سمجھ آ سکتے ہیں اُسے یہ کیسے کھول کر بتایا اور سمجھایا جائے  
کیونکہ نفس امارہ کی حالت کی کوئی آخر نہیں جتنا اس کو دُنیا کی طرف لاؤ گے  
اتنا ہی یہ آگے آگے بڑھ کر تمہیں دنیا دار کرے گا۔

کے تواند نفس بر آوردن

ہر کہ بر شیر نفس قاہر نیست

ترجمہ: جو کوئی نفس امارہ اور دُنیاوی طاقت کو ختم نہیں کرتا اور بندے کے دل میں  
جبر و تعدی باقی ہو وہ کب سنور سکتا ہے وہ کبھی پاکیزہ سانس نہیں لیتا پاکیزگی  
نفس مارنے اور میں مارنے میں ہے۔



گفت صابر نمیرسد بکمال

ہر کہ در کوئے عشق صابر نیست

ترجمہ: صابر رحمۃ اللہ علیہ یہ بات کہتا ہے کہ وہ بندہ کمالات کی منزل کو نہیں پاسکتا جو عشق کی گلی میں صبر سے کام نہ لے عاشق کیلئے صبر چاہیے۔

.....☆.....☆.....☆.....

مارا غم عشق شادمانی ست

سرمایہ عمر جاودانی ست

ترجمہ: اے دوست سن لے کہ ہمیں عشق ہے اور یہ عشق ہمارے لئے خوشی کا موجب ہے ہم عشق میں خوش نہیں ہمارے لئے عشق میں یہ غرقابی عمر جاودانہ ہے اس میں استغراق فنا نہیں بلکہ بقاء ہے۔

مرگست برائے او بسرکوب

ہر کس کہ دریں جہان فانی ست

ترجمہ: اے دوست اُس بندے کیلئے موت ہے جو عشق میں پڑ کر سر پیٹتا ہے کیونکہ اس دنیا میں جو آیا ہے وہ فانی ہے پس بندے کو لازم ہے کہ وہ بقاء حاصل کرے اُسے فانی نہیں ہونا اُسے بقاء پانے کو عمل پیہم کرنا چاہیے۔

زین مستی خود نمیتوان رفت

سوئے دی حق کہ در نہانی ست

ترجمہ: انسان اپنی مستی سے باہر نہیں نکل سکتا ہے۔ وہ اس دنیا میں دل لگا کر آخرت



بھول چکا ہے اُسے حق کے دروازہ کی جانب جانا چاہیے جو اس پر پوشیدہ  
ہے بندہ کو حالتِ بیداری اختیار کرنا لازم ہے۔

میدانِ م و مَن زروزِ اول

لعل لبّ آبِ زندگانی ست

ترجمہ: میں یہ جانتا ہوں میں تو روزِ اول سے ہی تیرے سُرخ ہونٹوں پر ثثار ہوں  
ان کی دید میری زندگی کی بقا اور زینت ہے میرے لئے تیرے ہونٹوں سے  
بول میری حیات اور میری قدردانی ہے۔

از جلوئہ نورِ دئے خوبت

دیدن نتوان کہ لامکانی ست

ترجمہ: اے میرے محبوب تیرے چہرہ انور کی خوبی اور کمال سے مجھے نورانی حال  
نصیب ہے اس میں مجھے نورِ نظر آتا ہے اُسے دیکھا نہیں جاسکتا ہے کیونکہ وہ  
لامکان مقام و قیام کا مکین ہے۔

شد گشتہ بکوئے توجہانے

انصاف بکن چہ خونفشانی ست

ترجمہ: اے میرے محبوب تیری گلی میں جانا میرے لئے ایک جہان کو پانا ہو گیا ہے  
میں نے تیری گلی میں حاضری سے ایک جہاں پالیا تو انصاف کر کیا یہ خون  
بہانا نہیں ہے پس مجھے نہ رلا۔ مجھے اپنا بنالے۔

صد لخت جگر ز دیدئہ دل

بر چہرئہ عاشقان نشانی ست

ترجمہ: اے محبوب! عاشق اپنے محبوب کے دیدار کے مشتاق ہوتے ہیں عاشقوں کے چہرہ کی یہ نشانی ہوتی ہے کہ تو اُن کے چہرہ پر اُن کے دل کے سو ٹکڑے دیکھ پائے گا۔ یہ محبوب کی نگاہ فیض کا ثمرہ ہوتا ہے کہ عاشق کے دل کے سو ٹکڑے ہو کر رہ جاتے ہیں۔

ہرگز نہ ہم بدرو مرہم

این دردِ دلم زیبا جِ جِسانِ سی

ترجمہ: اے محبوب! میں اپنے دلی درد پر ہرگز مرہم پٹی نہیں رکھتا ہوں کیونکہ یہ درد کسی پیارے کی یاد ہے اور میں اسے تازہ رکھنا پسند کرتا ہوں۔ میرے دل میں عشق کا درد میرے محبوب کی یاد سے ہے۔

صابر گوید ز شوقِ ادنی

گو طالبِ طعنہ لن ترانی ست

ترجمہ: صابر رحمۃ اللہ علیہ اپنے محبوب سے بڑے اشتیاق سے کہتا ہے کہ مجھے اپنا دیدار بخش دیں تو جواب ملتا ہے کہ تو مجھے نہیں دیکھ سکتا میرے لئے محبوب کا یہ وطیرہ بھی شفقت ہے۔



دیوان حضرت علی احمد صابر کلہری **132**

در بزم وصال رفتم از دست

دارم دل خود ز دست بر دست

ترجمہ: اے دوست! میں محبوب کی محفل میں چلا گیا میں اپنے دل سے دستبردار ہو گیا  
میں اپنا دل اپنے ہاتھ پر رکھ کر محبوب کی محفل میں حاضر ہو گیا شاید کہ محبوب  
میرا دل قبول کر لے۔

من عاشق هستی تو هستم

کین هستی من ز هست تو هست

ترجمہ: اے محبوب میں تو تیرا عاشق ہوں تو تو ہے میں اب میں نہیں ہوں میری یہ  
ہستی تیری ہستی سے ہے اگر تو ہے تو میں ہوں۔ میری ہستی فنا ہے اور تیری  
ہستی میں میری ہستی و بقا ہے۔

بشد محرم راز خلوت عشق

ہر کس کو ز نفس خویشتن دست

ترجمہ: جو عشق کی محفل و تنہائی میں ہوا وہ محرم راز نہ ہوا ہاں وہ محرم راز ہوا جو اپنے من  
کو مار بیٹھا اُس نے اپنے نفس سے ہاتھ دھو لیا وہ عشق کی خلوت و محفل کا بیٹھنے  
والا ہوا جس نے اپنا من مار لیا۔ میں کو ختم کیا اُس نے مقام پایا راز و عشق  
ہوا یہ اُس کے درجات ہیں۔

ہرگز نہ کند نظر بمرہم

آنکس کہ بدرد عشق پیوست

ترجمہ: اے دوست وہ بندہ جو کسی محبوب کے عشق میں مبتلا ہوا وہ ہرگز اپنے درد کے



دیوان حضرت علی احمد صابر کلیری رحمۃ اللہ علیہ 133

علاج کیلئے زخم پر مرہم نہیں رکھتا جو لوگ عشق کے زخم کھاتے ہیں وہ مرہم پٹی  
کرا نے کی فکر سے بے نیاز ہو کر جیتے ہیں۔

بکسست و نشست بر در عشق

ہر کس دل خود بدست پیوست

ترجمہ: وہ بندہ جس نے کسی سے محبت کی اور اُس کے در پر بیٹھ رہا۔ وہ گویا مینڈک  
ہے ایسا شخص جو اپنے دل کو سلامت رکھے وہ بندہ بیکار ہے۔

محروم نگر دو از غم و درد

آنکس کہ بکنج ہجر بہ نشست

ترجمہ: وہ بندہ غم اور درد سے محروم نہیں ہوتا ہے یعنی وہ غم اور درد کے بغیر نہیں رہ سکتا جو

جدائی کے حال میں ہو گیا جس کا محبوب اُس سے دُور ہو گیا عشق کے میدان

میں اُترنے والوں کے لئے غم اور درد لازم و ملزوم ہو کر رہ جاتے ہیں۔

صابر گشتی چو خاک از ذوق

در زیر کف نگر خار خود بست

ترجمہ: اے صابر رحمۃ اللہ علیہ تو عشق کے میدان میں ذوق و شوق سے آیا۔ اب

خاک ہو جا اور جس نے اپنے آپ کو دبکھا اور اپنے مقام کو قائم رکھا وہ بے حد

بے قدری کی حالت میں جاگرا۔ اپنا مقام مگر اگر کوئی مقام پر جاسکتا ہے

بڑائی حاصل کرنے کو بڑائی برقرار کرنے سے عزت و قدر نہیں ملتی۔



ہوش کن ہوش کہ تاریک شبے درپیش ست

گوش کن گوش کہ راہے عجبے درپیش ست

ترجمہ: اے انسان تُو ہوش کر ہوش سے کام لے کیونکہ تجھے ایک تاریک اندھیری

رات سے سامنا ہو گا یہ بات سن لے اور غور سے سن لے کہ تجھے ایک عجیب  
راستہ سے واسطہ پڑنے والا ہے سنبھل جا اور ہوش کے کان کھول۔

ہاں مکن کبر باین حسن و جمالیکہ تراست

بہر مہر دُخ خوبت عجبے درپیش ست

ترجمہ: اے انسان تو اپنے اس حُسن و جمال پر اس قدر غرور نہ کر کیونکہ تیرے حسین

چہرہ کو عجیب حالات کا سامنا ہونے والا ہے۔

گرچہ ہستی تو گرفتار بدست عصیاں

شکر کن شکر کہ شاہے عربے درپیش ست

ترجمہ: اے بندے تو غور کر تیری ذات گناہوں کے ہاتھوں گرفتار ہے لیکن تجھے اللہ

کا شکر ادا کرنا چاہیے تجھے شاہِ عرب صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات کے روبرو حاضر ہونا

ہے گناہوں سے باز آ۔ غلطیاں اور بے ادبی نہ کر ورنہ تجھے اُن کے حضور

بے حد شرمندہ ہونا پڑے گا۔

تو مشوغرہ بکردار خود از بو الہوسی

کارکن کار کہ سیر عقبے درپیش ست

ترجمہ: اے بندے تو اپنے کردار پر غور و تکبر نہ کر تو نہایت تندہی سے کام کر، کل

کیلئے کچھ کام کر کیونکہ تجھے عقبی کی سیر سے واسطہ پڑنے والا ہے۔



دیوان حضرت علی احمد صابر کلہری رحمۃ اللہ علیہ 135

گرچہ در عالمیاں بے سروسامان ہستم

ہیچ غم نیست کہ بزم طریے در پیش ست

ترجمہ: اگرچہ میں دونوں جہاں میں بے سروسامان ہوں مجھے اپنی بے سروسامانی کا کوئی غم

و فکر نہیں ہے کیونکہ مجھے عیش و نشاط کی محفل سے عفتی میں واسطہ پڑنے والا ہے۔

ہاتفِ غیب خبر و ادبہ بسرِ دل من

بہر بخشایش صابر سببے در پیش ست

ترجمہ: اے دوست مجھے غیب کے فرشتے نے خبر دی میرے دل کے راز نے کہا کہ

صابر رحمۃ اللہ علیہ تیری بریت اور بخشش کے اسباب سے تجھے واسطہ پڑنے

والا ہے اتنا نہ گھبرا اور نہ مایوس ہو۔

.....☆.....☆.....☆.....

مرا از طلعت رویت نظر سوخت

چگونہ میتوان دیدن بصر سوخت

ترجمہ: تیرے چہرے پر نظر کرنے سے میری نظر جل گئی آپ کے چہرہ کو جلی ہوئی

آنکھ کیسے دیکھ سکتی ہے۔

دل شوریدہ من زیر پایش

ز آہ خویشتن شمس و قمر سوخت

ترجمہ: میرا شور کرنے والا دل اس کے پاؤں تلے ہے جس کی آہ سے سورج اور

چاند جل گئے۔



نمیدانم بجانان چوں رسم من

زنور سینہ من راہبر سوخت

ترجمہ: اے محبوب میں نہیں جانتا ہوں کہ میں تجھ تک رسائی کیسے حاصل کروں جب کہ میرے سینہ کے نور سے میرا رہبر جل گیا۔

ظفر یابم ز رزم لشکر ہجر

ککہ از انفاس گرم من چو ز سوخت

ترجمہ: میں نے ہجرو جدائی کے لشکر سے میدان جنگ میں کامیابی حاصل کی کیونکہ میرے سانسوں کی گرمی نے سونا بھی جلا کر رکھ دیا۔

ز تاب آتش سودائے عشقت

متاع سینہ من سر بسر سوخت

ترجمہ: تیرے عشق کے سودا کی آگ کی گرمی نے میرا سامان جو میرے سینہ میں تھا جلا کر رکھ دیا ہے۔

بجائے آب آتش میزند جوش

ازان در چشم من گنج و گھر سوخت

ترجمہ: وہ تو پانی کی بجائے آگ کو مزید بڑھکاتے ہیں اسی وجہ سے میری آنکھ میں جو خزانہ اور جواہرات وہیرے تھے جل گئے۔

دیوان حضرت علی احمد صابر کلہری رحمۃ اللہ علیہ 137

ازیس سودا چگونہ جان تو ان برو

بیکدم شعلہ آتش جگر سوخت

ترجمہ: اس سودا اور فکر سے جان کیسے بچائی جاسکتی ہے جس آگ کے شعلہ سے فی الفور جگر بھی جل گیا۔

شب ہجران چرا آخر نندارو

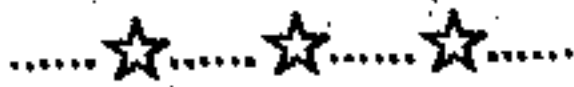
زسوز ہجر من گوئے سحر سوخت

ترجمہ: اُن کی جدائی اور دُوری کی رات میں یہ کیوں کر نہیں جب کہ میری ہجر کی جلن نے سحر کو بھی جلا کر رکھ دیا۔

نگہ افتاد چوں برسدرہ صابر

زگرمئی نگاہ من صدر سوخت

ترجمہ: صابر رحمۃ اللہ علیہ کی نگاہ جب سدرہ پر پڑی تو میری نگاہ کی گرمی نے سینہ بھی جلا کر رکھ دیا۔



لطفِ خدا قافلہ سالار ماست

حفظِ خدا در ہمہ جایار ماست

ترجمہ: اللہ تعالیٰ کا فضل و کرم ہمارے قافلہ کا سردار ہے اور ہر جگہ اللہ تعالیٰ کی امان

ہماری مددگار ہے ہر حال میں اللہ ہمارا رہبر ہے اور ہر جگہ اور ہر وقت ہمیں

اللہ تعالیٰ کی حفاظت مددگار ہے۔

از کرم خاص خداوندگار

فرق حسودان بسرِ دارِ ماست

ترجمہ: اللہ تعالیٰ کا خاص کرم ہمارے حال میں شامل ہے اور حاسد لوگوں سے ہماری جدائی موت تک ہے ہمارے حال پر اللہ تعالیٰ کا خصوصی انعام و اکرام ہے اور ہمارا حاسد لوگوں سے بہت ہی دور کا تعلق ہے اور یہ حال موت تک رہے گا۔

نیست غم از شرّ عدو تا بہ حشر

رحمتِ رحمان ہمہ درکارِ ماست

ترجمہ: ہمیں قیامت تک اپنے دشمنوں کے شر اور بُرائی کا ہرگز کوئی غم نہیں کیونکہ ہمیں اپنے مہربان رب کی رحمت سے ہر کام میں مدد مل رہی ہے۔

قبلہ جان و دل و ایمان ما

در دو جہاں حضرت خود کارِ ماست

ترجمہ: ہمارے خواجہ جو ہماری جان و دل اور ایمان ہیں وہ خود ہمارے دونوں جہاں میں ہمارے سبھی کاموں میں مددگار اور مہربان ہیں۔

خواجہ محمود زلف و کرم

قوتِ بخشش دل بیمارِ ماست

ترجمہ: ہمارے خواجہ حضرت محمود رحمۃ اللہ علیہ بڑے کرم والے اور مہربان ہیں۔

اُن کی ذات سے ہمیں اور ہمارے بیمار دل کو قوت اور ہمت نصیب ہے۔



دہوان حضرت علی احمد صابر کلہری رحمۃ اللہ علیہ 139

يك نظر از خواجه حضرت کمال

مرہم ریش دل افکار ماست

ترجمہ: ہمارے حال پر حضرت خواجہ کمال رحمۃ اللہ علیہ کی خصوصی مہربانی ہے اُن کی ذات ہمارے دکھی دل پر ایسی شفیق ہے جیسے کسی مریض کے مرض پر مرہم رکھ دی جاتی ہے جس سے اُسے آرام مل جاتا ہے۔

شاہد ما شیخ ابواحمد ست

زانکہ چو حق واقف اسرار ماست

ترجمہ: ہمارے حال و قال کے آشنا اور شاہد ہمارے خواجہ ابواحمد رحمۃ اللہ علیہ ہیں وہ ہمارے حال پر ایسے ہیں جیسے اللہ تعالیٰ کی ذات کبریا دلوں کے بھید جاننے والی ذات ہے۔

موئے توشد غیرت مشک ختن

روئے تراز آتش گلزار ماست

ترجمہ: آپ کے بال مبارک نہایت خوشبودار ہیں ختن کے ہرن کی مشک بھی آپ کے بال پر رشک کرتی ہے اور آپ کا روشن چہرہ ایسا ہے جیسے کہیں باغ میں سرخ پھول مثل آگ کے کھلے ہوں۔

ناله زند صابر محورخت

طالب وصلت دل خونخوار ماست

ترجمہ: جب صابر رحمۃ اللہ علیہ آپ کے چہرہ انور پر نگاہ کرنے لگتا ہے تو آپ کی

زیارت کے طالب کا دل حد سے زیادہ حریص ہو جاتا ہے یعنی ہم اپنے خواجہ کے چہرہ انور کو دیکھنے کے ہر لحظہ طلب گار ہیں اور ہمیں ہر لمحہ آپ کے نورانی چہرہ کی دید کی خواہش رہتی ہے۔

.....☆.....☆.....☆.....

خرامان می شوم سوئے خرابات

نماندہ صومعہ جائے مناجات

ترجمہ: میں ویرانے یا بیابان میں مست حال جاتا ہوں۔ تب میرے لئے کوئی مقام دعا کی جگہ یا مقام نہیں رہتا۔ یعنی جب میں اللہ تعالیٰ کی عبادت کیلئے جاتا ہوں کہ یک سو ہو کر محو عبادت ہو جاؤں تو وہاں مجھے کوئی دعا کرنا نہیں یاد آتا۔

نہنگ فقر در بوائے شہودم

نییم فساغ ز سودائے عبادات

ترجمہ: میں دریائے فقر کا شاہد ہوں اور اس دریا میں مثل مگر مجھ ہوں میں ایسے حال میں عبادات کے سودا یا فکر سے نیم فارغ ہوتا ہوں مجھے اُس حال میں عبادات کی فکر نہیں ہوتی دیدار کا طالب رہتا ہوں۔

بخلوت خانہ مستان رفتم

شدم واقف من از سرّ خفیات

ترجمہ: میں مست لوگوں کے مقام اور اُن کی خلوت میں چلا گیا مجھے وہاں خفیہ اسرار سے آشنائی ہو گئی یعنی میں نے فقراء کے قریب تر ہو کر اپنا حال فقر سنوار لیا ہے۔

دیوان حضرت علی احمد صابر کلہری 141

زخاںِ خویش نتوان گفتگو کرو

بہر حال بخوانی باتحیات

ترجمہ: میں اپنے حال کے متعلق کوئی گفتگو نہیں کر سکتا لیکن تو یہ شفقت بھرے سبق  
تاحتیات پڑھتا رہ۔

مدہ از دست شرع مصطفیٰ را

کز این رہ میشود حاصل کمالات

ترجمہ: اے دوست تو حضرت محمد ﷺ کی شریعت کو ہاتھ سے نہ جانے دے اس  
پر کار بند رہ کیونکہ یہ وہ راستہ ہے جو کمالات تک لے جاتا ہے۔

مگر مہرِ قضا افروز عالم

ز نور تست روشن وجہ در ذات

ترجمہ: شاید کہ یہ دنیا قضا و قدر کے سورج کی وجہ سے روشن ہے لیکن حقیقت یہ ہے  
کہ بندے کا اصل آپ کے نورِ جمال سے روشن ہے۔

بصد محنت شدم واقف از پس حال

دل من نیست قادر بر محالات

ترجمہ: میں اس حال سے بے حد و بیشمار محنت کے بعد آشنا و واقف ہوا۔ لیکن میرا  
دل بے حقیقت باتوں پر قدرت نہیں رکھتا۔



بزن نغمہ نیازِ غم بصدِ ناز

کہ یابم مست دہم رقصانہ حالات

ترجمہ: اے دوست تو بڑے ناز سے غم کے نیاز کا نغمہ یا گیت گائے جا کیونکہ مجھے

مستی کا حال اور رقص کی صورت حاصل ہو گئی ہے۔

گناہے کردئے صابر یقین دان

بجز توبہ دگر نبود مکافات

ترجمہ: صابر رحمۃ اللہ علیہ اس بات کا یقین کر لے کہ میں نے گناہ کئے اور گناہ کی

حالت کے حال کی مکافات سوائے توبہ کے کوئی نہیں ہے۔

.....☆.....☆.....☆.....

رُخِ خوبِ تو رونقِ قمرِ است

لبِ لعلِ تو غیرتِ شکرِ است

ترجمہ: اے میرے محبوب تیرے چہرے کی رونق اور خُسن کی وجہ سے چاند پر رونق

ہے اور چاند بھی تیرے لبوں کی رنگت پر رشک کرتا ہے۔

بہرِ وصلِ تو از سرِ سودا

دلِ من ہمچو مہر در بدرِ ست

ترجمہ: اے محبوب تیرے وصل یا ملاقات کے سودا کے حال نے میرے دل کو ایسا

آوارہ کر دیا ہے جیسے سورج کی روشنی گھر گھر میں ہوتی ہے ایسے ہی میں ہر

جگہ تیرے لئے سرگرداں ہوں۔

دیوان حضرت علی احمد صابر کلہری رحمۃ اللہ علیہ 143

ہر کہ در گنج عشق شاد نشد

از غم و درد عشق بیخبر ست

ترجمہ: جو کوئی عشق کا خزانہ پا کر خوش نہ ہوا تو وہ گویا عشق کے غم اور درد سے بے خبر ہے۔

رہ نیابد بیزم جان بزان

ہر کہ از درد عشق نوحہ گرسست

ترجمہ: وہ بندہ جان بازوں کی محفل کا راستہ نہیں پاسکتا جو عشق کے درد کا نوحہ گریا ماتم کرنے والا ہے۔

میدہد انچہ خواہد از سر لطف

آنکہ از درد دل شکستہ تر است

ترجمہ: وہ جو اپنا دل توڑ بیٹھا اور اُسے دردِ دل کی مرض لگی ہے۔ وہ نہایت مہربانی سے جو چاہے دے دیتا ہے۔ یعنی جن کے دل ٹوٹ جائیں وہ ہر چیز سے بیزار ہو جاتے ہیں۔ انہیں کوئی چیز پیاری نہیں رہتی۔

تو نہ واقف از حقیقت عشق

جانب عشق درد راہبر است

ترجمہ: اے دوست تو عشق کی حقیقت سے ہرگز واقف و آشنا نہیں ہے کیونکہ عشق کی جانب جانے کو درد راہبر ہوتا ہے۔

دیوان حضرت علی احمد صابر کلہری رحمۃ اللہ علیہ 144

گاہ خند گہے بگرید زار

دل عشاق راہمین ہنر است

ترجمہ: عاشق کبھی تو ہنس پڑتے ہیں اور کبھی زار و قطار رونے لگتے ہیں عاشق لوگوں کے دل کو ایسے ہنر معلوم ہیں۔

از شب ہجر تو ندارم غم

بخیاں تو شام من سر است

ترجمہ: اے میرے محبوب میں تیری جدائی کی رات کا کوئی غم نہیں رکھتا ہوں کیونکہ تیرے خیال میں ڈوب کر میری شام صبح ہو جاتی ہے میں ہر لمحہ تیری جدائی کے غم میں بسر کرتا ہوں شام سے صبح تک تیرا خیال رہتا ہے۔

مکشاعقدہ ہائے درد مرا

بوئی مرہم بزخم من ضرر است

ترجمہ: اے میرے محبوب! میرے درد کے مشکل حال کو مت کھول اور حل کر بلکہ میرے زخموں کیلئے مرہم کی یو بھی نقصان دینے والی ہے۔

کن فراموش صابر از دل خود

نیک و بد ہرچہ هست در گذر هست

ترجمہ: اے صابر رحمۃ اللہ علیہ اپنے دل سے سب کچھ بھول جا اور انہیں نکال دے جو بھی نیک و بد خیال تیرے دل میں آئے نکال دے گزرا سو گزرا۔

☆.....☆.....☆.....



دیوان حضرت علی احمد صابر کلہری **145**

اندر دل ما بجز خدا نیست

از منظر دل خدا جدا نیست

ترجمہ: اے دوست یہ سن لے کہ ہمارے دل میں سوائے اللہ کے کچھ نہیں ہے اور ہمارے دل کے منظر سے خدا جدا نہیں یعنی ہمارے دل میں محبت الہی کے سوا کچھ جاگزیں نہیں ہے۔

فرمود لطف نَحْنُ أَقْرَبُ

در حکم خدائے ما خطا نیست

ترجمہ: اے بندہ یہ بات سن لے کہ اللہ تعالیٰ نے نہایت لطف و مہربانی سے بندے کو خطاب کر کے فرمایا تھا کہ ہم شاہرگ سے بھی زیادہ بندے کے قریب ہیں تو یاد رکھ کہ اللہ تعالیٰ کے حکم اور فرمان میں کوئی کسر نہیں یقیناً اللہ ہر لحظہ بندہ کے پاس رہتا ہے مگر بندہ اس سے غافل ہے۔

از ما بطلب ہر آنچہ داریم

در ہستی من بجز بقا نیست

ترجمہ: اے دوست مانگ لے جو چاہتا ہے مانگ لے جو کچھ ہمارے پاس ہے کیونکہ ہماری ذات میں سوائے بقا کے کچھ نہیں ہمارے پاس فنا نام کی کوئی شے نہیں بقا ہے بقا مانگ لے۔

دیوان حضرت علی احمد صابر کلہری 146

در روزِ ازل السُّست گفتمند

گفتم بلا غیر بلا نیست

ترجمہ: اے بندے یاد کر کہ اللہ نے تجھے پیدا فرمایا تو تجھ سے پوچھا تھا کہ تیرا رب کون ہے؟ تو بندے کی رُوح نے عرض کیا اے اللہ یقین سے کہتا ہوں کہ تو میرا رب ہے بندے نے مثبت میں جواب دیا اور کہا مجھے کوئی غم اور فکر ہرگز نہیں کیونکہ تو میرا رب ہے۔

در پیکر فانیم نظر کن

جز ما غم و درد آشنا نیست

ترجمہ: اے بندے اپنے پیکر میں نگاہ کر اور اپنے رب کو تلاش کر کیونکہ تیرے پیکر میں اللہ کی ذات کی بقا ہے لیکن ہم انسان ایسے ہیں کہ اس حال کے ہوتے ہوئے بھی غم و درد کے سوا کچھ نہیں پاتے۔

این دل کہ درونِ سینہ دارم

جز با غم و درد آشنا نیست

ترجمہ: اے دوست یاد رکھ کہ یہ دل جو ہم اپنے سینہ میں رکھتے ہیں سوائے درد و غم کے اور کچھ نہیں جانتا اسے ہر لحظہ یا آخرت کا غم یا دنیا کے غموں سے نجات نہیں ہے۔

در هر دو جهان بجانِ پاکت

جز صابر تو ترا گدا نیست

ترجمہ: اے بندے تیری جان اللہ نے پیدا فرمائی وہ پاک ہے کیونکہ خود اللہ نے اسے



دیوان حضرت علی احمد صابر کلہری رحمۃ اللہ علیہ 147

بنایا ہے تجھے دونوں جہاں میں جانِ پاک رکھا۔ لیکن اے صابر رحمۃ اللہ علیہ تُو تو  
ہر لحظہ گداگروں کی مثل ہے۔ اے صابر رحمۃ اللہ علیہ تجھ سا دونوں جہاں میں  
مانگنے والا کوئی نہیں ہے۔

.....☆.....☆.....☆.....

بیخبر از خویش شود زہر چہ مست  
زانکہ توئی محرم سرِّ السُّت  
ترجمہ: اے دوست! سن لے جو کوئی ہر چیز سے مست ہوتا ہے تو وہ اپنے آپ سے  
بے خود ہو کر رہ جاتا ہے کیونکہ تُو تو اللہ کے اس راز سے آشنا ہے جو اللہ نے  
فرمایا تھا کون ہے تیرا رب؟ تو بندے نے اللہ کے روبرو کہا تھا کہ تُو میرا رب  
ہے بندے اس امر کے راز سے بھی تُو آگاہ ہے۔

طالب مائی اگر از صدق دل  
درد میرا زود ییاد رب است  
ترجمہ: اے بندے جو تُو موت کا طالب ہے اور صدق دل سے یہ مانگے تو ہمیں درد ہوتا  
ہے رب کی یاد میں میرا درد ہے یعنی میں اپنے رب کو ہر درد و غم میں یاد کرتا ہوں۔

خاک صفت پاش اگر عاشقی  
راہ نیابد بن ما خود پرست  
ترجمہ: اے دوست اگر تیرے دل میں عشق و محبت ہے تو خاک ہو کر رہ جا کیونکہ  
ہمارے ہاں خود پرستوں اور تکبر کرنے والوں کو راہ نہیں ملتی ہے اللہ کی ذات  
کے طالب متکبر لوگ نہیں ہو سکتے۔



دیوان حضرت علی احمد صابر کلیری رحمۃ اللہ علیہ 148

رہ بسلامت نہ برو ہیچ کس

زانکہ کس از نفس پرستی ترست

ترجمہ: اے بندے اُس آدمی کو سلامتی کا رستہ نہ ملا جو نفس پرست رہا اور اُس کا دل

اس سوچ میں رہا کیونکہ سلامتی تو خاکساری میں ہے نہ کہ اترانے اور بڑائی

اپنانے میں۔ رسول اللہ ﷺ نے بھی یہ ارشاد فرمایا تھا کہ ”فقر میرا

فخر ہے“ پس خاکساری میں بڑائی ملتی ہے۔

می نتوان وید رخ خوب تر

طلعت رویت رہ نظارہ بست

ترجمہ: اے دوست! حسین چہرہ کا جمال نہیں دیکھا جاسکتا ہے لیکن تیرے حُسن کے

جمال نے مجھے دوسرے سارے نظارے دیکھنے سے ہٹا دیا۔

ایدل اگر عاشقی از روے صدق

نیستی آورد کہ شوی جملہ هست

ترجمہ: اے دل اگر تو کسی سے عشق کرتا ہے اور سچا عشق رکھتا ہے تو ٹھیک اور اگر

صدق و صفا نہیں تو تو کچھ بھی نہیں ہے۔

دل بسر کوئی تو مستی نمود

غمزئہ شہوخ تو سر دل شکست

ترجمہ: اے محبوب میرے دل نے تیرے کوچہ میں آکر مستی اختیار کی اور مست ہو

گیا۔ گویا تیری آنکھ کا اشارہ ایسا تھا کہ میرا دل ٹوٹ کر رہ گیا میں تیرے ابرو  
کے اشارہ پر دل ہار گیا اور آؤرہ دل ہو گیا۔

بہادئہ از جنام می ات خوردہ ام

مست شدم مست شدم مست شدم مست

ترجمہ: اے دوست! میں نے تیری دید کی شراب کا ایک جام پیا ہے جس سے مجھے  
مستی آگئی میں مست و مدہوش و بے ہوش ہو گیا۔

صابر شوریدہ بصد آرزو

کوہ صفت بر سر کویت نشست

ترجمہ: صابر رحمۃ اللہ علیہ کو اے محبوب تو نے شوریدہ و مست کر دیا ہے وہ اب تیری  
گلی کے سرے پر پہاڑ کی مثل بے حس و حرکت بیٹھ رہا ہے۔

☆.....☆.....☆.....

شراب وحدتِ جام شریعت

کشیدم من چو مستانِ طریقت

ترجمہ: اے محبوب! وحدت کے شراب کا جام شریعت کا جام ہے۔ یعنی جو وحدت  
کے قائل ہیں وہ شریعت کے احکام پر ہیں۔ میں نے یہ شراب کا جام ایسے  
پی لیا ہے جیسے طریقت کے کار بند مست لوگ پیتے ہیں۔ یعنی طریقت اور  
وحدت ایک ہی حوض کے جام ہیں۔

دیوان حضرت علی احمد صابر کلیری رحمۃ اللہ علیہ 150

بہر سوچوں نظر افتاد والہ

ندیدم من بجز سر حقیقت

ترجمہ: اے محبوب! اللہ گواہ جب میری نگاہ ہر طرف اٹھی تو میں نے سوائے حقیقت کے کچھ نہ پایا۔ یعنی مجھے شریعت پر کاربند ہونے پر ہر طرف حقیقت ہی حقیقت نظر پڑی۔

بسر لامکان از نفس ہستی

رہے یابی بسودائے محبت

ترجمہ: اے دوست! تو اپنی ذات میں سے ہی لامکان کا راستہ پاسکتا ہے وہ راستہ یقیناً محبت کا سودا ہے۔ اگر محبت ہوگی تو نفس کے ذریعہ اپنی ذات میں مقام لامکان پالے گا۔

اگر عاصی و گرناجی ست بگذر

مکن باہیچکس زین رہ ملامت

ترجمہ: اگر تو گنہگار ہے یا بے دین ہے جو بھی ہے سارے افکار چھوڑ دے۔ میں ایک بات کہوں گا کہ کسی کو کوئی ملامت نہ کر کسی کی بُرائی مت بیان کر یا اُس کے لئے بُرائی نہ بول۔

بفعل و حال قال مصطفیٰ باش

کہ ہست ایس پیشہ اہل سلامت

ترجمہ: اے بندے سن تو اپنا ہر فعل اور اپنا حال حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان



کے مطابق کر لے۔ اگر ایسا ہو جائے تو یہ راہ ہی سلامتی پانے والوں کی راہ ہے۔ اسی میں سلامتی اور بھلائی ہے۔

بِـرُوزِ حِشْرِ مِی آید بـِـکـارِ  
زبـِـد کـردن ز کـردار نـدامت  
ترجمہ: اے دوست! اگر تیرا ہر فعل اور حال سب مصطفیٰ علیہ السلام کے مطابق ہو گیا تو  
یہی کچھ تمہیں روزِ حشر کام آئے گا۔ کیونکہ یہ فعل اچھا ہے ورنہ بُرے کام  
کرنے سے اور بُرے کردار سے اُس دن شرمندگی ہوگی۔

چو صابر بیخبر از خویشتن شو  
کہ تا یابی رہ کوئے خرامست  
ترجمہ: اے بندے صابر رحمۃ اللہ علیہ کی مثل تو اپنے آپ کو بھول جا اپنی میں ختم کر لے  
تاکہ اُن کے آرام دہ کوچہ گلی کی راہ پر چل سکے۔ یعنی جو اپنی تکبر کی زبان بند کر  
لے اُسے اللہ اور شافعِ محشر علیہ السلام کے حضور حاضری کی سعادت نصیب ہوگی۔



کسی کہ عشق ندارد زبد گھر سنگ ست  
بطالبان محبت ہمیشہ در جنگ است  
ترجمہ: اے دوست سُن لے کہ جس دل میں عشق نہیں ہے وہ تو ایک بداصل پتھر  
ہے۔ انسان یا جاندار نہیں ہے محبت کرنے والے طالبوں سے اُسے  
ہمیشہ جنگ رہتی ہے۔

دیوان حضرت علی احمد صابر کلہری **152**

مراں روز ازل تا ابد ہزاراں شکر

کہ دامن غم عشقت ہمیشہ در جنگ ست

ترجمہ: میں روز ازل سے آخر دن تک اللہ کا ہزاروں بار شکر ادا کرتا ہوں کیونکہ تیرے  
ساتھ جس کی محبت اور عشق ہو گیا لوگ اس سے ہمیشہ برسرِ پیکار رہا کرتے ہیں۔

ہزار جان برد از کف بیزم اہل دلاں

بگوشِ دل شنواز ذوقِ نغمہ جنگ ست

ترجمہ: وہ اہل دل کی مجلس سے اُن کی ہتھیلی پر رکھی ہزاروں جانیں لے کر بھاگ گیا۔

اے دوست تُو دل کے کانوں سے شوق سے سُن لے کہ اُس کیلئے نغمہ یا گیت

ایک گرفت ہے جب وہ نغمہ الایے تو سننے والے گرفت میں آ جاتے ہیں۔

خیال می نرسد در حریم تو جاناں

چگونہ وصل بیابم کہ راہِ پُرسنگ ست

ترجمہ: اے میرے محبوب میرا خیال تیرے مقدس حرم تک نہیں پہنچ سکتا ہے میں کس

طرح تجھ سے مل سکتا ہوں کہ یہ راستہ سنگِ خار سے بھرا پڑا ہے۔

ظلم غمزنہ شوخت رہ ملامت را

خدا پناہ دہد زان کسی کہ سرہنگ ست

ترجمہ: تیری شوخ نظر دید یا آنکھ کی دید پر بڑی ملامت ہوتی ہے لوگ ملامت

کرتے ہیں کہ تم کیا غلط کام کر رہے ہو۔ اللہ ایسے لوگوں سے بچائے کیونکہ

وہ لوگ تو ایسے ہیں جیسے سپاہی جو لوگوں کو باز رکھنے پر مامور ہوتے ہیں۔



کسی کہ نیست در اجامہ پارہ از سر درد

چگونہ جان بدہد زانکہ این گران سنگ ست

ترجمہ: وہ جس نے اس سر دروی میں اپنا جامہ پارہ پارہ نہ کر لیا ہو۔ تو وہ کیسے جان دے گا کیونکہ یہ کام یعنی کسی کو جان پیش کرنا دل پر پتھر باندھنے سے ہو سکتا ہے یہ عام آدمی کا عمل نہیں۔

نمیرسد بکمالات عشق ای صابر

ہراں کسیکہ ز خواری عشق ورننگ ست

ترجمہ: اے صابر رحمۃ اللہ علیہ وہ بندہ عشق کی منزل میں کمالات کے درجہ کو نہیں پہنچ سکتا۔ جس نے عشق میں پڑ کر ذلت و خواری اور اپنی عزت کو برباد نہ کیا ہو۔ گویا کہ عشق میں پڑنے والوں کی لوگ عزت و قدر نہیں کرتے انہیں دوسروں کے ہاتھوں ذلیل و خوار ہونا پڑتا ہے۔



ظہور عشق سر لامکانی ست

جمالِ حسن نور جاودانی ست

ترجمہ: اے دوست تُو نے کہ عشق کا ظہور لامکان کا بھید ہے۔ کسی حسین کا دیدار نور جاودانہ ہے یعنی عشق کا میدان لامکان تک ہے اور کسی نیک حسین کا دیدار ہمیشہ کا نور پانا ہے۔



اگر تو عاشقی نبشین بصد ذوق

بکنج غم متاع شادمانی ست

ترجمہ: اگر تجھے کسی کا عشق ہو گیا تو سینکڑوں ذوق و شوق سے بیٹھ جا کیونکہ غم کا کونہ

اختیار کر کے بیٹھ رہنا ہمیشہ کی خوشی بھرا سرمایہ پانا ہے سچی محبت ہمیشہ کی

سدا بہار دولت پانا ہے۔

انانیست نمی گنجد دران بزم

کہ بے ہستی در انجا زندگانی ست

ترجمہ: اُس کی بزم میں غرور و تکبر کرنا زیب نہیں دیتا ہے بلکہ اُن کی محفل میں تو بے

حیثیت ہو کر جانا ہی زندگی پانا ہے عشق کی بھاری منزل میں تکبر کرنا اور بڑا

بنا زندگی نہیں شرمندگی ہے پس عاجز بن جا۔

مرا روئے غم و غربت بصد ذوق

بحق من کمال مہربانی ست

ترجمہ: مجھے اُن کی محفل میں جانا اور وہاں کا غم اٹھانا اور اجنبی پن میں رہنا ہزار بار

ذوق و شوق سے پسند ہے اُن کا مجھے اس حال میں قبول کر لینا اُن کی کمال

مہربانی اور احسانِ عظیم ہے۔

بجز حرفے نداند ہیچ مردے

کلام عاشقانِ دربی زبانی ست

ترجمہ: کسی کو کوئی حرف تک معلوم نہیں ہوتا یا کوئی ایک حرف بھی نہیں جانتا ہے

کیونکہ عاشقوں کا کلام تو معشوق و محبوب کے پاس بے زبان ہو جاتا ہے یعنی کوئی عاشق محبوب کی خدمت میں حاضر ہو کر لب کشائی نہیں کرتا۔ اُس کا کلام تو محبوب کی دید کرتے رہنا ہوتا ہے۔

نشانِ عاشقان ہرگز نیابی

نشانِ عاشقان در بے نشانی ست

ترجمہ: اے دوست تجھے عاشقوں کی نشانی اور پتہ ہرگز نہیں ملے گا۔ کیونکہ عاشقوں کی نشانی اُن کے لاپتہ ہونے میں ہے جیسے لامکان کو دیکھا نہیں جاسکتا ایسے ہی عاشقوں کے نشان کو لامکان کی مثل پاسکتے ہیں۔

بہ بحرِ فکر یکدم آشنا شو

کہ سیرم سر بسر بحرِ معافی ست

ترجمہ: اے دوست تُو فکر کے سمندر سے فوراً آشنا ہو جائے یعنی عالمِ استغراق میں رہ کیونکہ میری سیر اور میرا سفر بحرِ معافی میں ہے جس نے سوچا اور انصاف کیا وہ مطلب پا گیا۔

بیاضا صابر برد گھر صادق تو

بکونے دلبرانِ راہِ نہانی ست

ترجمہ: اے صابر رحمۃ اللہ علیہ آ اور اس مطلب کو حاصل کرنے لے اگر تیرا صدق کامل ہے تو تجھے معلوم ہونا چاہیے کہ محبوب لوگوں کی گلی کا راستہ پُر اسرار ہے۔

دیوان حضرت علی احمد صابر کلہری **156**

اُسے پانے کیلئے صدق و صفا کی صفت ہونا لازم ہے تب جا کر کسی محبوب کی  
گلی کی راہ اختیار کی جاسکتی ہے۔

.....☆.....☆.....☆.....

اگر خواہی کنی باحق کلامات  
بخوان قرآن دین گیران مرادات  
ترجمہ: اے دوست اگر تو چاہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ سے ہم کلام ہو تو قرآن پڑھ۔ اس  
سے تجھے دین ملے گا اور بامراد ہوگا۔

بیا از من طلب مستی بے کیف  
خراباتم خراباتم خرابات  
ترجمہ: اے دوست آ اور مجھ سے مستی حاصل کر اور وہ بھی بے کیف مستی ہے کیونکہ میرا  
دل تو ویرانہ ہے ویرانہ اور صرف ویرانہ اس میں کوئی کیف و نشاط نہ ملے گا۔

زمن تو ہر چہ میخواہی بیابی  
کراماتم کراماتم کرامات  
ترجمہ: اے دوست میرے پاس آ اور جو تو چاہتا ہے حاصل کر لے کیونکہ میرا دل  
کرامات کا خزانہ ہے کرامات کا خزانہ اس میں سوائے اس کے کچھ نہ ملے گا۔

شوم اندر زمین عشق پیدا  
نباتاتم نباتاتم نباتات  
ترجمہ: اے دوست میں عشق کی زمین میں پیدا ہوا ہوں میرا خیر عشق ہے مجھ سے سراپا جو  
نباتات پیدا ہوگی وہ بھی میرے جیسے ہی ہوگی پس آ اور مطلب حاصل کر لے۔



دیوان حضرت علی احمد صابر کلہری **157**

مرا دریا اب اگر خواہی  
کمالاتم کمالاتم کمالات  
ترجمہ: اے دوست اگر تو سلامتی کا خواہاں ہے تو مجھ سے ربط رکھ لے۔ تو سراپا سلامتی ہو جائے گا کیونکہ میرا وجود سراپا کمالات ہے کمالات کا خزانہ اور کمالات کا مخزن۔

نہان اسرار عشق آموز از من  
خفیاتم خفیاتم خفیات  
ترجمہ: اے دوست تو مجھ سے عشق کے اسرار نہانی آکر سیکھ لے۔ کیونکہ میری ذات سراپا مخفی خزانہ ہے مخفی حال و قال اور مخفی اسرار سے میری ذات پُر ہے۔  
تو غفارے بیامردان ز صابر  
خطیاتم خطیاتم خطیات  
ترجمہ: اے میرے اللہ تیری ذات غفور اور رحیم ہے تو مجھے معافی دے دے۔ میں تیرے در پر اپنا حال لے کر آیا ہوں میں سراپا خطا ہوں خطاؤں کا پتلا ہوں اور خطا دار ہوں معافی دے دے۔



شراب بیخودی خوردم ز جامت  
فتادم از سر مستی بدامت  
ترجمہ: اے میرے محبوب میں نے تیرے جام یا پیالے سے بے خودی کی شراب نوش کی جس کی وجہ سے میرا سرمستی کی حالت میں تیرے دامن پر گر پڑا۔

بچو گان ارادت از سر ذوق

ربو دم از ہمہ گوئے سلامت

ترجمہ: میں بڑے ذوق شوق سے ارادہ کر کے عقیدت سے چوگان کھیلا اور میں نے

یہ کھیل اور اس کا گیند سب سے چھین لیا یعنی عشق کے میدان میں میں نے

چوگان کھیلا اور بازی جیت گیا۔

اگر خواہی کمال عشق و مستی

مکن براہل زین رہ ملامت

ترجمہ: اے دوست اگر تو عشق کے میدان میں کمال درجہ کی مستی چاہتا ہے تو اہل دل

پر ملامت کرنے کی عادت سے باز رہ کیونکہ عشق کی دنیا والوں پر طعن و

لامت کرنا نا اہل و بے شعور لوگوں کا کام ہے۔

کمال عشق رانیست انتہائے

مشو مغرور بر سر کرامت

ترجمہ: اے دوست عشق کی منزل میں کمال حاصل کرنے کی کوئی انتہا نہیں ہے پس

تجھے چاہیے کہ تو اپنے کرامت و عجیب حال پر مغرور نہ ہو۔ عشق کی واردات

ہر کسی کی دوسرے سے مختلف ہوتی ہیں اور عجائب و کرامات بھی ایک

دوسرے سے مختلف ہوتے ہیں۔



دیوان حضرت علی احمد صابر کلہری 159

اگر خواہی کہ گردی محرم عشق

دلت پُر کن ز سودائے محبت

ترجمہ: اے دوست اگر تُو یہ چاہتا ہے کہ عشق کے رموز سے آشنا ہو جائے تو اپنے دل میں محبت کا سودا بھر لے تاکہ تو اس میدان میں آجائے اور پھر وارداتِ عشق کے رموز کی آگاہی میں کوشاں ہو۔

بیابانی راہ در اہل سلامت

ز سر تا پا اگر گروی ندامت

ترجمہ: اے دوست اگر تجھے اہل سلامت و عافیت کی محفل نصیب ہو جائے تو بہت بہتر ہے اور اسے اپنی خوش بختی گردان تجھے سر سے پاؤں تک شرمندگی ہونی چاہیے کیونکہ تُو نے یہ سعادت اہل سلامت کے وسیلہ سے حاصل کی۔

اگر ندامت بگوش صابر افتد

دل و جان را فدا ساز بنامت

ترجمہ: اے دوست دہربان اگر تیرا نام صابر (رحمۃ اللہ علیہ) کے کانوں میں پڑ جائے تو وہ تیرے نام کی آواز پر اپنا دل اور جان قربان کرتا ہے وہ دل و جان سے تیرا جان نثار ہے۔

☆ ☆ ☆

جلوۂ نور حقیقت بر رخ من ظاہر ست

شاہد ست و باطن ست و غائب ست و حاضر ست

ترجمہ: اے میرے رب تعالیٰ تری ذات کا جلوہ میرے چہرہ سے ظاہر ہے سچ یہ



ہے کہ تیری ذات شاہد ہے باطن میں موجود ہے غائب میں باقی ہے تو ہر جا  
حاضر و ناظر ہے۔

سرّ اشیا را اگر خواہی کہ بینی در جہاں

چشم دل بکشاد بنگر ہرچہ خواہی ظاہر ست

ترجمہ: اے دوست اگر تو موجودات دنیا کے بھید سے آشنائی چاہتا ہے تو چل پھر کر

دنیا دیکھ لے ﴿فیرونی الارض﴾ یعنی دنیا جہاں میں چل پھر کر دیکھ لے تو

اس منظر سے لطف اندوز ہونے کیلئے دل کی آنکھ کھول اور دیکھتا رہ جو کچھ تو

چاہتا ہے تو اُس سے شناسا ہو جائے گا۔

کے تواند دید چشم غرّہ نور وجہ او

تابش مہرِ رُخ او حُسن خود راسا ترست

ترجمہ: اے محبوب تیرے نور بھرے چہرہ کو جو چاند ماہ کے پہلے دن نکلتا ہے اُسے

کیسے آنکھ دیکھ سکتی ہے کیونکہ جب اُس کے حسین و جمیل چہرہ کی نورانیت کو

اُس کے حُسن نے خود چھپا رکھا ہے۔

روح قالب از صفات ذات حق دار و نشان

ہر کہ زین رہ منکرست آن رہ مریم آمرست

ترجمہ: اے بندے انسانی جسم میں روح اللہ تعالیٰ کی ذات حق کا نشان ہے اور جو

اس سے انکار رکھتا ہے وہ گویا گستاخ مرد ہے۔

دیوان حضرت علی احمد صابر کلہری رحمۃ اللہ علیہ 161

ہر کسی را جلوہ خود می نمایم مختلف

در ہمہ اشیاء شہود وحدت ما قادرست

ترجمہ: ہر جسم میں اللہ تعالیٰ کا جلوہ مختلف صورت میں نظر پڑتا ہے اے بندے جان لے کہ ہر ایک شے میں اللہ کی وحدت کا نشان موجود ہے وہ ہم پر ہر امر میں قادر و با اختیار ہے۔

انچہ اندر لوح محفوظ ست می بینم عیاں

کے شود پنہاں زمن در چشم من حق ناظرست

ترجمہ: جو کچھ بھی لوح محفوظ میں اللہ نے رکھا ہے میں اُسے واضح طور پر دیکھ لیتا ہوں یہ چیزیں کیسے مجھ سے پوشیدہ رہ سکتی ہیں وہ سب کچھ میری آنکھوں میں واضح نظر پڑ رہی ہیں۔

عاقبت واقف شود از سر حال ہر کسے

ہر کہ از شب تا سحر در کوئی عشقت ذا کرست

ترجمہ: اللہ تعالیٰ کی ذات اقدس وہ ذات ہے جو آخر ہر شے کے ہر بھید سے آشنا ہے جو کچھ تو یا میں جو بھی کہے اُس کا بیان اُس کے عشق سے بیان کیا جاتا ہے۔

در دلم عصیاں ندارد راہ تا روز جزا

زانکہ دل را حق تعالیٰ حافظ ست و ناظرست

ترجمہ: میرے دل میں قیامت تک کوئی گناہ داخل ہونے کی راہ نہ پائے گا کیونکہ میرے دل کی حفاظت خود اللہ تعالیٰ فرما رہا ہے اور وہ میرے دل کو دیکھتا ہے۔

گر بخواہی نور عرفان چشم دل را یار کن

مصدر سرّ الہی ہر دو عالم صابرست

ترجمہ: اے بندے اگر تو اللہ تعالیٰ کے نور کا عرفان حاصل کرنا چاہتا ہے تو اپنے دل

کی آنکھ سے دوستی بنالے کیونکہ صابر رحمۃ اللہ علیہ اللہ تعالیٰ کے بھید و اسرار کا

منبع تیری ذات ہے۔

.....☆.....☆.....☆.....

بدہ بادۂ ناب از جام وحدت

شوم مست بیخود بہ بزم محبت

ترجمہ: اے میرے محبوب مجھے اپنے ہاتھ سے وحدت کے جام سے خالص شراب

پلا دے تاکہ میں محبت کی محفل میں بے خود اور مست ہو کر رہ جاؤں یعنی

میرے حال پر وحدت کے اثر سے حال و قال بدل جائیں۔

کمال از چہ حاصل شود در رہ دین

بیاد برو بر صراط شریعت

ترجمہ: دین کے راستہ میں کس چیز سے کمال حاصل ہو جائے پس تو مجھے یاد رکھ اور

شریعت کی راہ پر گامزن کر دے۔

ندارم نظر بر رخ متاہ و خورشید

منم شمع نور صفائی حقیقت

ترجمہ: میں چاند اور سورج پر نظر نہیں کرتا ہوں میں نور کی شمع ہوں اور حقیقت کی صفائی والا



دیوان حضرت علی احمد صابر کلیری رحمۃ اللہ علیہ 163

اگر گوہر را ز خواہی زمن خواہ  
منم گوہر از کان نور نبوت  
ترجمہ: اگر تجھے کسی گوہر یا موتی کی طلب ہے تو مجھ سے مانگ کیونکہ میں خود نبوت کے  
نور کی کان کا موتی ہوں یعنی حسنی حسینی سید ہوں میں نبوت کے گھر سے پیدا ہوں۔

اگر يك رہ از تو نظر بر من افتدا  
شوم در هر دو عالم ز اهل سعادت  
ترجمہ: اگر ایک بار بھی آپ کی نگاہ کرم میرے جسم پر پڑ جائے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تو  
میں دونوں جہاں میں خوش نصیب ہو جاؤں گا۔

مدہ خویش را در کفِ نفس بدکیش  
مکن تا تو هستی ظہورِ کرامت  
ترجمہ: اے اللہ کے نیک و پارسا بندے اپنے آپ کو بد خصلت اور بد مذہب کے  
حال میں نہ ملا۔ ایسا ہرگز نہ کر کیونکہ اگر تو میری سُنے گا تو یقیناً تجھ سے کرامات  
کا ظہور ہوگا یعنی اولیاء کرام رحمۃ اللہ علیہم اجمعین اور اولادِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
سے ہمیشہ اچھے حال میں ہونے پر کرامات ظاہر ہوتی رہتی ہیں۔

پشیمان شوا ز ہر چہ کردی بسودا  
بنہ سر بزانوے از ندامت  
ترجمہ: اے بندے جو کچھ تُو نے سودایا وہم سے غلط کام کئے ہیں ان پر شرمندہ ہو اس  
شرمندگی کے عالم میں اپنا سر شرم سے اپنے گھٹنوں پر رکھ کر روادور عاجزی کر۔

دیوان حضرت علی احمد صابر کلہری رحمۃ اللہ علیہ 164

بریں عمر فانی مشو غرہ یکدم

کہ تاراه یابی بکنج غرامت

ترجمہ: اے بندے اپنی اس فنا ہونے والی زندگی پر مغرور نہ ہوتا کہ تجھے اپنے نقصان کی تلافی کرنے کی راہ مل جائے اور تیری اپنی غلطیوں اور گناہ پر توبہ کی قبولیت جلد مل جائے۔

یقین وان یقین دان چو صابر یقین دان

کہ نیست اندرین دھر جائے اقامت

ترجمہ: اے دوست تو یقین سے میری بات مان مجھ پر یقین کر اور صابر رحمۃ اللہ علیہ کی مثل یقین والا ہو جا کیونکہ اس دنیا میں بے یقینی رکھنے والوں کیلئے کوئی جائے پناہ نہیں ہے۔

.....☆.....☆.....☆.....

عشق تو عیشِ شادمانی مساست

مایہ عمر جاودانی مساست

ترجمہ: اے محبوب تیرا عشق اور محبت ہماری ہمیشہ ہمیشہ رہنے والی خوشی کا باعث اور وجہ ہے اور تجھ سے پیار کا معاملہ ہماری ہمیشہ رہنے والی عمر کی خوشی کا باعث ہے۔

نتوان زیست بے سرکویت

باد کوئی تو زندگانی مساست

ترجمہ: اے محبوب تیری گلی میں بے ہوش ہو کر گر جانا زندگی نہیں ہے تیری سرپرستی اور ہم پر شفقت بھری نگاہ رکھنا ہے ہماری زندگی کا موجب ہے۔



دیوان حضرت علی احمد صابر کلیری رحمۃ اللہ علیہ 165

پردہ برافگن از رخ زیبا

گر ترا ذوق خونفشانی ماست

ترجمہ: اے محبوب دوست اپنے حسین و جمیل چہرہ انور سے پردہ ہٹا دے ہم تیرا دیدار کر لیں اور گر تجھے ہمارا خون بہانے کا ذوق و شوق ہے تو ازراہ مہربانی اپنے رخ زیبا سے پردہ ہٹاتا کہ تو بھی راضی ہم بھی خوش۔

شب درد ترا چہ شرح و ہد

شور عشق تو یار جانی ماست

ترجمہ: اے محبوب ہماری وہ رات جو ہم دکھ درد میں بسر کر دیتے ہیں تجھے اُس کی تفصیل اور مکمل کہانی کیا حال بتائے آپ سے عشق کا شور اور آوازہ ہماری جان کا ساتھی ہے۔

بے عبادت شاہدت صابر

کز ازل بر تو مہربانی ماست

ترجمہ: صابر رحمۃ اللہ علیہ عبادت میں آپ کا شاہد و گواہ ہے روزِ ازل سے تیرے ساتھ محبت کرنا ہماری مہربانی کی دلیل ہے یعنی ہمارا تمہارا ساتھ ایک مہربانی کا نشان ہے۔





دیوان حضرت علی احمد صابر کلپری رحمۃ اللہ علیہ 166

ماہ و مہراز رخ تو حیران ست

بر جمال تو حسن قربان ست

ترجمہ: اے محبوب تیرے چہرہ انور کے جمال پر چاند اور سورج بھی حیران ہیں وہ تیرے جمال و حسن پر قربان ہوتے ہیں۔

درہوائے رخ تو از سر درد

چشم من ہمچو ابر گریاں ست

ترجمہ: تیرے جمیل چہرہ سے ہو کر آنے والی ہوا میں درد کا ایک بھید پوشیدہ ہے اسی وجہ سے میری آنکھ بادل کی مثل رو رہی ہے۔

بر سر کوئے تو روز ازل

دست ہر فرد و گریباں ست

ترجمہ: پہلے ہی روز سے تیری گلی کے کونہ پر پہنچتے ہی ہر کسی کا ہاتھ اپنے گریبان کو جاتا ہے یعنی جو کوئی تیری گلی میں تیری دید کو گیا وہ تیرے حسن کی زنجیر کا اسیر ہو کر رہ گیا۔

گرد و از تاب روئے توئی تاب

گرچہ خورشید ماہ تابان است

ترجمہ: اے محبوب تیرے چہرہ کی آب و تاب سے ہر چیز میں تاب و جمال آ گیا اگرچہ سورج جہاں کو تاباں کرتا ہے لیکن تیرے جمال و تاب سے جہاں میں روشنی اور تابانی آئی۔

دیوان حضرت علی احمد صابر کلیری رحمۃ اللہ علیہ 167

بر مرا دود کون می خندد

هر که در ملک داد سلطان ست

ترجمہ: جو کوئی انصاف کے ملک میں بادشاہ بنا بیٹھا ہے وہ بھی میرے خاندان پر ہنستا ہے بھلا بتا وہ کون ہے؟

بحر عشق تو دردم جوشید

چشمہ هایش چو آب حیوان ست

ترجمہ: اے محبوب میرے دل میں ترے عشق نے جوش مارا اُس سے آبِ حیات ان جیسے چشمے پھوٹ نکلے ہیں۔ جن سے سیراب ہونے والے تاقیات زندہ و سلامت رہیں گے۔

هر چه در کون وور مکان دیدم

جلوئہ نور ذات یزدان ست

ترجمہ: اے محبوب میں نے کون و مکان میں نگاہ ماری اور دیکھا مجھے ہر شے میں اللہ تعالیٰ کی ذات پاک کا نور جلوہ مارتا نظر آتا ہے۔

ور همه کائنات از سر لطف

مظہر سر ذات ایشان ست

ترجمہ: اے محبوب اللہ کی ساری کائنات میں اُس کی ذات کا لطف و کرم کا بھید موجود ہے اور ہر چیز میں مجھے اللہ کی ذات اقدس کا راز نظر پڑا ہے۔

لذتِ درد کے دھند اور

ہر کہ در آرزوئے درمان ست

ترجمہ: اے محبوب اے لذتِ درد کون دیتا ہے جو اپنے درد کے علاج کا آرزو مند

ہے جیسے دردِ عشق ہو وہ اُس کا علاج طلب نہیں کرتا اور جو طلب کرے اُسے

لذتِ درد کون دیتا ہے۔

دشمنی ہائے کس ضرر نکند

ہر کرالطف تو نگہبان ست

ترجمہ: اے دوست اُس بندے کو دشمنی سے کوئی ضرر و نقصان نہیں ہوتا ہے جس پر

تیری شفقت نگران اور پاسبان ہو اُس پر دشمن حاوی نہیں ہو سکتا۔

از کمالات احمد و محمود

ذاتِ پاک تو چون سلیمان ست

ترجمہ: اے محبوب احمد و محمود علیہ السلام کے کمالات و احسانات کی بدولت تیری ذات

پاک حضرت سلیمان علیہ السلام کی مثل تاجدار ہو گئی ہے۔

رحم بر حال او بکن یارب

صابر از کردہا پشیمان ست

ترجمہ: اے اللہ اُس بندے پر اپنا رحم و کرم فرما دے صابر رحمۃ اللہ علیہ اپنے اعمال کی

وجہ سے پریشان و شرمندہ ہے۔





دیوان حضرت علی احمد صابر کلہری 169

ہر کس کہ درین جہان فانی ست

در بحر محیط زندگانی ست

ترجمہ: اے بندے سن لے یہ دنیا فانی ہے جہاں فانی ہے ہر جاندار جسے زندگی ملی ہے فانی ہے یہ جہاں فانی ہے

حالِ دل خود نمتیوان گفت

در کشمکش و غم نہانی ست

ترجمہ: اے سننے والے سن لے کہ اپنے دل کا حال کہایا بیان نہیں کیا جاسکتا ہر کوئی کوشش میں ہے اور پوشیدہ غم میں ہے۔ یعنی اس دنیا میں ہر کوئی مصروف ہے اور اسے غم و الم نے گھیر رکھا ہے۔

کار تو بروز محشر آید

شائستگی کہ در جوانی ست

ترجمہ: اے بندے روز قیامت کو تیرے اعمال سامنے رکھے جائیں گے اور تیرے جوش و جوانی کی اچھائی تجھے دکھائی جائے گی یعنی قیامت کے روز اعمال کا محاسبہ ہوگا جوان وہ ہوگا جس کے اعمال میں اچھائی ہوگی۔

گر نکتہ عشق را بخوابی

دانی کہ کلام بے زبان ست

ترجمہ: اے بندے اگر تو عشق کے نکتہ اور رمز کو پڑھ لے تو تجھے معلوم ہو جائے کہ

کلام بے زبان ہے عشق میں بندہ اپنے محبوب کے سامنے نہیں بول سکتا  
عاشق محبوب کے سامنے نہیں بولتے۔ اُن کی نظروں سے کلام ہوتا ہے پڑھا  
اور پڑھایا جاتا ہے۔

از خویش نہاں نشین خلوت  
زین خلوت خاص لا مکانی ست  
ترجمہ: میرا اللہ ہم سے پوشیدہ بیٹھا ہے وہ ہم میں ہم نشین ہے اُس کی خلوت خاص  
اور لا مکان ہے اللہ کی ذات ہم میں موجود ہے وہ ہم سے پوشیدہ ہے اُس کا  
مقام لا مکان ہے جسے کوئی دیکھ نہیں سکتا۔

در من تو موجو نشان ہستی  
نور دل مازبی نشان سی ست  
ترجمہ: اے بندے میری ذات میں اُس ذات کی حقیقت تلاش نہ کر بلکہ ہمارے  
دل میں جو نور ہے وہ اللہ کا ظہور و نشان ہے اُسے دیکھ اور اُس سے درس لے  
تا کہ تو فہیم ہو جائے۔

در عالم کائنات ذات  
یکسر ز نشان مہربانی ست  
ترجمہ: اے بندے تیری ذات کا وجود اس عالم کائنات میں موجود ہے اور یہ نشانی  
اور تیرا وجود اور ذات کا ہونا اُس کی خاص مہربانی سے ہے۔

صابر ز ازل بذات خوبت

بسادرد و غم تو یار جانی ست

ترجمہ: اے صابر رحمۃ اللہ علیہ تیری ذات اصل اچھائی سے ہے جو روزِ ازل کو بنایا

گیا تھا اور تیرے دل میں درد اور غم تیری جان کا جز کئے گئے ہیں۔



مکان من جہان لا مکان ست

نمودم از ظہور بے نشان ست

ترجمہ: اے بندے سُن تیرا مکان جہانِ لا مکان ہے تیری میری پیدائش بے نشان

ہے سورۂ دہر میں ارشادِ رب ہے کہ اے بندے ایک وقت وہ تھا کہ تیرا نام و

نشان بھی نہ تھا یہ بیان اُس حکم کی تفسیر ہے۔

بہر صورت کہہ دیدم یافتم من

دل اندر غم عم اندر دل نہاں ست

ترجمہ: میں نے جدھر بھی نظر کی میں نے پایا کہ دل غموں میں پڑا ہے اور غم دل میں

پوشیدہ ہے یعنی بندہ کو دنیا میں کوئی ایسا نہ ملے گا جسے دُنیا یا عقیقی کا غم نہ لگا ہو ہر

دل میں غم لگا ہے۔



درین وحدت گر آئی عالم کون

تخم از جان و جان از تن عیان ست

ترجمہ: اگر بندہ اس عالم کون و مکان کو دیکھے تو اُسے ہر شے میں وحدت ملے گی یعنی

ہر شے میں واحد اللہ موجود ہے ا جان سے بندہ کی شناخت ہے اور جان کا

نشان بندے کا جسم ہے جو ظاہر ہے۔

بہارِ جملہ خوبانِ دو عالم

خزانِ انسدر خزانِ انسدر خزانست

ترجمہ: اے بندہ! اس دُنیا کے حسین چہرے اس دنیا میں ہی ہیں۔ جنہیں خزاں ہی

خزاں ہے اور ہر لحظہ خزاں اُن پر محیط ہے جس میں کوئی بہار نہیں یعنی دُنیا کے

حُسن اور حُسین کو خزاں اور زوال ہے۔

زہرِ راہی کہ رفتن یافتم من

رہ اہل سلامت بیکران است

ترجمہ: میں اس دنیا میں ہر راہ سے ہو کر چلا اور گیا اور آگے بڑھا مجھے یہی ملا کہ اہل

سلامت کا راستہ ہی سلامتی کا راستہ ہے اور جو اس راہ پر نہ چلے وہ سلامتی

سے دُور رہا۔ اُسے نقصان و زوال ہے۔

اگر چشمِ تَخدا بین است بنگر

ظہور ذاتِ وحدت بسی نشان ست

ترجمہ: اے بندے اگر تو اللہ کی نظر سے یا حق نگاہ سے دیکھے تو تجھے باور کرنا ہوگا کہ

دیوان حضرت علی احمد صابر کلہری **173**

ہر شے میں ذاتِ وحدت اللہ تعالیٰ کی پاک ذات موجود و مستور ہے اور وہ  
بے نشان ہے اور بے نشان اس لئے کہ تیری بصر میں اُسے دیکھنے کی  
صلاحیت یا عنصر نہیں اس لئے تو اُسے نہیں پاتا ہے جب کہ وہ موجود ہے۔

ز چشم غیر ذاتت در دو عالم

نہان ست و نہان ست و نہان ست

ترجمہ: اے بندے اللہ کی ذاتِ مقدس تیری آنکھوں سے پوشیدہ ہے تو اُسے اس  
جہاں میں نہیں دیکھ سکتا ہے وہ نہاں ہے وہ پوشیدہ ہے وہ چھپا ہوا ہے تیری  
نظر کا قصور ہے کہ وہ تجھے پوشیدہ معلوم ہوتا ہے وہ تیری آنکھ سے پوشیدہ ہے  
جب کہ وہ ظاہر و باہر ہے۔

ز صدق دل یقین در بستہ ام من

غم عشقت دوائے بیدلان ست

ترجمہ: میں نے نہایت کامل یقین سے یہ بات دل میں بٹھا رکھی ہے کہ تیرے عشق  
کا غم بے دل لوگوں کی دوا ہے وہ لوگ جن کے دل میں عشق الہی ہے وہ کسی  
اد پر دل نہیں لگاتے۔ اُن کی بیماری کا علاج اللہ کے عشق میں غم کرنا ہے۔

ترا خواہد کس و ناکس بصد راہ

دل صابر سرائے بیکساں ست

ترجمہ: اے محبوب تجھے ہر کوئی چاہے گا ہزار راہ سے ہو کر تیرے پاس آئے گا لیکن  
صابر رحمۃ اللہ علیہ کا دل تو صرف بے کس لوگوں کا ٹھکانہ ہے۔



دیوان حضرت علی احمد صابر کلہری رحمۃ اللہ علیہ 174

مدہ شراب محبت بمن بیا ایدوست

کنیم مہر سر موئے تو جان فدا ای دوست

ترجمہ: اے میرے پیارے مجھے اپنی محبت کی شراب نہ دے بلکہ آاور میں تو تیرے

سر کے ہر بال پر اپنی جان قربان کرتا ہوں۔

نشستہ ام بسر کوئے تو بصد امید

کہ مہر روئے تو بنیم یکے بر آیدوست

ترجمہ: اے میرے مہربان میں تو تیری گلی میں سو امیدوں سے بیٹھا ہوں کہ مجھے تیرا

ویدار ہوگا۔ میں اس لئے بیٹھا ہوں کہ میں تیرا روشن چہرہ دیکھوں ایک بار

باہر آتا کہ میں تیرا دیدار کر لوں۔

بہ بندگی تو سر در نہادہ ام ز ازل

ترحمے بکن آخر برین گدا ایدوست

ترجمہ: اے میرے مہربان میں تو اوّل روز سے ہی تیری غلامی میں اپنا سر جھکائے

بیٹھا ہوں۔ خدا رحمت کھا اے دوست آخر کار تو اس گدا پر ترس و رحم کھا۔

رسم بکوئے وصال تو باہزاران ذوق

کہ لطف هست تو ما راست پیشوا ایدوست

ترجمہ: اے میرے مہربان میں نے تیرے وصل کیلئے اور تیری گلی میں تیرے دیدار

کیلئے ہزار بار شوق کا سوچا اور منصوبہ بنایا ہے پس اے محبوب تو ہمارے لئے

مہربانی ہے تو ہمارا پیشوا ہے اے مہربان تو ہمارا دوست ہے۔



ہزار جان و دل و دین کنم فدائے ہست

بہ بینوائے غنادارم و وفا ایدوست

ترجمہ: اے میرے مہربان دوست میں ہزار جان و دل سے تیری ذات پر قربان ہوں میں اپنا دین بھی تجھ پر قربان کرتا ہوں میں بے نوا ہوں، میں کنگال ہوں مجھے مالدار کر دے مجھے اپنی وفا عطا کر دے اے دوست میں تیرا سائل ہوں۔

اگر نقاب کشائی زرخ دلم بہ بری

بملك حسن نہ چوں تست دلربا ایدوست

ترجمہ: اے میرے مہربان اگر تو میرے دل سے پردہ ہٹا دے تو یہ تیری نیکی ہے کیونکہ حسن کی دنیا میں تجھ سا کوئی حسیں نہیں ہے۔ اے میرے دلبر تو بڑا حسین ہے اے دوست مجھ پر یہ احسان کر دے۔

نمودہ بود جہان از وجود تو پیدا

تو خود بگو کہ جدائی زمن چرا ایدوست

ترجمہ: اے میرے رب یہ جہاں تیری ذات نے بنایا ہے اس جہاں کی تخلیق تیرا امر ہے تو خود ہی کہہ دے کہ تو مجھ سے جدا ہے یہ جدا کی کیسی میں تیرا مخلوق تو میرا خالق مجھے اپنے سے جدا نہ کر۔

نمیتوان بکسی لذت فراق تو گفتم

چہ راحت است بدل دروے دوا ایدوست

ترجمہ: اے دوست تیری جدائی کی لذت کا بیان کس سے کروں کیسے اور کس حال سے کروں میرے دل کے درد کو تیرے نام اور تیری ذات سے راحت و

آرام ہے تو میرے دل کے درد کی دوا ہے۔

من ارفناء فنائہ گشتہ ام چو تو یابی

کمالِ عشق تو دارد بدل بقا ایدوست

ترجمہ: میرے دوست اگرچہ مجھے فنا ہے اور فنا جب میں نے تجھے پالیا تو تیرے عشق کا کمال

یہ ہے۔ میرے دل کو تجھ سے بقا ہے تو مجھ پر مہربان ہو جا مہربان اے دوست۔

بشہر عشق تو با صد ہزار درد و بلا

چو من کسی نبود طالب جفا ایدوست

ترجمہ: میرے مہربان تیرے عشق و محبت کے شہر میں مجھ جیسے لاکھوں کروڑوں درد

اور بلا میں مبتلا پڑے ہیں مگر مجھ جیسا تیری جفا اور سختی کا طالب نہ ہوگا اے

مہربان دوست مجھ پر نگاہ فرما۔

توئی ز فکر و رائے جہاں و رائے جہان

تو خود بگو کہ بیابم ترا کجا ایدوست

ترجمہ: اے دوست تو میری سوچ ہے سارے جہاں کی سوچ اور فکر ہے تو خود مجھے بتا

دے کہ اے دوست میں تجھے کہاں تلاش کروں اور تجھے کہاں پاؤں۔

ہزار سجدہ کنم ہمچو صابر از سر ذوق

بیابیا کہ توئی مظهر خدای دوست

ترجمہ: میں صابر رحمۃ اللہ علیہ کی طرح ہزار بار سجدہ کرتا ہوں اور بڑے ذوق اور شوق

سے اے دوست آ جا آ جا تو اللہ کا مظہر اور نشان ہے۔





دیوان حضرت علی احمد صابر کلبری رحمۃ اللہ علیہ 177

خداوند ا بجز ذات تو کس نیست

بجز ذات تو کس فریاد رست نیست

ترجمہ: اے میرے رب اے میرے خالق تیری ذات کے سوا کوئی نہیں ہے جو میری فریاد سُن لے۔ تو میرا رب ہے پس میری فریاد اور عرض سُن لے۔

مخواه از ہر دو عالم جز غم عشق

ترا گنج غم سودا اش بس نیست

ترجمہ: اے دوست تُو سوائے عشق کے غم کے دونوں جہاں میں اور کچھ نہ مانگ۔ پس دُعا ہے کہ تجھے اُس کے سودا یا جنون کا خزانہ نصیب رہے اور اس کے سوا میری کوئی تیرے لئے دُعا نہیں ہے۔

ورین رہ پائے نہ برپوئی دلہا

ترا ہادی رہ بانگ جرس نیست

ترجمہ: اے دوست عشق کی راہ میں محبوب کے پیچھے چلتا ہے تو اُس کے پاؤں کے نشان پر بھی پاؤں نہ رکھ یہ فعل بھی بے ادبی ہے تیرا تو اُس کے قدم کا نشان رہ رہے تجھے کسی آواز دینے والے نے رہبری نہیں کرنی تیرے محبوب کے قدموں کے نشان تیرے رہ رہے ہیں۔

زہر مسکن مرغ دل تو

بصدق ذوق و طرب کنج قفس نیست

ترجمہ: اے دوست ٹھکانے کیلئے تیرے دل کے مرغ کو نہایت صدق و صفا سے اور



بڑے ذوق و شوق سے نہایت طرب و طمطراق سے آشیانہ یا پنجرہ نہیں ملے گا  
بلکہ اس مرغ کو اپنے قفس کیلئے محنت و رکار ہوگی۔

دریں رہ جان نباید داد صابر  
بکوئے دلبران رفتن ہوس نیست  
ترجمہ: اے صابر رحمۃ اللہ علیہ اس راہِ عشق و محبت میں جان پیش نہ کی جائے بیشک وہ  
جان پیش نہ کرے جسے محبوب کی گلی میں جانے کی تمنا نہ ہو۔

☆ ☆ ☆  
بدہ ساقی شراب از خم وحدت  
کہ کردم مست تا روز قیامت  
ترجمہ: اے شراب پلانے والے ساقی مجھے وحدت کے مٹکا سے ایک جام شراب پلا  
وے جو مجھے تا قیامت مست حال بناوے۔

اگر یک جرعه یابم از لب تو  
کنم من از سر مستی عبادت  
ترجمہ: اے محبوب اگر تیرے ہونٹوں سے مجھے ایک گھونٹ شراب مل جائے تو  
مست و سرشار ہو کر عبادت میں لگ جاؤں۔

بمستان خدا بات الہی  
شوم ہمدوش و گردم ظل رحمت  
ترجمہ: اللہ کے مست بندوں سے کلام بلاشبہ اس سے ملا دیتی ہے مجھے پلاتا کہ میں  
رحمتِ ربی کے سایہ تلے طواف کروں۔

ز شب تا صبح از ذوق مناجات

نشینم مست در کوئے ملامت

ترجمہ: میں عبادت کے ذوق و شوق میں ساری رات بسر کردوں۔ میں لوگوں کی

ملامت کا ہرگز فکر نہ کروں جب وہ مجھے تیری گلی میں دیکھ لیں۔

دل خود را چو مستیان پاک گردان

کہ گردو مصلدن سرِ محبت

ترجمہ: اے دوست مست لوگوں کی طرح اپنے دل کو بے نیاز اور بے فکر کر لے۔

تاکہ تجھے محبت کا بھید مل جائے۔

وضو کن از شراب خود فراموش

کہ گردی سر بسر نورِ حقیقت

ترجمہ: اے دوست اپنے آپ کو بھلا دینے والی شراب سے وضو کر تاکہ تو خود بھی

سراپا نور علی نور ہو جائے۔

ولا تگر طور باشی نور گردی

اگر هستی تو لایق در شریعت

ترجمہ: اے دل اگر تو طور بن جائے تو بلاشبہ تو نور ہو جائے۔ اگر تیری ذات میں

اچھائی ہے تو شریعت پر چل۔

بجائے بادہ خون دادن چہ لائق

چنین کردن بممانبود مروت

ترجمہ: شراب کی بجائے خون دینا کیا اچھا ہے؟ اور ایسا کرنا تو ہمارے نزدیک مروت اور مردانگی اور بہادری نہیں ہے۔

ترا بخشید صابر ایزد از لطف

کہ تو بر حال خود داری ندامت

ترجمہ: اے صابر رحمۃ اللہ علیہ اللہ تعالیٰ نے تجھے بڑی مہربانی سے بخش دیا جب کہ تو بذاتِ خود خودداری کے عالم میں شرمندہ ہے۔

☆.....☆.....☆.....

دردِ عشق دلبر خوانخوارہ غمخوار من ست

شکرِ لہ تا قیامت دردِ غم یار من ست

ترجمہ: اے دوست میرا خون کرنے والے معشوق کے عشق کا درد بھی میرے لئے غم خوار ہو گیا ہے میں اس پر اللہ کا تا قیامت شکر ادا کرتا ہوں کیونکہ اُس کی جدائی کے غم میرے دوست بن گئے ہیں۔

در میانِ بزمِ مہ رویاں بصدِ عرو شرف

بادشاہے دلبران از حسنِ دلدارِ من ست

ترجمہ: اے دوست! حسین لوگوں کی مجلس میں ہزار عزت و تکریم پائے ہوں میرا معشوق اپنے حسن کے عالم میں حسین لوگوں کا بادشاہ ہے یعنی میرا محبوب تمام محبوبوں سے حسن کی وجہ سے قابلِ عزت بنا ہے۔



کے تو اند برد در و در و تو از من کسے  
پاسبان گنج عشقت چشم بیدار من ست  
ترجمہ: اے محبوب تو کس لئے مجھ سے دُور ہی دُور چلا جا رہا ہے۔ جب کہ میری  
جاگتی ہوئی آنکھ تیرے عشق کے خزانے کی پاسبان ہے۔

کے کنم روسوے گلزار جہان تا زندہ ام  
درد و غربت محبت غم جملہ گلزار من ست  
ترجمہ: اے دوست میں جب تک زندہ ہوں کیسے اس دُنیا کے باغ سے  
روگردانی کر سکتا ہوں میرے باغ کے پودے درد پر دیس بے وطنی محبت  
اور غم کے سوا کچھ نہیں ہے۔

من ندارم هیچ عم از ہجر تو تارد زحشر  
زانکہ اندر بیکسی ہجرت خریدار من ست  
ترجمہ: اے دوست مجھے تا قیامت تیری جدائی کا کوئی غم نہ ہوگا اس لئے کہ بے کسی  
میں ہجرت میری خریدار ہے۔

در میان بزم مشتاقان بسصد ذوق و طرب  
جان برائے عشق تو دریافتن کار من ست  
ترجمہ: میں مشتاق لوگوں کی مجلس میں ہزار ذوق و عیش سے رہ رہا ہوں تیرے عشق  
کیلئے جان کو پیش کرنا ہی میرا کام ہے۔

آہ ورد آلودئے عشق تو ہم دارم سنست

تیرے عشق میں آسودہ بندے میرے ہمنشین ہیں۔

**بحرہاھر سور وان از چشم خونبار من ست**

بہانے والی آنکھ سے ہر جانب خون کے سمندر رواں ہیں۔

هرچه خواهد از غم و غربت بیازار من ست

پوچھا کہ دوستوں جو چیز تمہیں درکار ہے مثلاً غم و اذیت تو ایسا سامان میرے

بازار میں دستیاب ہے۔

اندریل ما بجز خدا نیست

نہیں ہے اور ہمارے دل میں تو سوائے اللہ تعالیٰ کی ذات کے کوئی نہیں ہے۔



سرِ حلقہ انبیاء مرسل

در دو جہاں چو مصطفیٰ نیست

ترجمہ: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! انبیاء اور رسولوں علیہم السلام کے حلقہ و دائرہ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم

سب کے سردار و تاجدار ہیں اور سچ یہ ہے کہ دونوں جہاں میں محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

کے مثل کوئی نہیں ہے۔

از روزِ ازل بسد غم و درد

در حضرت او چو ماکدا نیست

ترجمہ: اے اللہ ہم روزِ ازل سے ہزاروں غم اور درد میں بہتا ہیں اور حضور نبی

کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی جناب میں ہم جیسا کوئی مانگنے والا نہیں ہے۔

در ہستی ماکدا بجز وئید

ہاں از سر و پا بجز وئید نیست

ترجمہ: اگر کوئی ہماری ذات میں کسی چیز کی کوئی تلاش کرے تو بلاشبہ ہم کہیں گے کہ

ہماری ذات میں سر و پا پاؤں وفا کے سوا کچھ نہیں ہے۔

اور انتہاں شمسِ درد آدم

کو عاشقِ درد بے دو نیست

ترجمہ: اے بندے اے تو ہرگز آدمی نہ شمار کر جس کو کسی کا عشق ہو اور اس عشق کے

درد میں مبتلا ہو اس کے درد کا کوئی علاج نہیں ہے۔



در خلوت او نہ بار یابد

هر کس کو بدرد آشنا نیست

ترجمہ: اے مہربان! جو اپنے محبوب سے خلوت اختیار کر لے اُسے کوئی غم اور بوجھ

باقی نہیں رہتے ہیں کیونکہ جسے درد سے آشنائی نہیں ہے وہ عاشق نہیں ہے۔

خواہ ز غمت جدا نگردم

ہیہات کہ در جہاں بقا نیست

ترجمہ: اے مہربان! اگر میں چاہوں کہ تیرے فراق کے غم کو دور کر دوں تو یہ کبھی بھی

ممکن نہیں ہے یہ بڑے افسوس کی بات ہے کہ اس دنیا میں کسی چیز کو بقا و قیام

نصیب نہیں ہے۔

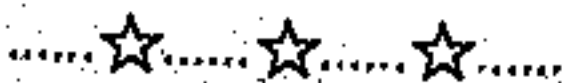
صابر تو بس از باعم عشق

معشوق اگرچہ با وفا نیست

ترجمہ: اے صابر رحمۃ اللہ علیہ یاد رکھ ہمیشہ ہمیشہ عشق کے غم سے رابطہ قائم رکھ یعنی تو

عشق کے غم میں جئے جا اگرچہ معشوق کے دل میں وفاداری نہیں ہے لیکن تو

اپنے حال عشق پر قائم رہ۔



نور چشمان من ظہور علی ست

مایہ جام من ظہور علی ست

ترجمہ: اے دوست سن کہ میری آنکھوں میں نور و بصیرت حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ

دیوان حضرت علی احمد صابر کلہری رحمۃ اللہ علیہ 185

کی ذات سے ہے میری ذات یا ہستی کے ظرف میں حضرت علی المرتضیٰ رحمۃ اللہ علیہ  
کی ذات سے ظہور ہے۔

از ازل تا ابد بروے یقین  
جان جانان من ظہور علی ست

ترجمہ: اے مہربان میں از روئے یقین و ایمان کہتا ہوں کہ ازل سے ابد تک میری  
جان میں حضرت علی المرتضیٰ رحمۃ اللہ علیہ کی ذات کا ظہور جاری و ساری ہے۔

نوں گہدار یازب از آفات  
زیب بستبان من ظہور علی ست

ترجمہ: اے میرے اللہ تو میری ہر طرح کی آفات سے حفاظت فرمائے رکھ میرے قالب  
کے باغ کی رونق اور زینت حضرت علی المرتضیٰ رحمۃ اللہ علیہ کی ذات سے وابستہ ہے۔

روز محشر اگر مرا پرسند  
سر ایمان من ظہور علی ست

ترجمہ: اے میرے دوست اگر فرشتے مجھ سے حشر کے روز کچھ پوچھیں گے تو میں  
بلا تکلف کہوں گا کہ میرے ایمان کا سر حضرت علی المرتضیٰ رحمۃ اللہ علیہ کی ذات سے ہے

بخش یارب مرا از لطف قدیم  
نور برہان من ظہور علی ست

ترجمہ: اے میرے رب تو مجھے اپنی خاص رحمت اور کرم سے بخش دے میرے حال کی  
دلیل اور ذات پر جنواری کی چادر ہے وہ حضرت علی المرتضیٰ رحمۃ اللہ علیہ کی ذات سے ہے۔

بخدائے کہ خالقِ دلہاست

سرو سامانِ من ظہور علی ست

ترجمہ: اے دوست سن! اللہ تعالیٰ کی ذات کی قسم وہ ذات ہی دلوں کو پیدا کرنے والی ہے اور میری متاع کا سارا سرو سامان اور حقیقت سبھی حضرت علی المرتضیٰ رحمۃ اللہ علیہ کی ذات کا مظہر اور کرم ہے۔

در چمن زار گلشن احمد

گل و ریحان من ظہور علی ست

ترجمہ: حضرت احمد مجتبیٰ رحمۃ اللہ علیہ کے باغ کے گل و گلزار میں جو گلاب و ریحان خوشبودار پھول کھلے ہیں وہ سبھی کے سبھی حضرت علی المرتضیٰ رحمۃ اللہ علیہ کی ذات کا صدقہ ہیں۔

چشم غیر از کجا تواند دید

زیر و امان من ظہور علی ست

ترجمہ: کوئی بھی کسی آنکھ سے کیا اور کہاں دیکھے میرے زیر اور میرے امان میں جو کچھ سونپا گیا ہے وہ سبھی حضرت علی المرتضیٰ رحمۃ اللہ علیہ کی ذات کا عطیہ ہے میں کسی اور چیز پر کیوں نظر کروں۔ میرے لئے آپ کی ذات امان بھی ہے اور احسان بھی۔

در گلستان مصطفیٰ دیدم

گل خندان من ظہور علی ست

ترجمہ: میں نے حضرت محمد مصطفیٰ رحمۃ اللہ علیہ کے باغ میں مسکراتے پھول دیکھے۔ میرے من میں بھی وہی بھول مہکتا ہے یہ سبھی بہاریں حضرت علی



187 دیوان حضرت علی احمد صابر کلہری رحمۃ اللہ علیہ

المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی ذات کریمہ سے ہیں۔  
نکنم سوئے مہر و ماہ نگاہ  
شمع تابان من ظہور علی ست  
ترجمہ: اے دوست میں ہرگز چاند اور سورج پر بھی نگاہ نہیں کرتا ہوں کیونکہ میرا من جو  
روشن و منور ہے اس کا ظہور حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی ذات پاک سے ہے۔

تحت جان و فوادے صابر  
گوہر کان من ظہور علی ست  
ترجمہ: اے صابر رحمۃ اللہ علیہ میری جان میں اور میرے فائدے اور نفع میں جو کچھ  
ظہور پذیر ہے اور جو کچھ موجود و تخلیق ہے یہ سبھی کچھ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ  
کی ذات مبارکہ کی برکت اور کرم سے ہے۔

☆ ☆ ☆  
بدرد عشق جانان میتوان ساخت  
بدین رہ خاں روشن میتوان ساخت  
ترجمہ: اے دوست! محبوب کے عشق کے درو میں زندگی بسر کی جاسکتی ہے اس راستہ پر  
چل کر ایک روشن جان زندہ و باقی رہ سکتی ہے اس کے بغیر گزارہ محال ہے۔

زکف بنیادہ ذول مستی ز سر ہوش  
بہ لشکر گناہ مستان میتوان ساخت  
ترجمہ: اے دوست اپنے محبوب کے ہاتھ سے شراب کا جام اور اس کے دل و نگاہ کی مستی  
اور ہوشمند سر بھی محبوب کا اثاثہ ہیں۔ اگر عاشق کو یہ سامان حرب میسر آجائے تو

یقیناً وہ مست لوگوں کے میدان میں اتر سکتا ہے معشوق کو یہ سامان عاشق سے  
مل جائے تو یہی اُس کی فتح اور نصرت اور مددِ عا و حیات اور مالِ غنیمت ہے۔

بصد ذوق و طرب جان زاہد از تو

بدست خود چو مستان باید انداخت

ترجمہ: اے محبوب میں ہزار ذوق و شوق اور خوشی سے تجھ سے یہ طلب کرتا ہوں اگر تو

مجھے نواز دے تو میں مست لوگوں کی مثل اپنے آپ کو تیری ذات پر نچھاور

اور قربان کرتا ہوں۔

کنم شور و شغب فریاد و افغان

زیہر دیدنت صد گونہ پرہاخت

ترجمہ: اے میرے محبوب میں بڑا شور غل فریاد اور آہ و زاری کرتا ہوں یہ سبھی پریشانی

کے سامان صرف تیرے دیدار کی خاطر کرتا ہوں میں یہ سبھی سو بار بھی تیرے

لئے برواشت کرنے پر راضی و راغب ہوں۔

چگونہ جان و دل پیشش ببازو

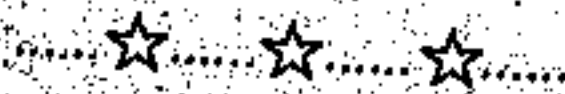
چو صابر را رہ دور نشناخت

ترجمہ: اے دوست سن! ذرا دیکھ اُس کی خدمت میں اپنی جان اور دل کیسے پیش و

قربان ہوں جب کہ وہ تو صابر رحمۃ اللہ علیہ جیسے قربان ہونے والے کو وور

سے شناخت نہیں کرتے ہیں محبوب تو وہ جو کسی کے دل و جان کو وور سے ہی

پہچان لے کہ یہ میرا ہے۔





دیوان حضرت علی احمد صابر کلہری رحمۃ اللہ علیہ 189

مظہر سر خدا حضرت خوند کار ماست

مطلع نور خدا حضرت خوند کار ماست

ترجمہ: اے دوستو! اللہ تعالیٰ کے راز کا مظہر یا واضح نشانی ہمارے مُرشد ہمارے رہبر

ہیں وہ بلاشبہ اللہ تعالیٰ کے نور کا ظہور ہیں اور ہمارے رہبر ہمارے دستگیر ہیں۔

ہرچہ بخواہ میدہد از رہ لطف بی طلب

مالک گنج بقا حضرت خوند کار ماست

ترجمہ: اے دوستو! ہمارے آقا ہمیں نہایت احسان مندی سے بغیر مانگے عطا

کرتے ہیں اور جو مانگیں وہ بھی دیتے ہیں وہ بلاشبہ اللہ تعالیٰ کے باقی رہنے

والے خزانہ سے بانٹنے والے ہمارے آقا و مرشد پاک ہیں۔

طلعت رویش مگر ہر دو جہان در گرفت

مہر صفت پر ضیاء حضرت خوند کار ماست

ترجمہ: اے دوستو! سنو آپ کا نورانی چہرہ دونوں جہاں میں ظاہر و مہربان ہے آپ کی

ذات بلاشبہ بے حد مہربان پر نور اور رہبر ہے یہ ہیں میرے آقا میرے خواجہ۔

در ہمہ اصحاب دین نزد خدا ذی کرم

واقف سر خدا حضرت خوند کار ماست

ترجمہ: دوستو! میرے آقا اللہ تعالیٰ کی نہایت کریم ذات سے ہیں وہ دین حق کے

بڑے باوقار حیثیت ہیں وہ اللہ تعالیٰ کے رازوں کے جاننے والے ہمارے

خیر خواہ اور بڑے رہبر ہیں۔



نیست غم از روز حشر خاطر خود جمع دار

حامی روز جزا حضرت خوند کار ماست

ترجمہ: دوستو! ہمارے آقا و ہادی کو روز قیامت کی ہولناکیوں کی کوئی فکر نہیں ہے

ہمارے آقا کو اس روز بلاشبہ ہماری پریشانی اور فکر لاحق ہوگی۔

دیدئے از چشم دل در صف مروان دین

دمبدم مصطفیٰ حضرت خوند کار ماست

ترجمہ: دین کے مرد لوگوں کے دل کی آنکھ روز قیامت بندوں کی تلاش اور فکر میں ہو

گی ہر لحظہ ہمارے ہادی و رہبر حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو مخلوق کی صفوں میں

اپنے پیروکاروں اور محبوں کی تلاش و فکر ہوگی۔

در ہمہ سگانِ عرش از کرم ذوالجلال

محرم اسرارِ ہا حضرت خوند کار ماست

ترجمہ: وہ اللہ کے عرشِ عظیم پر آرام کرنے والے اور عزت پانے والے لوگوں میں

ہیں۔ لوگوں کے بارے میں سوچنے اور فکر کرنے والے خیر خواہ ہمارے آقا

ہیں جنہیں اللہ نے اپنی حکمت و قدرت سے وہاں کے جملہ اسرار اور راز سے

آشنا کر رکھا ہے۔ انہیں وہاں اپنے غلاموں اور چاہنے والوں کی سوچ ہوگی۔

صابر گنویس صدق از دل و جان تابد

قبلہ ہر دوسرا حضرت خوند کار ماست

ترجمہ: حقیقت یہ ہے کہ صابر رحمۃ اللہ علیہ یہ باتیں صدق و یقین سے کہتا ہے وہ

تا دمِ آخر دل و جان سے شہر اور قریبان سے نیز یہ کہ ہمارے پیشوا ہمارے

رہبر ہمارے قبلہ و احترام کا مقام ہمارے آقا کی ذاتِ ذوالکرام ہے۔

در عشق تو جاودان توان زیست

ببادرد تو شادمان توان زیست

ترجمہ: اے میرے مہربان میں تیرے عشق میں ہمیشہ ہمیشہ کی زندگی بسر کئے جاسکتا ہوں اور تیرے درد میں میں ہمیشہ خوش خوش زندگی بسر کر سکتا ہوں۔

بنمنا رخ خویشتن زمانے

تا پیش تو کامران توان زیست

ترجمہ: اے میرے مہربان ہمیں اپنا چہرہ انور دکھا ایک زمانہ تک تجھے دیکھ کر ہم کامیاب زندگی سے ہمکنار ہو سکتے ہیں۔

از لطف نظر بحال من کن

در کوئی تو جان جان توان زیست

ترجمہ: اے میرے مہربان میرے بحال پر اپنی لطف و کرم کی نگاہ کر تیرے اس کرم فرمائی کے بدلہ میں میری جان ہم تیری گلی میں زندگی بسر کر سکتے ہیں۔

منصور صفت بشوق مستی

در پیش تو کامران توان زیست

ترجمہ: اے مہربان ہم مستی کے ذوق و شوق بھرے عالم میں منصور حلاج کی مثل رہ سکتے ہیں اور ہم اس حال سے ہو کر آپ کی خدمت میں ایسی کامیاب زندگی گزار سکتے ہیں۔



دیوان حضرت علی احمد صابر کلہری رحمۃ اللہ علیہ 192

بیجان بھوائے وصل جانان

در زمرئہ عاشقان توان زیست

ترجمہ: ہم اپنے مہربان کی ملاقات کے خیال میں بے جان ہو کر گرے پڑے ہیں  
ہم اپنے محبوب کی ملاقات کے مشتاق ہیں۔ ہم اُس کے عاشق لوگوں کی  
صف اور اس زمرہ میں زندگی گزار سکتے ہیں۔

بیجان عزیز بردل و دین

در کوئی تو ہمچنان توان زیست

ترجمہ: اے مہربان جان ہم بے جان و بد حال ہو گئے ہم تیری گلی میں دل اور دین  
ہار بیٹھے پس ہم اس حال میں بھی تیرے ہو کر زندگی بسر کر سکتے ہیں۔

در غم کدئہ خیال رویت

شادان چو خیال جان توان زیست

ترجمہ: اے میرے مہربان تیرے پر نور چہرہ کی دید کے خیال میں ہم ڈوبے ہوئے  
ہیں اور تیری دید کا غم کدہ ہمیں پریشان کئے ہے لیکن تیری دید کا خیال ہمیں  
خوش رکھتا ہے اور اس خوشی میں زندگی بسر کی جاسکتی ہے۔

بگذر و زجان عاریت ہاں

درد ہر تو میہمان توان زیست

ترجمہ: اے مہربان ہماری جان اپنی نہیں رہی یہ تیری ہے ہم نے تو تجھ سے مستعار



193 حیوان حضرت علی احمد صابر کلہری رحمۃ اللہ علیہ

لے لی ہے تیرا ہر درد ہمیں قبول ہے اور ہم درد کے مارے مہمان کی مثل  
زندگی بسر کر رہے ہیں۔

جان و دل و دین بیاد دادہ

صابر بخدا نہاں تو ان زیست

ترجمہ: میرے مہربان ہم نے اپنی جان اور دل اور دین سبھی کچھ قربان کر دیے۔

ہمارے پاس کچھ نہیں رہا۔ اے صابر رحمۃ اللہ علیہ اب ہم چھپ چھپا کر  
زندگی گزار سکتے ہیں۔

.....☆.....☆.....☆.....

سو ختم از درد دلبر الغیثات

غمزئہ او مست و جان بر الغیثات

ترجمہ: اے میرے مہربان اور مددگار میں اپنے دلبر محبوب کی جدائی کے درد سے

جل گیا ہوں میری مدد کر میں اپنے محبوب کے ابرو کے اشارہ پر مست ہوں

اُن پر جان قربان ہے اے میرے مددگار میرے حال پر شفقت فرما۔

عالمی برہم شود اندر دمی

گر شود زلف تو ابتر الغیثات

ترجمہ: اے میرے مہربان محبوب اگر تیری زلف گھل جائے اور بال بکھر جائیں تو

اُن کی دید پر سارا جہاں ایک دم میں ہی درہم برہم ہو کر رہ جاتا ہے۔

از غم غریبت بسوائے تو من

میکشم افتادہ بردر الغیثات

ترجمہ: اے مہربان میں تیری جدائی کے غم میں بد حال ہو کر رہ گیا ہوں میں اس حال

میں بھی تیرے در پر گرا پڑا ہوں تو میرے حال پر شفقت اور رحم فرما رہ۔

روئے بنماتاشود تکسین دل

آتش سوزان ست دربر الغیثات

ترجمہ: اے مہربان تو مجھے اپنے چہرہ انور کی زیارت کرا دے تاکہ میرے دل کو

تسکین اور راحت ملے تیرے گھر کی چوکھٹ کی دید سے میں دل جلا ہوں تو

مہربانی کرا اور مجھ پر شفقت اور رحم فرما۔

از ہوائے روئے تو در کوئی تو

کردہ ام بس خاک بر سر الغیثات

ترجمہ: اے مہربان میں تیری گلی میں تیری دید کو جاتا ہوں مجھے تیری دید نہیں بلکہ

تیرے چہرہ سے گزر کر آنے والی ہوا ملتی ہے جس نے میرے سر کو مٹی کر دیا

ہے میں اپنے سر پر خاک ڈال لیتا ہوں کیونکہ تیری دید تو میسر نہیں آتی اے

مہربان تو میرے حال پر شفقت کرا اور کرم فرما ہو جا۔

کس ندیدم ہمچو تو ندیدم بسی

نیست اندر هفت کشور الغیثات

ترجمہ: اے مہربان محبوب میں نے تیرے جیسا کوئی بندہ نہیں دیکھا ہے میں نے تو

دیوان حضرت علی احمد صابر کلہری رحمۃ اللہ علیہ 195

سات ملکوں میں تیرے مثل کوئی نہیں دیکھا ہے پس تو میرے حال پر مہربان  
اور شفیق ہو جا اے مہربان۔

بے تو صابر دار دار سودائے تو  
جائی گل آتش بہ بستر الغیاث

ترجمہ: اے مہربان تیرے سوا اور تیری فرقت میں میں تو بُرے حال میں ہو کر رہ گیا  
ہوں کیونکہ میں تیرا سودائی ہوں میرے لئے تو پھولوں کا مقام بھی آگ کا  
بستر ہو گیا ہے کیونکہ تو میرے پاس نہیں مجھے تو نہ پھول اچھے اور نہ نرم بستر  
فائدہ مند ہے پس اے مہربان میرے حال میں میری مدد کرتا کہ میں خوش  
حال اور خوش دم ہو جاؤں۔

.....☆.....☆.....☆.....

خداند از گنج خویش تن گنج  
بدہ یک جلوئہ این صورت پنج

ترجمہ: اے میرے اللہ اپنے خزانہ رحمت سے مجھے خزانہ عطا فرما دے اور آپ اپنی ذات  
کا واسطہ قبول کر کے مجھے پنجتن پاک کی شکل میں اپنا دیدار عطا فرما دے۔

گذشتہم از سرِ عرش معلّے  
بگوشہم تار سیدہ نغمہ خنج

ترجمہ: اے میرے اللہ میں تیری رحمت سے پرواز کرتے عرش معلیٰ کے اوپر چلا



کیا۔ وہاں اس کی راہ میں میرے کانوں میں خوش آئند نغمہ پہنچا۔ میں نے  
وہاں دل کو خوش کرنے والا نغمہ سنا۔

خداوند! مرا در روز محشر  
بنور عشق خود با دوست در سنج  
ترجمہ: اے میرے مالک و خالق مجھے اپنے کرم سے روز محشر کو اپنے عشق کے نور  
سے آشنائی بخشا جو میرے دل کو لبھاتی ہے۔

مرا راہ بہ بزم قدس صابر  
شد ازیں من فرید الدین شکر گنج  
ترجمہ: اے میرے اللہ مجھ ناچیز صابر رحمۃ اللہ علیہ کو اُس عالی مقام بزم کی راہ پر رکھ  
کیونکہ میں اُس عالی قدر و مرتبت آقا فرید الدین گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ کے وسیلہ  
سے اس بزم قدس میں چل کر آیا ہوں۔

.....☆.....☆.....☆.....

ببزم درد کشان یافتم نشان صلاح  
بکوے پیر مغان دیدہ ام مکان صلاح  
ترجمہ: اے مہربان سُن لے کہ میں نے اپنے دکھ درد میں شریک ہونے والوں کی  
محفل میں نیکی اور مصلحت دیکھی اور پائی ہے اور میں نے مدہوش کر دینے  
والی شراب کا جام دینے والے کے مکان میں مصلحت دیکھی ہے۔

دیوان حضرت علی احمد صابر کلہری رحمۃ اللہ علیہ 197

زمان و مکان نبود در طریق سر میدان

برون زہر دو جہاں ست آن جہاں صلاح

ترجمہ: اللہ کے حضور جانے اور حاضر ہونے والے میدان کی راہ میں نہ زمان ہے اور نہ مکان یعنی اللہ تعالیٰ کے حضور میں کوئی زمان و مکان کا تصور ہی نہیں ہے وہ مقام تو دونوں جہاں سے الگ جہاں ہے۔

فغان و درد عزیز تر اہل دلاں

بروز حشر بکار آیدت فغانِ صلاح

ترجمہ: اے اہل دل لوگو! آہ و فغان اور درد و عشق کی حالت بہت بہتر ہے یہ یاد رکھئے کہ آہ فغان جو نیکی کیلئے کی جائے اس میں مصلحت ہے اور یہ حال ہی روز حشر کام کی چیز اور فائدہ دینے والی ہے۔

ز جام لعل لب دلبران شدم مدہوش

روم بعرش محبت بنرد بانِ صلاح

ترجمہ: اے دوستو! میں محبوب لوگوں کے اس لب سے جو سرخ جام پی لینے سے ہوتے ہیں میں اُن کی اس صفت کے طفیل جو اُن میں ہے اس نیکی اور شفقت کے صدقہ عالی مقام ہوا میں محبت کے عرش پر جا پہنچا ہوں۔ اس بلندی کیلئے نیکی اور مصلحت ہی سیرگی ہے۔

بہ بند خویش نگہداشتم ز دولت عشق  
ہوئے حرص کہ ہستند رہ زنانِ صلاح  
ترجمہ: میں عشق کی دولت سے اپنے حال کی حفاظت کرتا ہوں جنہوں نے اپنے  
آپ کو عورتوں کی حرص سے بچایا وہ مصلحت و نیکی پا گئے۔

ز چشم خویش بدیدم بصد ہزار نظر  
ز عرش رفت مرا پیش کاروانِ صلاح  
ترجمہ: میں نے اپنی آنکھوں سے ہزاروں نظروں کو دیکھا میں عرش سے بھی آگے  
گیا۔ نیکی سکھانے اور نیکی کی راہ پر لانے والوں کی نیکی اور بھلائی کی بدولت  
وہ میرے آگے آگے تھے۔

بدستِ نفس ہوا و ہوس مدہ دل را  
زمن شنو تو اگر طالبی بیانِ صلاح  
ترجمہ: اے دوست اپنے دل میں ہوا و ہوس کو ہرگز ہرگز جگہ نہ دے۔ میری یہ بات  
سن لے کہ تو اگر نیکی کا طالب ہے تو تیرے لئے یہ بہتر ہے کہ تو اپنے نفس  
سے لالچ اور حرص پرے کر دے۔

چو صابر از سر سودا بصد ہزاران صدق  
نہادہ ام سر سودا بر آستانِ صلاح  
ترجمہ: اے دوست تو صابر رحمۃ اللہ علیہ کی مثل اپنے سر میں ہزار صدق و صفا رکھ لے کیونکہ  
میں نے بھی نیکی کے آستانہ پر اپنی نظر لگا رکھی ہے جس میں صدق و صفا ہے۔

☆.....☆.....☆.....



دیوان حضرت علی احمد صابر کلہری رحمۃ اللہ علیہ 199

نشین در بزم سلطان مشائخ  
کہ ذاتِ اوست ایمانِ مشائخ  
ترجمہ: اے دوست حضرت سلطانِ مشائخ رحمۃ اللہ علیہ کی مجلس میں بیٹھ۔ کیونکہ اُن کی  
ذاتِ اقدس مشائخ کا ایمان ہے۔

ظہور گنجِ شکر در رخِ اوست  
ازین وجہ ست سلطانِ مشائخ  
ترجمہ: اُن کے چہرہ انور پر حضرت گنجِ شکر رحمۃ اللہ علیہ کے نور کا ظہور ہے یہی وجہ ہے کہ  
وہ سلطانِ مشائخ ہوئے ہیں۔

نظام الدین نظام الدین بگوئید  
کہ یادِ اوست سامانِ مشائخ  
ترجمہ: لوگ آپ رحمۃ اللہ علیہ جناب کو حضرت نظام الدین نظام الدین رحمۃ اللہ علیہ کے نام سے  
پکارتے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ ان کی دید اور یادِ مشائخ کا سامان اور روپ ہے۔

تو نامش را درونِ دل نگہدار  
کہ نامِ اوست در میانِ مشائخ  
ترجمہ: اے میرے دوست و مہربان تُو اُن کے نامِ گرامی کو اپنے دل میں رکھ لے۔  
کیونکہ اُن کا نام تو مشائخ کا علاج ہے اور سکونِ مشائخ ہے۔

دیوان حضرت علی احمد صابر کلہری رحمۃ اللہ علیہ 200

زمن بشنو نظام الدین چشتی

کہ هست اندر جہاں جاں مشائخ

ترجمہ: اے خواجہ نظام الدین چشتی رحمۃ اللہ علیہ مجھ سے یہ بات سن لے آپ رحمۃ اللہ علیہ کی

ذات دُنیا جہاں میں مشائخ کی جان ہے۔

بخاکِ کوئی تو سر بر نہاد

کہ کوئے اوست بستانِ مشائخ

ترجمہ: اے میرے بھائی میں تیری گلی کی خاک میں اپنا سر بچھاتا ہوں کیونکہ میرے

خواجہ کی گلی تو مشائخ کا باغ ہے۔

چہ می پرسی زمن از سز پنہاں

منم صابر نگہبانِ مشائخ

ترجمہ: اے دوست مجھ سے کیا پوچھتا ہے کہ پوشیدہ راز کیا ہے میں صابر ہوں اور

مشائخ کے در پر خدمت گار۔

.....☆.....☆.....☆.....

ز عشقت شد دلم مدهوش چوں باد

گھسی در جوش گہا خاموش چوں باد

ترجمہ: اے میرے مہربان میرا دل تیرے عشق کی وجہ سے ہوا کی مثل مدهوش ہو گیا

ہے۔ اس دل کی یہ حالت کبھی بڑے مہ جوش حال میں ہوتی ہے اور کبھی ہوا

کی مثل مہ سکون و خاموش۔

دیوان حضرت علی احمد صابر کلہری رحمۃ اللہ علیہ 201

ازان روزیکہ دیدم روئے خوبت

برفتہ از در من جوش چوں باد

ترجمہ: اے میرے مہربان جس روز سے میں نے تیرے روشن چہرہ کو دیکھا ہے

میرے حال کا جوش ختم ہو گیا اور ہوا کی مثل تھم گیا اور مدہوش ہو گیا ہے۔

کرم ہائے کہ کردی در حق من

رسد از ہر طرف در گوش چوں باد

ترجمہ: اے میرے مہربان وہ کرم اور مہربانی جو تُو نے میرے حال پر کی ہے اُس کرم

نوازی کی آواز مجھے ہر جانب سے ہوا کی مثل سنائی دے رہی ہے۔

نمیدانم چرا با من چنیں کرد

نرفتہ از در من جوش چوں باد

ترجمہ: اے میرے مہربان میں نہیں جانتا ہوں کہ تُو نے میرے حال پر یہ کرم کیوں

کر کمایا ہے تیرے احسان کی بدولت میرے دل کا جوش ختم نہیں ہو رہا جیسے

ہو ساکن نہیں ہوتی۔

بسووائے محبت همچو صابر

برائے وصل او نیکوش چون باد

ترجمہ: صابر رحمۃ اللہ علیہ کی مثل محبت کے سودا میں ہو جا۔ اُس کے وصل کیلئے نیک

خصال ہو جا ایسے جیسے ہوا مہربان ہوتی ہے۔





دیوان حضرت علی احمد صابر کلہری 202

جہاں از طلعتِ رویت سراسر نور میگردو

در کون اندر دو چشم من بیکدستور میگردو

ترجمہ: اے میرے مہربان آقا یہ جہاں آپ کے پُر نور چہرہ کے دیدار سے نور ہو جاتا ہے۔ میری دونوں آنکھیں اس دنیا میں تیرے دیدار سے ایک دستور یا طریق بن جاتی ہیں۔

بینرم مانباشد حاجت بادہ بیابن گر

چنان مست از شراب نغمہ تیور میگردو

ترجمہ: ہماری بزم و مجلس میں شراب و شراب خوری کے قصے بیان کرنے کی ضرورت نہیں ہوتی ہے اور اگر شراب کا بیان کیا جائے تو شراب جیسی مستی آ جاتی ہے اور چکور کے نغمہ کا سرور محفل پر چھا جاتا ہے۔

بیادر خلوتم یکدم اگر داری یقین بشنو

دل شوریدہ ات از درد و غم معسور میگردو

ترجمہ: اے دوست اگر تجھے یقین ہے تو میری محفل کی تنہائی میں آ اور پھر سن کہ تیرا شور کرنے والا دل درد و غم سے بھر جائے گا۔

اگر کفرست و گرایمان بدرگاہ کریم از صدق

ہر انچہ می بری آنجاہمہ منظور میگردو

ترجمہ: اے مہربان اگر تو صدق دل سے اللہ تعالیٰ کے حضور اپنا حال دل کفر کی حالت کا

یا ایمان بھرا لے کر حاضر ہو جائے تو دیکھ کہ وہاں جو کچھ تو وہاں لے جائے سارا  
حال و قال منظور ہو جاتا ہے مگر صرف صدق والا حال اور قال مطلوب ہے۔

میفگن از رُخ زیبا نقاب از روئے رعنائی

تجلائے مہ و خور پیش تو مستور میگردد

ترجمہ: اے میرے محبوب تو اپنے رُخ انور سے نقاب ہٹا دے تاکہ تیرے حسین  
چہرہ کا جمال بھی کو ملے۔ تیرے نقاب ہٹانے سے چاند کی تجلی اور سورج کا  
جمال بھی تیرے حسن کے سامنے ٹھپ کر رہ جاتے ہیں۔

کجا یا بد کمال عشق بازی یافتن معنی

ہر آنکو خویش را خواہد ازین دور میگردد

ترجمہ: اے مہربان جو تیری ذات سے اپنے آپ کو دور کر لے وہ کب عشق بازی  
کے کمال کو حاصل کر سکتا ہے۔

بریزاز جام رحمت آب تسکین بخش ہاں ورنہ

ز سوز ہجر درد تو تنم تنور میگردد

ترجمہ: اے میرے اللہ اپنی رحمت کے جام سے میرے حال پر تسکین دینے والا پانی  
انڈیل دے۔ ورنہ میرا حال تو تیرے ہجر کے درد کی وجہ سے تنور ہو کر رہ  
جائے گا۔ یعنی میں جل جاؤں گا۔ میں بچ سکتا ہوں صرف تیرے رحمت کے  
پانی کے پڑنے سے۔

غم و غربت مکن حاصل اگر خواہی وصال او

ہر آنکو خویش را خواہد ازین رہ دور میگردد

ترجمہ: اے دوست! اگر تو اُس کی ملاقات کا خواہش مند ہے تو اس ملاقات سے

تجھے نہ کوئی غم رہے گا اور نہ ہی تیرے حال پر اذیت آئے گی۔ مگر جو اس راہ

سے دُوری اختیار کرے اُسے یہ حال نہ ملے گا۔

اگر خواہی سر دیوانگی صابر بمانبشیں!!

ازیں رہ نفس شیطان عاقبت مقہور میگردد

ترجمہ: اے صابر رحمۃ اللہ علیہ اگر تو دیوانگی کا بھید اپناٹا چاہتا ہے تو ہمارے ساتھ محفل

کر۔ کیونکہ انسان جو اچھائی سے بھاگے اُسے آخر کار شیطانی نفس کی راہ چلنا

ہوتا ہے اور اُس پر اللہ کا قہر آ کر رہتا ہے۔ یعنی نیک لوگوں کی محفل اللہ کے

اسرار کی محفل ہے اور شیطان کے پیروکاروں کیلئے غضب و قہر مقدر بنتا ہے۔

☆.....☆.....☆.....

بزم عشق بیدا تاکہ برقرار کند

بصد ہزار تمنای دل نیاز کند

ترجمہ: اے مہربان آ آ اور بزم عشق میں آتا کہ تیرا یقین قرار پائے اور تیرا دل

لاکھوں بار دلی نیاز مندی حاصل کرے۔



دیوان حضرت علی احمد صابر کلہری **205**

زفرق تا بقدم جملہ گوشم از سر صدق

بزلف آن بت زیبا سخن دراز کند

ترجمہ: اے مہربان میں تو سر کی چوٹی سے قدم تک مکمل طور پر صدق و صفا والے کان بن گیا ہوں۔ پس آ اور محبوب کی بات کر اور لمبی باتیں کہتا جا کیونکہ میرے محبوب کی حسین زلف کی داستان کوئی ایک مفصل داستان ہے۔

زگریہ شب ہجران متاب سینہ گرم

بکنج غم دل مسکین خود گداز کند

ترجمہ: اے دوست اپنا سینہ محبوب کی جدائی کی راتوں میں زار زار رونے سے گرم نہ کئے جا۔ بلکہ غم کے گوشہ میں اپنے مسکین دل کو جگہ دے تاکہ وہ اُسے یاد کرتا رہے اور اُس کا تصور بندھا رہے۔

جہان جہان شود داز بیخودی فدا تا حشر

اگر زور و دل خویش نغمہ ساز کند

ترجمہ: تو اپنی بے خودی کے عالم پر تا حشر قربان ہو جا یہ تیرا جہاں ہے اگر تو اپنے دل کے زور سے یہ کام کرے تو یہ دنیا میں ایک نغمہ ہو جائے۔

اگر کمال بخوائید از سر سودا

بگوش دلبر رعنا حدیث راز کند

ترجمہ: اگر تو اپنے جنون میں کمال درجہ کو چاہتا ہے تو تو دل کو لبھانے والے محبوب کے راز و نیاز کی باتیں سنتا رہ۔

زبندگی دل محمود را فرا گرفت

نظر بجانب سرمایہ ایاز کند

ترجمہ: محمود کے دل کو بندگی سے فرار نہ حاصل ہوا۔ اس لئے اُس نے اپنے مہربان کی

جانب ہی جھکاؤ رکھا اور ایاز کے سرمایہ و مال کی جانب ہی ٹھکارا۔

متاع ہر دو جہاں گر طلب کند از ما

نظر بجانب الطاف کار ساز کند

ترجمہ: اے دوست اگر تو ہم سے دونوں جہاں کا مال و متاع چاہتا ہے تو تو اپنی

مہربانی کی نظر ہماری جانب رکھ۔

بسوئے کعبہ دل از کمال سحر نگاہ

ز شام تا بسحر همچو من نماز کند

ترجمہ: اے محبوب اپنے کمال درجہ کے جادو بھرے انداز سے میرے دل کے کعبہ پر

نگاہ کرا اور شام سے صبح تک میری مثل نمازِ محبت ادا کئے جا۔

بغیر حق نتوانند یافت مقصد دل

بہ پیش حضرت دوست دل فراز کند

ترجمہ: بغیر حق و اچھائی کے دل کا مقصود حاصل نہیں کیا جاسکتا اس کیلئے اپنے

پیارے کے حضور دل بچھاوے۔

اگر حقیقت اشیامت بر شما ظاہر

ببدم هر که در آئید احتراز کند

ترجمہ: اگر تجھے چیزوں کی حقیقت نظر آجائے اور تجھ پر باطن ظاہر ہو جائے تو تو ہر ممکن یہ کوشش کر کہ تو جو حقیقت تجھے نظر آجائے اس کے بیان سے باز رہ کیونکہ جو ذات اصل کو دیکھ لے وہ اس کے بیان سے اُس کو بے نقاب نہ کرے پردہ پوشی لازم ہے۔

خبر دهد بصابر بصد هزار امید

سبك نگاه بروئے گدا تو آز کند

ترجمہ: صابر رحمۃ اللہ علیہ کو لاکھوں امیدوں سے یہ خبر سنا دے کہ تو گدا کی جانب تیزی سے نگاہ کر مگر تو اُسے دُکھ کی نگاہ سے نہ دیکھ تیرے دُکھ میں لالچ نہ ہو جس لالچ سے اُسے دُکھ ملے۔

.....☆.....☆.....☆.....

بچو گمان شریعت گوئی بربود

زچو گمان طریقت سوئے معبود

ترجمہ: اے دوست تو شریعت پر کار بند ہو کر جیت سکتا ہے تو کامیابی کا گیند حاصل کر سکتا ہے مگر یاد رکھ کہ طریقت کی پیروی کرنے سے تو اپنے معبود کی طرف منزل کو پاسکتا ہے۔



رسسانیدم بسر حدّ طریقت

مرا زین حال شد تا جملہ مقصود

ترجمہ: میں طریقت کی حدود کے سروں تک جا پہنچا مجھے اس حال سے میرا دلی مقصود  
اور مدعا حاصل ہو گیا۔

چو گشتم آگہیہ از حال دل خویش

شدم از فرق تا پا جملہ محمود

ترجمہ: جب میں اپنے دل کی حالت اور حقیقت سے آگاہی حاصل کر گیا تو میں سرتاپا وہیں  
تک مکمل محمود ہو گیا۔ محمود سے مراد حمد کیا گیا بے حد تعریف کے لائق بن گیا۔

بیآذر بزم مستانِ خردمند

اگر خواہی مراد خویشان زدو

ترجمہ: اے مہربان آ عقل مند مست لوگوں کی محفل اختیار کر ان کی صحبت سے  
مستفید ہوا اگر اپنے دلی مدعا کو جلد از جلد حاصل کرنا چاہتا ہے تو میرے اس  
مشورہ کو قبول کر لے۔

ز سرّ نفس بدکردار رستی

کہ آواز حکم حق گشت ست مردود

ترجمہ: اے دوست بدکردار نفس امارہ سے نجات حاصل کر۔ اُس کی مرضی پر نہ  
چل۔ کیونکہ اُس نے اللہ کے حکم حق کو نہ سنا اُس کی پروا نہ کی۔ اس بناء پر

مردود ہوا جس نے نفس امارہ کی پیروی کی اُس نے حق کو نہ مانا لہذا وہ مردود  
حق کے مقام کو پہنچ گیا۔

چہ حال ست این بایں سودا کہ واری  
نبردہ ہیچ کس از ذات او سود  
ترجمہ: اے دوست جس کی نے یہ خیال باندھ لیا۔ اُس کا اس کے سوا اور کیا حال  
ہوا یعنی جس نے نفس امارہ کی مانی وہ خسارہ میں گیا۔ آج تک کسی نے فائدہ  
نہ حاصل کیا جس نے نفس امارہ کی مان کر بسر کی۔

بیاضا صابر نشین برمسند عشق  
ہر انچہ خواستی در تست موجود  
ترجمہ: اے صابر رحمۃ اللہ علیہ آ اور عشق کے تحت پر بیٹھ یعنی مہربان کی رہبری سے  
عشق حق میں ڈوب جا۔ جو کچھ چاہتا ہے جو کچھ بنتا چاہتا ہے اس کیلئے تیرا  
من سب کچھ رکھتا ہے جو چاہتا ہے ہو جائے گا اگر تو اچھا بنتا چاہتا ہے تو بھی  
اچھائی کا عنصر تیرے حال میں ہے اور بُرائی کا مادہ بھی تیرے اندر ہے۔



دل در طلب راز نکو شد کہ نشد  
در ہجر تو خونخوار نکو شد کہ نشد  
ترجمہ: میرا دل راز معلوم کرنے یا راز کی طلب میں خوب پُر جوش ہوا یا نہ ہوا۔ یہ  
خون پینے والا تیری جدائی میں کوشاں ہوا یا نہ ہوا۔

بیہوش فتاد این دل دیوانہ من

از مستی ہشیار نکو شد کہ نشد

ترجمہ: میرا دیوانہ دل بے ہوشی کے عالم میں ہو کر رہ گیا یہ مستی کے عالم سے بہتر  
حال کی طرف ہوا یا نہ ہوا۔

در وادی عشق تو چوں موسیٰ بجہاں

دل طالب دیدار نکو شد کہ نشد

ترجمہ: تیرے عشق کی وادی میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کی مثل ہو گیا۔ تیری دید کے  
طالب کے دل میں تیرے دیدار کا ولولہ اٹھایا نہ اٹھا۔ میں تو مثل  
موسیٰ علیہ السلام تیرا ہو کر رہ گیا ہوں۔

منصور صفت بدار غم میر کشید

جان محرم اسرار نکو شد کہ نشد

ترجمہ: میں منصور حلاج کی طرح تیرے غم میں مر گیا بتا کہ بھید کے علم رکھنے والے کی  
جان ٹھیک ہوئی یا کہ نہیں ہم نے راز پایا اور تیرے فراق میں گھائل ہو گئے۔

رفت ست زدست دشمن جان عزیز

مادل شدگان کارنگو شد کہ نشد

ترجمہ: میری جان عزیز کا دشمن میرے ہاتھ سے نکل گیا ہم نیک و اچھے کام میں لگ  
گئے یا نہ لگے۔ مگر ہم اپنے محبوب کو کھو کر افسوس کرتے ہیں۔



با ایس غم و اندوہ کہ دارد دل من

اندر دل دلدار نکوشد کہ نشد

ترجمہ: میرے دل میں انتہا ورجہ کا غم اور دکھ ہے کیونکہ محبوب سے دور ہوں پتہ نہیں کہ

ہمارے محبوب کے دل کو یہ بات اچھی لگی یا بُری لگی لیکن ہم تو بے حد دکھی ہیں۔

صابر تو بگوشکر کہ در زیر فلک

باکج روشان نکوشد کہ نشد

ترجمہ: اے صابر ﴿رحمہ اللہ﴾ تو شکریہ ادا کر اس دنیا میں کہ پتہ نہیں کہ ہماری ادا

انہیں پسند آئی یا آپسند ہے۔

.....☆.....☆.....☆.....

ہر کہ در عشق تو بیکام و زبان خواہد بود

جان او محرم اسرار نہان خواہد بود

ترجمہ: اے محبوب جو تیرے عشق میں ڈوب گیا اُس کی خواہش تو پوری ہوگی اُس

نے زبان پر تیرا عشق وارد کر لیا وہ سراپا تیرا ہوا گویا کہ اس کی جان پوشیدہ

بھید کے جاننے والی ہو جائے گی۔

واقف از سر خفیات نہان خواہد بود

ہر کہ در کوئے تو بے نام و نشان خواہد بود

ترجمہ: جو تیرے عشق میں ڈوب گیا اُس نے گویا نہایت پوشیدہ راز پالنے وہ پنہاں

اسرار سے واقف ہو گیا۔ جو تیرے کوچہ گلی میں گم ہوا وہ کامران و کامیاب ہوا۔

دیوان حضرت علی احمد صابر کلہری **212**

ہر کہ در کوئی تو چون خاک فتاد از غربت

بر فلک مهر صفت نور فشان خواهد بود

ترجمہ: جو پردیسی ہو کر تیری گلی میں خاک کی مثل گر گیا اس میں وہ آسمان پر نور فشان  
وتا ہاں سورج کی مثل ہو کر رہ گیا۔

می ندانم چہ شود عاقبت کار من

حالت خویش ندانم کہ چسان خواهد بود

ترجمہ: میں نہیں جانتا ہوں کہ آخر کار میرا انجام کیا ہوگا میں اپنی حالت کو نہیں جانتا  
کہ میرے ساتھ کیا ہوگا۔

از ازل تابہ ابد چشم دلم ارسر ذوق

ہمچو نرگس بجمالت نگران خواهد بود

ترجمہ: شوق کے خیال و عزم سے میرے دل کی آنکھ پہلے دن سے آخر دن تک  
نیری دید پر ایسے لگی ہے جیسے نرگس کا پھول تیرے حسن و جمال کی دید میں  
اپنی آنکھ کھولے اور ہمہ تن چشم بنے دیکھ رہا ہے۔

صاحب جنت فردوس شود از سر خاک

ہر کہ خاک رہ آن سرور داں خواهد بود

ترجمہ: وہ بندہ جو تیرے درِ نواز پر جھک جائے وہ صاحب جنت فردوس کا مکین ہو  
جاتا ہے جس نے بھی تیرے درِ بندہ نواز کے راستہ کی خاک لی وہ عظمت کی  
حقیقت کو جانتا ہے۔



دیوان حضرت علی احمد صابر کلہری رحمۃ اللہ علیہ 213

تاقیامت بسرا پردئے و صلت نرسم

روز محشر ہمہ از شرح بیان خواہد بود

ترجمہ: اے میرے آقا میں قیامت تک تیرے گھر جو نہایت باپردہ ہے وہاں تک

میری رسائی نہیں ہو سکتی۔ میرا دل تیرے غم کے درد سے کیسے مُڑ سکتا ہے۔

مشکلات کہ در الفاظ قراقم پیدا است

روز محشر ہمہ از شرح بیان خواہد بود

ترجمہ: وہ مشکلات جو لفظ قم کہنے میں برداشت کرنی پڑتی ہیں وہ تمام قیامت کے

دن تفصیل سے بیان ہو جائیں گی۔

صابر از درد و فراق آہ بکش تادم حشر

شعلہ آہ تو در کون و مکان خواہد بود

ترجمہ: اے صابر رحمۃ اللہ علیہ تُو دکھ درد اور جدائی کی تکلیف پا کر آہیں بھر اور یہ عمل تادم

آخر کرتا رہ کیونکہ تیری آہوں کا شعلہ کون و مکان میں ایک دن رنگ لائے گا۔

☆.....☆.....☆.....

عاشقان از شراب غم مستنند

در عشرت بدیگران بستنند

ترجمہ: عاشق لوگ غم کے شراب میں ڈوبے مست و مدہوش ہیں اور دوسرے عیش و

عشرت میں پڑے ہیں۔



دیوان حضرت علی احمد صابر کلیری رحمۃ اللہ علیہ 214

گفتگوے است اندرین معنی

از ازل تا ابد ہمین ہستند

ترجمہ: اس بارے میں یہ گفتگو ہے کہ وہ ازل سے ابد تک اسی حال و قال اور خیال میں غرق ہیں۔

عاشقان از کمال صدق یقین

ہمہ باورد دوست پیوستند

ترجمہ: عاشق لوگوں کی یہ حالت ہے کہ اُن میں کمال درجہ کا صدق ہے وہ بھی اپنے دوست یا محبوب کے درد میں ڈوبے پڑے ہیں۔

عاشقان سوئے لامکان از عرش

ہمچو معنی ز لفظ برجستند

ترجمہ: عاشقوں کا قیام لامکان کی جانب عرش ہے اُن کا یہ درجہ ایسے واضح ہے جیسے ان الفاظ کے معانی ہیں۔

لذت درد رائمید انند

زاہدان از غمت تھی دستند

ترجمہ: زاہد لوگوں کو درد کی لذت معلوم نہیں ہے اور زاہد تیرے غم سے خالی اور دور ہیں۔

غارفان کمال حضرت تو

ہمچو صابر ز خویش بگستند

ترجمہ: اے خواجہ تیرے عارف جو اپنے مقام میں کمال پر فائز ہیں وہ تو صابر رحمۃ اللہ علیہ کی مثل اپنے آپ سے بھی گئے ہوئے ہیں۔

دیوان حضرت علی احمد صابر کلیری رحمۃ اللہ علیہ 215

مستان رسید عید پیاران ندا کنید

باصد ہزار ذوق خدارا ثنا کنید

ترجمہ: اے دوستو! مست لوگوں کی عید آگئی تم اپنے دوستوں کو اس کیلئے پکارو۔

لاکھوں بار ذوق و شوق سے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء کئے جاؤ۔

عصیان نہ ماند در بدنم تا بروز حشر

شکرانہ خدائو رسول خدا کنید

ترجمہ: میں اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ بار شکر ادا کرتا ہوں اس میرے فعل کی برکت سے

میرے بدن پر کوئی گناہ تا قیامت نہ ہوگا پس تم اللہ تعالیٰ کا اور اُس کے سچے

رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات کا شکریہ ادا کرو۔

در بارگاہ حضرت حق زود تر رسید

خود را بہ بزم بادہ فروشان رہا کنید

ترجمہ: بندہ اللہ تعالیٰ کے دربار عالیہ میں جلد پہنچ سکتا ہے تمہیں چاہیے کہ تم شراب

بیچنے والوں کی محفل میں حاضری دیتے رہا کرو اس فعل سے آخر کار اللہ تعالیٰ

کی رحمت کا شرف مل جائے گا۔

آمد ندا بنگوش دل ساز سوی حق

دلہائے خویش را بدر ماگدا کنید

ترجمہ: دوستو! اللہ تعالیٰ کی ذات کی طرف سے ہمارے کانوں میں بابرکات کلمات

پہنچے ہیں پس تم اپنے دل کو ہمارے آستانہ کا گداگر بنا دو تا کہ تمہاری آخرت  
سنور جائے۔

بامارسید در دوجہاں از سر نیاز  
یکدم اگر ز صدق و صفا رو بیاکنید  
ترجمہ: دوستو! ہم نے آقا کے در پر اپنا سر نیاز جھکا دیا تو دونوں جہاں کی سعادتیں  
حاصل ہو گئیں یہ اُسی صورت میں ممکن ہو جائے گا اگر تم صدق و صفا کو خیر باد  
کہہ کر ہماری جانب جھک گئے۔

در بزم بادہ جان گراں کردہ ایدگر  
تقصیر ہائے کردہ خود را قصاکنید  
ترجمہ: اے دوستو! اگر تم نے شراب کی محفل میں شراب نوشی سے اپنی جان پر بے حد ظلم  
کر لیا پس اب تم اپنے قصور کی قضا کرو یعنی بار بار شراب عشق کے جام پی لو۔  
خواہد اگر قبول شود روزئہ و نماز  
در کوئے مے فروش دوگانہ اداکنید  
ترجمہ: اے دوست اگر تم اپنے نماز و روزہ کی قبولیت کی تمنا و خواہش کرتے ہو تو ایسا کرو  
کہ شراب فروشوں کی گلی میں جا کر ان کی شفقت پر شکرانہ کے دو نفل ادا کرو۔

ایے عارفان زہر خدا از کمال لطف  
برہان عشق را بدل ما عطاکنید  
ترجمہ: اے عارف لوگو! خدا کیلئے نہایت لطف و احسان سے عشق کی دلیل کو ہمارے  
دل کے ساتھ بدل لو تمہارے اس کام سے تم یقیناً بامراہو جاؤ گے۔



دیوان حضرت علی احمد صابر کلہری رحمۃ اللہ علیہ 217

صابر کمال قرب دلت با خدا

رحمت بحال خستہ این بینوا کنید

ترجمہ: اے صابر رحمۃ اللہ علیہ تیرے دل کو اللہ تعالیٰ سے نہایت قرب حاصل ہے

پس تو اس بے یار و مددگار کی خستہ حالت پر شفقت کرتا کہ یہ بھی قرب حاصل

کر لے اور اس کی حالت بہتر ہو جائے۔

☆.....☆.....☆.....

عاشقان را درد تو شادی بود

بیدلان را لطف تو ہادی بود

ترجمہ: تیرا ذیاد عاشق لوگوں کی خوشی کا سبب ہو جاتا ہے اور بے دل لوگوں کیلئے

تیری مہربانی رہنما ہو جاتی ہے۔

نیست لایق با چنین لطف و کرم

بزدل من از تو بیدادی بود

ترجمہ: تیرا ایسا سلوک جس میں ایسا لطف و کرم تجھ سے واقع ہوتا ہے اگر تو ایسا

کرے تو گویا تیرا ایسا کرنا میرے خال پر بے رحم ہونا ہے۔

نیست خط بر صفحہ رخسار تو

بہر ما ایس خط از روائے بود

ترجمہ: تیرے چہرہ انور پر جوانی کے آثار کے بال کوئی اصل حقیقت کے بال نہیں ہیں

بلکہ یہ تیرے چہرہ پر جوانی کے بال تو تیرے منہ کو ڈھانپنے والی چادر ہیں۔

رہ نمی یابد بیزم ما کسے  
ہر کہہ بر خونِ توفریاد سے بود  
ترجمہ: اُس بندے کو ہماری محفل میں آنے کا رستہ نہیں ملتا ہے جو تیرے خون کرنے  
پر فریاد کر کے آئے۔

شگر گویم صابر از روئے نیاز  
عشق در گوشِ دلم نالے بود  
ترجمہ: اے صابر رحمہ اللہ میں تو نیاز مندی کی رُو سے شکر گزار ہوں کیونکہ عشق  
نے میرے دل کے کان میں یہ آواز دے دی ہے۔

.....☆.....☆.....☆.....

خداوند سوالِ من ممکن زد  
قبولش کن اگر نیک ست و گرہد  
ترجمہ: اے میرے اللہ تیرے حضور میں ایک سوال کرتا ہوں تو اپنی رحمت سے  
اُسے رد نہ کر اے اللہ میرے اُس سوال یا آرزو کو قبول فرما خواہ وہ اچھا ہے یا  
بُرا سوال ہے۔

من از روز ازل امید دارم  
بدہ مار از گنجِ خویش بے حد  
ترجمہ: اے میرے اللہ میں تو روزِ اوّل سے ہی یہ اُمید کرتا ہوں کہ تو ہمیں خزانہ  
سے بے حد و حساب عطا کرے گا۔



دیوان حضرت علی احمد صابر کلہری رحمۃ اللہ علیہ 219

من از تو هر چه میخوامم بدہ زود

بعزت ذات پاک شاہ احمد

ترجمہ: اے میرے اللہ میں تجھ سے جو کچھ طلب کرتا ہوں وہ مجھے جلد عطا فرماوے اور یہ تیری عنایت و عطا حضرت احمد مجتبیٰ رحمۃ اللہ علیہ کی پاک عزت و تکریم کے صدقہ ہو جائے۔

ازان رد قسرب حق ممتاز گشتیم

کہ ہستم عاشق دل محمد

ترجمہ: اے اللہ اس وجہ سے ہم تیرے قرب میں بڑی امتیازی اور عزت بھری جگہ پاتے ہیں کہ ہم حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے در کے عاشق ہیں۔

خداوند از لطف و رحمت خود

بنہ و سینہ من عشق سرمد

ترجمہ: اے میرے اللہ تو اپنے خصوصی لطف و کرم اور رحمت کو میرے سینہ میں رکھ اور وہ عشق جو ہمیشہ رہنے والا اور غیر فانی ہے وہ مجھے عطا کر دے۔

بدہ سرورہ سودائے خوبان

نمی یابی تو ملک عشق بے کد

ترجمہ: اے اللہ ہمیں نیک لوگوں کا سودائی بنا اور ان کی حضوری کا راستہ دکھلا مگر اے دوست تجھے عشق کے ملک کا راستہ بغیر مشکل نہیں ملے گا۔



بیا صابر نظر کن بر دل ما

کہ دل از غیر حق گشتہ مجرد

ترجمہ: اے صابر رحمۃ اللہ علیہ! آ اور ہمارے دل پر نگاہ کر کیونکہ دل حق کو چھوڑ کر اکیلا

ہو کر رہ جاتا ہے یعنی دل میں حق ذات کا ڈیرا چاہیے۔

.....☆.....☆.....☆.....

ماہ محرم رسید درد و الم تازہ شد

بر دل ہر انس و جان زخم ستم تازہ شد

ترجمہ: اے دوستو! محرم کا مہینہ آپہنچا اور اس ماہ میں ہمارے درد ورنج تازہ ہو گئے

اس میں نہ صرف ہمارے دل کو دکھ ہوا بلکہ اس ماہ کی آمد سے ہر انسان و ذی

روح کے دل پر ظلم کے زخم تازہ ہو گئے۔

تا کہ درین گوش من نام محرم رسید

بر دل شوریدہ من آتش غم تازہ شد

ترجمہ: جب میرے کان میں ماہ محرم کا نام پہنچا تو میرے شور کرنے والے دل میں غم

کی آگ تازہ ہو گئی ہے۔

از ازل سنت تا ابد شور و فغان در جہان

از غم درد حسین شور الم تازہ شد

ترجمہ: دنیا میں یہ شور و آہ و بکا کا حال روزِ ازل سے قائم ہے لیکن حضرت امام

حسین علیہ السلام کے درد کے غم سے اس رنج و الم کا شور اور بھی تازہ ہو گیا ہے۔

دیوان حضرت علی احمد ضاہر کلہری رحمۃ اللہ علیہ 221

بہر جمالش چناں پردہ بہ بستند ہاں  
از قدم شاہ دین باغ ارم تازہ شد  
ترجمہ: ضرور اُس ذات کے جمال کے لئے پردہ پوشی کی گئی ہے حضرت امام  
حسین رضی اللہ عنہ جو اس دین حق کے بادشاہ ہیں اُن کی ذات کے صدقہ یہ باغ  
ارم تازہ ہو کر رہ گیا ہے۔

گشت بصد تیغ کین یعنی یزید لعین  
بر دل خونین دلان حزن قدم تازہ شد  
ترجمہ: یزید لعین و پلید کے بغض اور عداوت کی ہزاروں تلواروں نے یہ کام کیا اُس  
نے گویا دکھ بھرے دلوں پر تلوار چلا کر خون کیا اُس کے اس اقدام نے  
سارے دکھ و غم تازہ کر دیئے۔

ہر کہ بہ حسین گرینہ و زاری کند  
بر سر او از خدا لطف و کرم تازہ شد  
ترجمہ: جو کوئی حضرت حسین رضی اللہ عنہ کی یاد میں گریہ و زاری کرتا ہے اس کے سر پر اللہ  
تعالیٰ کا خاص لطف و کرم تازہ ہو جاتا ہے۔

صابر گوید زود و شب ہمہ شب شد بدرد  
مساہ محرم ز سید درد و الم تازہ شد  
ترجمہ: صابر رضی اللہ عنہ یہ بات بیان کرتے ہیں کہ محرم میں غم کی وجہ سے دن رات  
اندھیرا ہو جاتا ہے اے دوستو! ماہ محرم آپہنچا اور ہمارے سارے دکھ دور اور  
رنج تازہ ہو گئے۔



در گلشنِ ما خزان نہ گنجد

وصفش بسر زبان نہ گنجد

ترجمہ: اے دوست ہمارے باغ میں خزاں نہیں داخل ہو سکتی ہے اور ہمارے محبوب کی صفت کے بیان کو زبان کی گنجائش نہیں ہو سکتی ہے۔

ہر کس کہ بدل خیال تو بست

او نیز بہ لا مکان نہ گنجد

ترجمہ: ہر کوئی جس کے دل میں تیرا خیال بندھ گیا وہ تو ایسا سرشار ہوا گویا وہ لا مکان میں بھی نہیں سما سکتا۔

ہر کس کہ ترا شناخت در حشر

در حلقۂ عاشقان نہ گنجد

ترجمہ: اے میرے اللہ جس کسی نے تیری پہچان کر لی وہ حشر کے روز عاشق لوگوں کے حلقہ میں نہیں سما سکے گا۔

مرغے تو کہ کرد ورقفس جا

در باغچہ جنان نہ گنجد

ترجمہ: اے اللہ وہ بندہ جو تیری ذات میں غرق ہو گیا وہ تو گویا جنتوں کے باغچہ میں بھی خوشی سے سمانہ سکے گا۔



دیوان حضرت علی احمد صابر کلہری رحمۃ اللہ علیہ 223

در هر دو جهان بصد لطافت

جز نام تو در جهان نہ گنجد

ترجمہ: وہ بندہ جو تیرے عشق میں غرق ہو کر تیرا ہو گیا وہ اس ہزار بار رحمت کی خوشی سے دونوں جہاں میں کامران ہوا کیونکہ تیرے نام کی بدولت وہ اس دنیا میں نہیں سما سکتا ہے۔

خاموش در آ اگر توانی

ور دیر فغان فغان نہ گنجد

ترجمہ: اے اللہ کے پیارے تو اب خاموشی اختیار کر کے آ جا اگر آ سکتا ہے تو کیونکہ عبادت گاہ میں شور و غل کے ساتھ کوئی سما نہیں سکتا ہے۔

در سینہ من ز دولت عشق

جز آہ شرر فشان نہ گنجد

ترجمہ: میرے سینہ میں عشق کی دولت ہے اس میں سوائے آہ و فغان جو آگ لگا دینے والی ہو اس کے سوا اس کی گنجائش نہیں ہے۔

بلبل بھوائے وصل رویت

در گلشن بوستان نہ گنجد

ترجمہ: اے میرے محبوب تیرے چہرہ کی زیارت کی غرض سے باغ میں بلبل آتی ہے وہاں اُسے پھولوں پر دل لگانے کی گنجائش و ضرورت نہیں ہوتی ہے۔

صابر تو کجا رسی باین جسم

در بزم وصال جان نہ گنجد

ترجمہ: اے صابر رحمۃ اللہ علیہ تو اس جسم کے ساتھ کہاں پہنچ سکتا ہے کیونکہ وصل کی بزم و محفل میں تو جان کی گنجائش تک نہیں ہوتی ہے۔

☆.....☆.....☆.....

دل بے نور خود خبر ندارد

در دیدہ خود بصر ندارد

ترجمہ: اے دوست سن کہ وہ دل جس میں نور نہ ہو۔ وہ اپنی خبر بھی نہیں رکھتا ہے کوئی پیروں کا کیا خیال کرے۔ ایسے لوگوں کی اپنی نظر بھی دیکھنے کی قوت سے خالی ہوتی ہے۔

در بست خدائے بیچگونم

چوں تو بیجہان دگر ندارد

ترجمہ: اُس بندے پر اللہ تعالیٰ اپنی رحمت کے دروازے بند کر دیتا ہے۔ جب کوئی دوسروں کی حالت سے بے دھیان ہو کر سر پھیر لیتا ہے۔

عاشق بہوائے وصل رویت

در سینہ بجز شرر ندارد

ترجمہ: وہ عاشق جس کے دل میں تیرے وصل و دید کا خیال نہیں ہوتا۔ تو گویا ایسے دل اور سینہ میں سوائے آگ کے کچھ دھرا نہیں ہوتا۔

در سینہ عاشقان جانباز

بسر غمزه تو ضرر ندارد

ترجمہ: جان دینے والے عاشقوں کے سینہ میں تیرے معشوقانہ ادا کو کوئی ضرر نہیں آتا تیری معشوقانہ ادائیں عاشقوں کے سینہ میں کوئی نقصان نہیں دیتی ہیں بلکہ تیری ادائیں اُن کی خوشی کا سامان بن جاتی ہیں۔

عاشق کہہ بکوئے او قدم زد

جان و دل و وین مگر ندارد

ترجمہ: جو کوئی اس معشوق کی گلی میں قدم رکھتا ہے۔ وہ عاشق ایسا ہو جاتا ہے گویا کہ اُس کی اپنی جان اپنا دل اور ایمان نہیں رہتا۔ وہ بہت کچھ ہار کر اُس کی اداؤں پر شمار ہو جاتا ہے۔

زاهد بفریب نفس بدکیش

از وردِ خدا اثر ندارد

ترجمہ: وہ زاهد جو اپنے بُرے نفس کی خاطر زہد اختیار کرتا ہے۔ وہ اپنے نفس کے فریب میں ہوتا ہے۔

صابر بجز از دیدہ غم

در عشق تو را ہر ندارد

ترجمہ: اے صابر رحمۃ اللہ علیہ غم بھری آنکھوں کے سوا۔ عشق کی دنیا میں اور کوئی تیرا رہبر نہ ہوگا۔ یعنی عشق میں غم کے سوا کوئی اور ساتھی نہیں ہوتا۔ غم وہ ساتھی ہو جاتا ہے۔ جو ہمہ وقت ساتھ رہتا اور لئے پھرتا ہے۔



نگار از لطف چون بر من نظر کرد

من دیوانہ را دیوانہ تر کرد

ترجمہ: میرے محبوب نے جب مجھے دیکھا اور ایک نظر بھر دیکھا۔ تو اُس کی اس ادا

سے میں دیوانہ ہی نہ ہوا بلکہ مزید دیوانہ ہو کر رہ گیا۔

حریف من ز جام باده عشق

بیک جرعه جہان را بیخبر کرد

ترجمہ: میرے حریف نے عشق کے شراب سے بھرے ایک پیالے سے ہی نہ صرف

بے خود کیا۔ بلکہ صرف ایک گھونٹ شراب پلانے سے سارے جہاں کو بے

خبر اور بے بس کر کے رکھ دیا۔

ہمہ حوران بسجدہ سر نہادند

شب بجننت چوں گزر کرد

ترجمہ: میرے مہربان کی دید سے جنت کی حوروں نے اپنے سر سجدے میں رکھ

دیئے۔ یہ میرے مہربان کا حال ہے جب وہ ایک رات جنت سے سیر

کرتے کرتے گزرے۔

اگر ذوق وصال مبادارید

زا بربدیدہ خون دل بیارید

ترجمہ: اے سامع اگر تو ہمارے وصل کا ذوق و شوق رکھتا ہے۔ تو اپنے دل کے خون

کی آنکھوں سے ہم پر بارش برسا دے۔

دیوان حضرت علی احمد صابر کلیری 227

نہ بارید از شما بارید برما

بدست خود دل و جانرا سپارید

ترجمہ: یہ آنسوؤں کی بارش تم نے نہیں برسائی بلکہ یہ ہم پر برس پڑی ہے۔ ہم نے اپنے ہاتھ سے دل اور جان اُن کے سپرد کر دیئے ہیں۔

غم و غربت زما خواہید باران

ندارید اگر ندارید اگر ندارید

ترجمہ: اگر تم یہ چاہتے ہو کہ ہم سے غم اور غربت برس کر ختم ہو جائے۔ تو ہم یہ کیسے کر سکتے ہیں۔ تم نہیں کر سکتے۔ نہیں کر سکتے۔ ہرگز نہیں کر سکتے۔

ہزاراں تخم درد و غم زہر جنس

بصحرائے وجود من بکارید

ترجمہ: ہر قسم کے درد و غم کے بیج اور ہر جنس کے بیج میرے وجود کے صحرا میں اُگے ہوئے ہیں یا اس سے ہر قسم کا بیج تم حاصل کر سکتے ہو۔

ہزاران جان فدا سازیم دردم

اگر ر عاشقان مارا شمارید

ترجمہ: میری جان میں درد ہی درد ہیں ایسی درد بھری ہزاروں جانیں ہم فدا کر سکتے ہیں۔

اگر ہمارے عاشقوں کو شمار کر سکو تو ہم ان کیلئے یہ جانیں قربان کرنے پر راضی ہیں۔

دیوان حضرت علی احمد صابر کلہری رحمۃ اللہ علیہ 228

بکن اے جان صابر تو تماشا

دمی اورا بدست او سپارید

ترجمہ: اے صابر رحمۃ اللہ علیہ کی پیاری جان تو تماشا کر یاد کچھ کہ کیسے ہم اُس کے ہاتھ میں ایک دم بھر کیلئے اپنے آپ کو سپرد کرتے ہیں۔

.....☆.....☆.....☆.....

مراور کوئے دل بردراہ داوند

در عشرت بروئی من کشادند

ترجمہ: انہوں نے مجھے اپنے محبوب کی گلی کی راہ کی رہبری کر دی۔ گویا کہ انہوں نے میرے حال پر عیش و عشرت کو کشادہ اور وسیع کر دیا۔

غریبان سر کوئے تواز جان

درین محنت سرا بس نامرا دند

ترجمہ: اے میرے محبوب تیری گلی کے سرے پر بیٹھنے والے غریب اپنی جان ہار چکے ہیں۔ وہ گویا کہ اس دنیا کی مشقت بھری زندگی سے مایوس ہو کر رہ گئے۔

غلام حضرت عشق تو مستند

نخست زان سبب سر پناہاوند

ترجمہ: اے محبوب تیرے عشق کے غلام تیرے اس کرم نوازی کے عمل پر مست ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ انہوں نے پہلے اس سفر میں اپنا سارا زور اور جان کھپا دی ہے۔



چو در وحدت سرایت رہ نداوند

زردی بیخودی از پساftاوند

ترجمہ: جب انہیں تیری وحدت سرائی میں راہ نہ ملی۔ وہ اس وحدت کے فلسفہ کو نہ پا سکے۔ تو گویا وہ اس بے خودی کے عالم میں اپنے پاؤں سے گر گئے۔

بکوئے عاشقان از ذوق وملت

ز شب تا صبح برپا ایستادند

ترجمہ: وہ عاشقوں کی گلی میں محبت کے ذوق اور اس کی لذت میں گہرے گرے پڑے رہے۔ انہوں نے یہ حالت رات کے آغاز سے صبح تک ایسے بسر کی گویا وہ اپنے پاؤں پر کھڑے منتظر دید بے حس رہے۔

بمکتب خانانہ رندان بیا چون

ہمہ در عشقباری اوستاوند

ترجمہ: اے مہربان تو رند لوگوں کی محفل میں سیکھنے کیلئے آتو وہاں دیکھے گا کہ سبھی لوگ عشق بازی کیلئے پڑے ہیں۔

مقیمان حریمت از سر صدق

چو صابر بردر عشق تو شادند

ترجمہ: حرم محترم میں رہنے والوں کے حال میں صدق و صفا کا بھید ہے۔ پس تو بھی صابر رحمۃ اللہ علیہ کی مثل اُن کے عشق کے دروازہ پر شاد و خوش رہ۔



ای اہل دلان شمس اک جائید

در کوئے مغان دمے بیائید

ترجمہ: اے اہل دل لوگو تم کہاں ہو۔ ایک آدھ لمحہ کیلئے ان آتش پرستوں کے کوچہ گلی میں چلے آؤ۔

مستی بکنید ہچو بادہ

از رشتہ دل گرہ کشائید

ترجمہ: اے اہل دل تم بھی شراب کی مثل مستی کے عالم میں ہو جاؤ۔ اور اپنے دل کی گرہ اور گانٹھ کو تھوڑے وقت کیلئے کھول دو۔

از حال دلم بکس چگوئید

گر بندہ خاصہ خدائید

ترجمہ: اے اہل دل میں اپنے دل کا حال کس سے کیسا بیان کر دوں۔ یہ دل کا بیان تو اسی صورت میں ممکن ہے۔ جب کوئی سننے والا اللہ کا خاص بندہ ہو۔

مسفتاح خزینۃ الہید

سوئے در دوست رہ نمائید

ترجمہ: دوستو! یہ اہل دل لوگ تو اللہ تعالیٰ کے خزانہ کی چابیاں ہیں۔ اور حقیقت یہ ہے کہ یہ لوگ حقیقی دوست کی جانب بڑھنے کیلئے راہ نمائی کرنے والے ہیں۔

تـالـذت درد سـا بـد انید

یک الحظہ بـرم ما درائید

ترجمہ: دوستو! ان کی محفل اس لئے کی جاتی ہے کہ لذت درد کم ہو جائے۔ میں تو ان کی محفل میں لمحہ بھر کیلئے اسی وجہ سے حاضر خدمت ہوتا ہوں۔

سـا مـانِ دل خـراب ہستـند

سـرمـایـہ مـفلسـان شـمائید

ترجمہ: یہ لوگ دل کا سامان برباد کئے ہوئے ہیں۔ ان کے دل مفلس نہیں ہوتے ہیں۔ وہ غریب لوگوں کی دستگیری کا سامان رکھتے ہیں جس سے وہ بدل و جان ساتھ ہوتے ہیں۔

ز ان در دلِ عاشقانِ نـگـنـجـید

چون مہر سپہر در ہوائید

ترجمہ: یہی وجہ ہے کہ یہ لوگ عاشقوں کے دلوں میں سما نہیں سکتے۔ یہ ہوا میں ایسے لہراتے ہیں جیسے چمکتا سورج آسمان پر۔

بـمـینـید جـمالِ حـسن جـانـان

از ہستـی خـویشتـن درائید

ترجمہ: یہ محبوب لوگوں کے حسن و جمال کا جیتا جاگتا روپ ہوتے ہیں اور یہ اپنی ذات کی منفی کرتے ہیں۔



دیوان حضرت علی احمد صابر کلبری رحمۃ اللہ علیہ 232

زہاد بیداد و عشق سازید

بیدرد ہمیشہ در جفائید

ترجمہ: زاہد لوگ ہر لحظہ یادِ الہی میں مگن و مصروف اور اللہ سے عشق لئے پھرتے

ہیں۔ جیسا کہ بے درد لوگ ہمیشہ دوسروں پر جفا کرنے میں رہتے ہیں۔

افتد بجہان عشق غوغا

از حسن نقاب برکشائید

ترجمہ: دنیا جہاں میں عشق کا شور و غل پھیل جاتا ہے۔ اور اس پر وہ حسن سے اپنا

نقاب اٹھا دیتے ہیں۔

صابر ز کمال عشق گوئید

لے اہل جہان چہ بے وفائید

ترجمہ: صابر رحمۃ اللہ علیہ حسن والے اپنے عشق کے کمال بیان کئے جاتے ہیں۔ مگر

دنیا والے بھی عجیب ہیں وہ بڑے بے وفا ثابت ہوتے ہیں۔

☆.....☆.....☆.....

من باوہ نوش کردم ای طالبان بدایند

چون بادہ جوش کردم ای طالبان بدانید

ترجمہ: اے طالبو! میں نے عشق کی شراب پی لی ہے۔ تمہیں میرا یہ حال معلوم

ہے۔ اب میری حالت شراب کی مستی کی ہے۔ تمہیں میرا یہ حال معلوم ہے۔

دیوان حضرت علی احمد صابر کلیری رحمۃ اللہ علیہ 233

من صاحب و فائیم در عشق پیشوائم

گہ بندہ گہہ خدائیم ایطالبان بدانید

ترجمہ: اے طالبو! میں وفا کا بندہ ہوں اور اپنے پیشوا کے عشق میں غرق ہوں۔ کبھی میری حالت بندہ کی سی ہوتی ہے اور کبھی میں اللہ کی یاد میں مستغرق ہوتا ہوں۔ تم نے میرا حال معلوم کر لیا ہے۔

من عشق جانگدازم باھیچ کس نمسازم

چون حسن بے نیاز ایطالبان بدانید

ترجمہ: میں اپنی حالت میں نہیں میری جان عشق میں گھل گئی ہے اب مجھے کسی سے کوئی سروکار نہیں ہے اب میں سراپا حسن بے نیاز ہو گیا ہوں۔ تم میری اس کیفیت و حالت کو جانتے ہو۔

بر عرش جائے دارم در عشق شہریارم

با حسن یار غارم ایطالبان بدانید

ترجمہ: اے طالبو! اُس لو میں کسی وقت اللہ کے ہاں عرش پر رسائی والا ہوتا ہوں۔ کیونکہ میں شہر عشق کا بندہ ہو گیا ہوں۔ میں اُس ذات کے ہمراہ مثل یار غار کے ہوتا ہوں۔ اے طالبو میرے حال سے تم آشنا ہو۔

سلطانِ وین پناہم گہہ مہر گہہ چو ماہم

بخشنده گناہم ایطالبان بدانید

ترجمہ: اے طالبو! میں تو دین پناہ سلطان خواجہ رحمۃ اللہ علیہ کا ہوں۔ کبھی میری حالت

سورج کی مثل ہوتی ہے تو کبھی چاند کی مثل میری تابانی۔ اے طالبو میں اللہ  
سے گناہ معاف کراتا ہوں میرے رب نے میرے گناہ میری معافی پر  
معاف فرمادیئے ہیں۔ تم میری اس حالت و کیفیت سے واقف ہو۔

در کوئے میفر و شان مستم چو بادہ نوشاں  
از درد در خرو شان ایطالبان بدانید  
ترجمہ: اے میرے متوالو! میں شراب بیچنے والوں کی گلی میں شراب میں مست و  
مدہوش ہوں۔ میں فراق کے غم اور درد سے بیتاب رہتا ہوں۔ تم میری اس  
صورت حال سے آشنا ہو۔

کے ذوق عشق دارید دلرا بغم سپارید  
از دیدہ خون بیارید ایطالبان بدانید  
ترجمہ: اے طالبو سنو! تم کیسا ذوق عشق رکھتے ہو۔ تم اپنے محبوب کا غم کیسے لیتے ہو۔ کیا تم  
اپنی آنکھوں سے خون برساتے ہو۔ میری حالت کا تمہیں علم ہے۔ میں کیا ہوں۔

سو وائے عشق دارم از دیدہ خون بیارم  
از ہجر بیقرارم ایطالبان بدانید  
ترجمہ: طالبو! میں وہ ہوں جسے عشق کا سودا ہے۔ میں ہمہ وقت اپنی آنکھوں سے غم  
اور خون برساتا ہوں۔ میں اپنے محبوب کے فراق میں ہمہ وقت بے قرار  
ہوں۔ تمہیں میرا حال پتہ ہے۔



دیوان حضرت علی احمد صابر کلہری رحمۃ اللہ علیہ 235

من کفرنید ندانم در عشق مہو شانم  
در لامکان مکانم ایطالبان بدانید  
ترجمہ: میں عشق کی منزل میں خالص ہوں۔ میرے پاس عشق میں کفر و بناوٹ و  
دوئی نہیں۔ میں محبوب کی دید میں محو و مدہوش ہوں۔ اُس کی شان کا خیال  
ہے۔ میری حالت سے تم آشنا ہو۔

من عشق عاشقانم من حسن جاودانم  
چون و چرا ندانم ایطالبان بدانید  
ترجمہ: اے طالبو! میں اپنے محبوب کے عشق میں سراپا سرشار و غرق ہوں۔ میرا عشق  
صادق ہے۔ میرا خالص عشق ہمیشہ رہنے والا اور صدق بھرا ہے۔ میرے  
ہاں عشق میں چون و چرا نہیں۔ اے طالبو! میرے حال سے تم آگاہ ہو۔

من درد را دوایم من عشق را وفایم  
من حسن را صفائیم ایطالبان بدانید  
ترجمہ: اے طالبو! میں اپنے درد کی آپ دوا ہوں۔ میں عشق کی واردات میں وفا دار  
ہوں۔ میں عشق میں سچا طالب ہوں۔ میرا عشق صاف و شفاف صفت والا  
ہے۔ اے طالبو! تم میرے حال سے خوب آگاہ و آشنا ہو۔

من مرغ بیز بانم جز نام تو ندانم  
خاموش و زلفانم ایطالبان بدانید  
ترجمہ: اے طالبو! میں عشق و جذب کی منزل میں اُس پرندہ کی مثل ہوں جو بے زبان

ہوتا ہے اُس کے منہ سے کوئی آواز نہیں آتی اے آقا میں صرف تیرے نام پر  
زندہ ہوں میرے ذہن و دل سے سب نکل چکا ہے میں شور کرتا ہوں مگر خاموش  
نظر آتا ہوں میری کیفیت میں شور ہے تم میری حالت سے آشنا آگاہ ہو۔

صابر پیابگویم بنگردمی برویم

من باکسے نگویم ایطالبان بدانید

ترجمہ: اے صابر ﴿رحمۃ اللہ علیہ﴾! آ اور میرا حال دیکھ میں تمہیں کہتا ہوں ایک دم بھر  
کیلئے میرا حال دیکھ لے میں اپنی یہ عرض کسی سے نہیں بیان کرتا اے طالبو  
میرے حال و قال سے تم آگاہ ہو۔

.....☆.....☆.....☆.....

ز روز اوّل از حکم خداوند

جہاں راز ابر باران ہست پیوند

ترجمہ: اے دوستو اس کا رخانہ جہاں میں اوّل روز سے ہی اللہ کا حکم جاری و ساری  
ہے اور اس جہاں میں سرسبز اور شاداب حالت کیلئے اللہ کی رحمت کی بارش  
اس کی رحمت سے وابستہ ہے۔

پیابرائے ابر از حکم الہی

کہ تاگردد جہاں زین لطف خورشید

ترجمہ: اے دوستو! آؤ اللہ کے حکم سے اللہ سے بارش اور رحمت باران طلب کرو  
تا کہ اس جہاں میں سورج کی مثل روشنی اور رونق ہو جائے۔



دیوان حضرت علی احمد صابر کلہری رحمۃ اللہ علیہ 237

جہان شد برہم از خشکی بصد درد  
جدا افتاده اند از جوش فرزندان

ترجمہ: دوستو! قحط سالی اور بد حالی کا یہ عالم ہو گیا ہے کہ یہ دنیا کا نظام خشکی کی وجہ سے ورہم برہم ہوا جا رہا ہے اور لوگوں کو اس بد حالی سے ہزار ڈکھ درد مل رہے ہیں یہ ایسی خستہ حالی ہو گئی ہے کہ لوگوں کے دلوں میں بچوں کی محبت کی فکر گھٹ گئی ہے گویا قحط سالی نے دنیا میں نفسا نفسی کا عالم برپا کر دیا ہے اور لوگ بچوں سے بھی محبت نہیں رکھ رہے بھوک اور قحط سالی نے ان کی محبت بھی دلوں میں کم کر دی ہے۔

کریمی تو رحیمی بر خلائق  
بجائے آب آتش راتو چینند

ترجمہ: اے اللہ تو کریم ہے تو رحیم ہے اپنی مخلوق پر رحم فرما۔ اب خشک سالی کی یہ کیفیت ہو گئی ہے کہ دنیا والے پانی کی بجائے آگ پھاٹک رہے ہیں۔

تو میدانی نہانی ہرولے را  
جگونہ پیش تو گوید خردمند

ترجمہ: اے اللہ تو لوگوں کے دلوں کے خفی رازوں سے آگاہ ہے تو ان کے دلوں کے بھید اور اسرار سے واقف ہے کوئی عقل والا بھی اپنے عقل کے بل بوتے پر تیرے حضور بولنے کی کیا جرأت کرے بلکہ بولنے کی ضرورت ہی نہیں تو ہر مخفی اور مستقبل کے اسراروں سے بھی آگاہ ہے۔



بکن لطفِ ازل اندر حق خلق

بحالِ عاشقانِ درودِ بلا چند

ترجمہ: اے اللہ تو ازل سے مہربان ہے اپنا ازلِ رحم اپنی مخلوق کے حق میں کر دے  
عاشق لوگوں کی حالت سے تو آگاہ ہے اُن کے درد اور غم جو اور جتنے ہیں اُن  
کے حال پر رحم کر۔

ہمیں گوید بہ پیشست سابر از عجز

تو راہِ ابر بارانِ مکن بند

ترجمہ: اے اللہ صابر رحمۃ اللہ علیہ تیری جناب میں نہایت عجز و نیاز سے لب کشا ہے  
تو اپنی رحمت کر اور بارشوں کے سلسلہ کو اپنی مخلوق پر برسانے سے بند نہ کر۔

☆.....☆.....☆.....

تو از کرمِ راہِ بارانِ بہ خلقہائِ مبند

بذاتِ پاکِ تو من میدہم ترا سو گند

ترجمہ: اے میرے اللہ! تو اپنے کرم و فضل سے اپنی مخلوق پر رحمت کی بارشوں کو بند  
نہ فرما اے اللہ میں تیری پاک ذات کے حضور تجھے تیری قسم کا واسطہ دے کر  
عرض گزار ہوں میری دُعا سن لے۔

یکے تو از کرمِ کارسازِ بندہ نواز

ببارِ ابر شادیِ بذوقِ برق بخند

ترجمہ: اے میرے اللہ تو کرم فرمانے والا کارساز ہے تو بندوں کو پالنے والا اور اُن کا  
ببارِ ابر شادیِ بذوقِ برق بخند

دیوان حضرت علی احمد صابر کلیری رحمۃ اللہ علیہ 239

محافظ ہے تو بندوں پر خوشیوں بھری بارش برسا دے اور رحمت سے رحمت کی بجلی  
چمکا وہ بجلی بارشوں میں بھیج جو رحمت بھری ہو غضب سے ہم پناہ مانگتے ہیں۔

تو آن کریم و رحیمی بصد ہزاراں ذوق

کہ ہست خلق جہاں بر قضائ تو خور سند

ترجمہ: اے میرے اللہ تو وہ کریم ذات ہے تو ایسا رحیم ہے کہ اپنی مخلوق پر ہزاروں  
خوشیاں برسا دے کیونکہ یہ جہاں تیری خلق ہے اور اہل جہان تیری قضا و  
قدر پر راضی ہیں خوش ہیں۔

تو عرض صابر مسکین شنو بردی نیاز

کہ نیست خلق ترا جز تو با کسی پیوند

ترجمہ: اے میرے اللہ تو اپنے نیاز و کرم سے اس عاجز صابر رحمۃ اللہ علیہ کی دلی دعا  
سن کر قبول فرما کیونکہ تیری اس مخلوق کا کسی دوسرے خالق سے کوئی واسطہ  
نہیں۔ تو اور صرف تو ہی مخلوق کا خالق ہے۔

☆.....☆.....☆.....

از رخسارِ نور عشق می تابد

آفرینندہ بر تو مے نازو

ترجمہ: اے مہربان! تیرے چہرہ انور سے عشق کا نور چمک مارتا ہے تیری صورت  
اور سیرت اور خلق و خلق پر خود اللہ تعالیٰ کو ناز ہے۔

سرورِ جملہ قدسیاں گردد

ہر کہ بر دے تو نظر دارد

ترجمہ: اے مہربان! تیرا خلق اور خلق سارے فرشتوں کی خوشی کا سامان ہو جاتا ہے

اور جو بھی تیری دید کرتا ہے اُسے بڑی خوشیاں حاصل ہوتی ہیں۔

گرفتہ تابشِ رخت بر مہر

مہر ہم چون رصاص بگذازد

ترجمہ: اے مہربان! اگر تیرے منور چہرہ کی روشنی سورج پر پڑ جائے تو یہ یقینی بات

ہے کہ سورج بھی اپنی سیاہی اور سیسہ پن چھوڑ دے۔

بہ بقائے خدا شود باقے

ہر کہ در کوئے عشق سر بازو

ترجمہ: اے مہربان! یہ بات یاد رکھ کہ اللہ تعالیٰ کی دید سے بندہ کی بقا ہو جاتی ہے

یعنی جو اللہ تعالیٰ کا دیدار کر لیتے ہیں اُن کا نام ہمیشہ کیلئے باقی رہ جاتا ہے اور

جو کوئی عشق کی گلی کوچے میں اپنا سر قربان کر دے وہ بھی بقا پا سکتا ہے۔

ہاویٰ ہر و کون میگردو

ہر کہ بادِ عشق می سازو

ترجمہ: اے مہربان! وہ بندہ دونوں جہاں میں رہ رہتا ہے جو اپنے دل میں درو

عشق اختیار کر لے وہ دونوں جہاں میں رہ رہتا ہے اور ہادی و رحمت ہے۔



دیوان حضرت علی احمد صابر کلہری 241

میکند آرزوے ہشت بہشت

ہر کہ در بزم دوست رہ یابد

ترجمہ: اے مہربان! جو کوئی اپنے دوست و محبوب کی بزم کی راہ پالیتا ہے حقیقت یہ ہے کہ وہ گویا آٹھوں جنت پانے کے ہم مثل ہے۔ یعنی اپنے محبوب کی بزم میں حاضری آٹھوں جنت پانے کی آرزو کے ہم مثل ہے۔

تیغِ حُسنِ توازنِ عبرت

ہر کائی پیش آیدش سر اندازد

ترجمہ: اے مہربان! تیرے حُسن کی تلوار کا وار عبرت و درسِ عبرت کا راز ہے اور جس کسی پر یہ پڑ جائے تو وہ نہ غوغا کرتا ہے اور نہ چلاتا ہے بلکہ وہ سر تسلیم خم کر کے خاموشی اختیار کر لیتا ہے۔

عاقبت رہ برد خیلوت دل

ہر کہ بر نفس خویش می تازد

ترجمہ: اے مہربان! اُس بندے کا دل خلوت اختیار کر لیتا ہے جو اپنے نفس کی دوڑ لگاتا ہے یعنی دل کو خلوت کا عادی بنائیں تو نفس پر قابو اور اختیار حاصل ہو جاتا ہے۔

عاشق وصلِ دوست چون صابر

جز تو باہیچ کس نہ پروازد

ترجمہ: اے مہربان! صابرؑ کی طرح تو بھی اپنے محبوب کے دیدار سے مشرف ہو کیونکہ تیرے سوا کوئی ایسا نہیں جو اس کام میں پڑا ہو۔



دیوان حضرت علی احمد صابر کلہری **242**

مرادر بزم جانان بار دادند

در بستہ بروئے من کشادند

ترجمہ: انہوں نے مجھے محبوب لوگوں کی محفل میں جانے دیا اس طرح انہوں نے گویا مجھ پر ایک بند دروازہ کھول دیا۔

شراب وحدت از جام محبت

بالطافت تو و جام نہادند

ترجمہ: انہوں نے مجھے وحدت کی شراب محبت کے جام میں دی اور پھر یہ تیری لطافت میرے پیالے میں رکھ دی گئی یعنی میں نے وحدت کو اپنا یا محبت اختیار کی میرے من میں اس سے لطافت آگئی۔

کشیدم ہمچو مستان از سر ذوق

ز مستیم ہمہ مست افتاوند

ترجمہ: میں نے نہایت ذوق و شوق سے مست و مدہوش لوگوں کی مثل یہ شراب پی لی شراب سے میں مست حال ہوا میری مستی نے سبھی کو مستی کے عالم میں کر دیا۔

مرا گفتار چرا افتادی از پنا

نہ آخر بادۂ شکرم بدادند

ترجمہ: اُن کے بول اور لب کشائی نے میری گفتگو کو خُدا جانے کیونکر گرا دیا انہوں نے تو مجھے کوئی شکریہ کی شراب تو نہیں دی تھی کہ میں چپ ہو کر رہ جاتا یعنی ان کی دید نے میری زبان بند کی تو آنکھیں کھل گئیں۔

ملایک سر بسر چون طفل مکتب

کتابِ مستی تسو باز خواندند

ترجمہ: اُن کی محفل میں تو سارے کے سارے فرشتے کبھی طفل مکتب حیران اور متفکر

ہو کر رہ جاتے ہیں گویا انہیں میرے محبوب کی ذات کی ہستی نے از سرِ نو سبق

پڑھائے ہیں وہ آداب اور احوال پڑھنے لگے ہیں۔

ترا دادند سامانِ غم و درد

جہانِ قدسیانِ زینِ لطف شادند

ترجمہ: اے میرے مہربان! تجھے انہوں نے غم و الم کا سامان دے دیا ہے اور سارے

جہانوں میں فرشتے اس لطف و کرم سے بے انتہا خوش و خرم ہو گئے ہیں۔

بہ بین صابر چو شانِ ملایک

بہ پیش جنگِ لطف ہمچو بادند

ترجمہ: اے صابر رحمۃ اللہ علیہ! تو ملائکہ / فرشتوں کی شان و شوکت دیکھ وہ تو تیرے

الطاف و اکرام کی جنگ کے سامنے سارا کھیل کھیلے ہیں۔

☆.....☆.....☆.....

زبوئے بادۂ بزم تو عاشقانِ مستند

ازاں بکوئے تو سرِ مست بر خوردارِ مستند

ترجمہ: اے میرے مہربان! تیری بزم میں شراب کی یو محسوس کر کے عاشق لوگ



مست و مدہوش ہو گئے ہیں اور پھر تیری گلی سے سرمست تیرے چاہنے والے مستفیذ ہو جاتے ہیں۔

اگرچہ نحنُ نُسَبِّحُ ملكِ ہمیں خوانند

وہ زلزلہ محبت ہمہ تھی دستند

ترجمہ: اے اللہ اگرچہ تیری نورانی مخلوق فرشتے ہمیشہ ہمیشہ تیری حمد و ثناء بیان کرتے آرہے تھے اور انہوں نے یہ بھی کہا تھا کہ ہم تیری تعریف و حمد کیلئے کافی ہیں انہوں نے بار بار یہی پکارا۔ مگر حقیقت تو یہ ہے کہ وہ محبت کے درد سے بالکل خالی ہاتھ اور نا آشنا تھے اللہ کو ایسی مخلوق کی خواہش تھی جو دل میں درد رکھتی ہو اور وہ تھا حضرت انسان۔

بکنج ہجر تو عشاق از سر سودا

ہمہ بہ ماتم دلاہائے خویشتن ہستند

ترجمہ: اے اللہ تیری مخلوق تیرا عشق لئے ہے اُن عاشقوں کو ہجر و جدائی مل گئی ہے یہی ہجر کا غم اور فراق لئے وہ اپنے دلوں کا ماتم کئے جاتی ہے اب انہیں تجھ سے دُوری بہت محسوس ہوتی ہے اور وہ اسی بنا پر غمناک حال ماتم کرتے ہیں۔

ہزار شکر کہ این طالبانِ حضرت تو

بیک نگاہ تو از ہر دو کون دار ستند

ترجمہ: اے اللہ تیرے یہ عاشق و طالب بندے تیرے کرم پر ہزار بار شکر ادا کرتے

ہیں اب یہ تیرے کرم کی ایک نگاہ کرنے سے دونوں جہاں سے ہٹ گئے  
یعنی دونوں جہاں سے بے نیاز ہو گئے۔

فدائیان تو محو جمال چوں صابر

بروئے ہجر ز روز الست و ر بستند

ترجمہ: اے اللہ تیرے قربان ہونے والے بندے تیرے جمال اور تیری دید میں محو  
ہو گئے ہیں ایسا ہی حال صابر رحمۃ اللہ علیہ کا ہے ہجر و جدائی کی وجہ سے یہ  
تیرے شیدائی روزِ اوّل سے ہی اپنے حال پر تالے لگائے بیٹھے ہیں انہیں  
دوبارہ تیرے حضور حاضری کی تمنا و حسرت ہے۔

☆.....☆.....☆.....

زبان من بزبانِ دگر نمے ماند

بیان من بہ بیانِ دگر نمے ماند

ترجمہ: اے مہربان! میری زبان کسی دوسرے کی زبان کی مانند نہیں ہے میرا بیان  
کسی دوسرے فرد کے بیان کی طرح نہیں یعنی میرا حال اور قال دوسروں  
جیسا نہ گردانوں۔

نشانِ من بطلبِ گرتو عاشقی خویشی

نشانِ من بہ نشانِ دگر نمے ماند

ترجمہ: اے مہربان! اگر تیرے دل میں عشق ہے تو میرا نشان تلاش کر کیونکہ میرا نشان  
دوسروں سے مختلف ہے میرے جذبات اور طاب بھی دوسروں سے جدا ہیں۔

زمن مپرس اگر محرمے زہر دو جہاں

جہان من بجہاں دگر نمے ماند

ترجمہ: اے مہربان! اگر تو دونوں جہاں سے آشنا ہو گیا ہے تو مجھ سے نہ پوچھ کیونکہ

میرا جہاں میرے من کی دنیا دوسرے حال اور کیفیات جیسی نہیں رہی ہے۔

حدیث سر تو از سر دل نہان سازم

نہان من نہ نہان دگر نمے ماند

ترجمہ: اے مہربان! تیرے بھید کی داستان میں نے اپنے دل کے اسرار و بھید سے چھپائی

ہے اور اُن کو اپنے حال میں دوسروں سے الگ رکھنا دوسروں کی مثل عمل نہیں ہے۔

اگر فغان کنم از دل جہان شود برہم

فغان من بہ فغان دگر نمے ماند

ترجمہ: اے مہربان! اگر میں اپنے دل سے شور و واویلا کروں تو یہ جہان درہم برہم

ہو کر رہ جائے میری آہ و فغان ایسی ہے کہ دوسرے اس کو نہیں جانتے میرے

دل کی آہ و فغان دوسری دنیا کی حالت سے بالکل مختلف ہے۔

زوست من نبرد جان عدو بصد کوشش

سنان من بہ سنان دگر نمے ماند

ترجمہ: اے مہربان! میرے دشمن کی جان ہزار کوشش کے باوجود بھی میرے ہاتھ

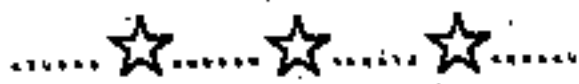
سے نہ بچ سکی کیونکہ میری تلوار اور اس کا وار دوسروں کی تلوار اور حملے کا زور

میرے جیسا نہیں۔



دیوان حضرت علی احمد صابر کلہری رحمۃ اللہ علیہ 247

ہزار تیسرا لم بر دل عدد صابر  
کمان من بہ کمانِ دگر نمے ماند  
ترجمہ: اے صابر رحمۃ اللہ علیہ مخالف کے دل پر ہزاروں غم والہم کے تیر چلے کیونکہ  
میری کمان نے جو تیر چلائے وہ دوسروں کی کمان سے مختلف تھے اس لئے  
اُن کا حال میرے حال جیسا نہیں۔



شکر حق را کہ شادمانی داد  
بروالم عیش جنادوانے داد  
ترجمہ: میں اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتا ہوں جس نے میرے دل کو خوش کر دیا یہ خوشی میرے  
دل پر ہمیشہ کی خوشی ہو گئی ہے کیونکہ شکر حق ہمیشہ کی نعمت اور دائمی نعمت ہے۔  
شاد گشتہم بگوش دل از لطف  
خبر از الم نہانسی داد  
ترجمہ: میرے دل نے خوشی محسوس کی اور میں خوش ہو گیا کیونکہ اُسے خوشخبری سنائی  
گئی ہے اور یہ بڑی خوشی کی بات ہے کہ میرے دل کو پوشیدہ بھید سے آشنائی  
وواقفیت ہو گئی ہے۔

ہمہ تن گشتہم ام چو گل از ذوق  
کے امرا رونق جوانے داد  
ترجمہ: ہمیں ذوق و شوق اور خوشی کے عالم میں معمول کی مانند کھل گیا میں بے حد

باغ باغ ہوا اور اس خوشی نے مجھے جوان سال بنایا اور جوانی کی بہار اور  
خوشیاں دے دیں۔

مر ترا از کرم خدائے کریم

لطف را بہرِ پاسبانی داد

ترجمہ: اے بندے اگر تجھے اللہ تعالیٰ کریم ذات کا کرم و فضل حاصل ہو جائے تو شکر کر

اور اس لطف و کرم پر اپنی پاسبانی و نگاہ داشت رکھ اور اللہ کو راضی رکھتا کہ وہ تیرے

حال پر لطف جو ہو چکا وہ ہمیشہ ہمیشہ باقی رہے شکر کرنے سے یہ باقی رہے گا۔

نہ تنزل ز لطف خود صابر

بر صحبت ترا نشانے داد

ترجمہ: اے صابر رحمۃ اللہ علیہ اپنے حال پر اللہ کے لطف و کرم کو زوال نہ آنے دے اے

قائم و مستحکم رکھ یاد رکھ یہ لطف و کرم تیرے حال پر تیری نیک صحبت کا ثمرہ اور

علامت ہے اگر تو اسے اپنے حال پر رکھنا چاہتا ہے تو نیک صحبت اختیار کرے رہ۔

.....☆.....☆.....☆.....

در بزم عشق دوست مرا ہمقرین نبود

جائیکہ بودہ ایم سماء و زمین نبود

ترجمہ: اے دوستو سنو! دوست کے عشق کی محفل میں میں ان کے قریب نہ تھا جہاں

ہم تھے وہاں نہ آسمان تھا اور نہ زمین تھی یعنی اللہ نے اپنے حبیب کے عشق



دیوان حضرت علی احمد صابر کلیری رحمۃ اللہ علیہ 249

کی محفل سجائی ہم میں سے وہاں کوئی نہ تھا وہ لامکان تھا جہاں نہ زمین تھی اور  
نہ آسمان یہ اللہ کی اپنے حبیب سے محفل کا منظر بالکل جدا تھا۔

بودست ذات بخت در اینجا بصد نیاز

در بزم عشق سورتِ عرش برین نبود

ترجمہ: دوستو! اُس وقت صرف اللہ تھا اللہ کا رسول ہزار عجز و نیاز سے اُس کے پاس تھا وہ

عشق کی محفل تھی وہاں عرش بریں بھی نہ تھا اللہ جانے وہ کیا مقام اور کون سا افضل

قیام تھا جہاں صرف اللہ اور اُس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے بیٹھ کر ہم کلامی فرمائی۔

دیدم بصد ہزار تمنائے یافتہ

نقش و نگار گلشنِ خلد بریں نبود

ترجمہ: دوستو! میں نے اللہ کے ہاں لاکھوں بار ادھر ادھر تلاش کیا مگر مجھے کچھ نہ ملا اور

میں نے کچھ نہ دیکھا وہاں تو کوئی اور سماں تھا وہاں خلد بریں کی آرائش بھی نہ

تھی کیونکہ وہ مقام عرش بریں سے بھی بلند و بالا درجہ و مقام ارفع والا تھا۔

در بزم کن بذوق تماشائی مہوشان

بودیم محو ہیچ دران فکر دین نبود

ترجمہ: دوستو! جب کن کی محفل سجائی گئی ہم سبھی اُس محفل میں ہمہ تن تماشائی تھے

نامعلوم کس کیلئے یہ اعزاز تیار کیا گیا تھا مگر اتنا پتہ ہے کہ ہم تماشا دیکھنے میں

محو تھے وہاں کسی کو دین کے احکام پر عمل کرنے کی کوئی فکر نہ تھی وہ عالم ایسا

محیط تھا کہ ہم تماشا ہی تھے ہمیں کسی بات کی فکر اور سوچ نہ تھی۔



بودست ذاتِ پاکِ محمد ﷺ بصد شرف

دردی بجز جمالِ جہان آفرین نبود

ترجمہ: اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے محمد ﷺ کی ذاتِ پاک کو ہزاروں عزتیں اور

مرتب عطا کر دیئے تھے آپ ﷺ کو اس جہان کے جمال و حسن کا فکرنہ

تھا مگر دل میں ورد تھا جو اپنی امت اور عالمیان کے لئے تھا۔

جائیکہ بود ذاتِ خداوند ذوالجلال

آنجا بجز خداؤ محمد ﷺ امین نبود

ترجمہ: اے دوستو! سنو جہاں اللہ نے اپنے رسول ﷺ کی مہمانی فرمائی وہاں

اللہ تعالیٰ کا فضل و جمال تھا اور اُس ماحول میں صرف اللہ تعالیٰ اور اُس کا

پیارا محمد ﷺ امین لقب پانے والا موجود تھے اس محفل میں کوئی تیسرا نہ تھا

جو اُس محفل میں شریک تھا۔

بعد از ظہور ذاتِ محمدؐ شد آشکار

این هر دو کون لیک در آنجا چنین نبود

ترجمہ: اے دوستو! پہلے اللہ کی ذاتِ پاک تھی اس کی ذات کے بعد حضرت

محمد ﷺ کی ذاتِ پاک کا ظہور ہوا تھا پھر یہ دونوں کون و مکان بنائے

گئے۔ وہاں ایسا ماحول نہ تھا۔ جیسا ہم خیال کرتے یا گمان کرتے ہیں اُس

حال و فضا کی کیفیت خدا اور اس کا رسول ﷺ جانتے ہیں۔

دیوان حضرت علی احمد صابر کلہری رحمۃ اللہ علیہ 251

صابر ہزار شکر خدا کن بصد نیاز

جز حظ بند گیش ترا در جبین نبود

ترجمہ: اے صابر رحمۃ اللہ علیہ اللہ تعالیٰ کی ذات کا لاکھ لاکھ شکر ادا کر اور نیاز مندی و عاجزی پیش کر کیونکہ تیرے دل کو خوشی حال ہو سکتی ہے تیرا ماتھا اس شکر اور نعمت شکر میں ٹھکنا چاہیے مگر تیری جبین اس شکر کے قابل نہیں پھر بھی شکر پر شکر ادا کئے جا اور بس۔

.....☆.....☆.....☆.....

مرا در کوئے جانبازان بجوئید

ازین لذت دگر باکس مگوئید

ترجمہ: آپ لوگ مجھے جانبازوں اور دلیر لوگوں کی گلی میں تلاش کر سکتے ہیں مگر یاد رکھو یہ لذت کسی دوسرے سے نہ کہہ دینا کہ وہ بھی اس منزل کا مسافر ہو کر اپنی منزل سے کنارہ کش ہو جائے۔

ہمہ دیوانہ و شیدا بگردید

اگر خاک رہ مارا بیوئید

ترجمہ: اگر تم ہماری راہ کی خاک کو تلاش کر لو تو یقینی بات ہے کہ اس راہ کی طرف سبھی دیوانے اور شیدائی دوڑ پڑیں کیونکہ اس راہ پر چل کر آخرت کے مقام کو دیکھا جاسکتا ہے۔



اگر خواہید نورِ جاودانے

ز آبِ مہرِ روئے خود بشوئید

ترجمہ: اگر تم ہمیشہ کا نور اور جمال حاصل کرنے کی خواہش کرتے ہو تو چاند کے پانی

سے اپنا چہرہ دھو لو تا کہ تم بھی اسے حاصل کر سکو یعنی دنیا و مافیہا سے بے دخل

ہو کر دستِ قدرت پر آؤ غیر ممکن کو ممکن مت جانو۔

بمّا زہاد گر کارے نداوند

چرا در حالِ من درگفتگوئید

ترجمہ: اگر زاهد لوگ ہمیں اس کام پر نہ لگاتے تو کیونکر تم لوگ ہمارے حال کی باتیں

اور مباحث چھیڑتے۔

ہمہ خوبان عالم بیوفایند

بایشان منگرید از راست گوئید

ترجمہ: دوستو! اس دنیا کے بھی حسین بے وفا لوگ ہیں میں تم سے حق بات کہتا ہوں کہ

اُن کیلئے نہ رو دنیا کے حسین لوگ بے وفا ہیں اُن کی بے وفائی پر افسوس نہ کرو۔

ب تسبیح و دعا مشغول باشید

شمال زاهدانِ جملہ بگوئید

ترجمہ: تمہیں چاہیے کہ تم دعائیں کرو و دروٹیفے میں مشغول رہا کرو تم بھی یہ کہتے

ہو اس کے علاوہ زاهد اور کسی قسم کا وعظ یا تلقین نہیں کرتے۔



دیوان حضرت علی احمد صابر کلہری رحمۃ اللہ علیہ 253

فنا کے میکشد سوئے شمارد

ز آبِ زندگانی پُر سوئید

ترجمہ: تم فنا ہونے کے ایام کو کب تک شمار کرو گے جب کہ تمہارا پیالہ و جامِ زندگی  
آبِ حیات سے پُر ہے تم تو فنا فی اللہ ہو تمہیں فنا نہیں یہ الگ بات ہے کہ  
دنیاوی زندگی کے ایام گنتے ہو۔

اگر وارید زلفِ عشقِ شاہد

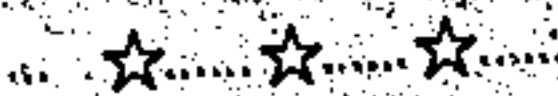
ببوئید از سر سودا ببوئید

ترجمہ: اے دید کرنے والے اگر تم عشق کی زلف رکھتے ہو تو اُس کی حلاوت سے سرشار  
ہو اور اپنے سودا کی حال سے سرشار رہو تمہیں کسی اور حال کی کیا ضرورت ہے۔

خبر داد ست مارا صابر از ذوق

چہ غم دارید با حق رو بروئید

ترجمہ: صابر رحمۃ اللہ علیہ نے بڑے ذوق و شوق سے یہ خبر دی ہے کہ تمہیں کس بات  
کا غم ہے تم حق راہ پر چل رہے ہو بس چلتے جاؤ یعنی جو راہ حق اختیار کر لے وہ  
اُسی پر سیدھا چلے کیونکہ یہی راہ مستقیم ہے جو بلا خوف خطر ہے ایسے کو کوئی غم  
و فکر درکار نہیں ہے۔



دیوان حضرت علی احمد صابر کلہری **254**

اگر خواہی وصال بادل ہر وردمی باید

کہ بے درد و غم غربت بمن جانی نیا ساید

ترجمہ: اے دوست! اگر تو اپنے دل سے ہم نوا ہونا چاہتا ہے تو درد و غم کو تارہ۔

کیونکہ میری تو یہ حالت ہے کہ مجھے بغیر درد و غم کے چین نہیں یعنی میں سراپا

درد و غم ہوں تو اپنے دل کو آرام دینے کیلئے درد و غم سے آرام پہنچا۔

اگر ناگاہ افتد چشم تو بروئے اور در دم

تجلّے خیال او ترا از خویش بر باید

ترجمہ: اگر تیری آنکھ ایک لمحہ بھر کیلئے اس کے منور روشن چہرہ پر پڑ جائے تو اس کے

خیال کی تجلی سے تو از خود بے ہوش ہو کر رہ جائے اُس کے خیال کی تجلی ہی

بے ہوش کرنے کیلئے کافی ہے۔

بینرم پاکبازانِ خدا جویاں ز خود بیخود

بیاکین سِرّ پنہانِ بر تو آسان روئے بنماید

ترجمہ: دوستو! اللہ کے پاک بندوں کی محفل کی تلاش والے بذات خود اپنے حال

سے بے خود ہو کر رہ جاتے ہیں آیہ پوشیدہ راز کی راہ میں تجھے آسان طریق

سے دکھاؤں کہ اُن کی محفل کا یہ ثمرہ اور اعجاز ہے۔

توئی کز تو اگر در تو نماندہ ہمچو ستانش

بردیت خود بخود این بستہ دراز ذوق بکشاید

ترجمہ: اے بندے اگر تو اپنے من میں ڈوب کر اپنے آپ کو دیکھے تو تجھ پر خود بخود



دیوان حضرت علی احمد صابر کلہری **255**

یہ پوشیدہ راہ بڑے ذوق شوق سے کھل جائے یعنی اگر بندہ اپنے آپ کا  
یعنی اپنے نفس کا امتحان کرے تو بہت سے مسائل حل ہوں مثل حدیث  
مبارکہ ”من عرف نفسه فقر عرفه ربہ“۔

اگر افشائے سِرّ راز حق از تو شود دور خلق

جو منصور از برائے تو بمستان دار میشاید

ترجمہ: اے دوست اگر تیرے دل میں حق کا راز جو پوشیدہ ہے اسے دنیا پر ظاہر کر  
دے تو تیرا حال منصور حلاج کی مانند سونی پرستانہ وار چڑھنا ہو جائے اور یہ  
حال ہی تمہیں زیب ہوگا۔ پس میں تیری خاطرستانہ وار جھوم جاؤں۔

ز شب تا صبح دم در خواب غفلت رفت عمر من

نکردم انجنین کارے کہ روز حشر کار آید

ترجمہ: میں نے رات سے صبح تک غفلت میں رہ کر اپنی سناری عمر بسر کر دی ہے اور میں  
نے کوئی ایک کام بھی نہیں کیا جو روز قیامت میرے کام آئے اور مجھے فائدہ ہو۔

نباید کار آنجا بیغم و غربت و گر چیزے

کہ این سنگ فسان رنگ خودی نیک از تو بریاید

ترجمہ: وہاں تو یہ چاہیے کہ وہاں کوئی غم اندوہ اور کوئی پریشان حال پر نہ ہو یہ پتھر جو  
ذبح کیلئے چھریاں تیز کرنے کیلئے ہے کہ اس تیز چھری سے تیری خودی  
کاٹ دی جائے اور تجھ میں اپنی میں باقی نہ رہے تو سراپا وہ ہو جائے۔



اگر آوردہ رو سوئے او صابر یقین میدان

کہ از حسن جمال روئے تو جنت بیاراید

ترجمہ: اے صابر رحمۃ اللہ علیہ اگر تو اُس کی جانب اپنا رخ کر لے تو یہ بات یقین سے جان لے کہ تیرا اپنا حسن اتنا زیادہ ہو جائے کہ تیرے حسن و جمال سے جنت آراستہ ہو سکتی ہے یعنی تیرا یقین کامل ہو جائے اور تُو اپنے حال کو اُس محبوب کے حال میں مدغم کر لے تو تُو بھی بے حد حسین و جمیل اور جنت کی آرائش ہو سکتا ہے۔

.....☆.....☆.....☆.....

جانانِ چو دلم بدست گیرد

غم از دل من شکست گیرد

ترجمہ: دوستو! جب میرا محبوب میرے دل کو اپنے ہاتھ میں پکڑ لیتا ہے تو میرے دل کے تمام غم مٹ جاتے ہیں میرے دل میں محبوب کی یاد میرے سبھی غم بھلا دیتی ہے۔

جان ننتوان زد دست گیرد

گر تیغ جفا بدست گیرد

ترجمہ: دوستو! جان اپنے ہاتھ سے نکالی نہیں جاسکتی ہے ہاں مگر محبوب کے ظلم کی تلوار سے یہ جان نکل کر ہاتھ پر آ جاتی ہے محبوب کی جفا سے عاشق کی جان دکھی ہو جاتی ہے گویا کہ اس کے ظلم کی نگاہ سے جان نکل جاتی ہے لیکن یہ کام تلوار نہیں کرتی ہے۔

دیوان حضرت علی احمد صابر کلیری رحمۃ اللہ علیہ 257

از لطف تو بر دلِ من

بر عرش بریں نشست گیرد

ترجمہ: دوستو! جب میرا محبوب مجھ پر مہربان ہو جاتا ہے تو میرا دل نہایت خوشی کے عالم میں ہو جاتا ہے اور اس حال میں وہ عرش بریں پر جا پہنچتا ہے۔

آسان برسد بحضرت حق

ھر کس کہ راہ الست گیرد

ترجمہ: دوستو! وہ بندہ بڑی آسانی اور آرام سے اللہ کے حضور پہنچ جاتا ہے جو الست..... کے جواب میں بلے کہہ دیتا ہے یعنی اللہ کی اطاعت اور اس کے حکم پر لبیک کی آواز اللہ کے حضور جانے کی آسان راہ ہے۔

از دست کجاوہد جو صابر

دامن ترا کہ دست گیرد

ترجمہ: صابر رحمۃ اللہ علیہ کی طرح کسی کا ہاتھ کہاں سے آئے کہ تیرا دامن اپنے ہاتھ میں لے لے یعنی کوئی ایسا ہو جو با صفا بن کر تیرے پاک دامن کو پکڑ سکے تیرے دامن کی پاکیزگی پر ہاتھ کی نہ قسمت ہے اور نہ مقدر کی بات۔

☆.....☆.....☆.....

عجب وارم من از حالِ دلِ خود

نمیگوید بمن از مشکلِ خود

ترجمہ: میں اپنے دل کے حال و کیفیت سے حیران ہوں کہ اُس کی عجیب حالت ہو گئی ہے وہ مجھ سے اپنا حال غم اور اپنی مشکلات بیان نہیں کرتا۔

زغیرت غیر تو در ہر دو عالم

کجا راہے وہم در محفلِ خود

ترجمہ: یہ غیرت کی بات ہے کہ دونوں جہاں میں تیرے سوا میں اپنی محفل میں کسی غیر کو آنے نہیں دیتا ہوں۔

ہزاران سَرِّ اسرار الہی

بیایم گر بخواہم از دل خود

ترجمہ: میرے دل میں اللہ کی ذات کے ہزاروں اسرار اور رموز پوشیدہ ہیں میں اُن کو حاصل کر سکتا ہوں اگر میں انہیں حاصل کر کے ظاہر کرنا ضروری سمجھ لوں۔

اگر پرسندہ آید روز محشر

چگویم از دل بیحاصل خود

ترجمہ: اگر فرشتہ روز قیامت مجھ سے کوئی سوال کرنے اور پوچھنے آئے گا تو میں اپنے خالی دل سے اُسے کیا کہوں۔

ازین لذت بکس حرفی نگویم

شوم قربان و باشم قایل خود

ترجمہ: میں اس لذت کے بارے میں کوئی ایک حرف تک نہیں کہہ سکتا ہوں اگر کہوں تو قربان ہو جاؤں اور میں اس لذت کے قابل کہاں ہوں کہ لذت کا اعتراف کروں۔



دیوان حضرت علی احمد صابر کلہری رحمۃ اللہ علیہ 259

شدم مدہوش مستانِ محبت

زلطفِ خاص بہرِ کاملِ خود

ترجمہ: میں محبت کے حال میں ہوں اور مست حال اور مدہوش حال ہوں مجھے محبت کے عالم میں بے حد لطف اور خوشی ہے اور میں اس کیفیت میں از خود کامل حال ہوں۔

بجانانِ گفت صابر من ندیدم

بجز دردِ غم تو مائلِ خود

ترجمہ: اے صابر رحمۃ اللہ علیہ میں نے محبت سے کہا کہ میں نے نہیں دیکھا سوائے غم کے درد کے جو مجھے تیرے ہاتھوں ملتا ہے اور میں اس کا اقرار کرتا ہوں کہ مجھے تیرا اور صرف تیرا غم ہے۔

.....☆.....☆.....☆.....

ای آفتابِ چرخِ دینِ مستانِ سلامت مکیند

ای قبلۃِ اصحابِ دینِ مستانِ سلامت میکینند

ترجمہ: یا خواجہ! آپ دین کے آسمان کے سورج ہیں آپ اپنے متوالوں کی سلامتی چاہتے ہیں اور آپ دین کے دوستوں کے قبلہ و کعبہ ہیں آپ اپنے چاہنے والوں کی سلامتی مانگتے ہیں۔

ای سرورِ کون و مکان وارثِ نشانِ بے نشان

نام تو دردِ بر زبانِ مستانِ سلامت میکنند

ترجمہ: یا خواجہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ صلی اللہ علیہ وسلم کون و مکان کے سرور ہیں اور بے نشان و نام تو دردِ بر زبانِ مستانِ سلامت میکنند

نامعلوم لوگوں کی شناخت ہیں آپ ﷺ کا نام نامی زبانوں پر جاری و ساری ہے بلاشبہ آپ ﷺ اپنے غلاموں کی فلاح چاہنے والے ہیں۔

ای قبلۃ اہل ولان لے ہادی گم گشتگان

ای کارساز بیکساں مستان سلامت می کنند

ترجمہ: یا خواجہ ﷺ! آپ ﷺ اہل دل لوگوں کا قبلہ ہیں اور آپ ﷺ راہ گم کردہ لوگوں کے رہنما ہیں اور آپ ﷺ بے کس و مجبور لوگوں کے کام کرنے والے ہیں بلاشبہ آپ ﷺ اپنے غلاموں کی بھلائی کرتے ہیں۔

سامان بے سامان توئی درمان بیدرمان توئی

دلدادۃ یزدان توئی مستان سلامت می کنند

ترجمہ: یا خواجہ ﷺ! آپ ﷺ مفلس و خالی ہاتھ لوگوں کا سہارا ہیں اور آپ ﷺ اُن کی ڈھاریں ہیں جن کا کوئی غمخوار نہیں ہے آپ ﷺ تو اللہ تعالیٰ کے لاڈلے ہیں بلاشبہ آپ ﷺ اپنے چاہنے والوں کی خیر خواہی کرتے ہیں۔

در آرزوے روئے تو شب تا سحرور کوئی تو

چشم دو عالم سوئے تو مستان سلامت می کنند

ترجمہ: یا خواجہ ﷺ! آپ ﷺ دوسروں کیلئے رات سے صبح تک دُعاے خیر کرنے اور اُن کی اُمیدیں و مرادیں پوری کرانے میں لگے رہتے ہیں آپ ﷺ تو دونوں جہاں کی آنکھ ہیں بلاشبہ آپ ﷺ اپنے چاہنے والوں کی سلامتی مانگتے رہتے ہیں۔



دیوان حضرت علی احمد صابر کلہری رحمۃ اللہ علیہ 261

ای محرم راز خداے نور چشم مصطفیٰ

ای صاحب ہر دوسرا مستان سلامت میکنند

ترجمہ: یا خواجہ صلی اللہ علیہ وسلم! بلاشبہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے راز کے محرم ہیں اور آپ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کا نور ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نسل پاک سے ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم تو دونوں جہانوں کے صاحب و سردار ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے پیاروں کی سلامتی مانگتے رہتے ہیں۔

ای قاضی حاجات ما ای رونق طاعات ما

ای بادۂ کاسات ما مستان سلامت میکنند

ترجمہ: یا خواجہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہماری حاجات کو پوری کرانے والے ہیں اور ہماری اطاعت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خوشی اور رضا کا موجب ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کائنات کے پیاسوں کو سیراب کرانے والے ہیں اور ہم غلاموں کی سلامتی و بھلائی کے چاہنے والے ہیں۔

ای واقف علم الیقین لے کاشف عین الیقین

ای صاحب حق الیقین مستان سلامت میکنند

ترجمہ: یا خواجہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ صلی اللہ علیہ وسلم علم یقین کے فلسفہ کے واقف ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم عین الیقین کے رموز کو وضاحت سے بتانے والے ہیں اور بلکہ یہ کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سراپا حق الیقین کے نکتہ کے ماہر ہیں بلاشبہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات ہم ناچیز بندوں کی فلاح چاہنے والی ہے۔



دیوان حضرت علی احمد صابر کلہری **262**

ای ساقی کوثر بما رحمی بکن بہر خدا  
ہستی ظہور کبریا مستان سلامت میکنند

ترجمہ: یا اللہ کے سچے رسول ﷺ! آپ ﷺ بلاشبہ حوض کوثر سے جام عطا کرنے والے ہیں خدا کیلئے ہمارے حال پر رحم فرمائیں آپ ﷺ کی ذات بلاشبہ اللہ تعالیٰ کی ذات کا ظہور ہے اور آپ ﷺ تو ہم ناقصوں کی بھلائی کے خیر خواہ ہیں۔

از لطف تو شاہیم مادر طلعت ماہیم ما  
از تو ترا خواہیم مامستان سلامت میکنند

ترجمہ: یا خواجہ ﷺ! ہم آپ ﷺ کی مہربانیوں اور الطاف سے بادشاہ ہیں اور خوش بختی میں چاند کی مثل روشن نصیبہ ہیں ہم آپ ﷺ کی ذات سے آپ ﷺ اور صرف آپ ﷺ کو مانگتے ہیں کہ آپ ﷺ ہمارے سر پر رہیں بلاشبہ آپ ﷺ ہم بے کس لوگوں کے خیر خواہ ہیں۔

از روز اول ظاہری ہم حاضری ہم باطنی  
حکم تو حکم داری مستان سلامت میکنند

ترجمہ: یا رسول اللہ ﷺ! آپ ﷺ روز اول سے ظاہر ہیں آپ ﷺ حاضر بھی ہیں اور باطن و غائب میں بھی۔ آپ ﷺ کا فرمان بلاشبہ اللہ کا فرمان وارشاد ہے آپ ﷺ ہم غریب لوگوں کی بھلائی کے چاہنے والے اور مانگتے رہنے والے ہیں۔

دیوان حضرت علی احمد صابر کلہری رحمۃ اللہ علیہ 263

ای زبدۂ میر بشر روشن ز تو شمس و قمر

من آمدم سوت بسر مستان سلامت میکنند

ترجمہ: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اللہ سلطان کی خصوصی جہتی ہوئی

ذات ہے یہ جہاں جس میں بشر آباد ہیں تیری ہی ذات کے وسیلہ سے ہے

چاند اور سورج معرض وجود میں آئے ہیں یہ جہاں اللہ تعالیٰ کی آواز سے بنا

یعنی اللہ کے لفظ گن سے بنا میری حیثیت و حقیقت کوئی نہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم

بلاشبہ اپنے دیوانوں کی بھلائی اور خیر خواہی والے ہیں۔

ای مرجع شاہ گدا ای مطلع نور ہدا

ہستی امام و رہنما مستان سلامت میکنند

ترجمہ: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات وہ ہے جس کے حضور بادشاہ اور

امیر غریب بھی گدا اگر محتاج کی حیثیت سے حاضر ہوتے ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم

کی ذلت نور ہدایت کا منبع ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے ہی ہدایت کے چشمے پھوٹتے

ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات دنیا کی امام ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات سب

کیلئے رہبر ہے ہم ناقص و کم بایہ لوگوں کی سلامتی و عافیت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے

رحم و کرم سے ہے۔

روبرد رت نبھا دھام جان و دل و دین دادھام

وستم بگیر افتادہ ام مستان سلامت میکنند

ترجمہ: یا خواجہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں نے اپنا چہرہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے در دولت پر بچھا دیا ہے اپنی



جان اپنا دل اور اپنا دین سب کچھ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر وار دیئے ہیں یا خواجہ صلی اللہ علیہ وسلم  
میں گرا پڑا ہوں میرا ہاتھ پکڑ کر مجھے سہارا دیں کیونکہ ہم غریبوں کی آپ صلی اللہ علیہ وسلم  
سلامتی چاہنے والے ہیں۔

ای صاحب عالی نسب داری تو اسد اللہ لقب  
عالم ز تواند طرب مستان سلامت میکنند

ترجمہ: یا خواجہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ صلی اللہ علیہ وسلم عالی اور بڑی شان والے نسب و خاندان سے ہیں  
آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا لقب اسد اللہ یعنی اللہ کا شیر ہے سارے جہاں میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم  
کے الطاف و اکرام سے خوشیاں ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے غلاموں کی سلامتی و  
خیر خواہی کرنے والے ہیں۔

بنما مرا آن پاک روائے همچورو پاکیزہ خو  
عشق تو دارو موبسو مستان سلامت میکنند

ترجمہ: یا خواجہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ صلی اللہ علیہ وسلم پاکیزہ خصلت ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم پاک ندی  
ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنا پاک جوڑا یا اوپر لینے والی چادر اوڑھ کر مجھے اپنی زیارت  
کرائیں میں اپنے بال بال میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا عشق و محبت رکھتا ہوں بلاشبہ  
آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہم غمخواروں کی بھلائی اور بہتری کرنے والے ہیں۔

ای بادشاہ مہربان ثانی نداری در جہان  
لطف بحال خستگان مستان سلامت میکنند

ترجمہ: یا خواجہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے نہایت مہربان بادشاہ ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم



کی اعلیٰ درجہ صفات ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا کوئی ثانی نہیں ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنا  
الطاف واکرام ہم خستہ حال لوگوں پر فرمائیں ہم حقیر لوگوں کی آپ صلی اللہ علیہ وسلم  
سلامتی اور خیر چاہنے والے ہیں۔

صابر غلام خاص تو هست از ازل بی گفتگو

رحمے بکن بر حال او مستان سلامت میکنند

ترجمہ: یا خواجہ صلی اللہ علیہ وسلم! رہا بر رحمۃ اللہ علیہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک خاص غلام ہے اور  
روز اول سے بے ہوں چر اغلام اور بندہ ہے اس کے حال پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم  
رحم فرمائیں اور شفقت سے نوازیں ہم سب غلام اور بے کس لوگوں کے  
آپ صلی اللہ علیہ وسلم مونس و خیر خواہ اور سلامتی چاہنے والے ہیں۔

.....☆.....☆.....☆.....

باش بذوق در جہان ہرچہ کند خدا کند

سجدۂ شکر کن بجان ہرچہ کند خدا کند

ترجمہ: اے دوست اس دنیا میں ذوق و شوق سے رہ کیونکہ جو کچھ ہوتا ہے وہ اللہ ہی  
کرتا ہے تو دل و جان سے اللہ کی جناب میں سجدہ شکر کر کیونکہ جو کچھ ہوتا ہے  
وہ اللہ ہی کرتا ہے۔

باش بکوئی یار خوبش بادل گرم و سپید ریش

زود بنہ قدم بہ پیش ہرچہ کند خدا کند

ترجمہ: اے دوست! اپنے محبوب کی گلی میں بیٹھا رہ تو بڑی گرم جوشی سے ہے تیری

داڑھی سفید ہو چکی ہے تو نہایت خوب رو ہے پس تو جلدی جلدی آگے قدم  
بڑھا جو کچھ ہوتا ہے وہ اللہ ہی کی طرف سے ہوتا ہے۔

عاشق کارِ خود مشو حالِ دلت بکس مگو

سوئے خدائے خود برو ہرچہ کند خدا کند

ترجمہ: اے دوست! تو اپنے کام اور عمل پر مت اترا اور اپنے دل کا حال کسی سے  
مت کہہ تو اللہ کی جناب میں بذات خود حاضر رہ جو کچھ ہوتا ہے وہ اللہ کی  
ذات کے امر و حکم سے ہوتا ہے۔

ای دل درد مند من چون تو شدی بہ بند من

باش فدائے ذوالمنن ہرچہ کند خدا کند

ترجمہ: اے میرے درد مند دل جب تو میرے قبضہ میں آ رہا پس تو اپنے سخی آقا  
پر جان قربان کر کیونکہ جو کچھ ہوتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کی ذات سے اور اس  
کے حکم سے ہوتا ہے۔

ای بت مہربان من رحم بکن بحال من

گوش بکن فغان من ہرچہ کند خدا کند

ترجمہ: اے میرے مہربان آقا! میرے حال پر رحم و کرم کریں کیونکہ میں خستہ حال  
ہوں میرے خواجہ میری فریاد کو غور سے سنیں جو کچھ ہوتا ہے وہ اللہ کی جانب  
سے ہوتا ہے اور اس کے امر و حکم سے ہوتا ہے۔



من بہوائی روئے تو آمدہ ام بکوی تو

جان بندہم ببوی تو ہرچہ کند خدا کند

ترجمہ: اے خواجہ! میں تو آپ کے چہرہ انور کی ہوا کی خوشبو سے آپ کے کوچہ میں حاضر ہوا ہوں میں تو آپ کی ذات اور حیثیت پر قربان ہوں جو کچھ ہوتا ہے وہ اللہ کی جانب سے ہی ہوتا ہے۔

سر بدرت نہادہ ام دل بہواندادہ ام

دست دعا کشادہ ام ہرچہ کند خدا کند

ترجمہ: یا خواجہ! میں نے آپ کے آستانہ پر اپنا سر رکھ دیا اور دل بھی تیری نذر ہے میں نے اب اپنا ہاتھ دعا کیلئے اٹھایا ہے جو کچھ بھی ہوتا ہے وہ اللہ کی طرف سے اور اُس کے امر و کرم سے ہوتا ہے۔

چوں توئی شدتی فدائی او صابر ہر بلائی او

شوہمہ تن برائے او ہرچہ کند خدا کند

ترجمہ: اے صابر رحمۃ اللہ علیہ جب تو ہی اُس کا ہو گیا اور اُس پر فدا ہو گیا تو اُس کی ہر بلا تیری بلا ہو گئی پس تو اپنے آپ کو ہمہ تن اُس کا کر دے جو کچھ ہو گا وہ اللہ کی طرف سے ہی ہو گا۔





آلہی بغیر جمالِ محمد ﷺ

آلہی بغیر کمالِ محمد ﷺ

ترجمہ: اے میرے اللہ! حضرت محمد ﷺ کے جمال کے بغیر کوئی حسن و جمال نہیں

ہے اور حضرت محمد ﷺ کی ذات کے کمال کے بغیر دنیا میں کوئی بلند درجہ

نہیں یعنی دنیا میں ہر حسن و جمال میں رسول اللہ ﷺ کی ذات سے جلوہ ہے

اور آپ ﷺ کی ذات میں جو کمال اور سر بلندی ہے اس کا پر تو ہر چیز پر ہے۔

ز توہر چہ خواہم بدہ از سر لطف

آلہی بغیر وصالِ محمد ﷺ

ترجمہ: اے اللہ میں تیرے حضور جس چیز کی خواہش کرتا ہوں تو اپنے خصوصی لطف و کرم

سے مجھے عطا کرتا ہے اور حضرت محمد ﷺ کی ذات سے ربط کی خواہش ہے پس

وہ مجھے اُن کے واسطہ سے دے دے کیونکہ آپ ﷺ کی ذات کا سب واسطوں

اور رشتوں سے ربط ہے اصل ذات وصل آپ ﷺ کے وسیلہ سے ہے۔

ز قہر قیامت نگہبانِ من شو

آلہی بغیر نہالِ محمد ﷺ

ترجمہ: اے میرے اللہ! قیامت کی ہولناکیاں بہت بڑا عذاب ہو گا پس میرے اللہ

مجھے اُس ہولناکی اور بد حالی سے محفوظ فرماتا۔ وہاں حضرت محمد ﷺ کی

اولاد کے وسیلہ کے سوا کوئی ذریعہ نجات و شفاعت نہ ہوگی۔

بے عین محبت دل و جان خود را

فدا می کنم بر بلال محمد صلی اللہ علیہ وسلم

ترجمہ: اے میرے اللہ میں اپنے دل و جان کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات سے محبت پر نچھاور کرتا ہوں میری آنکھ اور دل و جان اُن پر نثار۔ میں اپنی جان و دل آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیارے غلام حضرت بلال رضی اللہ عنہ کی ذات پر قربان کرتا ہوں۔

مسوزان دل صابر از آتش غم

آہی بغیر جلال محمد صلی اللہ علیہ وسلم

ترجمہ: اے میرے اللہ! میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات کی فرقت میں جل رہا ہوں مجھے ان کی جدائی کا غم جلانے جا رہا ہے پس اے میرے اللہ میرے دل کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے فراق میں نہ جلا۔ اُن کا دیدار عطا فرمادے۔ میں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے جلال و شان دیکھے بغیر نہیں رہ سکتا ہے میرے دل کی دنیا آباد فرمادے مجھے غم میں ہلاک نہ فرما اُن کی ذات کے صدقہ مجھے بائراں فرمادے۔

..... ☆ ..... ☆ ..... ☆ .....

من یرد رت رسیدم یا مصطفیٰ محمد صلی اللہ علیہ وسلم

مہر رخت بدیدم یا مصطفیٰ محمد صلی اللہ علیہ وسلم

ترجمہ: اے اللہ تعالیٰ کے پیارے رسول حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے در دولت پر سائل بن کر حاضر ہوا ہوں میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے رُخ



دیوان حضرت علی احمد صابر کلہری رحمۃ اللہ علیہ 270

انور کا سورج دیکھ لیا ہے پس مجھے اپنے نورانی جلوہ سے سرفراز فرمائیں۔

تو رحمتِ خدائی در عشق پیشوائی

ہادی و رہنمائی یا مصطفیٰ محمد صلی اللہ علیہ وسلم

ترجمہ: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اللہ کی رحمت کا پیکر ہے اور عشق کی

دنیا میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات سب کی پیشوا ہے اے اللہ تعالیٰ کے پیارے

حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم آپ صلی اللہ علیہ وسلم دنیا کو ہدایت عطا کرنے والے اور

رہنمائی فرمانے والے ہیں۔

تو مظهر الہی در ملک دین چوماہی

در ہر دو کون شاہی یا مصطفیٰ محمد صلی اللہ علیہ وسلم

ترجمہ: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات پاک اللہ تعالیٰ کی ذات کا مظہر

ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات دین اسلام کے ملک میں ایسے ہے جیسے مچھلی

پانی میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات دو جہاں میں بادشاہ ہے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات پر سلام۔

تو صاحب کمالے خورشید بے زوالے

در ذات بے مثالی یا مصطفیٰ محمد صلی اللہ علیہ وسلم

ترجمہ: اے اللہ کے پیارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم تیری ذات بڑی بلند و بالا ذات ہے

تجھے اللہ نے باکمال بنایا ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے وہ سورج ہیں جو کبھی



زوال پذیر نہیں آپ ﷺ اپنی ذات میں بے مثال و بے مثل ہیں اے  
اللہ کے پیارے رسول محمد مصطفیٰ ﷺ تیری شان و مقام کیا بیان ہو۔

تو گفتی ما عرفناك از عشق چشم غمناك

از بھر تست لولاك یا مصطفیٰ محمد ﷺ

ترجمہ: اے اللہ کے حبیب ﷺ آپ ﷺ خود جو فرماتے ہیں ہم اس کو من و  
عن لیتے ہیں اس پر عمل کرتے ہیں آپ ﷺ کی ذات اللہ کے عشق میں  
ہر وقت غمناک حال میں رہتی ہے تیری ذات کیلئے ہی اللہ پاک نے فرمایا  
تھا اگر میں تجھے پیدا نہ کرتا تو کائنات پیدا نہ کرتا پس آپ ﷺ لاشائی  
ہیں آپ ﷺ رفیع درجات محمد مصطفیٰ ﷺ ہیں۔

روئے تو ہر کہ دیدہ بر عرش سرکشیدہ

یکدم بحق رسیدہ یا مصطفیٰ محمد ﷺ

ترجمہ: اے اللہ کے پیارے رسول ﷺ جس نے آپ ﷺ کی زیارت کا  
شرف پایا وہ عرش کی بلندیوں پر جا پہنچا وہ ایک ہی لمحہ میں اللہ تعالیٰ کے حضور  
شرف پا گیا یا محمد مصطفیٰ ﷺ آپ ﷺ کی ذات پاک بہت عالی قدر و  
درجات والی ہے۔

ہر کس کہ خواندہ نامت شد صاحب کرامت

رفت از جہان سلامت یا مصطفیٰ محمد ﷺ

ترجمہ: اے اللہ کے سچے رسول ﷺ آپ ﷺ کا نام نامی جس نے صدق و

صفا سے لیا وہ اللہ سے برکتوں والا ہو گیا وہ صاحب کرامت بن جاتا ہے وہ  
اس جہان فانی سے دایر بقا کو سلامتی سے چلایا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم آپ بڑی  
برکتوں والے ہیں۔

از نور عشق جانست بر لامکان مکان

من چون کنم ثنایت یا مصطفیٰ محمد صلی اللہ علیہ وسلم

ترجمہ: آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات سراپا نور حق اور عشق حق ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا مقام  
لامکان میں ہے میں تیری کیسے تعریف بیان کر سکتا ہوں آپ صلی اللہ علیہ وسلم بلاشبہ  
اللہ کے پیارے محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور دنیا میں سب سے بڑی شان والے ہیں۔

تو نور ابنیائی پنہان درین ردائی

محبوب کبریائی یا مصطفیٰ محمد صلی اللہ علیہ وسلم

ترجمہ: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم آپ صلی اللہ علیہ وسلم انبیاء کا نور ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم انبیاء  
کی نورانی نسل سے ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس پردہ و چادر میں ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم  
اللہ کے محبوب محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم بلند شان والے ہیں۔

از ہستی تو ہستم زان بردرت نشستم

از خویشتن گستم یا مصطفیٰ محمد صلی اللہ علیہ وسلم

ترجمہ: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم میری ذات و اصل آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے ہے اسی  
لئے میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ور پر بیٹھا ہوں میری ذات آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات



دیوان حضرت علی احمد صابر کلہری رحمۃ اللہ علیہ 273

سے پھوٹی ہے میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی پاک نسل سے ہوں یا محمد صلی اللہ علیہ وسلم  
میرے حال پر نگاہِ کرم فرمائیں۔

مسجود عاشقانی مقصود عارفانی

در جان و دل نہانی یا مصطفیٰ محمد صلی اللہ علیہ وسلم

ترجمہ: میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات سے عشق رکھتا ہوں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات کا  
عارف ہونا میرا مقصد حیات ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم میرے جان و دل میں پوشیدہ  
ہیں میری جان و دل میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات ہے یا محمد صلی اللہ علیہ وسلم  
میرے حال پر کرم فرمائیں۔

ای خاتم نبوت ای زیب بخش جنت

اے دستگیر امت یا مصطفیٰ محمد صلی اللہ علیہ وسلم

ترجمہ: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! آپ پر نبوت ختم ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات  
سے جنت کی رونق اور بہار ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی امت کی دستگیری کرنے  
والے ہیں یا محمد صلی اللہ علیہ وسلم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات پاک بلاشبہ بلند و بالا  
درجات والی ہے۔

ہر کس تراندیدہ از خود نہ آرمیدہ

آہے زدل کشیدہ یا مصطفیٰ محمد صلی اللہ علیہ وسلم

ترجمہ: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! جس نے تیری زیارت نہیں کی اُسے حقیقت  
میں آرام و سکون دل نہیں ہوتا وہ ہر لحظہ اس غم اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دیدار نہ



ملنے سے آپیں بھرتا رہتا ہے یا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات بلند و  
بالا درجات والی ہے۔

ای خواجہ دو عالم ای نور بخش آدم  
باحق شہدی تو ہمد یا مصطفیٰ محمد صلی اللہ علیہ وسلم

ترجمہ: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ صلی اللہ علیہ وسلم دونوں جہاں میں لوگوں کے مددگار ہیں  
حضرت آدم علیہ السلام کو بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے نام پاک سے نور و معرفت کا  
درجہ ملا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم بلاشبہ حق تعالیٰ کے ہاں درجہ والے اس کے محبوب و  
محب محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔

از جلوہ شریعت من یافتم طریقت  
گشتم ہمہ حقیقت یا مصطفیٰ محمد صلی اللہ علیہ وسلم

ترجمہ: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات سے یہ شریعت محمدیہ ہے  
میں نے یہ طریقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات سے پائی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات  
سے ہی حقیقت بنی ہے یا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات پاک بلا  
مبالغہ بڑی عزت و درجات والی ہے۔

در ملک حق امینی سلطان بایقینی  
بادوست ہم نشینی یا مصطفیٰ محمد صلی اللہ علیہ وسلم

ترجمہ: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے تمام ملائکہ میں امین لقب پانے  
والے ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم بلاشبہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم بحر و بر و جن و انس کے سلطان

ہیں آپ ﷺ اپنے احباب کو شرف عطا کرنے والے ہیں محمد مصطفیٰ ﷺ  
سچے اور عالی درجہ رسول ﷺ ہیں۔

نور تو درِ گل من عشق تو درِ دل من

شد حلِ مشکلِ من یا مصطفیٰ محمد ﷺ

ترجمہ: یا رسول اللہ ﷺ میرے حسدِ خاکی میں آپ ﷺ کا نور ہے اور میرے دل  
میں آپ ﷺ کی ذات کا عشق ہے آپ ﷺ کے نام اور آپ ﷺ کی  
مشکل کشائی سے میری مشکلات کا حل ہے یا رسول اللہ ﷺ آپ ﷺ  
بڑی شان ہے محمد ﷺ ہیں۔

تو صاحب الستی از عشق تست مستی

دل جز بحق نہ بستی یا مصطفیٰ محمد ﷺ

ترجمہ: یا رسول اللہ ﷺ! آپ ﷺ کی ذات سے اللہ کا کلام الست برکم ہے  
تیرے عشق سے میں مستانہ وار زندہ ہوں میرے دل میں سوائے حق کے  
سوائے کوئی اُلفت و درجہ نہیں ہے یہ سب آپ ﷺ کی نگاہِ کرم سے ہے  
یا محمد مصطفیٰ ﷺ آپ ﷺ سب سے بلند و بالا ہیں۔

ظاہر ز عنصری تو باطن ازاں بری تو

ختمِ پیمبری تو یا مصطفیٰ محمد ﷺ

ترجمہ: یا رسول اللہ ﷺ! آپ ﷺ کی ذاتِ پاک کا عنصر ظاہر ہے یعنی  
آپ ﷺ کا بطنِ اطہر ظاہر ہے لیکن باطن میں آپ ﷺ اس سے نہیں



ہیں یعنی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا جسد پاک ایسا نہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم تو انبیاء و پیغمبروں  
کے آخر میں آنے والے ہیں یا اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم آپ صلی اللہ علیہ وسلم بلاشبہ  
بڑی شان و مرتبہ والے ہیں۔

چون مہر در سمائی و زحق تو پیشوائی

در چشم ماضیائی یا مصطفیٰ محمد صلی اللہ علیہ وسلم

ترجمہ: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات پاک آسمانوں پر مثل سورج کے  
روشن و رونق والی ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم بلا شک اللہ تعالیٰ کی طرف سے رہنما و  
رہبر ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات کا ہماری آنکھوں میں نور اور بصیرت ہے یا محمد  
مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم آپ صلی اللہ علیہ وسلم بہت بلند و بالا شان والے محبوب رب تعالیٰ ہیں

در ذوق وصل مردم آب حیات خوردم

خود رابتو سپردم یا مصطفیٰ محمد صلی اللہ علیہ وسلم

ترجمہ: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں نے وصل کے ذوق و شوق میں آب حیات پی لی  
ہے میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات کے حضور میں رہنے کی خاطر اپنی ذات کو  
آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں پیش کر دیا ہے۔

صابر گدای کویت دل بستہ موعویت

دارد نظر برویت یا مصطفیٰ محمد صلی اللہ علیہ وسلم

ترجمہ: اے اللہ کے سچے رسول صلی اللہ علیہ وسلم صابر رحمۃ اللہ علیہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے کوچہ کا گداگر  
دارد نظر برویت یا مصطفیٰ محمد صلی اللہ علیہ وسلم



دیوان حضرت علی احمد صابر کلہری رحمۃ اللہ علیہ 277

ہے اور یہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوت اور شفقت پر ول لگا کر بیٹھ گیا ہے اس کی نظر  
آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ انور پر لگی ہوئی ہیں خدا رحم فرمائیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم بلاشبہ  
اللہ کے سچے محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کرم کر دیں۔

.....☆.....☆.....☆.....

الہی بغیر نیاز محمد صلی اللہ علیہ وسلم

مرا رحم کن از نیاز محمد صلی اللہ علیہ وسلم

ترجمہ: اے میرے اللہ! میرے حال پر حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات کے طفیل  
رحم فرما۔ میں حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات کا خواہش مند اور چاہنے والا  
ہوں۔ میرے حال پر رحم فرما کیونکہ میں حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات  
کے صدقہ میں تجھ سے عاجزانہ گزارش کرتا ہوں۔

ہمہ امتان را بہ لطف سپردہ

توئی از کرم کار ساز محمد صلی اللہ علیہ وسلم

ترجمہ: اے اللہ تو نے سب امتوں کا حال آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات کے نظر کرم پر کر دیا  
ہے تو وہ ذات ہے جو حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے طفیل اپنا کرم و فضل کر  
دیتی ہے پس تو مجھ پر بھی ایسا ہی کرم کر دے۔

بدر گاہ تو سر نہادم بصد عجز

وہ دوست بہ نمابہ راز محمد صلی اللہ علیہ وسلم

ترجمہ: اے میرے اللہ میں نے تیرے حضور میں اپنا سر نہایت عجز و نیاز سے رکھ دیا

ہے اور ہزار بار عاجزانہ عرض ہے کہ تو مجھے اپنے پیارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات کے حضور راہ دکھا دے اور از راہ لطف و کرم مجھ پر حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے طفیل اپنا کرم کر دے۔

بعونِ خداوند گیتی گذشتہ

ز عرش برین پائے ناز محمد صلی اللہ علیہ وسلم

ترجمہ: اے میرے رب میرے حال پر اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقہ کرم کر دے تاکہ اس دنیا کی زندگی میں گزر بسر ہو جائے تیرا عرش بلند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پائے ناز کے فخر سے ہے یعنی تیرے عرش بلند کو یہ ناز ہے کہ اس نے تیرے سچے رسول محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاؤں مبارک کو بوسہ دیا ہے۔

چو صابر بکش یارب از لطف و احسان

بسوئے خود از اعتزاز محمد صلی اللہ علیہ وسلم

ترجمہ: صابر رحمۃ اللہ علیہ کی دعا ہے کہ اے میرے اللہ تو اپنے لطف و احسان سے مجھے اپنی رحمت میں کھینچ یہ میرے حال پر تیرا یہ اعزاز اور عزت افزائی حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت افزائی کا صدقہ اور وسیلہ ہے۔

☆.....☆.....☆.....

ہست و رکوئے عشق درد ملان

بہر تسکین آہ سرد ملان

ترجمہ: اے مہربان! عشق کی گلی میں مجھے اپنے دکھ درد کا علاج و سکون اور پناہ ملی ہے اور اطمینان اور تسکین کی خاطر ٹھنڈی سانسیں لینا ہی پناہ اور سکون ہے۔



دیوان حضرت علی احمد صابر کلبری رحمۃ اللہ علیہ 279

از اذل تا ابد فدائی تو

جز غم عشق تو نہ کرد ملاذ

ترجمہ: اے میرے مہربان آقا میں تو شروع سے آخر تک آپ کی ذاتِ اقدس پر قربان ہوں مجھے تو آپ کے عشق کے غم کے سوا کہیں بھی سکون اور پناہ نہیں ہے میرے لئے عشق میں راحت ہے۔

در غم عشق از سر سودا

عاشقان را هست رنگ زرد ملاذ

ترجمہ: اے مہربان! میں تو عشق میں سودائی ہو گیا مجھے عشق کے غم نے مار ڈالا ہے حق بات یہ ہے کہ عاشق وہ ہوتے ہیں جن میں خون نہیں رہتا پیلے رنگ کے ہو جاتے ہیں لیکن بات یہ ہے کہ عاشقوں کو ایسی حالتِ زار اور لاغری میں ہی پناہ اور علاج ہے۔

عاشقان راست ذوق در سر صدق

از سر کوئے تست درد ملاذ

ترجمہ: اے میرے مہربان عاشق لوگوں کے دل میں سچا ذوق ہوتا ہے وہ سراپا صدق و صفا ہوتے ہیں انہیں اسی حال و قال میں خوشی اور شادمانی ہوتی ہے اے میرے مہربان تیرے گھر کی گلی کے نکل پر رہنا اور وہاں سے ہی دید کرتے رہنا ایک درد ہے مگر لذت اور لذت بھرا سکون اور پناہ ہے۔



صابر از فکر و مشو غافل

نفس بد کیش راست طرد ملاذ

ترجمہ: اے صابر رحمۃ اللہ علیہ فکر سے چل پھر اور اپنے کام سے غافل اور بے دھیان

مت رہ وہ نفس جس میں بُری سوچ اور بُرا طریق ہو گیا وہ سکون اور راحت کو

رو کرتا ہے نہیں ایسا نہیں بلکہ سچے راہ کو رد کرنا لذت و راست بازی نہیں ہے

.....☆.....☆.....☆.....

مراسست از غم عشق تو آہ سرو لذیذ

بکوئے ہجر نباشد بدل چو درد لذیذ

ترجمہ: اے میرے مہربان! مجھے تیرے عشق کے غم نے ٹھنڈی آہیں بھرنا دے دیا

ہے ہجر کی گلی میں میرے دل کو اتنا درد نہ ہوگا جتنا اب میں درد کی لذت محسوس

کر رہا ہوں۔

نہ آرزوئے وصال ست نہ غم ہجران

مگر کہ یافتن از عشق گشت نرد لذیذ

ترجمہ: اے میرے مہربان! اب تو میری یہ حالت ہو گئی ہے کہ نہ تو میں تیرے

وصال کی آرزو رکھتا ہوں اور نہ ہی مجھے تیری جدائی کا غم و الم ہے لیکن بات

یہ ہے شاید کہ عشق کی وجہ سے میرا عشق بلند سیر بھی ہو گیا ہے جس میں مجھے

لذت ہی لذت مل رہی ہے۔

دیوان حضرت علی احمد صابر کلہری رحمۃ اللہ علیہ 281

زرد عشق اگر فارغ ست آدم نیست

بغیر گریہ و غم نیست خشک سرد لذیذ

ترجمہ: اے میرے مہربان! اگر انسان کے دل میں عشق کا ورد نہیں ہے تو وہ انسان

نہیں ہے اگر وہ غم و الم اور رونے پٹنے کی حالت کے بغیر ہے تو وہ کچھ نہیں وہ

ایک خشک لکڑی ہے کیا غم و الم خشک و سرد کے بغیر کوئی لذت ہے۔

ہزار مدت دنیا و دین براہ خدا

جو درد عشق نباشد بمرد فرد لذیذ

ترجمہ: اے مہربان! دنیا کی زندگی کے ہزاروں سال گزر جائیں اور اپنی زندگی میں

دین پر عمل کرتے رہیں تو بھی کچھ حاصل نہیں جب تک کہ بندے کے دل

میں عشق کا درد نہ ہو وہ مرد کیسے لذت پائے جو عشق سے محروم ہے۔

نہ آرزوئے رخ صاحبِ دلاں ہمی ماند

ازان بہ صابرِ ماگشت ست رنگ زرد لذیذ

ترجمہ: اے مہربان! میرے دل میں حسین چہروں کی دید کرتے رہنے کی کوئی

خواہش اور حسرت نہیں رہی ہے اے صابر رحمۃ اللہ علیہ بہتر تو یہ ہے کہ ہم

فراق کے غم میں پیلے زرد ہو گئے ہیں اور یہ پیلا رنگت کا ہونا ہمارے لئے

لذت ہے نہ کہ بے لذتی اور مایوسی۔



دیوان حضرت علی احمد صابر کلہری رحمۃ اللہ علیہ 282

بے خبر شو بے خبر شو بی خبر

کردہ باد صباحت در بدر

ترجمہ: اے انسان بھول جا بھول جا اور بھول وہ حسن و رعنائی جو تو نے ہر لحظہ ہر

جگہ دکھائی اُسے اب بھول جا اُسے چھوڑ دے ذرا ہوش میں آ جا۔

محو شو ہاں محمو شو ہاں محو شو

ہمچو حسنش در جمالش سر بسر

ترجمہ: اے بندہ اب اس طرف راغب ہو جا راغب ہو جا راغب کیونکہ اُس کا حسن

و جمال سراپا نعمت و برکت ہے اُس کا جمال ہی جمال ہے اُس کی طرف توجہ

کر لے تاکہ پاکیزگی اور اصل روپ سے آشنا ہو جائے۔

ہرچہ پیش آید بسورد دردمی

شعله آہ دل من خشک و تر

ترجمہ: اُس کے سامنے جو کچھ بھی آجائے درد کے سوز سے جل کر خاک ہو جاتا ہے

میرے دل سے اُٹھنے والی آہوں کے شعلے خشک بھی ہیں اور تر و تازہ بھی پس

اپنا آپ اُس کے سامنے پیش کر دے۔

ہمچو سرمہ خاک پایش میکند

درد و چشم خویشتن اہل بصر

ترجمہ: اُن کے پائے مبارک کی خاک کو مثل سرمہ کے استعمال کرتے ہیں یہ وہ

لوگ سرمہ استعمال کرتے ہیں جو آنکھ والے ہیں وہ اپنی آنکھ اور دل کے درد



کیلئے اسے استعمال کرتے ہیں پس تو بھی اپنی آنکھ کھول اور دل کو بیدار کر  
کے اُن کی خاک پاک کو سرمہ بنا لے۔

گریہ و زاری بکن گر عاشقہ!

ہرچہ خواہی میدہد وقتِ سحر

ترجمہ: اے مہربان دوست اگر تو عاشق ہے تو عشق پر گریہ و زاری کر پس جو کچھ تو

چاہتا ہے اُن سے مانگ وہ دیں گے یہ عمل سحری کے وقت میں چاہیے یعنی

جو اللہ سے رو کر آہ و زاری کر کے سحری کے وقت مانگا جائے وہ دیتے ہیں اور

عاشق صادق اسی حال میں یہی کچھ کرتے ہیں اور مُراویں پاتے ہیں۔

و در گگردان از دل خود غیر حق

چند نازی بر کمالات و ہنر

ترجمہ: اے بندے تو اپنے چند ایک کمالات پر ناز کرتا ہے اس دنیا میں اس زمانے

میں تیرا کیا عمل ہے بتا تجھے یہ سب کمالات و ہنر سوائے اللہ کے کس نے

دیئے ہیں پس ایسا عمل نہ کر دل سے بہتر فیصلہ سوچ کر عمل کر۔

گشتہم از قباب جمال ایزدی

گاہ چون خورشید گاہ چون قمر

ترجمہ: میرے حال پر اللہ تعالیٰ کا جمال و نور چمکتا ہے میں اس نور سے چمک گیا کبھی

میں مثل سورج چمکتا ہوں اور کبھی مثل چاند۔

شاہ راہ عشق صابر گیر درد

چند میگردی براہ پر خطر

ترجمہ: صابر رحمۃ اللہ علیہ نے اُن کے درد و فراق میں بڑا راستہ اختیار کر لیا ہے کیونکہ بڑی مدت سے یہ راہ بڑی مشکل راہ ہو کر رہ گئی ہے اس لئے دوسروں کی مثل میں نے بھی بڑے دکھ درد سہنا سیکھ لیا ہے۔

.....☆.....☆.....☆.....

بیابان رونق گلزار اسرار

مرا با خویشتن یک دم نگہدار

ترجمہ: اے میرے محبوب! آ کیونکہ وہ تو بھیدوں کے باغ کی رونق ہے پس مہربانی کر کے میرے حال زار پر بھی ایک لمحہ کیلئے نگاہ فرما دے کیونکہ تیری ذات اللہ کے کرم کے بھید سے آشنا ہے پس تو مجھ پر مہربان و شفیق ہو جا۔

بصد ذوق و طرب گرد تو گردم

وفا دارم وفا دارم وفا دار

ترجمہ: اے میرے خواجہ! میں ہزار ذوق شوق اور خوشی کے عالم میں ہو کر تیرا طواف کرتا ہوں جان لے میں تیرا وفا دار ہوں وفا دار پس تو میری وفاداری کے اعتبار سے اپنی خصوصی شفقت بھری نگاہ فرما دے۔

من از روز ازل درد غمناک را

خریدارم خریدارم خریدار

ترجمہ: اے خواجہ! میں روزِ اول سے ہی تیرے غم میں تڑپ رہا ہوں میں تیرے



اس کرم بھرے حال کا خریدار ہوں خریدار خریدار پس مجھے تو اپنا درِ غم دیئے  
رکھتا کہ میں تیری یاد میں رہوں۔

رسم در بزم وصل تو نگارا  
سبکسارم سبکسارم سبکسار  
ترجمہ: اے میرے محبوب میں تو تیرے وصل کی محفل کی رسم کا دیکھنے والا ہوں میں  
مسلل اس پر لگا ہوں مسلل میں نے اسے اختیار کر رکھا ہے اور مسلل  
تیرے وصل دید کا چاہنے والا ہوں۔

بجائے آب از چشم و دل خود  
شربدارم شربدارم شربدار  
ترجمہ: اے میرے آقا! میں تو اپنے دل اور اپنی آنکھ سے آنسو بہانے کی بجائے  
آگ برسا رہا ہوں آگ یعنی میرے دل سے خون اور آنکھ سے آنسو کی  
بجائے آگ کے شعلے برس رہے ہیں یہ تیرے فراق میں ہے۔

من از حالِ شوریدۂ خود  
خبردارم خبردارم خبردار  
ترجمہ: اے خواجہ میرا دل اور اُس کا حال شور مچا رہا ہے میں اپنے دل کی کیفیت سے  
آگاہ ہوں خوب آگاہ کہ میرے دل کی دنیا میں کیسا شور اور غم مچل رہے ہیں۔

بکویت از صدفِ ہائے دودیدہ  
گھربدارم گھربدارم گھربدار  
ترجمہ: اے میرے محبوب میری آنکھیں تیری گلی کی طرف لگی ہیں اور ان دو آنکھوں



میں چمکتے موتی ہیں ان دو آنکھوں سے آنسو مثل نایاب موتیوں اور قیمتی  
ہیروں کے نکل کر تیری گلی میں بکھر رہے ہیں۔

بہ بخش از لطف وصل خویش یارب  
گنہ گارم گنہ گارم گنہ گار  
ترجمہ: اے میرے رب تو اپنے لطف و عنایت سے مجھے اپنا دیدار بخش دے میں تو  
بڑا گنہگار ہوں بڑا گنہگار ہوں تو میرے حال پر رحم کر۔

نہ نالم از غم و اندوہ غربت  
درین کارم درین کارم درین کار  
ترجمہ: اے محبوب! میں غم و اندوہ کی وجہ سے نہ واویلا کئے جا رہا ہوں بلکہ میں تو اس  
کام میں لگا ہوں رو نہیں رہا یہ میرا کام ہے میں وقتی طور پر غم و الم نہیں کر رہا  
ہوں بلکہ یہ میرا عمل زندگی ہے جو کئے جا رہا ہوں۔

رسم روزی بسودائے محبت  
ہو ادا دارم ہو ادا دارم  
ترجمہ: میں اپنا دن اور رات محبت کے خیال میں بسر کئے جا رہا ہوں مجھے بس یہی  
ایک خیال ہے یہی ایک خیال اور کچھ نہیں ہے۔

چو صابر بردت از روز اول  
گرفتارم گرفتارم گرفتار  
ترجمہ: صابر رحمۃ اللہ علیہ میں تو تیرے در پر روز اول سے پڑا ہوں مجھے تیرے عشق  
میں گرفتاری ہے میں تیرے عشق و محبت کی زنجیر کا گرفتاری ہوں۔



دیوان حضرت علی احمد صابر کلہری رحمۃ اللہ علیہ 287

میردم میردم بکوئے نگار

چون نسیم صبا بوقت بہار

ترجمہ: میں تو آپ کی گلی میں نہایت سکت جسد کی مثل چل کر جاتا ہوں تاکہ

میرے پاؤں کی آہٹ آپ کو ناگوار نہ گزرے میں ایسے حال میں جاتا ہوں

جیسے موسم بہار کی خوشبودار ہوا چلتی ہے اور دلوں کو خوشی دیتی ہے۔

گر تو خواہی خلاص از ہجران

در رہ عشق پابند ہشیار

ترجمہ: اے دوست اگر تو یہ چاہتا ہے کہ محبوب سے جدائی سے خلاصی مل جائے یعنی

تو اُس کے قرب میں ہمیشہ ہمیشہ کیلئے ہو جائے تو عشق کی راہ میں اپنے

پاؤں باندھ دے اور عشق کے حال میں سراپا ڈوب کر غرق ہو جا۔

زلف تو شب زُخ تو چو مہر است

چشم بکشابہ بین بہ طلعت یار

ترجمہ: اے محبوب! تیری زلف رات کی تاریکی کے ماتھے پر سورج کی مانند روشن

ہے اے دوست ذرا آنکھ تو کھول اور دیکھ اپنے محبوب کے ماتھے کو کہ وہ کیسا

ہے وہ رات کے وقت بھی مثل سورج روشن ہے۔

سر اسرار عشق فاش مکن

ہمچو منصور میشوے بردار

ترجمہ: اے دوست عشق کے بھیدوں میں سے کوئی نہید بھی ظاہر نہ کرو ورنہ تیرا حال

منصور حلاج کی مثل سولی پر ہوگا۔

کوچہ عشق زہر درود بلاست

گفتہ ام من بگوش تو صد بار

ترجمہ: اے دوست یاد رکھ کہ عشق کی دنیا میں ہر قسم کے دکھ درد اور بلائیں ہیں میں

تمہیں یہ بات واضح بتاتا ہوں اور میری اس آواز کو بغور کان کھول کر سن لے

گر تو در عشق صادق صابر

خویش تن را بدست ما بسیار

ترجمہ: اے صابر رحمۃ اللہ علیہ اگر تو عشق کی منزل میں سچا اور پختہ ہے تو ہمارے ہاتھ

پر آ جا کیونکہ ہم نے تیرے لئے ہاتھ پھیلا دیئے ہیں ہم عاشق صادق کے

قدردان اور جان نثار ہیں۔

.....☆.....☆.....☆.....

درد و غم و عشق را بصد ذوق

چوں من نبود کسی خریدار

ترجمہ: میں تو اس وقت بھی درد و غم اور عشق و محبت میں مبتلا تھا جب اس سودے کا

کوئی خریدار نہ تھا۔

در کوچہ ہجر تو نگارا

جز درد تو کس نمی شود یار

ترجمہ: اے محبوب حیری جدائی کی گلی میں میں خود یکہر ہاتھ کہ کسی کو تیرے درد سے

کوئی چارہ کار نہ تھا اور میں حیرے ہجر کے درد میں مبتلا تھا۔



دیوان حضرت علی احمد صابر کلیری رحمۃ اللہ علیہ 289

دیدم ہمہ جانیا فتم درد

در کوئیے تو هست درد بسیار

ترجمہ: میں نے ہر جگہ دردِ عشق کو تلاش کیا مگر میں نے اسے کہیں نہ پایا اگر پایا تو تیری گلی میں عشقِ درد بے انتہا پایا مجھے تیری گلی کے سوا کہیں درد کا سودا نہ نظر آیا۔

هرگز نہ شود دریں جہاں مست

جانان تو ز رخ نقاب بردار

ترجمہ: اے محبوب کوئی کہیں بھی کسی کو دیکھ کر مدہوش و بے خود نہیں ہوتا پس اے محبوب تو اپنے رخِ نور سے پردہ اٹھا دے تاکہ تیری دید سے جہاں مست و مدہوش ہو کر رہ جائے۔

.....☆.....☆.....☆.....

سر خلقہ عارفان کامل

در درین محقق دست عطار

ترجمہ: اے دوست! وہ کامل عارفوں کے حلقہ کے سردار ہیں اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے دین میں حضرت عطار رحمۃ اللہ علیہ کی ذات اس حلقہ کی سردار ہے۔

او گفست درین زہین غزل را

از خواندن او شدم چو گلزار

ترجمہ: انہوں نے غزل کی دنیا میں جو بیان کیا ہے میں نے وہ بیانات پڑھے ہیں اور میرے دل کی کیفیت، مثلِ باغ کے ہو گئی ہے۔

من ہم بہمان ندر اکشیدم

این نغمہ تازہ لطف بردار

ترجمہ: میں نے بھی اسی ڈگر پر لب کشائی کی ہے اور میں بھی ایک ایسا لطیف بیان گوہوں

جس کے بیان سے دوسروں کو لطف و فائدہ ہے۔

از لطف بہخوان زردائے معنی

در شعر من ست جملہ اسرار

ترجمہ: اے دوست تو میرا بیان لطف پڑھا اور اس کے معانی و معارف سے حظ اٹھا۔

میرے اشعار میں بھی وہی لطیف رموز و اسرار بیان ہیں۔

باشد کہ بود قبول دلاہا

این خامہ من گہ شد شر بار

ترجمہ: اے دوست ہو سکتا ہے کہ میرا بیان کچھ دلوں کو پسند آئے میری قلم سے اسی انداز

و طرز کے شرارے آئے ہیں جو دلوں کو گرما دیتے اور دلوں کو منور کرتے ہیں۔

اسرار نہاں ز دل نہاں کن

منصور مشو زبان نگہدار

ترجمہ: اے دوست اپنے پوشیدہ دل کے پوشیدہ بہید خفیہ رکھ اور حضرت منصور

علاج رحمۃ اللہ علیہ کی مثل زبان نہ کھول بلکہ اس کو اپنی نگاہ میں رکھ تا کہ تیرا بھی وہی

حال نہ ہو جو اُن کا ہوا ہے۔

دیوان حضرت علی احمد صابر کلہری **291**

رحمے بکنند تا تو انید

بہر حال دل شکستہ و زار

ترجمہ: اے دوست اپنے حال پر رحم و مہربانی کئے رہ جہاں تک تجھ سے ہو سکتا ہے۔

اس پر عمل کرتیرا یہ عمل تیرے شکستہ دل اور زاری کرنے والے دل پر رحم کئے رہ۔

زنہار مزن زسیر حق دم

رقصان گردی تو بر سردار

ترجمہ: اے دوست ایک لمحہ کیلئے بھی تو حق کے اسرار کو نہ کھول ورنہ تجھے اور تیرے

سر کو سولی پر رقص کرنا ہوگا۔

صد شکر کہ حق ز لطف احسان

بنو اخت مرا ز لطف بسیار

ترجمہ: اے دوست اللہ تعالیٰ کے لطف و احسان کا سوا بار شکر ادا کر اور مجھے بھی اس لطف

عظیم سے محفوظ کر کیونکہ اللہ کے الطاف و احسان کا شکریہ ہم پر واجب ہے۔

صابر تو مناز روز محشر

شرمندہ شوے زوئے کردار

ترجمہ: اے صابر (ﷺ) تو مت ناز کر روز محشر تک۔ ورنہ تجھے اُس روز اپنے

کردار پر شرمندہ ہونا پڑے گا۔





دیوان حضرت علی احمد صابر کلہری **292**

بیدار شو بیدار شو ای خفته جان بے خبر  
هشیار شو هشیار شور لے غافل شوریدہ سر  
ترجمہ: اے سونے والی بے خبر اور بے ہوش جان جاگ جاگ اور اٹھ بیٹھا اے غافل  
و بے فکر بندے تو اٹھ ہوشیار ہو جا اور غفلت نہ برت ورنہ تیرا اپنا نقصان ہے۔

گر خواہش درد ست و غم چون عشق شوریدہ سر  
يك دم بیدا از صدقِ دل در کوئی مستان بے خبر  
ترجمہ: اے شور کرنے والے سر اگر تیرے اندر درد کی خواہش ہے اور دل میں غم و  
درد اور تمنا ہے تو فوراً چلا آ اور صدقِ دل سے مست لوگوں کی گلی میں چلا آ  
بے خبر میری بات سن لے۔

بشنوز من گر عاشقے باگریہ باش و سوزِ دل  
تا اشك تو گردد همه بھر تو يك گنج گھر  
ترجمہ: اے دوست میری بات سن لے اگر تو عاشق ہے تو رونے اور غم کرنے کے  
کام پر رہ اور اپنے دل میں محبت کا سوز ابھار لے۔ تاکہ تیری آنکھوں سے  
آنسو موتی بن کر نکلیں اور ایک ایک آنسو موتیوں کا خزانہ ہو کر رہ جائے۔

گر عاشق شوریدہ در گنج غم بنشین دمی  
حیران مشو چون مہر و مہ تا چند گردی در بدر  
ترجمہ: اے دوست اگر تو عشق کے غم میں غرق اور عاشق ہے تو ایک لمحہ بھر کیلئے غم

دیوان حضرت علی احمد صابر کلہری **293**

کے خزانہ میں چپ کر کے بیٹھ جا اور حیران مت ہو جیسا کہ چاند اور سورج  
کرتے ہیں اور تو جگہ جگہ کی سیر اور گردش نہ کر۔

خوبان خوبت سرنگوں گشتند کے باشد عجب

از طلعت رخسار تو شرمندہ شدہ شمس و قمر

ترجمہ: اے محبوب اگر حسین لوگ تیرے حسن کے سامنے سر جھکا دیں تو کوئی عجیب و  
انوکھی بات نہیں ہے کیونکہ تیرے رخسار کے حسن و جمال اور اقبال مندی  
کے سامنے سورج اور چاند بھی شرمندہ ہوتے ہیں۔

دیدم پکویت ہر طرف از ذوق و صلت سر بسر

خنداں یکے گریاں کے رقصاں یکے مجنون دگر

ترجمہ: اے محبوب میں نے دیکھا کہ تیری گلی میں ہر طرف تیری دید کے ذوق و شوق  
سے بھرے لوگ گرے پڑے ہیں اُن میں بعض تو خوشی کے عالم میں نہیں  
رہے ہیں اور کچھ زور ہے ہیں ایسے کب رقص کریں گے کیونکہ وہ تو مجنونانہ  
حال میں پڑے ہیں۔

رحمی بکن بر حال ماری بادشاہ قدسی پناہ

از آتش ہجر زخت دارم دل خود پر شرر

ترجمہ: اے ہمارے آقا ہمارے حال پر رحم کریں کیونکہ آپ تو جہاں پناہ ہیں آپ  
کے رُخ انور کے ہجر میں میں بد حال اور بے حال پڑا ہوں اور میرا حال  
پر شرر ہے اور جل رہا ہے۔



ہر کس کہ شد منظور تو بیند بچشم دل عیان  
از عکس مہر زوئے تو در ہر طرف نور دگر  
ترجمہ: اے محبوب جو تیری نگاہ میں منظور ہوا تو نے بلاشبہ اُسے دل کی خاص آنکھ  
سے نظر بھر کر دیکھا ہے تیرے روشن چہرے کے عکس و سایہ سے ہر طرف  
عجب قسم کا نور چمک رہا ہے۔

پر سید جانان از کرم صابر چرا دیوانہ  
من یافتم من یافتم کردہ غم در تو اثر  
ترجمہ: صابر رحمۃ اللہ علیہ کہتا ہے کہ پیارے لوگوں نے مجھ سے پوچھا کہ تو کیونکر  
دیوانہ ہو گیا ہے تو میں نے کہا کہ میں نے پایا میں نے پایا پس میرے غم نے  
اُس کے حال پر اثر کیا میں نے وہ حال و کیفیت پالی۔

.....☆.....☆.....☆.....

الہی رحم کن بر حال صابر  
کہ چشم اوست در لطف تو ناظر  
ترجمہ: اے اللہ تعالیٰ تو صابر رحمۃ اللہ علیہ کی حالت پر اپنا رحم و کرم فرما کیونکہ اُس کی  
نظر صرف تیری رحمت اور لطف و کرم پر لگی ہوئی ہے۔

بجز ذات تو کس دیندارم  
زبان من بذکر تست ذاکر  
ترجمہ: اے اللہ تیری ذات کے سوا کسی اور پر فضل و کرم کیلئے اُس کی نظر نہیں ہے  
اے اللہ تو رحم کر کیونکہ میری زبان پر صرف تیرا ہی ذکر جاری و ساری ہے۔



دیوان حضرت علی احمد صابر کلہری 295

عصائے موسوی از لطف یزدان

فرد بردہ فسون جملہ ساحر

ترجمہ: اے اللہ! حضرت موسیٰ علیہ السلام کی لاشی میں جو کرشمہ تھا وہ اللہ تیرا ہی لطف اور کرم تھا اُس لاشی میں جادو تھا کہ تمام جادوگر اُس کے غلام ہو گئے۔

تو داری قدرتِ کاملہ خدایا

ازاں ہستی تو بر تقدیر قادر

ترجمہ: اے میرے اللہ تیری ذات میں ہی ہر قسم کا کمال اور عجائبات تھے بلاشبہ تو وہ ذات کبریا ہے اور ہر چیز پر قادر مطلق ہے۔

باشیاً چون نظر کردم بدبدم

تو ہستی از کمال لطف ناظر

ترجمہ: اے اللہ میں نے جس چیز پر بھی نگاہ کی تو میں نے یہ دیکھ لیا کہ تو ایسی بلند و بالا اور قدرت کاملہ ذات ہے کہ میں ہر چیز کی دید سے کمال لطف اندوز ہوا اور میں نے تیرے قادر ہونے کا اعتراف کر لیا ہے۔

من از روزِ اوّل صابر ز عصیان

شدم از صولتِ عشق تو ظاہر

ترجمہ: صابر (رحمۃ اللہ علیہ) کہتا ہے کہ میں نے تو روزِ اوّل سے ہی تیری قدرت کاملہ کا اعتراف کیا بلکہ میں تو اپنے گناہوں کے صلہ میں تیرے عشق پر گر گیا۔ کیونکہ تو رحیم و کریم ہے اور تو نے گنہگار پر فضل کر دیا۔



رحمے بکن لے خدائے صابر

برحال دل گدائے صابر

ترجمہ: اے صابر رحمۃ اللہ علیہ کے رب تعالیٰ تو اس کے حال پر اپنا فضل و کرم فرما اور  
اس گدا صابر کے دل پر رحم و کرم کا حال فرما دے۔

دارد ہمہ گنجائے رحمت

در هر دو جهان گدائے صابر

ترجمہ: اے میرے رب تعالیٰ تیری ذات کے قبضہ قدرت میں رحمت کے بھی  
خزانے ہیں جسے اور جب اور جتنا چاہے عطا کرے۔ یہ صابر رحمۃ اللہ علیہ تو  
اس جہاں میں ہی نہیں بلکہ دونوں جہاں میں تیری رحمت و فضل و کرم کا گداگر  
ہے اس پر نظر رحمت فرما۔

شد روشن چو نور گردن

دام بدل صفائے صابر

ترجمہ: صابر رحمۃ اللہ علیہ کہتا ہے کہ اے میرے اللہ میرے دل میں روشنی آگئی جیسے  
دونوں جہاں سورج سے منور ہیں یہ تیرے فضل و کرم سے ہے اور میرا دل  
صاف اور منور ہو گیا جب تو نے میرے حال پر رحم و کرم فرمایا۔

سوئے دل من روز اول

لطف شدہ رہنمای صابر

ترجمہ: اے میرے رب تعالیٰ روز اول سے ہی جب تو نے میرے حال پر رحم فرمایا تیرے  
فضل و لطف سے بھر گیا تیرے فضل کی رہبری نے میری دستگیری فرمادی ہے۔



دیوان حضرت علی احمد صابر کلیری رحمۃ اللہ علیہ 297

از لطف کریم خواندہ ام من  
اندر قرآن ثنائے صابر

ترجمہ: اے میرے اللہ میں نے قرآن پاک میں تیری ثناء اور لطف و رحم و کرم کا حال پڑھا

تو میرے دونوں جہاں روشن و تابناک ہو کر رہ گئے اللہ یہ سارا تیرا فضل ہے۔

کردم بکتاب لوح محفوظ

در عالم جان بقائے صابر

ترجمہ: میں نے لوح محفوظ پر یہ لکھا پایا ہے کہ ہر عالم کی جان تیری ذات کے وسیلہ

اور تو سل سے باقی ہے اے اللہ دنیا فنا ہوگی تیرے حکم سے مگر تو ہمیشہ سے

ہے اور ہمیشہ باقی رہے گا۔

گوئے عرفان بُردن میدان

ہر کس کہ شد آشنائے صابر

ترجمہ: صابر رحمۃ اللہ علیہ کہتا ہے کہ اُس آدمی نے میدان مارا اور جیت گیا جو اس

دنیا میں اللہ تعالیٰ کے عرفان کو پا گیا وہ فتح یاب ہوا اور وہ میدان میں بلند سر

ہوا جس نے تیرا عرفان حاصل کر لیا۔

.....☆.....☆.....☆.....

بکویت گریبایم راہ از سر

روم چون ذوق مستان سحر اگر

ترجمہ: اے میرے محبوب اگر مجھے تیرے کوچہ گلی کی راہ مل جائے تو میں سر کے بل



جاؤں اور میرا حال مست لوگوں کا ہو اور میں جاوگروں کی مثل وہاں اپنا  
آپ قائم کروں۔

کنم جان و دل و دین ہرچہ دارم

فدا دلبر زیب اسرار سر

ترجمہ: اے محبوب میں تو تیرے لئے اپنی جان اپنا دل اور دین سبھی کو جو میرے پاس  
ہے وہ قربان کئے دیتا ہوں اے میرے پیارے محبوب میں سراسر تیری  
ذات پر قربان ہوں۔

نشین از صدق دل گر عاشق تو

بیابا ہرچہ خواہی زود زین در

ترجمہ: اے عاشق صادق سکوں سے بیٹھ جائیجے وہ سبھی کچھ ملے گا اور جلد ملے گا اس اپنے  
محبوب کے در دولت سے تیرا محبوب کی ذات پر صادق و صدق پیش کرنا ضروری ہے۔

منہ پاتا تو ہستی ہمچو مستان

بصحرائے وجود خویش ابتر

ترجمہ: اے محبوب اگر تیرا حال مست لوگوں کا سا ہے تو اس راہ میں قدم نہ رکھ کیونکہ  
تیرا وجود اس سے نہایت کم تر درجے کا ہے کیونکہ عشق کی دنیا کے مسافروں کا  
من ایسا نہیں ہوتا جو کم درجے کے ہوں عاشق کیلئے بلند دل اور پاک باطن  
ہونا لازم ہے۔

دیوان حضرت علی احمد صابر کلہری **299**

اگر خواہی کہ یابی راحت از درد  
مشو اندر طریق عشق مضطر

ترجمہ: اے دوست اگر تو چاہتا ہے کہ درد سے نجات حاصل کر لے تو تیرے لئے یہ  
بہتر ہے کہ تو عشق کی راہ میں پریشان حال ہو عشق میں پریشانی میں مبتلا ہونا  
پہلا قدم اور قرینہ ہے۔

اگر پرسند از توحال دل را  
چہ خواہی گفت اورا روز محشر

ترجمہ: اے محبوب اگر وہ تجھ سے تیرے دل کا حال پوچھیں تو تو کیا جواب دے گا  
کیونکہ روزِ محشر میں تو دلوں کے حال اور کیفیت بھی کا محاسبہ ہو کر رہے گا۔

بجز دیوانگی و مستی و ذوق  
نخواہد عشق ہاں سامانِ دیگر

ترجمہ: اے دوست جب محبوب سے عشق ہو جائے تو سچا محبوب سوائے دیوانگی اور  
مستی اور ذوق و شوق کے کسی چیز کا مطالبہ نہیں کرتا۔ عشق کے یہی سامان ہیں  
اس کے علاوہ عشق کی دنیا میں اور کوئی سامان اور اثاثہ نہیں ہوتا۔

بسہ بیش قدر عنائی تواز ذوق  
نہد سر بر زمین سر دو صنوبر

ترجمہ: اے محبوب تیرے حسن کی تعظیم و تکریم کے آگے نہایت ذوق و شوق سے

دیوان حضرت علی احمد صابر کلہری 300

سرنچا کرتا ہوں کیونکہ اس حالِ مستی و عشق میں ہوں اس حال میں سرو اور  
صنوبر کے درخت بھی سر جھکائے دیتے ہیں۔

چو صابر بردر میخانہ جساکن  
کجا اندر رہ تقوالے قلندر

ترجمہ: اے دوست تو بھی صابر (رحمۃ اللہ علیہ) کی مثل اپنے محبوب کے مے خانہ پر  
دھرنا مار کر اس کا ہی ہو جا جب عشق کیا تو تقویٰ کیا معنی۔ قلندر بھی عشق الہی  
میں اپنے رب کے در پر دھرنا مار کر گرے پڑے رہتے ہیں۔

☆.....☆.....☆.....

مشو غمگین زدست ہجر دلبر

زہجر ادیبیابی وصل دلبر

ترجمہ: اے دل اپنے محبوب دلبر کے ہجر میں دکھی مت ہو اس کی جدائی سے تجھے  
اس سے ملنا حاصل ہوگا۔

اگر خواہی وصل جاودانی

قلندر شوقلندر شوقلندر

ترجمہ: اے دل اگر تو اپنے محبوب کا ہمیشہ ہمیشہ کیلئے وصل اور قرب چاہتا ہے تو قلندر  
ہو جا بس قلندر بن جا اور وہ قلندر جو تارک الدنیا ہوتے ہیں۔



دیوان حضرت علی احمد صابر کلہری 301

اگر پرسند حال از دل تو  
چہ خواہی گفت اندر روز محشر  
ترجمہ: اگر وہ تیرے دل سے تیرا حال پوچھیں تو تو کیا کہے گا حشر کے روز کہ میں دل  
میں کیا رکھتا تھا۔

اگر تو عاشق صادق قدم بہ اش  
مکن دل را ز دست عشق مضطر  
ترجمہ: اے دل اگر تو سچا اور مخلص عاشق ہے تو اس میدان میں آگے بڑھ اور عشق  
کرنے کے ہاتھوں پریشان دل مت ہو عشق کرنا اور پھر چھپانا کیا۔  
بود باطلعت روئے تو خورشید  
بہ بینائی با از ذرہ کمتر  
ترجمہ: اے محبوب سورج کو بھی تیرے خوش اقبال چہرے سے اور رونق ملی ہے تو اپنی  
بینائی سے ذرہ بھر بھی کم نہیں ہے۔

امام ہر دو عالم میثوی تو  
بصدق دل بگو اللہ اکبر  
ترجمہ: اے دل تو دونوں جہاں کا سردار بن جائے گا اگر تو نے صدق دل سے اللہ  
اکبر کا نعرہ لگایا۔

شود روز جزا تاج سر تو  
بکن خاک رہ جانان نہ بر سر  
ترجمہ: اے دل وہ تیرے سر کا تاج روز قیامت کو ہو جائے گا اس لئے تو اگر اپنے

سر پر محبوب لوگوں کے راستہ کی خاک ڈال لے تو یقیناً روزِ قیامت تیرے سر  
پر عزت کا تاج ہوگا۔

فتد شور و شغب در ہر دو عالم  
اگر گرد و سر زلف تو ابتر  
ترجمہ: اے محبوب ہر دو جہاں میں شور و غل برپا ہو جائے گا اگر تیرے سر کی زلف  
الچھ جائے یا بکھر جائے۔

بیابانی مچو صابر در رہ عشق  
اگر خواہے دو عالم را سر اسر  
ترجمہ: اے صابر رحمۃ اللہ علیہ تجھے دونوں جہاں درکار ہیں تو وہ تمہیں عشق کی راہ میں  
ہی مل سکتے ہیں عشق صادق سے دونوں جہاں میں نام باقی رہ جاتا ہے۔ یہ  
بقا کا نام ہے۔

شکر بدر گاہ تو ای کردگار  
میکنم از لطف تو من صد ہزار  
ترجمہ: اے میرے اللہ میں تیری جناب میں شکر ادا کرتا ہوں تیرے کرم پر میں  
تیری رحمت کا لاکھوں بار شکر کرتا ہوں۔

ہرچہ تو گوئی کنم از ذوق دل  
پیش رخت نیست مرا اختیار  
ترجمہ: اے میرے محبوب تو کچھ کہے میں کئے جاتا ہوں میرے محبوب تیرے  
سامنے مجھے کسی اور کام کا اختیار نہیں ہے۔



دیوان حضرت علی احمد صابر کلہری رحمۃ اللہ علیہ 303

بِاَدِلِ خُودِ گُفْتَم اَکَرِ عَاشِقِے

سِرِّ خُدا رَا نَکُنِی اَشْکَا ر

ترجمہ: میں اپنے دل سے یہ بات کہتا ہوں کہ اگر تو عاشق ہے تو خدا کیلئے اللہ کے کسی بھید کو ظاہر نہ کر۔

دَرْدِ غَمِ عَشْقِ تُو اَز دِلِ مَدَدِ

بِی سِرِّو سَامَا نِ نَشَوِی هُو شَدَا ر

ترجمہ: اے دل تو اپنے عشق کے غم کا حال کسی دوسرے دل پر نہ کھول ورنہ اے عقل والے اس طرح تو بے سروسامان نہ ہوگا۔

شَا نِے چُو بَزْلَفِ زَدِی بَر زَدِی

نَشَرِ غَمِ بَرِ دِلِ مَن صَدِ هِزَا ر

ترجمہ: اے محبوب جب تو اپنے کندھوں پر اپنی زلف کھولتا ہے اور زلف پر زلف بکھیرتا ہے تو خدا را ایسے کر کے میرے دل پر لاکھوں غم نہ ڈال۔

دَر چَمَنِ بَاغِ جِہَا نِ ہر سَحَرِ

نَا لِے کُنم بِعَاشِقِی تُو چُونِ هِزَا ر

ترجمہ: اس دنیا کے باغ، عیش میں ہر علی الصبح میں غم کے آوازے عشق کی دنیا میں بلند کرتا ہوں اور یہ نالے تیرے عشق میں ہزاروں بار بلند کرتا ہوں۔



دیوان حضرت علی احمد صابر کلہری رحمۃ اللہ علیہ 304

دل بھوائی تو بیباغ جہاں

بی سرکسوئی تنو نثار و قرار

ترجمہ: اس دنیا میں تیری یاد کے سوا دل ٹھوکریں کھائے تو ایسے سر کو بھی کبھی قرار اور سکون نہیں ہوتا۔

بخش مرا مرہم دل نازنین

بودہ ام از تیر غمست دل فگار

ترجمہ: اے میرے نازنین محبوب مجھے میرے زخمی دل کیلئے مرہم عطا کر دے کیونکہ میں تیرے غم فراق کے تیرے زخمی دل ہوں۔

دای مرا نیست کسی در جہاں

جز دل خون خوارہ من یار غار

ترجمہ: اس دنیا میں میرا کوئی طبیب نہیں ہے اور کوئی دوا نہیں۔ اور میرا خون پینے والے کے سوا میرا کوئی دلی یار نہیں ہے۔

من نتوانم بسہ غمت رونمود

بسکہ منم از تو شر مسار

ترجمہ: میں تیرے غم کے سامنے منہ نہیں لے کر حاضر ہو سکتا کیونکہ اکثر میں سوچتا ہوں تو میرا دل تیرے سامنے آنے سے شرمسار ہوتا ہے۔

دیوان حضرت علی احمد صابر کلہری رحمۃ اللہ علیہ 305

ہست امید کہ بہ پایت رسم

خاک شدم خاک شدم خاکسار

ترجمہ: میں اُمید کرتا ہوں کہ میں تیرے پاؤں میں حاضری کیلئے رسائی حاصل کر لوں میں جب یہ سوچتا ہوں تو یہ خاکسار خاک ہو کر رہ جاتا ہے۔

رحم بحال دل صابر بکن

ہست بکنج غم تو خوار زار

ترجمہ: اے محبوب صابر رحمۃ اللہ علیہ کے دل پر رحم و ترس کھا وہ تو تیرے غم فراق کے کونہ میں خستہ حال ہو چکا ہے۔

.....☆.....☆.....☆.....

توئی رحمتِ خاص صدیق اکبر

توئی از ازل یار غارِ پیمبر

ترجمہ: یا حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خصوصی رحمت ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات کے روزِ اوّل سے یارِ غار ہیں۔

سپردم بدستِ دل و جان خود را

توئی مظهرِ ذاتِ اللہ اکبر

ترجمہ: یا حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ میں اپنی جان اور دل کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ اقدس کے سپرد کرتا ہوں آپ صلی اللہ علیہ وسلم بلاشبہ اللہ کی ذات کے مظہر و نشان ہیں۔

دیوان حضرت علی احمد صابر کلہری رحمۃ اللہ علیہ 306

بِعِزِّ عَمْرٍ بِخَشِشِ اِدْرَادِلْ وَ جَانِ

بِعِزِّ ابوبکر صدیق اکبر

ترجمہ: میں اپنی عمر کی قسم کھا کر دل و جان آپ رضی اللہ عنہ پر قربان کرتا ہوں اور اے

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ میں اپنی عزت حضور کے نام پر وارتا ہوں۔

بِحِلْمِ کَہِ وادی بعثمان عفان

بکن لطف و احسان تو برما سراسر

ترجمہ: اے اللہ میں اُس حلم و حیا کا واسطہ پیش کرتا ہوں جو تو نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ

بن عفان کو عطا فرمایا پس اے اللہ تو میرے حال پر اپنا لطف و احسان کر دے۔

خدا یا تو از لطف احسان کردی

بعشقِ علی ولی تابہ محشر

ترجمہ: اے میرے رب وہ لطف و اکرام جو تو نے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کو عطا

فرمائے ہیں اس عشق و محبت کے صدقہ جو تو نے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ ولی

کو بخشے ہیں روز قیامت تک ہم پر کر دے۔

طفیل علی ہم بدہ الفتِ خود

بجز ذات پاکت نداریم دیگر

ترجمہ: اے اللہ ہمیں اپنے پیارے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے طفیل اپنی محبت عطا

فرما دے کیونکہ تیرے سوا کوئی نہیں جو ہمیں یہ عطا فرمائے۔



دیوان حضرت علی احمد صابر کلہری رحمۃ اللہ علیہ 307

بدر گاہ تو رد نہادم چو مستان

پناہ دل کو دندیدم جز این در

ترجمہ: اے میرے اللہ میں نے تیرے مست و مدہوش بندوں کی مثل تیرے در پر  
ماتھہ رکھ دیا ہے مجھے سوائے تیرے در کے اور کوئی پناہ گاہ نظر نہیں آتی ہے۔

زِ روز ازل تا ابد ہم چو مستان

ندارم بجز سوز عشق تو در سر

ترجمہ: میں مست لوگوں کی مثل پہلے دن سے قیامت تک کوئی ذات نہیں پایا ہوں  
میرے سر میں سوائے تیرے عشق کے سوز اور رحمت کے کوئی چیز نہیں آتی ہے۔

ندارم گم از فرقت تو نگارا

خیال دل رُخ خوب هست در بر

ترجمہ: اے میرے نگہبان میرے پاس تیری جدائی کے غم کے سوا کچھ نہیں ہے  
تیرے حسین و جمیل چہرے کی دید کے خیال ہی ہر لحظہ تیرے در کی دربانی  
پر مجھے مامور رکھتے ہیں۔

ترا می شود یار تو یار جانی

مکدر مشو در غم و درد دلبر

ترجمہ: اے محبوب تیرا جگری دوست تیرا ساتھی رہے یہ میری دعا ہے پس یہ کتنا اچھا  
ہو کہ تو اپنے دلبر کے غم و درد میں نہ پریشان ہو۔

بہ صابر کشادیدہ رحمت را

الہے بعز کمالات سرور

ترجمہ: اے اللہ تجھے تیرے پیارے سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت کا واسطہ ہے تو

اپنے رُخِ انور کی دید کیلئے صابر رحمۃ اللہ علیہ کو آنکھ عطا فرما۔

.....☆.....☆.....☆.....

یارِ تو مرا ز غم نگہدار

از درد دل و المِ نگہدار

ترجمہ: اے میرے اللہ تو مجھے ہر قسم کے غم و الم سے محفوظ فرمائے رکھ اور مجھے ہر ول

کے درد و دکھ سے اپنی امان میں رکھ۔

گر عمر ابد بخواہے از حق

در وقتِ خلا تو دم نگہدار

ترجمہ: اے بندے اگر تو اللہ تعالیٰ سے ابدی زندگی چاہتا ہے تو اپنے سانس کو تنہائی

کے عالم میں خرابی سے بچا کر رکھ۔

خود میدہد او ز دادِ مینہا

دستت بدعات و کم نگہدار

ترجمہ: اللہ تعالیٰ کی ذاتِ پاک وہ ہے جو ہر قسم کا امن اپنے خاص فضل و انصاف

سے عطا فرماتا ہے اس کے لئے تو اپنے ہاتھ مانگنے کو اٹھانے کا خیال رکھ یعنی

دعا کی بجائے اپنے ہاتھ سے انصاف کرتا رہ۔



دیوان حضرت علی احمد صابر کلہری رحمۃ اللہ علیہ 309

گر عاشقی صادق صد ذوق

دل را با براہِ حرم نگہدار

ترجمہ: اے بندے تو عشق صادق رکھتا ہے تو بڑے شوق و ذوق سے اللہ کے حرم پر نگاہ لگائے رکھ۔

امید قویست یارب از لطف

در روز جزا کرم نگہدار

ترجمہ: اے میرے اللہ مجھے تیرے الطاف و اکرام پر پورا اور پکا یقین و ایمان ہے پس تو اس صفات کے طفیل میرے حال پر جزا کے دن خیال و رحمت رکھنا۔

ای کاتب خیر و شر بہ محشر

از بہرِ خدا قلم نگہدار

ترجمہ: اے میری اچھائیاں اور بُرائیاں لکھنے والے اللہ قیامت کے روز میرے حال پر رحم فرمانا کیونکہ تو خدا اے حلیم و کریم ہے میرے نامہ اعمال جو ٹوٹنے لکھ رکھے ہوں اُن پر میرا خیال فرمانا۔

در پیش پیغمبر دو عالم

از حکم خدا حاکم نگہدار

ترجمہ: اے میرے اللہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات کے سامنے اپنے حکم کا خیال فرمانا اور علم و حیا سے میرا حال کھول کر اُن کے حضور رسوا ہونے سے بچانا۔



داد ست ترا کریم صابر

ملك عرب و عجم نگہدار

ترجمہ: اے میرے کریم آقا آپ کو داد دیتا ہوں تو اپنے لطف اور کرم سے عرب

اور عجم ہر جگہ اپنی شفقت اور مہربانی روارکھ۔

.....☆.....☆.....☆.....

الہی رحم کن برجان صابر

تو ہستی واقف از ایمان صابر

ترجمہ: اے میرے اللہ تو صابر رحمۃ اللہ علیہ کی جان پر اپنا رحم فرماتا تو صابر رحمۃ اللہ علیہ

کی ذات سے واقف ہے اور اس کے ایمان کی کیفیت سے بھی شناسا ہے۔

ز سرّ حکمت دانم الہی

توئی برتخت دل سلطان صابر

ترجمہ: اے میرے رب میں تیری حکمتوں کے حال سے آگاہ اور آشنا ہوں اے

میرے اللہ بلاشبہ تو صابر رحمۃ اللہ علیہ کے دل کے تخت کا سلطان و بادشاہ ہے

تو اپنا اس پر فضل رکھنا۔

ز درد عشق تو غم نیست دلرا

کہ لطف تو شدہ برجان صابر

ترجمہ: اے میرے اللہ میرے دل کو تیرے عشق کا کوئی غم نہیں کیونکہ تو میرے حال

پر مہربان ہے غم تو حالِ بد حالی کی صورت پر ہوتا ہے تیرا خاص انعام ہے  
میرے دل پر میں تیرے رحم سے خوش ہوں۔

ازین شادی نگنجد در دو عالم

کہ شد درد و بلا مہمان صابر

ترجمہ: اے میرے اللہ صابر رحمۃ اللہ علیہ ان دونوں جہاں میں خوش ہے اُس کی  
خوشی دونوں جہاں میں نہیں سماتی ہے خوشی یہ ہے کہ اُس کے پاس درد و بلا دو  
مہمان مہمانوں کی مثل ہیں۔

من از ازل غم عشق تو دارم

ہمین باشد سرد سامان صابر

ترجمہ: اے اللہ میں تو روزِ ازل سے ہی تیرے عشق کے غم میں مبتلا ہوں شاید کہ یہ  
سامان اور اثاثہ ہی اُس کے پاس ہو جو وہ تیرے حضور پیش کرتا ہے۔

نخواہی یافتن گزنیک یابی

بجز خونِ جگر در خوان صابر

ترجمہ: اے دوست اگر تو کوئی اچھی اور بہتر شے حاصل کرنا چاہتا ہے تو تجھے  
صابر رحمۃ اللہ علیہ کے دستِ خوان پر سوائے خونِ جگر کے اور کچھ نہ ملے گا یہی  
کچھ صابر رحمۃ اللہ علیہ کی اِلاک ہے اور بس۔

تعالیٰ اللہ چو حسن اینکہ ہر دم

زند صد شعلہ اندر جان صابر

ترجمہ: اے اللہ تعالیٰ ہر دم یہ تیرا حسن و جمال اُس پر شعلہ زن ہے یہ اُس کی جان پر

شعلے مار رہا ہے یہ اُس کی جان کے اندر شور مچا ہے اس کے سوا اُس کے پاس

حسنِ خلق و خلق نام کی کوئی چیز نہیں ہے۔

.....☆.....☆.....☆.....

اگر خواہی کہ گردی محرم راز

بکن جانرا فدائی جانرا یار دمساز

ترجمہ: اے بندے تو چاہتا ہے کہ تو اللہ تعالیٰ کے راز جان لے تو اس کے لئے یہ کر کہ

تو اُس کیلئے اپنی جان فدا کروے کیونکہ وہ تو قابلِ اعتماد مالک و خالق ہے۔

مرد عاقل درین راہ خطرناک

اگر تو عاشقے با سوز میساز

ترجمہ: اے بندے وہ انسان جو عقل والا ہے وہ راہِ عشق جو ایک خطرناک منزل ہے

اُس میں پڑنے سے دل جلانے والا ہو کر رہ جاتا ہے اور اگر تو عاشق صادق

ہے تو دل جلانے اور اُسے اس جلانے والے عمل میں ڈوبا چلتا رہ۔

منم شہباز صحرائی حقیقت

رسم در لامکان واریم پرواز

ترجمہ: اے سامع سن لے کہ میں حقیقت کو سمجھنے کے صحرائیں ایک سب سے بڑا پرواز

کرنے والا پرندہ ہوں یہی وجہ ہے کہ ہم لامکان تک پرواز کی خصوصیت سے ہیں۔



دیوان حضرت علی احمد صابر کلیری رحمۃ اللہ علیہ 313

امیدم هست از لطفت کہ سازے

مرادر بندگانِ خویش ممتاز

ترجمہ: اے اللہ وہ الطاف و اکرام جو تو میرے حال پر رکھتا ہے مجھے اُس کی امید ہے پس تو اپنی اُس رحمت خاصہ سے مجھے دوسروں پر امتیازی مقام عطا فرمادے۔

اگر خواہی کہ گردی شمع دلہا

مشو در بزم رندانِ قصہ پرواز

ترجمہ: اے بندے اگر تو چاہتا ہے کہ تیرا دل دوسرے دلوں میں مثل شمع کے ہو کر امتیازی صورت میں آجائے تو خدا کیلئے رند لوگوں کی محفل میں منہ سے بیان کرنے والا نہ ہو۔

اگر خواہے کہ باشی ہمچو صابر

در آدر بزم ماستبانِ سرباز

ترجمہ: اے سننے والے اگر تو یہ چاہتا ہے کہ صابر رحمۃ اللہ علیہ کی مثل ہو جا تو آ اور ہم مست لوگوں کی بزم میں آ اور اپنا سر اُن کے اشارہ پر جھکا دے کیونکہ ہماری حالت سر کی بازی لگانے والوں کی محفل میں آ جانا ہے۔

.....☆.....☆.....☆.....

اگر خواہی وصال یار جاندرباز

قدم نہ ہمچو من ہشیار جاندرباز

ترجمہ: اے دوست اگر تو اپنے دوست سے ملنے کی تمنا رکھتا ہے تو اے میری جان

اپنی جان کی بازی لگا۔ جان کی بازی لگا اے میری جان اس طرح سنبھل  
سنبھل کر قدم نہ رکھ۔

در آدر بزم میخواران بہ محشر گاہ جانبازان  
نمی پرسند از کردار جاندر باز جاندر باز  
ترجمہ: اے دوست شراب پینے والوں کی محفل میں آ جا کیونکہ قیامت میں ہو سکتا  
ہے کہ کردار کے بارے میں نہ پوچھیں پیاری جان اپنی جان کی بازی لگا  
دے جان کی بازی لگا دے۔

مگوباہیچکس از لذت اسرار جانبازی  
خبر کردم ترا صد بار جاندر باز جاندر باز  
ترجمہ: اے دوست کسی سے بھی بھید معلوم کرنے اور جان دینے کی داستان نہ کہہ  
میں نے تو تجھ سے یہ راز سینکڑوں بار کہہ دیا پیاری جان اپنی جان کی بازی لگا  
دے بازی لگا دے۔

بدہ جان و دل و دین ہمچو منصور از سر مستی  
بعشق او مترس از وار جاندر باز جاندر باز  
ترجمہ: مستی کے حال میں ہو کر اپنی جان اپنا دل اور اپنا دین قربان کر دے سولی پر  
چڑھنے کیلئے اُن کے عشق کے حال سے نہ ڈر پیاری جان اپنی جان کی بازی  
لگا دے بازی لگا دے۔



دیوان حضرت علی احمد صابر کلیری رحمۃ اللہ علیہ 315

بیاد بزم چون مستان شراب بیخودی درکش  
مگر دارو جهان مکار جاندر باز جاندر باز  
ترجمہ: اے دوست اس بزم کی یاد میں اپنا دروازہ کھول دے جیسے بے خودی کے  
عالم میں شراب کے مست ہوتے ہیں لیکن اس جہان سے سروکار نہ رکھ  
پیاری جان کی بازی لگا دے۔

اگر خواہی وصال جاودان در بزم خونخواران  
نشین با درد و غم بسیار جاندر باز جاندر باز  
ترجمہ: اگر خون پینے والوں کی مجلس میں ہمیشہ کا وصل چاہتے ہو تو پیاری جان درد و غم  
لے کر بیٹھ جا اور اپنی پیاری جان کی بازی لگا دے جان کی بازی لگا دے۔

بگوئی دلبری رعنا بکن جاز سر سودا  
نیسابی دولت دیدار جاندر باز جاندر باز  
ترجمہ: اے دوست اے حسن و جمال کے پیکر محبوب کی گلی میں دھرنا مار کر بیٹھ جا اور  
پورے عزم سے تاکہ تجھے اپنے دوست کی ملاقات یا زیارت کا شرف  
حاصل ہو پس پیاری جان کی بازی لگا دے لگا دے۔

اگر خواہی رسی باما بگوش دل شنواز من  
مشو چون چرخ کج رفتار جاندر باز جاندر  
ترجمہ: اگر تو ہمارا ساتھ چاہتا ہے تو میری بات دل کے کان کھول کر سن لے کہ کج رفتار  
آسمان کی مثل نہ ہو جائے جان عزیز اپنی پیاری جان کی بازی لگا دے لگا دے۔



شوی چون مہر روشن در جہان عشق اگر خواہی

چو صابر بردر جبار جاندر باز جاندر باز

ترجمہ: اے دوست اگر تو یہ چاہتا ہے کہ عشق کی دنیا میں روشن سورج کی مثل چمکے تو

صابر رحمۃ اللہ علیہ کی مثل جبار آقا کے در پر اپنی پیاری جان کی بازی لگا دے

بازی لگا دے۔

.....☆.....☆.....☆.....

بکوی عشق اگر آمدی زدار مقرر

قدم براہ جنون نہ ز شر کار مقرر

ترجمہ: اے دوست اگر تو عشق کی گلی میں چلا آیا تو سولی سے مت ڈر تو اپنا قدم جنون

کی راہ میں رکھ دے اور پھر اس کام کے شر سے مت ڈر۔

ز ذوق وصل بدہ صد ہزار جان برباد

اگر تو عاشقے مستی ز ذوالفقار مقرر

ترجمہ: اے دوست وصل کے ذوق و شوق میں اگر ہزار جان بھی ہو تو قربان کر

دے۔ اگر تو سچا عاشق ہے تو تلوار کے وار کی مستی سے ہرگز خوف نہ کھا کہ

تلوار تیرا سر قلم کر دے گی۔

چگونہ روئے دل آرام راتوانی دید

ز گریہ چشم دل خویش باز دار مقرر

ترجمہ: اے دوست تو دل کو آرام و سکون دینے والی ہستی کو کیسے دیکھ سکتا ہے پس

دیوان حضرت علی احمد صابر کلہری 317

اپنے دل کی آنکھ سے رونے سے اپنے آپ کو باز نہ رکھ یعنی اُس کی دید کیلئے  
کھلے دل سے آنسو بہاتا جا۔

اگر تو راحت کو نین خواہی از ور دوست  
نشین چوکوہ ز سودا بوئے یار مترس  
ترجمہ: اے دل اگر تو چاہتا ہے کہ تو دونوں جہاں کا سکون اور راحت حاصل کرے تو  
یوں کر کہ مثل پہاڑ سا کن ہو کر بیٹھ جا مگر اپنے دوست کی یاد کی یو سے بے خبر  
نہ رہ اُس کی یاد سے دل تازہ رکھ۔

در آشوق بآتش کدہ زروے نیاز  
تو آتشے ہمہ تن از شرار نار مترس  
ترجمہ: اے دوست آتش کدہ میں شوق سے آ اور آ بھی نہایت نیاز مندی و عاجزی  
سے تو ہمہ تن آگ میں جل جا اور آگ سے مت ڈر۔

ترحمے بکند آخر از کرم بر تو  
زہر چشمی آن دیدہ نگار مترس  
ترجمہ: اے دوست تیرا محبوب آخر تجھ پر بڑا مہربان ہے اور رحم کرتا ہے اس لئے تو اُس کی  
ہر نگاہ جو وہ تجھ پر کرتا ہے اُس سے مت ڈرتا رہ اُس کی نگاہ تو شفقت بھری ہے۔

اگر ز جام لب لعل یار هست ترا  
برقص از سر مستی ز سنگ بار مترس  
ترجمہ: اگر تیرے لب تیرے محبوب کے شراب سے لعل کی مثل ہیں تو اس احسان پر

خوش ہو تو اُس کے پتھر پھینکنے کے عمل سے مت ڈر اُس کا تیرے حال پر یہ کام  
تیرے لئے بہتر ہے۔

اگر تو عاشق دل خستہ زراہ وفا  
بیاتو بردر ماصد ہزار بار مترس  
ترجمہ: اے دوست اگر تو وفاداری کی راہ میں آ کر بد حال و پریشان حال عاشق بھی  
ہے پھر بھی آہماری چوکھٹ پر اور ہزار بار بھی آنے سے نہ شرم کر اور نہ ڈر۔  
شود کہ رحم کند بر تو آشکار و نہاں  
نشین چو صابر مسکین درین دیار مترس  
ترجمہ: ہو سکتا ہے تیرا محبوب تجھ پر ظاہر یا چھپے مہربانی کرے پس تو صابر رحمۃ اللہ علیہ  
کی طرح بیٹھ جا اس کے وطن میں اور نہ ڈر۔

.....☆.....☆.....☆.....

ای دل تو نشستہ چہ خاموش  
فریاد و فغان بکن بصد جوش  
ترجمہ: اے دل تو کس طرح بیٹھا اور خاموش ہے اٹھ فریاد کر روپیٹ اور سینکڑوں بار  
ایسا ہوش سے کرتا رہ۔

باشد کہ رہے وصال یابی  
کن انچہ تو خواندہ فراموش  
ترجمہ: ہو سکتا ہے تجھے تیرے محبوب کا وصال حاصل ہو جائے پس تو سب کچھ کے  
جا جو تو نے پڑھا ہے جو تجھے بھول گیا ہے۔



دیوان حضرت علی احمد صابر کلہری رحمۃ اللہ علیہ 319

خاموش نشین بہ بزم رندان

بخروش ز در عشق بخروش

ترجمہ: اے دل تو رند لوگوں کی محفل میں جائے تو خاموش بیٹھ مگر جب تو عشق کے دروازہ پر جائے تو شور و غل مچائے جا۔

گر روئے نگار خوابہ بینے

ہشیار مشو ز دست دہ ہوش

ترجمہ: اگر تُو اپنے محبوب کے نقش و نگار دیکھے تو ہوشیار نہ ہو ساکت و بے دم ہو کر رہ اور اپنے حواسِ خمسہ کو بھی ساکت و جامد کر کے دیدار کر۔

از دیدن جلوئے مماش

ہوش از سر ذوق گشتہ مدہوش

ترجمہ: اپنے محبوب کے حسن و جلوہ کے جمال اور شان کو دیکھتے وقت اپنے سر اور دماغ سے ہوش اور عقل نکال دے اور اُسے جسدِ بسمل کی مثل دیکھتا رہ تا کہ سیر ہو۔

مارا بہ بلا چہ آزمائے

ہستم بغم تو دوش بدوش

ترجمہ: اے محبوب ہم بلاؤں اور آزمائشوں کو کیا آزمائیں ہمیں وہ آزمانا نہیں۔ ہم تو محبوب تیرے غم میں سراپا ڈوبے پڑے اور غرق ہیں۔

خواہی کہ شوی ز قد میانش

از جام شب نگار مے نوش

ترجمہ: اے دوست اگر تو یہ چاہتا ہے کہ اُس کے قدموں میں پڑا رہے تو تو آغاز

رات سے ہی شراب کے نشہ میں ہو جا اور جام پر جام پی کر مدہوش ہو کر رہ جا۔

از روزِ ازل فکِ زردہ ام من

جز حرفِ محبت تو در گوش

ترجمہ: اے محبوب میں نے تو اول روز سے اور کچھ نہیں پڑھا پڑھا ہے تو جو حرف پڑھا

وہ تیری محبت کا حرف پڑھا ہے اس کے سوا میرے کانوں میں کچھ نہیں آیا۔

خوردم ز هوائے وصل صابر

از خمِ شرابِ ہوش برہوش

ترجمہ: صابر رحمۃ اللہ علیہ نے تو محبوب سے ملنے کی ہوا سونگھی ہے وہ اس کی محبت کی

شراب پیتا ہے پھر مدہوش ہوتا اور پھر ہوش میں آکر پھر محبت کی شراب پی کر

مدہوش ہو جاتا ہے۔



گر عاشقِ کاملے بصد ہوش

در جامِ شے بیار مے نوش

ترجمہ: اگر تو عاشقِ کامل ہے تو سو بار ہوش کر اپنے پیالہ میں شراب ڈال لے اور پیتا رہ



دیوان حضرت علی احمد صابر کلہری رحمۃ اللہ علیہ 321

بر روئے نگار ہمچو زلفش  
مخروش و مغان باش خاموش  
ترجمہ: اُس کے چہرہ کو دیکھتا رہ جیسے کسی بے مثل نقش و نگار کو دیکھتے ہیں دیکھتے ہوئے  
مت بول اور پوچھا کرنے والے کی مثل ہو جا اور خاموشی میں ڈوب کر رہ جا۔  
گر طالع درد عشق ہستی  
از درد و غم نگار مخروش  
ترجمہ: اگر تیرے دل میں کسی کے عشق کا ڈر ہے تو تو درد اور غم سے اُسے دیکھتا رہ اور  
شور نہ کر بلکہ چپ سادھ لے۔

عالم ہمہ خاک راہ عشق ست  
خود را تو بنور عشق و ریوش  
ترجمہ: یہ دنیا عشق کی راہ کی مٹی ہے یعنی یہ دنیا کسی کی محبت کے صلہ میں بنی ہے پس  
تجھے چاہیے کہ تو اپنے آپ کو عشق کے نور میں لپیٹ دے۔

از عشق ہمیشہ گفتگو با ست  
لیکن تو بند درین سخن گوش  
ترجمہ: یہاں تو ساری گفتگو عشق سے ہی متعلق ہے لیکن تو اس قسم کی گفتگو میں رہ اور  
سنتا بھی یہی رہ۔

جزیاد خدا ہر انچہ خواندم  
از دولت عشق شد فراموش  
ترجمہ: میں نے جو کچھ اللہ کی ذات کی یاد کے سوا پڑھا ہے اُس میں سے سوائے عشق  
کے اور کچھ یاد نہیں سبھی فراموش ہو گیا ہے۔



از جلوۂ حسن دوست دردم

در بزم الست رفتیم از هوش

ترجمہ: میں اپنے محبوب کے حسن و جمال کے جلوہ و دید سے زندہ ہوں میں الست  
برکم محفل میں موجود وقت سے ہوش میں ہوں۔

در بزم وصال رفتیم از ذوق

از جلوۂ حسن دوست مدھوش

ترجمہ: میں اپنے محبوب کے وصل کی خاطر اُن کی محفل میں بڑے ذوق اور شوق سے  
گیا۔ وہاں ویدار پا کر خوش حال ہوا اور اُسی وقت اور اُسی دن سے میں  
مدھوش حال ہوں۔

دارم ز ازل بحکم تقدیر

بارے ز امانیت تو بردوش

ترجمہ: اے میرے رب میں روزِ اوّل سے ہی تیرے حکم اور تقدیر کے تابع ہوں

میرے کندھوں پر تیرے حکم و فرمان کا بوجھ امانت کے طور پر پڑا ہے۔

زاهد تو برو بکار خود باش

اینجا نخرند زہد مفروش

ترجمہ: اے زاہد یہاں سے چلا جا اور اپنا کام کر یہاں زاہدوں کا کیا کام یہاں لوگ

زہد نہیں خریدتے تو یہاں زہد نہ بیچ یہاں زہد کا کام اور کاروبار نہیں بکتا۔

دیوان حضرت علی احمد صابر کلہری رحمۃ اللہ علیہ 323

بـاعـرـش بـرـیـس و عـرـشـیـاں ہـم  
صـابـر ہـسـتـیـم دوش بـر دوش  
ترجمہ: یہ وہ مقام ہے جہاں عرش بریں والے اور عرشوں کے بھی کے بھی کندھے  
سے کندھا ملائے ہوئے حاضر ہیں ہم بھی اُن کے ہمراہ ہیں۔

.....☆.....☆.....☆.....

بـکـوئ و لا رام ہـشـیـاں بـاـش  
ز شـب تـا سـحـر گـاہ بـیـدار بـاـش  
ترجمہ: اے دوست محبوب کی گلی میں جا کر ہوش سے رہ یہاں تو لوگ رات سے صبح  
تک جاگ کر گزارتے ہیں۔

اگـر و صـل خـواہـی بـصـد آرزو  
چو یوسف درین چاہ غم خوار بـاـش  
ترجمہ: اے دوست اگر تو محبوب سے ملنا چاہتا ہے بصد آرزو اور خواہش سے مل لیکن  
تو محبت کے کنوئیں میں غم کھانے والے یوسف علیہ السلام کی مثل رہ تا کہ بہتر  
انجام نصیب ہو۔

ز مـسـتـی چو مـنـصـور از بـیـخـودـی!!  
اـنـا لـحـق ز ن بـر سـر دـار بـاـش  
ترجمہ: اے دوست خودی کے عالم میں حضرت منصور رحمۃ اللہ علیہ کی مثل انا الحق کا  
نعرہ لگا اور یہ نعرہ تو سولی پر چڑھتے وقت تک لگاتا رہا۔

دیوان حضرت علی احمد صابر کلیری رحمۃ اللہ علیہ 324

بغم آشنا شو اگر عاشقی  
ز سوزِ غم ہجرِ خونباز باش  
ترجمہ: اگر تو عاشق صادق ہے تو غم سے آگاہ رہ اور جدائی کے غم کی آگ میں اپنا  
خون جلاتا رہ۔

چو سودائیاں خون بریزد دو چشم  
چو دیوان گمان بردِ یار باش  
ترجمہ: اے دوست تو سودائی لوگوں کی طرح آنکھوں سے کیونکر خون بہاتا ہے بہتر  
یہ ہے کہ دیوانوں کی مثل دریا پر پڑا رہ۔

اگر لذت درد خواہی ز عشق  
ز سرتابیا راست کردار باش  
ترجمہ: اگر تجھے عشق میں رہنے کی لذت کی خواہش ہے تو سر سے پاؤں تک اپنا  
آپ سراپا عشق ہو جا۔

بعرش برین گرتو آسان رسی  
چو صابر برین رہ سبکسار باش  
ترجمہ: اے دوست اگر تو آسانی سے عرش بریں پر جا پہنچے تو تجھے چاہیے کہ ایسے حال  
کیلے صابر رحمۃ اللہ علیہ کی مثل نہایت سبک رفتار چلتا جاتا کہ منزلِ مراد پالے

☆.....☆.....☆.....



دیوان حضرت علی احمد صابر کلیری رحمۃ اللہ علیہ 325

دلا بسا درد منندان آشنا باش

ز خود بیخود چو مساتن بسا خدا باش

ترجمہ: اے میرے دل درد مند لوگوں کا ساتھی بن جا۔ اپنے آپ کو بھلا دے اور

مست لوگوں کی طرح اللہ کا خاص بندہ بن جا اپنی میں مار کر رہ۔

غم و غربت بکن حاصل درد

اگر داری سراپا بنیوا باش

ترجمہ: ہزار دکھ درد لے کر غم دالم کی دنیا کو بسالے یہ دنیا غم سے ملے گی اگر تو یہ رکھتا

ہے تو سب کچھ چھوڑ کر بے آواز و خاموش ہو جا۔

اگر خواہی کنی بر عرش مسکن

ز شب تا صبح دم از کوئی مناسب

ترجمہ: اگر تو چاہتا ہے کہ عرش پر تیرا ڈیرا و مقام ہو جائے تو رات سے صبح تک ہماری

محفل میں رہ۔

اگر خواہی شوی ہمسر بمستان

بکوئے می فروشان خاکپا باش

ترجمہ: اگر تو چاہتا ہے کہ مست الست لوگوں کے ساتھ ہو جائے تو بہتر یہ ہے کہ

شراب بیچنے والوں کی گلی کی خاک ہو جاتا کہ یہ مقام و مقصد حاصل کر لے۔

دیوان حضرت علی احمد صابر کلہری **326**

اگر خواہی شوی در عشق ممتاز

ببزم دلبران عین حیا باش

ترجمہ: اگر تیری خواہش ہو کہ تو عشق کی دنیا میں امتیاز حاصل کرے تو محبوب لوگوں

کی محفل میں بیٹھ کر دیکھنے والا اور صرف آنکھ سے کام لینے والا بن جا۔

اگر خواہی تھی از دست عصیاں

بکار بیکساں مشکل کشا باش

ترجمہ: اگر تو چاہتا ہے کہ تو گناہوں سے پاک ہو جائے تو بے کس اور بے نوالوگوں

کے کام آتا رہ۔

اگر خواہی رسی در بزم قدسی

ز خود بر خیز چون من بینوا باش

ترجمہ: اگر تو پاک محفل میں پہنچنا چاہتا ہے تو مجھ بے آسرا بندے کی مثل حوروں کا

خیال چھوڑ دے۔

اگر خواہی کہ یابی دولت عشق

بسکوئے دلبر رعدا گدا باش

ترجمہ: اگر تو یہ چاہتا ہے کہ عشق کی دولت حاصل کرے تو تو پیارے لوگوں کی گلی کا

گدا گر بن جا۔

دیوان حضرت علی احمد صابر کلہری رحمۃ اللہ علیہ 327

بیسا صابر بکنج عشق جساکن  
دمے از خود پرستی با جدا باش  
ترجمہ: اے صابر رحمۃ اللہ علیہ آ اور عشق کے کونہ میں جگہ بنا لے اور دم بھر کیلئے اپنی  
میں مار کر دُنیا اور اس میں ہر موجود سے کنارہ کش ہو جا۔

.....☆.....☆.....☆.....

سرخن اہل دل بکن درگوش  
عیب مومن چو حق بحق در پوش  
ترجمہ: اے دوست اہل سخن کی بات غور سے سُن کر دماغ میں جگہ دے اور مومن  
کے کسی عیب کو خواہ کیسا ہی ہو اُس پر پردہ ڈالے رہ۔

بحرِ یفاں عشق گر برسی  
باش چون کوہ بیخود و خاموش  
ترجمہ: اگر عشق کی منزل میں تو اپنے حریفوں کے ساتھ چل رہا ہو تو بالکل خاموش رہ  
اور ایسا جیسا کہ کوئی پہاڑ بے خود اور جامد ہوتا ہے۔

بادہ در بزم آن پری ز خسار  
نوش کن نوش ہاں مشو بیہوش  
ترجمہ: اُس اپنے حسین اور جمیل محبوب کی بزم میں تو اگر شراب خوری کرے تو شراب  
پی لے مگر شراب خوری کے عالم میں اپنے ہوش گم نہ کر اور بے خود نہ ہو۔



دیوان حضرت علی احمد صابر کلہری رحمۃ اللہ علیہ 328

سَرّ اسرار حق مکن بیرون

گر تو گردی چو خم مے در جوش

ترجمہ: اے دوست اللہ کے اسرار معلوم ہونے پر انہیں دوسروں پر مت پھیلا۔ اگر

تُو نے ایسا کیا تو گویا ایسا ہے جیسا کہ شراب میں کسی پر جوش اُبھر آتا ہے۔

بہادئہ عشق جام گر نوشی

سر بسر سر بسر تو کردی ہوش

ترجمہ: اے دوست اگر تو نے شراب کا جام نوش کر لیا تو گویا تو سارے کا سارا ہوش

میں آگیا۔

نبود ہیچ غم زمستے عشق

گر نہی پائے عشق تو بردوش

ترجمہ: عشق کی مستی سے کوئی غم نہیں ہوتا ہے اگر تو عشق کا پاؤں اپنے کندھے پر رکھ

لے تو کوئی فکر نہیں۔

شب ہمہ شب بہ بستر غم من

جائے تو بہ نشست در آغوش

ترجمہ: میرے غم کے بستر پر ایک رات ہی نہیں بلکہ ساری راتیں ایک جیسی ہیں

میری گود میں تو ہر لحظہ یہ پڑی ہوئی ہے۔

دیوان حضرت علی احمد صابر کلیری رحمۃ اللہ علیہ 329

ہمچو صابر اگر شوے باحق

سر اسرار عشق کن درگوش

ترجمہ: اے دوست اگر تو صابر رحمۃ اللہ علیہ کی طرح حق تعالیٰ کا بندہ بن جائے تو تجھے ہر لحظہ تیرے کانوں میں عشق کے اسرار آتے رہیں گے یعنی تیرا سر اسرار الہی پاتا رہے گا۔

.....☆.....☆.....☆.....

بیا بیزم حریفانِ عشق بادہ نبوش

من انچہ گفتہ ام از ذوق دل بکن درگوش

ترجمہ: اے دوست آ اور عشق کرنے والے حریفوں کی محفل میں آ کر شراب پی لے اور جو کچھ میں نے نہایت ذوق شوق سے تجھے کہا ہے توجہ سے وہ میری باتیں سن لے۔

تو ہر چہ رانگری جز ظہورِ خویش مبین

کہ تو در ہر دو کون روی باہوش

ترجمہ: اے دوست جو کچھ تجھے نظر پڑتا ہے سوائے تیرے اپنے کے اُسے مت دیکھ اس طرح کرنے سے تو دونوں جہاں میں باہوش چلتا پھرتا رہے گا۔

اگر حقیقتِ اشیاء بہ پر سد از تو کسی

بگو بگو تو از اسرارِ عشق باش خموش

ترجمہ: اے دوست اگر کوئی تجھ سے اشیاء کی حقیقت دریافت کرے تو کہہ دے بتا دے بتا دے وہ عشق کے بھید تجھے معلوم ہیں مگر تو خاموش رہ خاموش۔

دیوان حضرت علی احمد صابر کلہری **330**

نمٹیوان زرخ خوب تو نظر۔ کردن

بیاد جلوہ رویت نماند ہوش بهوش

ترجمہ: اے دوست تو حسین منظر اور چہرہ سے اپنی نظر کیسے ہٹا سکتا ہے ایسے جلوہ کی دید سے تُو کیسے ہوش سلامت و سالم بچا سکتا ہے۔

بکنج ہجر نشین باہزار عجز و نیاز

اگر تو سترِ خدائے زبرد نامِ مخروش

ترجمہ: ایک بندہ جو اپنے محبوب سے جُدا ایک کونے میں ہزار بار عجز و نیاز سے بیٹھ جائے۔ اگر تو اللہ کے ایک راز سے آشنا ہو جائے تو بھی ایک غم ملنے پر بھی اپنے درد کا غم نہ ظاہر کر۔

ازین جہان بجہان دگر بذوق و طرب

پسائے فرق بہ تمکین بیا بجائبان دوش

ترجمہ: اس جہاں سے اگلے جہاں کو نہایت ذوق و شوق سے قدم بقدیم چل کر بڑی شان بان سے جا لیکن ڈرتے ڈرتے سر کندھوں میں چھپا کر آ۔

بصد ہزار امید آورم زروئے کرم

بدہ بہ صابر خود از خم ولا سر جوش

ترجمہ: اے میرے اللہ میں تیرے فضل و کرم سے ہزاروں امیدیں وابستہ کئے ہوں اے اللہ تو خود صابر رحمۃ اللہ علیہ کو یہ عطا فرما اور صراحی اندیل دے لیکن اُس سے اُسے جوش نہ آئے وہ تیرے فضل و کرم کے لامتناہی مشکے نوش کرے مگر اُسے ذرا بھر بھی آپے سے باہر ہونا نہ آئے۔



دیوان حضرت علی احمد صابر کلہری رحمۃ اللہ علیہ 331

تن مجروح و جان افگار و دلریش

شد از تیغ نگاہ دلبر خویش

ترجمہ: اے دوست میرا بدن زخمی ہو گیا اور جان زخمی اور دل ٹکڑے ٹکڑے ہو گیا یہ سب کچھ میرے اپنے محبوب کی نگاہ کی تلوار کے طفیل ہوا ہے۔

بکویت اندرین سودا خرابم

نمیدانم چہ خواہد شد ازین پیش

ترجمہ: یہ میرا بُرا حال تیری گلی میں جانے سے ہوا۔ میں نہیں جانتا ہوں کہ اس سے آگے میرے ساتھ کیا کچھ ہوگا۔

شدم از دست نفس خویش عاجز

چو کژدم میزند ہر دم بدل نیش

ترجمہ: میرا یہ بُرا حال میرے عاجز نفس کی وجہ سے ہوا ہے یہ میرا حال تو ایسا ہے جیسے کسی کو ہر لحظہ بچھوڑنگ مارنا رہتا ہے میرا یہ حال تو ایسا ہے۔

مرا در یاب گر خواہی سلامت

منم در عالم مستان و فاکیش

ترجمہ: مجھے پکڑ لے اگر تو سلامتی کا خواہش مند ہے کیونکہ میں تو وفادار مست لوگوں کی حالت میں ہوں مجھے اپنا حال خود بھی معلوم نہیں ہے۔

بکن رحمے بحال من کہ ہستم

بکویت او فتادہ ہمچو درویش

ترجمہ: اے دوست میرے حال پر رحم کھاؤ میں جیسا بھی ہوں بس میں تو ایک درویش کی مثل تیری گلی میں پڑا ہوں۔

دیوان حضرت علی احمد صابر کلہری 332

بیابانی راہ در بزم حقیقت

باین حال کہ داری باید اندیش

ترجمہ: تجھے حقیقت کی محفل میں جانے کو راہ مل جائے گی لیکن یاد رکھ کر اس حال میں جو تیرا حال ہے اسے سوچ اور دماغ میں رکھ لینا۔

بکوئے ہجر تو چوں صابر از ذوق

بخواہم درد عشقت بیش از بیش

ترجمہ: صابرؒ کی طرح نہایت ذوق شوق سے تیرے ہجر کی گلی میں حد سے زیادہ تیرے عشق کے درد کی خواہش اور تمنا رکھتا ہوں۔

☆.....☆.....☆.....

من میروم بذوق بکوئی نگار خویش

گر صد ہزار زخم زند گوئیش کہ بیش

ترجمہ: میں اپنے محبوب کے کوچہ میں بڑے ذوق شوق سے جاتا ہوں۔ اگر وہ مجھے ہزاروں باتیں کہہ کر زخم پہچائے بھر بھی کوئی بات نہیں ہے۔ وہ بے شک اس سے زیادہ بھی کر لیں فکر مند نہیں ہوں۔

سلطان دہر در دل من جا گرفتہ است

زان بر سر عرش وقارم بود بہ بیش

ترجمہ: دنیا کے بادشاہ نے میرے دل میں جگہ لے رکھی ہے اسی وجہ سے میں عرش پر وقار سے ہوں اور میری قدر ہے اور یہ قدر اس سے بھی بڑھ کر ہے۔



دیوان حضرت علی احمد صابر کلہری رحمۃ اللہ علیہ 333

افتساده ام بخاک درت از سر نیاز

رحمی بکن بحال من خستہ سینہ ریش

ترجمہ: میں بڑی نیاز مندی و عاجزی سے تیرے در کی خاک پر پڑا ہوں میرے

حال پر کرم و مہربانی فرمائیں میرا سینہ پھٹ چکا اور خستہ حال ہو گیا ہے۔

از خنجر مژہ بہزاراں ہزار ناز

کژدم صفت زدی تو بجانم ہزار نیش

ترجمہ: اے میرے محبوب تو نے اپنی نازک پلکوں کے ہزار ناز کے خنجر سے میرے

سینہ کو چیر دیا ہے اور تو نے میری جان پر پچھو کی مثل ہزاروں ڈنگ مارے ہیں۔

از کوئی من ببر اگر ت جان عزیز هست

پامال میشوی تو چو صابر رحمۃ اللہ علیہ بیزم عیش

ترجمہ: اے میرے محبوب اگر تجھے اپنی جان عزیز و پیاری ہے تو آ کر میری گلی سے

یہ میری جان لے جا۔ تو صابر رحمۃ اللہ علیہ کی مثل پامال ہو جائے جیسے میں  
عیش کی بزم میں ہوں۔



اگر تو عاشق مستی بکوئے یار برقص

برقص لیک چو طائوس ہوشیار برقص

ترجمہ: اے دوست اگر تو کسی کے عشق میں مست ہے تو رقص کرتا اُس کی گلی میں جاتو

رقص کئے جا ایسا رقص کر جیسے مور خوش ہو کر پاگل بنانا مستی کے عالم میں کرنا ہے



زمن شنو اگر تہست مرترا ذوقی

چو زلف او برخ نازنین نگار برقص

ترجمہ: اے دوست اگر تجھے ذوق و شوق ہے تو مجھ سے یہ بات سن لے تو اپنے

محبوب کی زلف کی دید پر رقص کر جیسا کہ نازنین کو چاہنے والے کرتے ہیں۔

اگر تو طالب وصلے زخویشتن برخیر

بصد ہزار غم و درد و اشکبار برقص

ترجمہ: اے دوست اگر تو محبوب کے وصل کی خواہش رکھتا ہے تو اٹھ اور ہزار غم دکھ

درد اور آنسو بہا کر رقص کرتا کہ تیرا محبوب تجھ پر مہربان ہو جائے۔

اگر قبول فتد باہزار عجز و نیاز

تو آتش کہ تو داری شرر بیار برقص

ترجمہ: اے دوست تو دل میں محبت رکھتا ہے اگر وہ اُسے قبول ہو تو ہزار بار عجز و نیاز

مندی سے اُس کے پاس پیش کر اور جو محبت کی آگ تیرے سینہ میں ہے

اُسے ہزار بار پیش کر اور رقص کر کے پیش کرتا کہ قبولیت حاصل کرے۔

اگر تو محرم رازی بصد ہزاران ذوق

زمستی دل خود برسناں بیار برقص

ترجمہ: اے دوست اگر تیرے سینہ میں محبت کا راز ہے تو ہزار بار ذوق اور شوق سے

اُن کی خدمت میں پیش کر تو اپنے دل کی مستی کا حال اُن پر پیش کر اور یہ راز

اور مستی دل اپنے محبوب کو رقص کر کے پیش کر۔

دیوان حضرت علی احمد صابر کلہری رحمۃ اللہ علیہ 335

اگر وصال بخواہی بصد ہزار طرب  
ببزم دوست بیابادیل فگار برقص  
ترجمہ: اے دوست اگر تو محبوب کا وصل چاہتا ہے تو ہزار بار خوشی سے کر پس تو اپنے زخمی  
دل کے ساتھ آ اور دوست کی محفل میں رقص کر کے اُسے نذرانہ دل پیش کر۔

بود کہ بھر تماشا افتد نظر بر تو  
بہ پیش آن بُست رعنا ہزار بار برقص  
ترجمہ: ہو سکتا ہے کہ وہ منظر جو وہاں تو دیکھے تو تیرے لئے یہ ہے کہ تو ہزار بار رقص  
کرتا ہوا اپنے حسین محبوب کی محفل میں پیش ہوتا کہ قبولیت کا درجہ پائے۔

چو صابر از سر سودا بذوق ہر نغمہ  
در آ برقص و لیکن بروئے یار برقص  
ترجمہ: اے دوست تو ہر ایک گیت بڑے ذوق شوق سے اُن کے پاس پیش کر تو یہ  
نغمے رقص کرتا پیش کر اور محبوب کے حضور رقص کرتے ہوئے جا۔

.....☆.....☆.....☆.....

رفتن پپائے دیدہ بکوئی نگار فرض  
آمد بدیدہ و دیدن روئے نگار فرض  
ترجمہ: عاشق پر محبوب کی گلی میں آنکھوں کے بل جانا فرض ہے اور پھر وہاں سے  
آنکھوں کے بل چل کر آنا اور محبوب کے چہرہ منور کو دیکھنا فرض ہوتا ہے۔

دیوان حضرت علی احمد صابر کلہری **336**

آمد خبر ز غیب کہ رفتن ز خود نہان  
بر عاشقان وصال بکوئی نگار فرض  
ترجمہ: مجھے غیب سے یہ خبر ملی ہے کہ اپنے آپ سے چھپنا فرض ہے مگر عاشقوں سے  
ملنے کیلئے محبوب کی گلی میں جانا فرض ہے یعنی عاشق کیلئے محبوب کی گلی فرض  
مقام کی مثل ہے۔

آمد بطالبان تو از صدق جان و دل  
دا دن ہزار بار بیوے نگار فرض  
ترجمہ: تیرے طالبوں پر نہایت صدق و صفائے حکم آیا ہے کہ وہ ہزار بار سانس لیں  
جس میں تیری اُن کے دل میں خوشبو آئے عاشق پر محبوب کی دید میں سوچ  
کرتے رہنا فرض ہے۔

کردن فدا ہزار دل و جان عاشقان  
از بہر و صل موئی بموئے نگار فرض  
ترجمہ: محبوب پر ہزار دل و جان سے قربان ہونا چاہئے محبوب کی ہر زلف کی دید  
عاشق پر فرض ہے۔

در مذہب یگانہ پرستان زروے حال  
بودن رواست بخوئی رسنجو نگار فرض  
ترجمہ: محبوب سے محبت کرنا مذہب میں جائز ہے جس حال میں کوئی ہو محبوب کی  
خود اداؤں پر فدا ہونا فرض ہے۔



دیوان حضرت علی احمد صابر کلیری رحمۃ اللہ علیہ 337

خوردن بعاشقان ست مئی عشق رامدام  
شب تا سحر ز جام و سبوی نگار فرض  
ترجمہ: عاشق اپنے محبوب کی دید کی شراب کو ہمیشہ پیتے ہیں اُن پر رات سے صبح تک  
اُن کے ظرف یعنی قفس عنصری کی دید کے پیالے پیتے رہنا فرض ہے یعنی  
عاشق ساری ساری رات اپنے محبوب کی دید سے سیراب ہوتے اور لطف  
اٹھاتے رہتے ہیں۔

برعاشقان غمزندگان صابر آمدہ  
مردن ببزم عشق و ہوائے نگار فرض  
ترجمہ: صابر رحمۃ اللہ علیہ وہ عاشق جو محبوب کی دید میں غم اٹھاتے رہتے ہیں اُن پر  
اپنے محبوب کے عشق میں مرنا اور اُن کی دید کی ہوا کھاتے رہنا فرض ہے۔

☆.....☆.....☆.....

نکنم در رہ تو راہ غلط  
نکند راہ خیر خواہ غلط  
ترجمہ: اے میرے مہربان آقا میں تیری راہ میں کوئی غلط قسم کا اقدام نہیں کرتا ہوں  
اور اُس کی ذات بھی ایسی ہے کہ وہ بھی اپنی اچھائی کو مجھ سے نہیں موڑتا خواہ  
میں غلط ہی کروں۔

از رہ عقل و رائے ملک ستان  
نکند هیچ بادشاہ غلط  
ترجمہ: عقل اور مشورہ سے ملک کو اپنا کیا جاسکتا ہے جو ایسا کرے وہ بادشاہ غلطی پر  
نہیں ہوتا۔

نتواند برابری کردن

بتوان وارمہر و مہار غلط

ترجمہ: اے آقا تیری برابری نہیں ہو سکتی تجھ پر سورج اور چاند کے انوار و برکات کم نہیں ہو سکتے ہیں۔

اگر تو خواہی شوی زاہل یقین

تو ممکن بر رخ نگاہ غلط

ترجمہ: اگر تو یہ چاہے کہ تو اہل یقین لوگوں میں ہو جائے تو تجھے چاہیے کہ تو کسی خراب چیز کی طرف نگاہ نہ کر۔

درد و غریبت بخواہ تابدم

بس نخواہی زمن تو جاہ غلط

ترجمہ: اگر تو مجھ سے دکھ اور درد اور مسافری کی خواہش کرے تو میں تجھے یہ دے دوں لیکن تجھے چاہیے کہ تم مجھ سے غلط چیز نہ طلب کرو۔

عذر ہا میکنی بطرز گناہ

بس مشورہبری گناہ غلط

ترجمہ: تو مجھ سے گناہ کی طرح کے عذر اور بہانے کرتا ہے۔ لیکن تجھے چاہئے کہ تو مجھے غلط قسم کے کام کی رہبری نہ کرے۔

دخل و خرجے تو نیک بین صابر

تتا نباشد مگر سیاہ غلط

ترجمہ: اے صابر رحمۃ اللہ علیہ تیری آمدنی اور تیرا خرچ پاک و مبرا ہے۔ تاکہ کہیں ایسا نہ ہو کہ کوئی غلط کام واقع ہو جائے۔

دیوان حضرت علی احمد صابر کلہری رحمۃ اللہ علیہ 339

ہر چہ خواہی بمن بگو واعظ

در جہاں نیست کن چو تو واعظ

ترجمہ: اے واعظ تو جو کچھ چاہتا ہے مجھ سے کہتا جا۔ دنیا میں تجھ جیسا کرنے والا کوئی نہیں ہے۔

از من خستہ و شکستہ دل

غیر درد بلا مجو واعظ

ترجمہ: میں خستہ حال اور ٹوٹے ہوئے دل والا ہوں۔ اے واعظ تو مجھ سے سوائے درد اور تکلیف کے کچھ نہ پائے گا۔

راہ حق را اگر تو میگوئی

میروم میروم بگو واعظ

ترجمہ: اے واعظ اگر تو کوئی حق بات بیان کرتا ہے تو میں بلاشبہ وہ کرتا ہوں وہی کرتا ہوں۔

گفتن را نمیتوانم کرد

و ان یقین خود بکن برد واعظ

ترجمہ: اے واعظ میں تو ایسا نہیں کر سکتا ہوں جیسا تو کہتا ہے۔ تو اس بات پر پختہ یقین کر لے ورنہ چلا جا۔



دیوان حضرت علی احمد صابر کلہری رحمۃ اللہ علیہ 340

انچہ خواہی زمن نمسی آید

گوش کن گوش شنو واعظ

ترجمہ: وہ جو تو چاہتا ہے وہ مجھ سے نہیں ہو سکتا سن لے اور ہوش کرو واعظ مجھ سے ایسی توقع نہ کر۔

نکنم انچہ توہمے گوئی

دست ازمن دگر بشو واعظ

ترجمہ: میں وہ نہیں کرتا ہوں جو تو مجھے کہتا ہے۔ اے واعظ بس تو مجھ سے اپنا ہاتھ دھو

ڈال۔ میں تیرے ہاتھ نہیں آتا ہوں۔ اور میں تیرے کام کا نہیں ہوں۔

گفت صابر بصد ہزار زبان

تو بمن رد برد شنو واعظ

ترجمہ: صابر رحمۃ اللہ علیہ ہزار بار تجھ سے یہی کہتا ہے کہ تو میرے پاس آ۔ مگر چلا جا۔

میری بات واعظ سن لے۔

☆.....☆.....☆.....

اگر تو راسخی برجادہ شرع

نشینی زود بر سجادہ شرع

ترجمہ: اے دوست اگر تو شرع و دین کے احکام پر کار بند ہے اور سختی سے کار بند ہے

تو تجھے بہت جلد شریعت کے مصلے پر بٹھایا جاسکتا ہے۔

شوی چون شبلی دبازید دایم

چشی یک جرحہ گراز بادہ شرع

ترجمہ: اے دوست اگر تو پختہ انداز سے حضرت شبلی رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت بایزید

بسطامی رحمۃ اللہ علیہ کی مثل شرع کا پابند ہے۔ اور اگر تو ایک گھونٹ بھی شریعت کا

نوش کر لے تو تیرا مقام مثل اکابرین کے ہو جائے۔

کجا بر سر نہم تاج مکمل

اگر بلایم لباس سادہ شرع

ترجمہ: کیا میں اپنے سر پر زیورات سے مزین تاج رکھ سکتا ہوں۔ اگر میں شریعت

کی تعلیمات کا سادہ لباس زیب تن کر لوں۔

شود و ر عالم قدسی مکرم

ہران کو میرود بر جاوہ شرع

ترجمہ: اے دوست وہ بندہ جو شریعت کی راہ پر چلتا ہے۔ وہ بلاشبہ عالم بالام میں

نہایت عزت و تکریم حاصل کر لیتا ہے۔

روم و ر بزم شرع پاکبازان

نیاید رہ زپا افتادہ شرع

ترجمہ: وہ بندہ جو پاک باز لوگوں کی محفل میں شرع کے احکام پر کار بند ہو کر چلے تو

یقینی بات ہے کہ وہ راہ راست سے بھٹک نہیں سکتا ہے۔

دیوان حضرت علی احمد صابر کلہری رحمۃ اللہ علیہ 342

نگنجد درود عالم همچو صابر

کہ مے نوشد دمام جام شرع

ترجمہ: صابر رحمۃ اللہ علیہ کی مثل دونوں جہاں میں وہ سما نہیں سکتا۔ جو شریعت کے جام پر جام پیتا جاتا ہے۔

.....☆.....☆.....☆.....

وارم از ہجر رخت در سینہ داغ

باغ باغم باغ باغم باغ باغ

ترجمہ: اے دوست میں اپنے سینہ میں ایک داغ رکھتا ہوں تیرے چہرہ انور کی دوری کی وجہ سے میرا گلزار غم والا ہو گیا۔ میرا باغ دکھی ہے۔ گلزار آخر گلزار ہوتا ہے۔

ہست اندر دل بصد ذوق و طرب

از خیالِ روئے جاناں صد چراغ

ترجمہ: میرے دل میں دوست کیلئے بے حد و شمار ذوق شوق اور خوشیاں ہیں۔ محبوب کے منور چہرہ کا خیال میرے لئے سینکڑوں چراغ لئے ہے۔ یعنی میرا خیال اُس کی یاد سے روشن اور روشنیوں کا مقام بن گیا ہے۔

درو را خواہم ز تو ای جانمن

گر رسد از بادۂ غم یک ایباغ

ترجمہ: اے میرے محبوب میں تجھ سے درو مانگتا ہوں۔ اگر غم کے شراب سے مجھے ایک پیالہ بھر درو مل جائے تو کیا ہی بہتر ہو۔



دیوان حضرت علی احمد صابر کلہری رحمۃ اللہ علیہ 343

برخ زیبامنہ خال سیاہ

نیست اندر باغ جنت جائے زاغ

ترجمہ: اے میرے محبوب اپنے حسین و جمیل چہرہ پر سیاہ رنگ کا داغ مت بنا۔ کیونکہ باغ جنت میں کوئی کیلئے کوئی جگہ اور گنجائش نہیں ہے۔

درد خواہم درد خواہم درد

درد غم غربت بسے دارم فراغ

ترجمہ: اے دوست میں تجھ سے درد مانگتا ہوں۔ درد اور درد کیونکہ اکثر دیکھا گیا ہے کہ پردیس میں رہتے ہوئے اکثر ہجر کا درد سے فراغت و فرصت پانا مشکل ہے۔

از رہ صبر و رضا صابر پرس

یافتہ من زین رہ بزم فراغ

ترجمہ: صابر رحمۃ اللہ علیہ تو صبر و رضا کی راہ نہ پوچھ کہ صبر و رضا کیا ہوتے ہیں۔ کیونکہ میں نے یہ راہ تو صرف فراغت کی محفلوں میں پائی ہے۔

☆ ☆ ☆

رفتہ از کوہ یار خویش دریغ

ماندہ ام جان زار و ریش دریغ

ترجمہ: میں اپنے محبوب کی گلی سے نہایت افسوس سے چلا۔ اب میری حالت خستہ خراب ہے اور میں زخمی حال اور افسوس ناک حال میں ہوں۔

دیوان حضرت علی احمد صابر کلہری رحمۃ اللہ علیہ 344

مرہمے بخشش از کرم جانان

خوردنم از غم تو نیش درین

ترجمہ: اے میرے مہربان محبوب مجھے مہربانی کر کے مرہم عطا کر دے تاکہ میرے دل کا زخم ٹھیک ہو جائے۔ کیونکہ میں نے تیرے غم کے ڈنگ سے بہت بڑا زخم کھایا ہے۔

کفر و اسلام رفت ہر دوز دست

حیرتم واد این وو کینش درین

ترجمہ: میرے ہاتھ سے اسلام اور کفر دونوں چلے یعنی میں دونوں ظاہر سے باہر ہو گیا۔ اور میں افسوس کرتا ہوں کہ دونوں راہوں نے مجھے حیرانی کے عالم میں کر دیا۔

ہیچ گفتن مرانمی آید

کہ بہ پرسی ز حال پیش درین

ترجمہ: مجھے کچھ کہنا نہیں آتا۔ میں حیران ہوں کہ کیا کہوں۔ کیونکہ زیادہ بیان کرنے اور پوچھنے پر مجھے افسوس ہوتا ہے۔

صابر از درد دل ہمی گوید

رفتم از کوئے یار خویش درین

ترجمہ: صابر رحمۃ اللہ علیہ اپنے دل کو دکھی رکھتے یہ کہتا جاتا ہے کہ افسوس میں اپنے دوست کی گلی سے چلا آیا۔ اور اس کا دیدار نہ کر سکا۔

☆.....☆.....☆.....

دیوان حضرت علی احمد صابر کلیری رحمۃ اللہ علیہ 345

منہ قدم بسر کوئے یار خود بخلاف  
اگر تو عشق نداری بہ بزم درد ملاف  
ترجمہ: اے دوست اگر تیرے دل میں عشق نہیں ہے تو درد بھری محفل میں غلاف  
اوڑھ کر مت جا اور اپنے دوست کی گلی میں ایسے قدم مت رکھ جو اُس کی طبع  
کے خلاف و نازیا ہوں۔

قدم براہ حقیقت نہادۂ ہرگز  
بہ بزم اہل سلامت سخن مگو بخلاف  
ترجمہ: اے دوست تو حقیقت کی راہ میں قدم رکھ کر چل اور سلامتی والوں کی محفل  
میں کوئی ایسی بات خلاف معمول اور خلاف قاعدہ نہ کر۔

زصیقل غم عشق آنچنان بکن خود را  
کہ تاچو آئینہ باشی تو در جہان و صاف  
ترجمہ: اے دوست اپنے دل کو عشق کے غم سے صاف شفاف کر لے۔ تاکہ تیرا  
حال اس دنیا میں نہایت صاف اور شیشہ کی مثل ہو جائے۔

چنان بکوش زسرتا قدم شوی ہمہ نور  
اگرچہ سید علویستی زسرتاناف  
ترجمہ: حضرت اپنے آپ سے خطاب فرماتے ہوئے کہتے ہیں کہ تو اس طرح کی  
کوشش اور عمل کر کہ تو سر سے پاؤں تک نورانی جسد بن جائے۔ اگرچہ تو  
علوی سید ہے اور خالص سید نسل سے ہے۔



ہزار جان بدھم گر تو بہر کشتن ما

زخشم خنجر ابرو بر آوری زغلاف

ترجمہ: اے محبوب اگر تو ہمارے مارنے کا عزم کرے تو میں اپنی جان ہزار بار پیش

کرتا ہوں۔ اگر تو اپنے نقاب کو ہٹا کر غصہ کی حالت میں اپنے ماتھے کو ننگا

کر دے تاکہ میں زیارت کر لوں تو اس حال میں میں اپنی ہزار جانیں تیری

راہ میں قتل کئے جانے کیلئے پیش کرتا ہوں۔

بکنج ہجر تو جا کر دہ ام ز دولت تو

پس ست خون جگر در غم تو وجہ کفاف

ترجمہ: میں نے تیری مہربانی سے تیرے ہجر کے کونہ میں گوشہ نشینی اختیار کر لی ہے۔

پس تیرے غم میں میں خون جگر پیش کرتا ہوں۔ اور یہ میرے لئے کافی ہے۔

ز صابر این سخنے یاد ارتا باشی

بغیر نفس ستمگر مکن بکس تو مصاف

ترجمہ: صابر رحمۃ اللہ علیہ کی یہ بات یاد رکھ اور اس کو دل میں گرہ دے لے۔ کسی

بندے سے جنگ نہ کر سوائے اس کے جو ظالم ہو۔ یعنی ظالم کے خلاف جہاد

کر۔ اور صابر رحمۃ اللہ علیہ کی ہدایات کو دل و دماغ میں گرہ دے کر رکھ۔

تاکہ کل تیرے کام آئیں۔



دیوان حضرت علی احمد صابر کلہری رحمۃ اللہ علیہ 347

عاشق من بدرو مندی عشق

ذوق دارم زخود پسندی عشق

ترجمہ: میں عشق کے میدان میں ایک دردمند دھی دل عاشق ہوں۔ میں نے اپنی مرضی اور رضا سے عشق کی منزل کو پسند کیا ہے۔

او بکون و مکان نہ می گنجد

ہر کرا دادہ شد بلندی عشق

ترجمہ: وہ بندہ اس ارض و سما اور کون و مکان میں نہیں سماتا۔ جسے عشق نے ایک بلند مقام اور رفعت بخش دی ہو۔

بر مراد دو کون می خندد

ہر کرا گشت ارجمندی عشق

ترجمہ: وہ بندہ جسے عشق کی منزل میں ایک بلندی اور رفعت مل گئی وہ ان دو جہانوں پر ہنستا ہے کہ ان کی تو کوئی قیمت و مقام نہیں میں بہت بلندی پر آ گیا ہوں۔

جان فشانی کند بہہ نفسے

گر کند گوش نقشبندی عشق

ترجمہ: وہ بندہ اپنی ذات پر بہت سخت محنت و تنگی کرتا ہے۔ اگر اُسے عشق میں اس منزل کی نقش و نگاری کرنی پڑے۔ وہ ایسی بات سن کر بہت محنت کئے جاتا ہے۔

گریہ کن گریہ کن تو صابر دار

تا زہد دست مستمندے عشق

ترجمہ: اے دوست تو صابر رحمۃ اللہ علیہ کی مثل رو اور چیخ و پکار کر۔ تاکہ تجھے عشق کی مصیبت اور تنگی ملے اور یہ زہر تیرے لئے تریاق ہو جائے۔

.....☆.....☆.....☆.....

الہی رحم کن بر حال ادراک

فرست او را دوا از اوج افلاک

ترجمہ: اے اللہ اس عقل و فہم پر اپنا فضل کر دے اور اس کی خستہ حالی پر اسے دوا عطا کر دے اور آسمان سے اس کی دوا بھیج دے۔ تاکہ اس کی خستہ حالی و بد حالی بدل جائے۔

باسم ذات خود یارب بساحل

رسان او را زین بحر خطرناک

ترجمہ: اے میرے اللہ تو اس بد حالی اور خستہ و خراب حالت کو اپنے اسمائے پاک کے طفیل طوفان سے ساحل و کنارے پر سلامتی سے لا۔ کیونکہ یہ دنیا کا خطرناک سمندر بہت تکلیف دہ اور خطروں سے بھرا ہے۔ اس سے بچ نکلنا نہایت مشکل حال ہے۔

بدہ صحت مراد را تا مبادا

کنم زین غم گریبان جگر چاک

ترجمہ: اے اللہ تو اپنے فضل و کرم سے صحت کاملہ بخش دے ہو سکتا ہے کہ میں اس غم



دیوان حضرت علی احمد صابر کلہری رحمۃ اللہ علیہ 349

سے اپنا دامن جگر چاک کر کے چھٹکارا حاصل کر لوں۔ اور مجھے پریشانیوں  
سے نجات مل جائے۔

بدرگاہ تو رو آورده ام من  
مکن یارب مرا زین درد غمناک  
ترجمہ: اے اللہ میں نے تیرے حضور اپنا منہ کر کے تجھ سے دعا کی ہے۔ اب تو مجھے اے  
میرے رب غمناک اور پریشان حال نہ کر اور درد و غم سے چھٹکارا بخش دے۔

زلطف خاص تو اُمید وارم  
بکن اورا ازین رنج بلا پاک  
ترجمہ: اے میرے اللہ میں تیری خاص رحمت اور تیرے فضل کا امیدوار ہوں۔  
پس تو مجھے تمام قسم کے رنج اور الم سے پاک اور صاف فرما۔ تاکہ سکون و  
راحت حاصل ہو۔

سرایست دروے روے زہر سودا  
زلطف خاص خویشش بخش تریاک  
ترجمہ: اے میرے اللہ تو میرے حال سے ہر قسم کا درد دور فرما دے اور میرا ہر سودا  
اور فکر ختم فرما دے۔ تو اپنے خاص فضل و کرم سے مجھے تریاق عطا فرما۔ تاکہ  
میرے حال و حال سے ہر قسم کے زہر نکل جائیں اور تیرا کرم میرے حال پر  
تریاق ہو جائے۔

دیوان حضرت علی احمد صابر کلہری رحمۃ اللہ علیہ 350

ہمی گوید ز شب تا صبح صابر

آلہی رحم کن بر حال ادراک

ترجمہ: صابر رحمۃ اللہ علیہ رات سے صبح تک یہی دعا کرتا ہے۔ کہ اے میرے رب میری سمجھ اور عقل پر خاص فضل و کرم کر دے۔

.....☆.....☆.....☆.....

رحیمی و کریمی ای خالق پاک

فرست از لطف بارانے ز افلاک

ترجمہ: اے اللہ تو رحیم و کریم ذات ہے۔ تو سب کا خالق ہے۔ پس تو اپنی مہربانی سے کرم کا بادل اپنے آسمانوں سے ہم پر نازل فرما دے۔

بدہ باران کریم بندہ پرور

کہ از ذاتش باین مست جگر چاک

ترجمہ: اے اللہ تو کریم اور بندوں کو پالنے والی ذات ہے۔ اپنے رحم کے صدقہ ہم پر رحمت باراں بھیج دے۔ تاکہ تیرے اس فضل سے یہ اپنے حال سے گئے گزرے بھی پاک و صاف ہوں۔

مشو بر بندہائے خویش قاہر

بسہ غفاری تو گشتند بیبک

ترجمہ: اے میرے اللہ تو اپنے غضب کے بند کو نہ سخت فرما۔ بلکہ غضب ٹال دے۔ تو بلاشبہ غفار ذات ہے۔ اسی لئے بُرے تیری اس صفت کے صدقہ میں نڈر ہو گئے ہیں۔ اور تیرے حکم کی خلاف ورزی پر نڈر اور بے پروا ہو چکے ہیں۔

دیوان حضرت علی احمد صابر کلہری 351

تو صابر را بفضل خویش یارب

بر آں از قید این مکر خطرناک

ترجمہ: اے اللہ تو فضل و کرم والا ہے۔ تو اپنے فضل و احسان سے مجھے اس دنیاوی

مکر و فریب سے نکال دے۔ کیونکہ یہ صورت حال بڑی خطرناک ہے۔

.....☆.....☆.....☆.....

دل من در غم عشق تو شد چاک

ازین شادی شدم بر اوج فلاح

ترجمہ: اے میرے اللہ میرا دل تیرے عشق و محبت میں ٹکڑے ہو گیا ہے۔ مجھے اس

حال سے خوشی ہے اور میں اس خوشی سے آسمانوں کی بلندی پر چلا گیا ہوں۔

بدین اُمید تاروزے نہی پا

فتادم بر درِ پاک تو چون خاک

ترجمہ: اے میرے رب میں اس امید سے کہ تو مجھ پر فضل فرمائے گا میں روز اول

سے ہی اس راہ پر لگا ہوں میں اس خیال سے ہی تیرے پاک گھر کے

دروازہ پر خاک کی مانند گرا پڑا ہوں۔

ز سودائے بتاں از صیقلِ عشق

ز سرتا پاشدم آئینہ سنان پاک

ترجمہ: اے میرے اللہ میں منوحد ہوں میرے دل میں کوئی اور نہیں ہے میں تیرے



352 دیوان حضرت علی احمد صابر کلہری رحمۃ اللہ علیہ

عشق و محبت میں شفاف ہوں اور میں سر سے پاؤں تک آئینہ کی مثل صاف  
ہوں اور تیرا بس تیرا ہوں۔

ز غفلت شد غم غربت ز سینہ

ازان افتادہ ام برخاک غمناک

ترجمہ: میں اپنے سینہ میں غفلت سے کسی اور کو لئے بیٹھ گیا جو مجھ سے غلطی ہو گئی اس  
غلطی کی سزا میں اور ازالہ کی خاطر تیرے در کی خاک پر غمگین حال میں پڑا ہوں۔

شنیدم من شنیدم از ازل پیش

خدا فرمود در شان تو لولاک

ترجمہ: اے اللہ کے پیارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں نے سنا میں نے روز ازل سے یہ  
سن لیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو بڑی شان والا بنایا ہے اور تیری  
تعریف میں ہی یہ فرمایا ہے۔ ”اگر میں تجھے نہ پیدا فرماتا تو یہ ارض و سما نہ  
بناتا“ ﴿حدیث قدسی﴾

چگونہ وصف ذات میتوان کرد

ندارو رہ در آنجا فکر و ادراک

ترجمہ: اے اللہ کے پیارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات کی صفات میں  
کیسے بیان کر سکتا ہوں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات نہایت ارفع و اعلیٰ ہے وہاں  
تک میری فکر اور عقل کو راہ نہیں مل سکتی آپ صلی اللہ علیہ وسلم بہت بلند اور بے مثل  
رفعت پر فائز ہیں۔

دیوان حضرت علی احمد صابر کلیری رحمۃ اللہ علیہ 353

شدم قربان دست تو کہ از لطف

بہ بستی صد ہزاران دل بفتراک

ترجمہ: اے پیارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات پر قربان جاؤں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہاتھ مبارک بڑا مہربان ہے کہ ہزاروں لوگ گھوڑوں پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لطف و عطا حاصل کرنے کو کمر کس کر آتے ہیں۔

نمی آید بدستت وصلِ جانان

منہ سر اندرین راہِ خطرناک

ترجمہ: اے دوست تیرے ہاتھ میں محبوب لوگ نہیں آتے پس بہتر یہ ہے کہ تو اس خطرناک سفر اور راہ میں نہ پڑ ورنہ کامیابی بھی محال اور جان بھی خطرہ سے خالی نہیں ہے۔

زخون دل بسودائے محبت

شدم در خاک و خون با چشم نمناک

ترجمہ: میں محبت کے خیال میں ہو کر اپنے دل کا خون کڑ چکا ہوں میرا دل ہلاک ہو گیا میں اس بد حالی میں زمین پر گرا پڑا ہوں اور میری آنکھیں سخت غمناک حال میں ہیں۔

برد گوئی غم غربت چو صابر

کسے کو هست در عشق تو چالاک

ترجمہ: وہ بندہ صابر رحمۃ اللہ علیہ کی مثل گھر سے دوری کے غم کی گیند لے چلا جو تیرے عشق میں ہوشیار اور تیز رفتار ہو کر نکلا جس نے تیری ذات سے عشق کر لیا۔ وہ کامیابی کی گیند لے چلا اور وہ اس منزل میں کامیاب رہا۔

دیوان حضرت علی احمد صابر کلہری 354

بنبرم دلبہر رعنا اگر روم بخیال

خیال نقش بہ بند دور آرزوے وصال

ترجمہ: اگر میں اپنے محبوب کی محفل میں جانے کا خیال کروں تو مجھے چاہیے کہ میں

اُس کے وصل کی آرزو اور خواہش کو اپنے دل میں نقش کر کے جاؤں۔

نمیر سد بسرِ اوج وصل مرغ خیال

اگر پرد بھوائے تو صد ہزاراں سال

ترجمہ: تیری ذات تک میرے خیال کا پرندہ اونچا اڑے تو بھی نہیں پہنچ سکتا اگر وہ

ہزاروں سال تک تیرے پاس جانے کے خیال سے اڑتا رہے۔

ابو المکارم مارا سرِ سلیمانی ست

ہزار شکر کہ دیدم کمالش از سر حال

ترجمہ: ہمارے نیک اعمال کی بنیاد ہی ہماری شان و شوکت کا راز ہے۔ میں اس پر

ہزار شکر ادا کرتا ہوں کہ مجھے اُن کے خیال میں یہ کمال حاصل ہو گیا یعنی اُن

کے خیال میں غرقابی ہی بڑا کمال اور کامرانی ہے۔

ہزار دیدہ کنم از برائے دیدن تو

اگر بر افگنی از رخ نقاب بھر مثال

ترجمہ: اے محبوب میں تیری دید و زیارت کیلئے ہزار بار آنکھیں کھولتا ہوں اور

اگر تو اپنے چہرہ انور سے ایک بار بھی نقاب اٹھا دے تو میں ہزار آنکھوں

سے تجھے دیکھوں۔



دیوان حضرت علی احمد صابر کلیری رحمۃ اللہ علیہ 355

بیك نظاره روئے تو کامران گِردم  
اگرچہ از غم تو گُشتہ ام همچو ہلال  
ترجمہ: اگرچہ میں تیری دید کا متمنی ہوں اور تیری دید کے غم میں سوکھ کر پہلی رات  
کے چاند کی مثل بار یک ہو گیا ہوں اگر تیرا دیدار ایک بار ہو جائے تو میں  
کامیاب ہو جاؤں گا۔

شود بعرش برین همچو مہر و مہ روشن  
براہ عشق تو کاہید آنکہ ہلال  
ترجمہ: آپ کی تشریف لانے پر عرش بریں بھی سورج اور چاند کی مثل روشن ہوتا ہے  
اور وہ مثل پہلی رات کے چاند کے تیرے عشق کی راہ میں گھٹ کر رہ گیا۔  
زفرق تا بقدم گوش گشتم از سر ذوق  
مگر کند بمن از حال و فعل خویش مقال  
ترجمہ: میں تیری دید کے ذوق و شوق میں سراپا کان بن گیا لیکن وہ تو مجھ سے صرف  
اپنی باتیں اور عمل کہتا ہے۔

بسوز از سر سودائے عشق تسادم حشر  
اگر تو عاشق مستے زور د عشق منال  
ترجمہ: اے دوست عشق کے سودا سے تو تا قیامت جلتا رہا اگر تو عاشق صادق ہے تو  
عشق کے درد سے مت رو۔

دیوان حضرت علی احمد صابر کلیری رحمۃ اللہ علیہ 356

اگر نگاہ تو افتد بمرغ گشتہ کباب

یقین ز لطف نگاہت بر آور پر دبال

ترجمہ: اگر تیری نگاہ پرندے پر پڑ جائے تو وہ جل کر کباب ہو جائے۔ تیری نگاہ کی مہربانی سے پرندے کے بال و پر نکل آئیں یہ سب اُس کی یقینی نگاہ کا اعجاز ہے۔

عدو چگونہ تو اند کہ جان برداز من

فتد بذاتِ شریرش ز غیب کوہ زوال

ترجمہ: یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ میرا دشمن میری جان لے لے۔ گویا کہ اس کی شریر جان غیب سے زوال کے پہاڑ پر اٹھ کھڑی ہوئی۔

چو صابر براز سر سوداے عشق جان در باز

وزین صفت کہ تو داری نمیرسی بکمال

ترجمہ: صابر رحمۃ اللہ علیہ کی مثل تو بھی عشق کے سودا سے ہاتھ دھو لے اور دیکھ تو جس حال میں ہے۔ اس سے درجہ کمال کو نہیں پہنچ سکتا۔ یعنی جو عشق و محبت کرتے ہو اُس سے زیادہ کر کے منزلِ مراد کو پہنچو۔

☆.....☆.....☆.....

ز عشقت شادمانی دارد این دل

بفم راز نہانی دارد این دل

ترجمہ: اے میرے مہربان دوست تیرے عشق و محبت سے میرا دل خوش و خرم ہے۔ اور اس دل کو ایک پوشیدہ راز غم لگا ہے۔



دیوان حضرت علی احمد صابر کلہری رحمۃ اللہ علیہ 357

بہ بزمِ دلبران از مستی عشق  
بسر شورِ جوانی دارِ دینِ دل  
ترجمہ: مجھے پیارے لوگوں کی محفل سے عشق و پیار ہے۔ اور اس دل میں جوانی کے  
شور کا بھید چھپا ہے۔

بسووائے وصلت از سرِ درد  
بکویتِ جانفشانی دارِ دینِ دل  
ترجمہ: میرے سر میں جو درد ہے وہ تیرے وصل کے خیال سے ہے۔ اور میرا دل ہر  
وقت تیری گلی میں اپنی جان کھیپتا اور گھلاتا رہتا ہے۔

بگوشِ ہر کہ افتد قال شاہد  
فغانِ جانفشانی دارِ دینِ دل  
ترجمہ: اے دوست سن جو کوئی اٹھتا ہے وہ کہتا ہے۔ دیکھ اور افسوس کر اس دل کو کتنی  
تکلیف ہے۔

کتابِ دلِ نجوان گر عارفی تو  
عجب گنجِ معافی دارِ دینِ دل  
ترجمہ: اگر تو علم و معرفت والا ہے تو دل کی کتاب پڑھ اور دیکھ کہ یہ کیسے عجیب معافی  
ہیں جو دل رکھتا ہے۔

کجا راہے بیاید غیر آنجا  
ز خود ہم پاسبانی دارِ دینِ دل  
ترجمہ: اس جگہ کہاں کوئی غیر آدمی آسکتا ہے۔ کیونکہ اس کی چوکیداری تو خود دل کر  
رہا ہے۔ اور چوکیدار کی موجودگی میں کوئی غیر وہاں کیسے پہنچ سکتا ہے۔



نمیرو هرگز از هجر دل آرام

حیات جاودانی دارو این دل

ترجمہ: بغیر ملاقات و زیارت محبوب کے کسی دل کو کیسے آرام مل سکتا ہے اس حال میں بھی رہ کر اس دل کو حیات جاوید ملی ہے۔

بسترِ دل بگولیک بشنو

زبانے بے زبانی دارد این دل

ترجمہ: اے دوست تو اپنا راز کہہ سنا بلانے پر لبیک کہہ سن۔ کیونکہ اس دل کی زبان بیان کرتی ہے مگر بغیر بولے یہ دل بولتا نہیں سنتا ہے اور بے زبان کلام کرتا ہے۔

بشهرِ عشق جا کرد است از ذوق

امید کـامـرانی دارد این دل

ترجمہ: صابر رحمۃ اللہ علیہ نے بڑے شوق سے عشق کے شہر میں ڈیرے ڈال دیے ہیں اور اس دل کو کامیابی کی بڑی امید ہے۔

بصد ذوق و طرب از درد عشقت

امید مہربانی دارد این دل

ترجمہ: صابر رحمۃ اللہ علیہ اس دل میں تیرا دردِ عشق ہے اور یہ درد بڑے شوق اور عیش و نشاط سے دل میں لگا ہے اس دل کو تیری مہربانی اور خصوصی شفقت سے مہربانی کی امید ہے۔

دیوان حضرت علی احمد صابر کلیری رحمۃ اللہ علیہ 359

زتو صابر اگر پرسند برگو  
مکانے لا مکانی دارد این دل  
ترجمہ: اے صابر رحمۃ اللہ علیہ اگر تجھ سے اس دل کا مقام و پتہ پوچھیں تو کہہ دے  
اس کا مکان لا مکان میں ہے۔

.....☆.....☆.....☆.....

کشیدہ درد عشق پر جفا دل  
شنید از ہر طرف ہاں مرحبا دل  
ترجمہ: ایک دل جس نے عشق کے درد کے ظلم کو برداشت کیا ہوا تھا اُس نے ہر  
طرف سے یہ آواز سنی کہ اے دل تیرا حال جو ہے اس پر تجھے شاباش ہے۔

ازاں روزے کہ تا غم ہمنشین شد  
نکرده اندرین سودا خطا دل  
ترجمہ: جس روزے غم میرا ساتھی ہوا ہے اس دن سے میں یہ خیال کرتا ہوں کہ اس  
سودا بازی میں دل کی کوئی غلطی نہیں ہے۔

درین عالم بسے کردم تماشا  
در آمد در نظر مشکا کشا دل  
ترجمہ: میں نے اس حال میں ہو کر اکثر یہ دیکھا ہے کہ مجھے تو میری مشکلات کے حل  
اور مدد میں میرا دل ہی میرا مہربان مونس اور ڈھارس دلانے والا ہے۔

دیوان حضرت علی احمد صابر کلیری رحمۃ اللہ علیہ 360

بَدِین اُمید تاروزے بہ یبِنی

فِتْـاَدَہ بِـر دِر تَو بے نَو اَدَل

ترجمہ: جب تک تو اُن سے امید رکھتا ہے اس دن تک یہ بے چارہ دل تیرے در پر

گرا پڑا رہے گا۔

اگر صد جان بہ بنجشد تادم حشر

نخو اہم اندرین رہ بے وفادل

ترجمہ: اگر وہ مجھے ﴿اللہ تعالیٰ﴾ سو جانیں بھی قیامت تک عطا فرما دے تو میں یہ نہ

کہوں گا کہ اس راہ میں ﴿محبت﴾ دل بے وفا ہے یعنی دل محبت کیلئے جان

بھی قربان کرنے سے نہیں ہٹا وہ محبوب کو نذرانہ دل کا پیش کر ہی دیتا ہے۔

اگر خواہی شوی اہل سلامت

مشو با خود پرستان آشنادل

ترجمہ: اے دوست اگر تو سلامت رہنے والے لوگوں میں ہونا چاہتا ہے تو تجھے

چاہیے کہ تو خود پرست نہ ہو اور خود پرستوں سے دل آستانہ ہیں۔

بیک نَظَر اَرۃ لطف خداوند

شد اندر ہر دو عالم مقتدادل

ترجمہ: اللہ تعالیٰ کی رحمت ایک نظارے سے دل دونوں جہاں کے اندر اقتدا کرنے

والا ہو گیا۔



دیوان حضرت علی احمد صابر کلہری رحمۃ اللہ علیہ 361

ببین نور جمال خویش جانان

کہ شد از صیقل عشقت صفادل

ترجمہ: اے محبوب تو اپنا حسن و جمال جو تجھے نصیب ہے اس پر نگاہ کر دیکھ کہ یہ

تیرے صاف دل کی چمک اور تیرے عشق کی کار فرمائی سے ایسا ہوا ہے۔

رسد صابر بمنزل گاہ قدسی

اگر دستم بگیرد بے نوا دل

ترجمہ: اے فرشتے صابر رحمۃ اللہ علیہ اپنی منزل مقصود پر پہنچ جاتا ہے اگر کوئی بے نوا و

بے آسرا دل میری دستگیری کرے تو میں یقیناً اپنے مشن میں کامیاب ہوں۔

.....☆.....☆.....☆.....

ما عاشق ظہور جمال محمدیم صلی اللہ علیہ وسلم

سر مست از شراب وصال محمدیم صلی اللہ علیہ وسلم

ترجمہ: اے دوستو ہم تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات کا جمال اور دیدار چاہتے ہیں

ہمیں اُن کا عشق ہے ہم محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات کا وصل چاہتے

ہیں ہم اس وصل کے شراب کے نشہ میں مست اور ہمہ تن حال ہیں۔

از آفتاب حشر نداریم غم کہ ما

در زیر ظل مہر جلال محمدیم صلی اللہ علیہ وسلم

ترجمہ: ہمیں روز قیامت آفتاب کی گرمی کی کوئی فکر اور اندیشہ نہیں ہے کیونکہ ہم

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے جلال اور مہر کے سایہ تلے ہوں گے۔

اہل سلامتیم ازان روز صدق دل

ور قول و فعل مال بحال محمدیم ﷺ

ترجمہ: ہم نہایت خلوص اور صدق سے پہلے ہی دن سے اُن کے ہیں ہمارا کہنا اور ہر

کام کرنا سبھی محمد الرسول اللہ ﷺ کے فرمان کے عین مطابق ہے۔

از بھر کار سازی ما انی قدر بس ست

کز صدق خاکپائے بلال محمدیم ﷺ

ترجمہ: ہمارے لئے اتنا ہی بہت ہے مزید کی خواہش نہیں ہے ہم محمد الرسول

اللہ ﷺ کے بلال رضی اللہ عنہ کے پاؤں کی مٹی سے صدق و ایقان رکھتے ہیں۔

باصد ہزار شوق و طرب تا بروز محشر

مانبدہ جمال کمال محمدیم ﷺ

ترجمہ: ہم روز قیامت تک لاکھوں بار شوق اور محبت سے اُن کے ہیں ہم خلوص نیت

سے محمد الرسول اللہ ﷺ کے کمالات کے دیکھنے اور اُن سے محبت و

عقیدت کے بندے ہیں۔

از من بجز محبت آل نبی محو

ما مصدر محبت آل محمدیم ﷺ

ترجمہ: اے دوست تو مجھ سے سوائے اللہ کے نبی ﷺ کی آل سے محبت کے سوا

کچھ نہ پائے گا بلکہ ہم تو آل محمد ﷺ کی محبت کا منبع اور ماخذ ہیں ہم آل

نبی ﷺ کی محبت کا منبع ہیں۔



دیوان حضرت علی احمد صابر کلہری رحمۃ اللہ علیہ 363

صابر ز فرق تابقدم گشتہ ایم گوش

از ذوق در ہوائے مقال محمدیم صلی اللہ علیہ وسلم

ترجمہ: صابر رحمۃ اللہ علیہ ہم سر سے پاؤں تک کان بن گئے ہیں ہم ہمیشہ حضرت

محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے فرامین سننے کے شوقین ہیں اور اُس ہوا کے حال و قال اور

اُن کی ذات سے وابستہ ہیں۔

☆.....☆.....☆.....

چونتو بجہان دگر ندیدم

مثلاًش بسخدا بشر ندیدم

ترجمہ: اے میرے مہربان میں نے تیری مثل دنیا میں اور کوئی نہیں دیکھا اور خدا کی

قسم تیرے جیسا میں نے کوئی انسان نہیں دیکھا۔

سوئے در حق ز لطف و احسان

جز ورتو راہ بر ندیدم

ترجمہ: الطاف و اکرام اور احسان کے حال والا اللہ کی راہ میں کوئی نہیں اور تیرے

درد کے سوا میں نے کوئی رہنما اور ہمدرد نہیں دیکھا۔

غیر از رہ حق ہمہ ضرر ہاست

در راہ خدا خط بر ندیدم

ترجمہ: اللہ کی راہ حق کے سوا ہر جگہ نقصان ہی نقصان اور خرابیاں ہیں اور اللہ کی راہ

اور راہ مستقیم میں میں نے کوئی خوف خطر نہیں دیکھا ہے۔



راہے بوصول کے توان یافت

در راہ دگر اثر انداز ندیدم

ترجمہ: تیرے وصل کا رستہ کیسے حاصل کیا جاسکتا ہے تیری راہ کے سوا دوسرے رستے

ایسے ہیں کہ اُن میں کوئی اثر اور فائدہ نہیں دیکھا گیا۔

در خود زہوال مہر رویت

خفاش صفت بصر ندیدم

ترجمہ: میرے اندر تیری دید کی خواہش اور حسرت ہے میں تیری دید کا متمنی رہتا

ہوں میں نے چگا وڑ صفت لوگوں میں بصارت نہیں دیکھی۔

در کنج غمت بہ بستر درد

جزیاس دگر بہ بر ندیدم

ترجمہ: میں تیرے غم میں پڑ گیا اور گوشہ اختیار کیا اور محبت کا درد لے کر بستر پر پڑ گیا

ہوں سوائے مایوسی اور حسرت کے کوئی فائدہ مجھے نظر نہیں آیا ہے۔

چوں تو بجہان حسن حقا

در خاور و باختر ندیدم

ترجمہ: اللہ کی قسم حسن کی دنیا میں تجھ جیسا حسین میں نے اور کوئی نہیں دیکھا میں نے

مشرق اور مغرب سب سمتوں میں تجھ جیسا کوئی نہیں پایا ہے۔

دیوان حضرت علی احمد صابر کلہری رحمۃ اللہ علیہ 365

وصفِ حسنّت نہ میتوان کرد

مثل رُخ توقم نہ دیدم

ترجمہ: اے محبوب میں تیرے حسن کو کیا بیان کروں میں ایسا نہیں کر سکتا میں نے تیرے چہرہ کی مثل چاند بھی خوبصورتی کے لحاظ سے نہیں دیکھا۔

جز درد و غم و ہراس و حرمان

در برم تو ما حاضر نہ دیدم

ترجمہ: اے محبوب مجھے تو تیرا درد اور غم ہے میں ڈر اور مایوسی کا شکار ہوں میں نے تیری محفل میں اپنے جیسا خادم و ناچیز نہیں دیکھا۔

از مسجد و صومعہ بہ پرہیز

در کوئے مغان ضرر نہ دیدم

ترجمہ: تیرے لئے تیری وجہ سے میں مسجد اور گرجا میں جانے سے پرہیز کرتا ہوں میری سنو میں نے کلیسا کے پیشوا کی گلی میں کوئی درد اور نقصان نہیں دیکھا ہے۔

صابر بہوائے ماہر دیاں

در سینہ بجز شرر نہ دیدم

ترجمہ: صابر رحمۃ اللہ علیہ معشوق لوگوں کی خواہش رکھتا ہے اُس کے سینہ میں سوائے محبت کی چنگاری کے اور کچھ نہیں دیکھا ہے۔



دیوان حضرت علی احمد صابر کلیری رحمۃ اللہ علیہ 366

مـا عـاشـق گـلـعـذار در دیم

مـا ر و نـق سبـزہ زار در دیم

ترجمہ: ہم اُس کے عشق کے درد میں ہیں جو نہایت پھول کی مانند حسین و جمیل ہے  
ہم اُس سبزہ زار کی رونق کا درد رکھتے ہیں جس میں ہمارا محبوب ہے۔

کـز بـہر غـم و اـلـم بـصـد ذوق

گـل دسـتہ نـو بـہار در دیم

ترجمہ: ہم اُن کیلئے جو غم و الم رکھتے ہیں اس میں ہمیں بڑا ذوق و اشتیاق ہے ہم تو  
اُن کے درد میں ہیں جو نئی بہار کے پھولوں کا گلہ ستہ ہے۔

ا ز دوزخ و جـہنـم فـارغ

سـرور قـدم نـگـار در دیم

ترجمہ: ہمیں نہ دوزخ اور نہ جنت کی پروا ہے ہم ان سے بے نیاز ہیں ہم تو اپنے  
محبوب کے قدموں میں قربان ہیں ہمیں یہی دردِ محبت ہے۔

جـان و دـل و دین ز دسـت د ا دیم

بـا ا یـنـہـم سـر شـار در دیم

ترجمہ: ہم نے محبت میں اپنی جان اپنا دل اور اپنا دین قربان کر دیے ہیں ہم ان کو  
چھوڑ چکے اس کے باوجود بھی ہم خوش و خرم ہیں ہمیں صرف دردِ محبت ہے۔



با اہل جہان سرنداریم

از روزِ ازل بکسارِ دردیـم

ترجمہ: ہمیں دنیا والوں سے کوئی سروکار اور واسطہ نہیں ہے ہم پہلے ہی روز سے اس کام پر لگے ہیں۔ ہمیں صرف دردِ محبت ہے اور بس۔

از ماطلیبِ دسوزشِ دل

آتـشِ کـدہ شـرارِ دردیـم

ترجمہ: وہ ہم سے دل کی جلن اور دل طلب کرتے ہیں ہم اس جلن کی وجہ سے آتشِ کدہ بن گئے جس میں شرارے ہی شرارے ہیں ہمیں اُن کی محبت کا درد ہے۔

شد فـاش بـمـا حـقـیـقـتِ عـشـق

مـنـصـور صـفـت بـد ار دردیـم

ترجمہ: ہم پر عشق کی حقیقت آشکار ہو گئی ہے پس تو ہمیں حضرت منصور حلاج رحمۃ اللہ علیہ کی مثل سولی پر چڑھا دے ہمیں تو اُن کی محبت کا درد ہے۔

از ماطلیبِ لذتِ درد

مـا مـصـد ر صـد ہـزار دردیـم

ترجمہ: اے دوستو تم ہم سے درد کی لذت پوچھتے ہو بات یہ ہے کہ ہم ہزاروں درد کا منبع ہیں کس درد کی بات کرتے ہو۔

در مذهب عشق ہم چو صابر

سرمایہ روزگار در دیم!!

ترجمہ: ہم صابر رحمۃ اللہ علیہ کی طرح عشق کے مذہب میں ہیں یہی ہماری زندگی اور یہی ہماری زندگی کا سرمایہ ہے ہم تو صرف محبت کا در در رکھتے ہیں۔

☆.....☆.....☆.....

باز در کوئے یار میرفتم

بیخود و بیقرار میرفتم

ترجمہ: اے دوست میں پھر اپنے دوست کی گلی میں جاتا ہوں میں اُس کی محبت میں بے خود اور بے قرار ہو کر وہاں جاتا ہوں۔

باہوائے اہ وصال جانانہ

با دل خونفشار میرفتم

ترجمہ: اے دوست میں اپنے محبوب کے وصال کے خیال میں رہتا ہوں اور اپنے حال میں نہیں ہوں میں اپنے دل کا خون کر چکا ہوں اس دل سے خون بہہ رہا ہے میں اس حال میں اپنے محبوب کے خیال میں وہاں جاتا ہوں۔

ہمچو پروانہ گرد شمع رخت

مست و مدهوش و زار میرفتم

ترجمہ: اے دوست میں اپنے محبوب کے گرد چکر لگاتا ہوں ایسے جیسے شمع کے گرد

دیوان حضرت علی احمد صابر کلہری رحمۃ اللہ علیہ 369

پروانہ اڑتا ہے میں اُس کی محبت میں مست و مدہوش اور حالتِ زار میں ہوں  
اور اُس کے گرو گھومتا ہوں۔

بھرا ایثار راستی کہ مر است  
از دو چشم اشکبار میرفتم  
ترجمہ: میں نہایت ایثار اور اخلاص سے جو میرا حال ہے اس حال میں ہو کر جاتا  
ہوں اور میری دونوں آنکھوں سے آنسو بہہ رہے ہیں میں یہ حال لئے ادھر  
جاتا ہوں۔

اندرین بزم از رہ مستی  
دوستان بسانگار میرفتم  
ترجمہ: میں اُن کی محفل میں مستی کے عالم میں ہو کر جاتا ہوں میں ان دوستوں کے  
ساتھ وہاں جاتا ہوں جو نہایت خوب و اور دلربا ہیں۔

ہمچو بلبل بروئے گل صابر  
اندرین مرغزار میرفتم  
ترجمہ: صابر رحمۃ اللہ علیہ اُس بلبل کی مانند ہے جو پھولوں پر قربان و عاشق ہے میں  
اس شاداب سرسبز میدان میں اسی حال میں ہو کر جاتا ہوں۔

.....☆.....☆.....☆.....



دیوان حضرت علی احمد صابر کلہری رحمۃ اللہ علیہ 370

مشو آر یجر دلبر محو در غم

ندیدم هیچ عاشق را بماتم

ترجمہ: اے میرے دوست اپنے محبوب کے ہجر و جدائی کا غم ہرگز نہ کر کیونکہ میں

نے کبھی بھی کسی عاشق کو اپنے محبوب کے ماتم کرتے نہیں دیکھا ہے۔

مدہ در دیکہ ہرگز کم نگردد

نخواہد عاشق درد تو مرہم

ترجمہ: اے میرے دوست اپنی محبت کا وہ درد نہ دے جو کم ہو جائے کیونکہ جو تیرا

عاشق ہے وہ تجھ سے ہجر کے درد کو کم کرنے کی مرہم نہیں مانگے گا۔

نثارِ خاکِ راہ مہر دیاں!!

بکن صد جان اگر ہستی تو آدم

ترجمہ: میں حسین لوگوں کی راہ کی خاک پر قربان ہوں اگر تو بندہ ہے تو اپنی جان کو سو

بار مت قربان کر اپنی جان کو اُن کی راہ میں نثار کرتا رہ۔

مرا غم نیست از سودائے عشقت

اگر برہم شویٰ این ہر دو عالم

ترجمہ: مجھے تیرے عشق کے سودا کا کوئی غم و فکر نہیں ہے اگر یہ دو جہاں درہم برہم بھی

ہو جائیں مجھے اس کی کوئی پروا اور فکر نہیں ہے۔

دیوان حضرت علی احمد صابر کلہری رحمۃ اللہ علیہ 371

اگر جوئی دو عالم رانیابی  
کسے راہمچو من در عشق اعظم  
ترجمہ: اگر تو دونوں جہاں کو تلاش کرنے تو بھی تو انہیں نہیں پاسکتا میری مثل عشق کی  
مثل میں کوئی بڑی مثال نہیں ہے۔

بیرگر عاشقی باصد غم و درد  
کہ میخواستند آنجا چشم پر نم  
ترجمہ: اگر تو کسی کے عشق میں ہے تو اس غم و درد کے بوجھ کو سو بار برداشت کر کیونکہ  
وہاں تو آنسو بھری آنکھیں ہی مانگی اور طلب کی جاتی ہیں اور انہیں ہی  
چاہت کرتے ہیں جو کسی کے لئے دل میں درد اور آنکھ میں آنسو رکھے۔

اگر خواہی وصال جاودانی  
بدہ جان و دل و دین صابر از ہم  
ترجمہ: اے صابر تو ہمیشہ کا وصل محبوب سے چاہتا ہے تو اپنی جان اپنا دل اور اپنا دین  
سبھی اُن کے حکم پر قربان کر دے اور ان سے خالی ہاتھ ہو کر رہ۔

.....☆.....☆.....☆.....

بجز درد تو سامانے ندارم  
بجز عشق تو من شانے ندارم  
ترجمہ: اے میرے مہربان میرے پاس تیرے درد کے علاوہ اور کچھ مال نہیں ہے  
میرے پاس تیرے عشق کے علاوہ اور کوئی شان و وقار نہیں ہے۔

دیوان حضرت علی احمد صابر کلہری رحمۃ اللہ علیہ 372

بساو رنگِ دل خود تا بمحشر

بجز حسنِ تو سلطانے ندارم

ترجمہ: اے مہربان اُس کے پاس اپنے دل کے رنگ و روپ کے علاوہ قیامت تک کچھ نہ ہوگا اے دوست میرے لئے تو تیرا حسن ہی میرا بادشاہ ہے۔

من و ذوقِ کمالِ سرِّ محمود

بجز نورِ سلیمانے ندارم

ترجمہ: میں ہوں اور میرے لئے ان کی تعریف کے راز کا شوق ہے میرے پاس بڑی شان والے بادشاہ کے نور کے سوا کچھ نہیں ہے۔

اگر پرسی ز اعمالِ نگارا

بجز سوداتِ بُرہانے ندارم

ترجمہ: اے میرے مہربان محبوب اگر تو میرے اعمال کا حال مجھ سے پوچھے تو یوں ہے کہ تیرے سودا اور سوچ کی دلیل و نشانی کے علاوہ میرے پاس کوئی مال نہیں ہے۔

دل و دین رفت از دستم ز عشقت

درین خمِ خانہ جز جانے ندارم

ترجمہ: اے محبوب میں نے تیرے عشق میں پڑ کر اپنا دل اور دین دے دیئے اس شراب خانہ میں اب تو سوائے میری جان کے اور کچھ نہیں جو تجھے پیش کروں۔



دیوان حضرت علی احمد صابر کلہری 373

کجا یابم رہ اندر بزم جانان

کہ من در خویشتن شانے ندارم

ترجمہ: میں محبوب لوگوں کی محفل میں جانے کیلئے کہاں راستہ تلاش کر لوں۔ کیونکہ میرے

اندر اب کوئی شان و شوکت اور بڑائی نہیں جو تیری محفل میں قدم رکھ سکوں۔

بسوزانم ز تاب این سینہ دل

اگر دوستے بدامانے ندارم

ترجمہ: میں تو اپنے دل کی جلن جس سے میرا سینہ گرم ہے میں اس میں جل رہا ہوں

لیکن میں اپنا دامن دوست کے سامنے نہیں پھیلاتا ہوں۔

مرادر حفظ خود یارب نگہدار

کہ جز ذات نگہبانے ندارم

ترجمہ: اے میرے اللہ مجھے اپنی حفاظت میں محفوظ و مامون رکھ کیونکہ میرا کوئی نگہبان

نہیں تیری ذات اقدس کے جو میری اور میرے دل کی حفاظت کرے۔

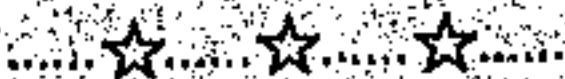
ازان روز کہ دیدم روت جانان

جو صابر ذوق بستانے ندارم

ترجمہ: اے محبوب جب سے میں نے تیری زیارت کی ہے میں کہتا ہوں کہ مجھے

اب اس دن سے کسی گلزار اور باغ کی سیر اور کسی مقام سے دل خوش کرنے

کی کوئی حسرت نہیں ہو رہی۔



دیوان حضرت علی احمد صابر کلہری رحمۃ اللہ علیہ 374

چوں خود بجہاں کسے مذیدم

سز پنہاں زول شنیدم

ترجمہ: جب میں نے خود کسی کو اس کی دنیا و جہاں سے نہ دیکھا تو گویا میں نے اپنے دل سے ایک چھپا بھید سن لیا۔

از بطنِ عدم چو سرکشیدم

پستسان غم و بلا مکیدم

ترجمہ: جب میں نے عدم سے اپنا سر کھینچا میں اُس وقت سے ہی غم و بلا کے دودھ سے پل رہا ہوں یعنی جب سے میں اس دنیا میں آیا ہوں اس وقت سے میں نے غم و بلا برداشت کرنا اپنے نصیب میں پایا۔

چوں رہ بمراد دل نہ بروم

پی راہن صبر را دیدم

ترجمہ: جب میں وہ جو میرے دل کی مراد ہے اس پر نہ چلوں تو گویا میں نے صبر کا لباس پہنا ڈالا ہے یعنی جب میری دلی مراد میرے سامنے آتی ہے اور اس کے مطابق کر گزرتا ہوں گویا میں صبر کی راہ سے ہٹ کر ایسا کرتا ہوں۔

بستند رہ وصال برومن

آہ سوزان زول کشیدم

ترجمہ: انہوں نے مجھ پر اپنے وصل کی راہ بند کر دی اس پر میں نے دکھی ہو کر جلا دینے والی آہ بھری اور بہت دکھ و غم کیا۔

دیوان حضرت علی احمد صابر کلہری رحمۃ اللہ علیہ 375

در جملہ رہے بسے بلاہاست

در راہ خدا خطر ندیدم

ترجمہ: اکثر یہ دیکھا ہے کہ میری تمام راہوں میں بلا و خطرات وارد ہوتے ہیں لیکن

میں نے اللہ کی راہ میں کوئی خطرہ نہیں دیکھا یعنی میں دنیاوی کاموں میں

خطرات کا سامنا کرتا رہتا ہوں لیکن اللہ کے حکم کو ماننے پر کوئی خطرہ نہیں ہوتا۔

از دل خبر نیافتم من

صابر تر ہر سوز سرد دیدم

ترجمہ: مجھے اپنے دل کی کوئی خبر نہیں ملی ہے جب کہ میرا ہر سوز و گداز سرد ہے یعنی میں غم و

الم سے ٹھنڈی سانس لیتا ہوں لیکن مجھے اپنے دل کی کوئی خبر تک نہیں ہوتی ہے۔

.....☆.....☆.....☆.....

از گلشن حسن تو تگارا

یک برادر دل نہ چیدم

ترجمہ: میں نے اے محبوب تیرے حسن کا ملہ کو کامل طور پر دیکھا ہے لیکن افسوس ہے کہ

مجھے دل کی ایک مراد بھی نہیں حاصل ہوئی اور میں نے با مرادی کا مزہ نہیں چکھا۔

خود راہ مراد شدہ ویدا

از نفس مرید چون رمیدم

ترجمہ: میری مراد کی راہ خود بخود ظاہر ہو گئی جس میں اپنے نفس سے بھاگ نکلا یعنی



دیوان حضرت علی احمد صابر کلہری **376**

جب میں نے کوئی خواہش دل میں نہ کی تو اس طرح میں نے اپنے نفس کی مخالفت کی تو میں اپنے مقصد و مراد میں کامران ہو گیا۔

گفتن نتوان بر دینت اے دوست

از ہجر تو انچہ من کشیدم

ترجمہ: اے میرے دوست میں تیرے در پر کوئی بات نہیں کر سکتا ہوں میں وہ کچھ بھی بیان نہیں کر سکتا کہ میں نے تیرے ہجر اور تیری جدائی میں کیا مصائب و مشکلات جھیلی ہیں۔

از دستِ فراقِ یار صابر

جانِ دادم و دردِ سر خریدم

ترجمہ: صابر کہتے ہیں کہ میں نے دوست کے ہجر و فراق میں جان دے دی اور میں نے سر دردی خریدی ہے یعنی جان اس کے حوالے کی اور اپنے لئے سر کا درد اور پریشانی مول لے لی ہے۔

☆.....☆.....☆.....

خدایا بجز تو پناہ ندارم

بجز ذاتِ تو تکیہ گاہ ندارم

ترجمہ: اے میرے رب میں تیرے سوا کوئی پناہ اور مدد نہیں رکھتا ہوں اور تیری ذات کے سوا مجھے کسی ذات پر کوئی بھروسہ اور امید نہیں ہے۔

بہ تختِ دل خویش از روزِ اول

بجز اسمِ ذات تو شاہے ندارم

ترجمہ: اے میرے اللہ میں روزِ ازل سے ہی اپنے دل کے تحت کو سوائے اسمِ ذات

رَبِّی کے کسی اور جگہ نہیں لگاتا اور بٹھاتا ہوں کیونکہ اے میرے اللہ تیرا اسم

پاک ہی میرا بادشاہ ہے میرا اور کوئی بادشاہ و مالک نہیں ہے۔

ز تو نیست پنهان خداوندِ عالم

کہ جز درد و غم زاد را ہے ندارم

ترجمہ: اے میرے اللہ میرا حال تجھ سے پوشیدہ نہیں ہے اور میرے غم اور درد میرے

ہمزاد ہیں میرے لئے ان سے نکلنے کی میرے پاس اور کوئی راہ نہیں ہے۔

سراپردہ حفظ تو مامنم شد

بجز سایہ ات بارگاہے ندارم

ترجمہ: میری ذات کی حفاظت کا بندوبست صرف تیری ذات ہے اے میرے اللہ

میں تیری بارگاہ کے سوا کوئی سایہ اور آسرا نہیں دیکھتا ہوں۔

ز شرکِ خفی و جلی پاک ہستم

بجز تو آلهہا الہے ندارم

ترجمہ: اے میرے اللہ میں کسی قسم کا کوئی شرک نہیں کرتا نہ کوئی پوشیدہ و ظاہر اور نہ

چھوٹا یا بڑا اے میرے اللہ تو میرا الہ ہے اور تیرے سوا میرا کوئی الہ نہیں ہے۔

متاع دل من چہ پرسی تواز من

بدل انچہ دارم جز آہے ندارم

ترجمہ: اے میرے پیارے تو مجھ سے اور میرے دل کی دولت کی کیا بات پوچھتا ہے میرے دل میں جو کچھ ہے وہ سوائے آہ کے کچھ نہیں ہے۔

چو صابر بدرگاہ تواز دل و جان

بجز کوئے تور و براہے ندارم

ترجمہ: اے میرے پیارے محبوب تیری بارگاہ میں دل و جان سے حاضر ہوں میرا رُخ بھی صرف تیری گلی کی جانب ہے میں کسی اور طرف منہ نہیں کئے ہوئے میں تیرے حضور دل و جان سے حاضر ہوں اور تیرے کوچہ میں بیٹھا ہوں۔

☆.....☆.....☆.....

من دگر گفتگو نہ می وانم

از ازل عاشق سلیمانم

ترجمہ: اے میرے مہربان میں کوئی اور بات نہیں جانتا میں تو اول روز سے اپنے شان و شوکت والے باوشاہ کا عاشق اور چاہنے والا ہوں۔

از ازل تا ابد زروئے یقین

جذر پیر خود نمیدانم

ترجمہ: میں تو از روئے یقین و ایمان بات کرتا ہوں کہ شروع سے آخر تک میں سوائے اپنے پیرومرشد کے کچھ اور علم نہیں رکھتا ہوں۔



دیوان حضرت علی احمد صابر کلہری رحمۃ اللہ علیہ 379

آنچنان عاشق کزھر سوئے

قبلہ را سوئے خود بگردانم

ترجمہ: میں تو اپنے مہربان کا ایسا عاشق ہوں کہ ہر طرف سے کٹ چکا ہوں میں نے اپنا قبلہ بھی اُسی جانب بنا لیا ہے۔

از کمال عنایت لطف

در ہمہ کائنات سلطانم

ترجمہ: اے میرے مہربان تیری کمال خصوصی شفقت و اکرام سے میرا حال ہے اور میری ساری کائنات میں آپ میرے سلطان ہیں۔

روز و شب در صحیفہ ازل

آیتے عشق توہمی خوانم

ترجمہ: میں یہ کہوں گا کہ دن رات جو مجھے ازل سے صحیفہ اور اللہ کا خصوصی پیام ملا ہے اس میں تو میں تیرے عشق کی ہی ہمیشہ آیات پڑھتا رہتا ہوں۔

از خیال جمال تو تا حشر

سر بسر سر بسر گلستانم

ترجمہ: اے میرے مہربان تا قیامت تیرے حسن و سیرت کے خیال میں ہوں میرے لئے تو باغ ہی باغ اور گلزار ہے۔

دیوان حضرت علی احمد صابر کلہری 380

من ازو دستِ دل نہ بردارم

مستم از بادۂ کُہ نوشانم

ترجمہ: اے مہربان میں اپنے محبوب سے ہرگز دست بردار نہیں ہوتا ہوں میرے لئے اُن سے جدا ہونا ناممکن ہے میں اُس شراب کے پینے سے مست ہوں جو میں اُن کی دید سے پیتا ہوں۔

در تمنائے زلف و روئے چوماہ

گاہ کافر گہے مسلمانم

ترجمہ: میں اُس چاند جیسے مکھڑے کی زلف اور حسین چہرہ کی دید کی ہر لحظہ تمنا رکھتا ہوں اسی سوچ میں کبھی تو میری سوچ کافرانہ اور کبھی مسلمانوں کی مثل ہو کر رہ جاتی ہے۔

صابر از من پیرس حالِ ما

محرّم رازِ سزیدانم

ترجمہ: صابر مجھ سے ہمارا حال نہ پوچھ کہ ہم کس حال میں ہیں ہم تو راز کے علم والے اور اللہ کے بھید کا علم و عرفان رکھنے والے ہیں اللہ تعالیٰ کی ہم پر ہر طرح سے عطا و رحمت ہے۔

☆.....☆.....☆.....

زبسکہ از غم ہجر تو کامران شدہ ام

ز عشرتِ دل دیوانہ من بجان شدہ ام

ترجمہ: اے مہربان میں تیرے ہجر کے غم میں اکثر کامیاب و کامران ہوا ہوں اس دیوانہ دل کی عیاشی سے میری جان پر بن گئی ہے۔

اگر بکوئے تو تا حشر جاکنم برجاست

زبھر عشق تو من از عدم بجان شدہ ام

ترجمہ: اے مہربان اگر میں تیری گلی میں تا قیامت ڈیرہ ڈال کر بیٹھ رہوں تو جائز ہے کیونکہ میں تو عدم سے تیرے عشق کی خاطر مرا جا رہا ہوں یعنی تیرے عشق سے میری جان پر آئی ہے۔

مرا چگونہ نیا بند در طریقت عشق

ہنوز ز سر خدا مشرباں نہاں شدہ ام

ترجمہ: مجھے وہ عشق کی راہ میں کیسے پاسکتے ہیں کیونکہ ابھی تک تو اللہ کی ذات سے تعلق والوں سے بھی میں چھپا ہوا ہوں یعنی وہ جو موحد ہیں انہیں بھی اسرارِ نہانی نہیں ملے ہیں۔

بکوئے عشق تو پنہاں نمیتوان ہم رفت

من از فغانِ دل خویش در فغان شدہ ام

ترجمہ: اے مہربان تیرے عشق کی گلی میں کوئی چھپ کر کیسے جاسکتا ہے میرا دل شور کرنے والا ہے اور میں اپنے دل کے شور پر بذاتِ خود شور مچا رہا ہوں۔

نشد بقید دل من بصد ہزار افسوس

ز شام تا بدم صبح داستان شدہ ام

ترجمہ: وہ میرے ہزاروں بار بھی افسوس کرنے پر میرے دل کے قابو میں نہ آئے میں تو شام سے صبح تک رات کی کہانی کہے جاتا ہوں۔



دیوان حضرت علی احمد صابر کلہری **382**

اگر بعرش نشنیم مراد شد امروز

زلطف عشق تو ہمدوش فدسیان شدہ ام

ترجمہ: اگر میں آج عرش پر جا بیٹھوں تو کُلّی مراد اور مقصد پورا ہو جاتا ہے اور میں تو

تیرے عشق کے لطف و اکرام سے فرشتوں کا ہم جلیس و ہم نشین ہو گیا ہوں۔

زبسکہ شورش عشق تو دارم اندر دل

بجائے آب زدیدہ شرر فشان شدہ ام

ترجمہ: میں اپنے دل میں تیرے عشق کا شور رکھتا ہوں جس کی وجہ سے میری آنکھوں

سے آنسو کی بجائے آگ کے شعلے نکل رہے ہیں۔

ازان گھے کہ خیال تو دردالم جا کرد

ز فرق تابقدم نور جاودان شدہ ام

ترجمہ: جب سے میرے دل میں تیرے خیال نے قیام کر لیا ہے میں اُس وقت

سے سرتاپاؤں ہمیشہ کا نور ہو گیا ہوں۔

نماند ظلمت عصیان بخانہ دل من

ازان زمان کہہ بدل ہمد و قرآن شدہ ام

ترجمہ: میرے دل کے خانہ میں کوئی تاریکی نہیں رہی جب سے میرا دل تیرے

خیال کا ساتھی ہو گیا ہے اور اُس میں اُس وقت سے دل و جان سے پڑھا

جا رہا ہوں۔

دیوان حضرت علی احمد صابر کلہری رحمۃ اللہ علیہ 383

بکنج عشق در آیم زخود نہان باشم  
زدست کجروشان بسکہ دلگران شدہ ام  
ترجمہ: میں عشق کے گھر میں جب سے آیا ہوں میں اپنے آپ سے چھپ گیا مجھے  
اپنی کوئی ہوش نہیں مجھے اس بات کا بڑا افسوس ہے کہ میں اٹے چلنے والوں کی  
وجہ سے دکھی ہو کر رہ گیا ہوں۔

چو صابر از سر اخلاص تا بروز جزا  
بوصف ذات تو من سر بسر زبان شدہ ام  
ترجمہ: صابر کی مثل قیامت تک اخلاص و محبت کا پیکر ہو کر رہا اے میرے آقا و محبوب  
میں تیری ذات کی عالی ظرفی کے طفیل سراپا تیرے وصف بیان کرنے والی  
زبان ہو گیا ہوں۔

☆.....☆.....☆.....

زبس در کوئے عشق از سر دویدم  
پس از عمرے بکام دل رسیدم  
ترجمہ: اے میرے مہربان میں تیرے عشق کی گلی میں بے تحاشا دوڑ پڑا۔ اس طرح  
میں ایک طویل مدت کے بعد مقصد کو پاسکا۔

شدم آرایش گلزار رضوانا  
چو اسم خویشان از تو شنیدم  
ترجمہ: اے میرے مہربان جب میں نے تیری زبان مبارک سے اپنا نام سنا تو میں  
آراستہ جنت کی فضا کی مثل خوش ہو گیا۔

دیوان حضرت علی احمد صابر کلہری رحمۃ اللہ علیہ 384

باشیا چون نظر کردم نہانی  
بجز زبور جمال خود ندیدم  
ترجمہ: جب میں نے پوشیدہ چیزوں کی طرف نگاہ کی تو میں تیرے نور و جمال کی دید  
سے دنگ رہ گیا مجھے تیرے جمال و انوار کے سوا کچھ نظر نہ آیا۔

ز درد ہجر تو ہرگز نہ نالم  
ز دل از بے خودی آہے کشیدم  
ترجمہ: اے میرے مہربان میں تیرے ہجر و جدائی کے درد سے نہیں شور مچاتا بلکہ میں  
آپے سے باہر ہو کر دل سے سرد آپیں کھینچتا ہوں۔

ز سوداے رخت پیرا ہن صبر  
دریدم من دریدم من دریدم  
ترجمہ: میں نے تیری دید اور رخ انور کی زیارت کے سودا میں صبر کا لبادہ پھاڑ ڈالا۔  
پھاڑ ڈالا پھاڑ ڈالا میں بے صبر ہو گیا۔

ز لطف سر خود در ہر دو عالم  
سعیدم من سعیدم من سعیدم  
ترجمہ: اے میرے مہربان مجھے دونوں جہاں میں اپنا راز معلوم ہو گیا پس میں بڑا خوش  
نصیب ہوں بڑا خوش نصیب کیونکہ حدیث مبارکہ ہے ﴿من عارف... ربہ﴾  
ترجمہ: جس نے اپنے نفس کو پہچانا اس نے اپنے رب کو پہچانا ﴿پس میں بڑا  
خوش نصیب ہو گیا۔



ز فکِرِ ناکسانِ زشت کردار

بعیدم من بعیدم من بعیدم

ترجمہ: میں بُرے کردار اور ناکس لوگوں کی فکر سے تیرے فضل سے بہت ہی بعید ہو گیا ہوں بہت بعید بہت دور۔

نمیرم تا ابد ہرگز نمیرم

کہ زخمِ خنجرِ چشمت کشیدم

ترجمہ: اے میرے مہربان تو نے اپنی شفقت بھری نگاہ میرے حال پر فرمائی تیری نظر کے خنجر سے میں نہیں مرا ہوں میں ہرگز نہیں مرا ہرگز نہیں مرا تا ابد ہرگز نہ مروں گا۔

ید اللہ فوق ایدیہم چو فرمود

مریدم من ز دست حق مریدم

ترجمہ: جب اُس ذات نے فرمایا کہ میرا ہاتھ اُس کے ہاتھ پر ہے یہ بیعت کی گئی میں اُس اقرار کے وقت سے اُن کی ذاتِ اقدس کا مرید اور مَرِّید صادق و غلام ہوں۔

گریزدان بود از من دشمن دین

ز اسبِ بادِ پناہِ برلے رسیدم

ترجمہ: میرے دین کا دشمن مجھ سے بھاگ گیا جب میں نے ہوا کے گھوڑے پر اپنا پاؤں رکھا میں کامیاب ہو گیا۔

ز الطافِ خواوندِ دو عالم

بہ تیغِ دل من اور اسنہ رسیدم

ترجمہ: میں نے اللہ تعالیٰ کی خصوصی رحمت سے اُسے دل کی تلوار کے ساتھ قتل کر دیا

میں اس کے حال پر قابو پا گیا یہ میرے اللہ کا میرے حال پر احسان ہے جو مقصد میں کامران رہا۔

زیاران از غم غربت بصد ذوق

بجان و دل غم عشقت خریدم

ترجمہ: میں نے غربت کے غم سے اور ہزار بار خوشی سے اور دل و جان غم کر کے اُس کے عشق کا سودا کیا اور یہ سودا سلف خرید کر لیا جس کیلئے میری جان اور میرے دل نے ہر غم کر کے یہ عشق کا سودا خریدا۔

ہمین گوید شب تا صبح صابر

فرید الدین رابع فریدم

ترجمہ: صابر رات سے صبح تک یہی لاپتار رہتا ہے کہ میں فرید الدین رحمۃ اللہ علیہ کا ایک غلام ہوں اور بے مثل غلام فرید رحمۃ اللہ علیہ بے مثل۔

☆.....☆.....☆.....

جز بـر رخ تو نظر ندارم

جز بـر در تو گھر ندارم

ترجمہ: اے میرے مہربان میں سوائے تیرے چہرہ انور کے کسی اور پر نگاہ نہیں کرتا اور میں بغیر آپ کے در کے کسی اور دروازے پر نہیں گیا۔

دیوان حضرت علی احمد صابر کلہری رحمۃ اللہ علیہ 387

از من تو پرس حال دہا

من از دل خود خبر ندارم

ترجمہ: اے میرے مہربان مجھ سے تو کسی اور دل کا حال معلوم نہ کر کیونکہ میں خود اپنے دل کی بھی خبر نہیں رکھتا۔

ای ہجر برو تو از بر من

در بر جز از شر ندارم

ترجمہ: اے جدائی تو مرے حال سے گزر جا اور ہٹ جا کیونکہ یہاں تو سوائے انگاروں کے اور کچھ نہیں ہے۔

در تباب جلال مہر رویت

خفاش صفت بسر ندارم

ترجمہ: اے میرے مہربان تیرے چاند کی مثل چہرے کے جلال اور رعب سے خوف آتا ہے اور میں تو چمگاؤڑ صفت بندے کے دیکھنے کی طاقت نہیں رکھتا ہوں۔

دل از تو چگونہ باز وارم

متلاش بجهان دگر ندارم

ترجمہ: اے میرے مہربان میں تیرے چہرہ انور سے اپنا دل کیسے ہٹا لوں جب کہ مجھے تو جہاں میں کسی اور سے کوئی تعلق و مطلب تک نہیں ہے۔



سرمایہ ہر دو کون ہستی

جز شیوہ این ہنر ندارم

ترجمہ: ان دونوں جہاں کے سرمایہ و مال میں کوئی اور ہنر نہیں آتا ہے کہ کہیں اور کا رخ کر لوں۔

سوئے در تو بصد لطف است

جز بوئے تو را ہر ندارم

ترجمہ: اے مہربان میں تو تیرے در کی طرف نہایت خوشی اور لطف سے آتا ہوں مجھے تیری خوشبو کے سوا اور کسی خوشبو کی سمجھ اور رہنمائی تک نہیں ہے۔

وصل تو گئے گھے فصایم

در دل ز غمت اثر ندارم

ترجمہ: اے مہربان تیرا وصل تو گا ہے گا ہے نصیب ہو جاتا ہے لیکن میرے دل میں اس کا غم رہتا ہے لیکن اس کا اثر میں قبول نہیں کرتا ہوں۔

از دولت عشق صابر از کس

در ہر دو جہان اثر ندارم

ترجمہ: صابر کہتے ہیں کہ دنیا میں وہ کون فرو ہے جسے عشق کی دولت کا اثر نہیں ہے۔ میں تو فرو فرید ہوں جسے دولت عشق کے سوا چارہ نہیں۔



دستگیر من هست رب کریم

زانکہ ورد من ست اسم کریم

ترجمہ: اے میرے دوست اللہ کریم ہی وہ ذات ہے جو میری مدد فرماتی ہے اور اسی اسم کریم سے ہی میرا درد دور ہوتا ہے بس یہ میرے درد کا مداوا ہے۔

شد فراموش ذوق ہشت بہشت

تسار سیدہ زلف دوست نسیم

ترجمہ: اے مہربان مجھے تو آٹھوں جنت میں جانے کی خواہش اور ذوق نہیں رہا ہے جب سے میں نے اپنے محبوب کی زلف کی ہوا کھائی ہے یہ خواہش محو اور کالعدم ہو کر رہ گئی ہے۔

من بخویشم ز صور اسرافیل

گشتہ ام برورت بصدور مقیم

ترجمہ: میں صورِ اسرافیل کی آواز سے ہوش میں آ گیا ہوں یہی وجہ ہے کہ میں نے تیرے گھر کے بڑے دروازہ کی دربانی اختیار کر لی ہے۔

از من اسرار او بیاموزی

از ازل واقفم ز سر قدیم

ترجمہ: اے میرے مہربان تو مجھ سے اس کے بھیدوں کا علم سیکھ لے کیونکہ میں تو روزِ ازل سے ہی اس قدیم بھید سے آشنا ہوں۔

دیوان حضرت علی احمد صابر کلیری **390**

چون بیسایم شفائے ہر دردے

یافتیم درد از کریم رحیم

ترجمہ: جب میں ہر قسم کے درد کی شفا اور علاج معلوم کر چکا ہوں تو یاد رکھ کہ میں نے یہ سب درد کی دوا اور شفا کریم اور رحیم رب سے پائی ہے۔

بر درت میکنم ز ذوق نثار

از صدف ہلے دیدہ دریتیم

ترجمہ: اے مہربان میں تیرے در پر ہر چیز ذوق اور شوق سے قربان کرتا ہوں کیونکہ تیری چشم کے چمکتے موتی در حقیقت نہ ملنے والے موتی ہیں۔

بشنواز من بگوش صدق و یقین

رہ نیسابد بیزم عشق لئیم

ترجمہ: اے مہربان تو بڑے صدق اور یقین و ایمان سے میری بات سن لے کہ گھٹیا انسان کبھی عشق کی محفل کی راہ پر نہیں لگ سکتا ہے۔

انچہ در سر جان و دل داری

می نگر دد نہان ذات حلیم

ترجمہ: اے بندے یاد رکھ جو کچھ بھی جان اور دل کا راز تو اپنے اندر رکھتا ہے وہ راز ذات رب العالمین سے کبھی پوشیدہ و چھپے نہیں رہ سکتے ہیں۔



دیوان حضرت علی احمد صابر کلہری رحمۃ اللہ علیہ 391

عشق گوید ز سرِ غیب خبر

گوش کن صابر از رہ تعظیم

ترجمہ: اے دوست یاد رکھ کہ جو بھی تو غیب کا راز رکھتا ہے عشق وہ بیان کر دیتا ہے اے صابر یہ حکمت کی بات نہایت احترام و قدر سے سن لے اور اس کو گرہ دے لے۔

.....☆.....☆.....☆.....

ز درد عشق تو در دل فغان نمی یابم

ز کاروانِ محبت شیان نمی تابم

ترجمہ: اے میرے مہربان تیرے عشق کا درد میرے دل میں ہے میں اُس پر شور اور واویلا نہیں کرتا اور ان کی محبت کے کاروان و قافلہ سے میں نہیں مل سکتا۔

ازان بکنج فراق تو ساختم از ذوق

کہ گنج وصل تو من جاناو دان نمی تابم

ترجمہ: میں نے بڑے شوق و ذوق سے تیرے فراق و جدائی پر ایک گوشہ تلاش کر لیا ہے کیونکہ تیرے وصل کا خزانہ جو ہمیشہ کی چیز ہے مجھے تلاش کرنے سے بھی نہیں مل رہی ہے۔

بیادِ سرد نہ ادم سرِ نیاز کہ من

خیال قد تو در دل عیاں نمی یابم

ترجمہ: میں نے تیرے سر کے سامنے اپنا سر نیاز رکھ دیا ہے کیونکہ تیرے دل کی مخالفت میرے دل پر ظاہر ہے جو مجھے معلوم نہیں ہو رہی ہے۔

دیوان حضرت علی احمد صابر کلہری **392**

چگونہ وصفِ کمال تو میتوانم کرد

زبھر وصفِ تو در خود زبان نمی تابم

ترجمہ: اے میرے مہربان میں آپ کے کمالات کی کیسے تو صیف کر سکتا ہوں میں کیا بیان کروں میرے جسم میں زبان تیری صفات بیان کرنے کیلئے نہیں کھل سکتی ہے۔

بزن تو تیر مترس از شکستن پیکان!!

کہ من بستی خود استخوان نمی تابم

ترجمہ: اے میرے مہربان تو تیر چلانے سے مت ڈر اور نہ اس خیال سے ڈر کہ تیری کمان ٹوٹ جائے گی میں تجھے بتاؤں کہ میں اپنی ہڈیوں کے جوڑنے کی طاقت و تاب نہیں رکھتا۔

بکوئے عشق تو ذوقیکہ یافتم تا حشر

بآن خدا کہ زیباغ جنان نمی یابم

ترجمہ: اے دوست! تیرے عشق کی گلی میں جب سے مجھے وقت ملا ہے جاؤں گا اور تا قیامت جاؤں گا۔ اس لئے خدا را سن کہ مجھے جنوں کے باغ کی راہ نہیں ملی ہے۔

ز جام وصل گھے غمزہ لے صابر شو

کہ جز غم تو بخود مہربان نمی تابم

ترجمہ: اے صابر تو محبوب کے وصل کیلئے غمگین و حیران کبھی کبھار ہو جایا کر کیونکہ تیرا غم جو بذاتِ میرے حال پر ہے کبھی بھی میرے حال پر مہربانی نہیں کرتا ہے۔



دیوان حضرت علی احمد صابر کلہری رحمۃ اللہ علیہ 393

گر دولتِ وصل تو مذارم

بسادرد و غم تو ہم کنارم

ترجمہ: اے مہربان اگر مجھے آپ کے وصل کی دولت و نعمت نہیں ملتی لیکن میں تیرے فراق کے درد میں مبتلا ہوں مجھے تیری جدائی اور دوری کا ہر وقت غم رہتا ہے۔

از من تو پرسِ حالت دل

واللہ ازان خبر ندارم

ترجمہ: اے میرے مہربان تو مجھ سے میرے دل کی حالت نہ معلوم کر اللہ بہتر جانتا ہے مجھے تو اپنی بھی کوئی خبر نہیں۔

از روزِ ازل چو بلبَلِ مست

در ذوقِ جمّالِ گلزارم

ترجمہ: میں پہلے ہی دن سے بلبَل کی طرح تیری یاد سے مست ہوں اے میرے پیارے پھول کی مثل شکل و حال والے میں تیرے دیدار کے شوق و ذوق میں مست زندگی گزار رہا ہوں۔

من از سرِ صدقِ تادمِ حشر

در کوئے غم تو خاکسارم

ترجمہ: میں قیامت تک تیرے لئے صدق و صاف دل اور مخلص ہوں میں ہمیشہ سے تیری جدائی کے غم میں گلی گلی میں خاک چھان رہا ہوں۔



خـم خـم تـو بـر ز در گـلـویم

از مستی عشق هوشیارم

ترجمہ: اے میرے مہربان میرے منہ میں قطرہ قطرہ شراب ڈالتا رہ میں تیری اس

مہربانی سے تیرے عشق کی مستی میں باخبر و ہوش مند ہوں۔

سـتـو ز دوزخ از آتـش مـن

گـم ز آہ ز دل او بـر آرم

ترجمہ: میرے سینہ سے جو سانس نکلتی ہے وہ مثل آگ کے گرم ہے وہ دوزخ کے

جلادینے والے شعلوں کی مثل ہے اگر وہ اپنے دل سے آہ نکالیں تو خدا

جانے کیسی ہو۔

از دید بجائے آب صابـر

از آتـش عشق غـم بـبارم

ترجمہ: صابر اپنی آنکھوں سے پانی کے آنسو بہانے کی بجائے آگ کے شعلے اُگلتا

ہے اور یہ آگ بلاشبہ محبوب کے عشق کے غم اور جدائی کی وجہ سے ہے۔

☆☆☆☆

میردم در کوئے جانان میردم

سایہ سان پیچان و پیچان میردم

ترجمہ: اے میرے مہربان میں اپنے محبوب کی گلی میں جاتا ہوں میں گلی میں سایہ کی

مثل پھرتا ہوں اور بے چین پھرتا رہتا ہوں۔

395 دیوان حضرت علی احمد صابر کلہری رحمۃ اللہ علیہ

از غمت دارم خجالت ہا بسے

زان سبب سر در گریبان میردم

ترجمہ: اے مہربان مجھے اکثر تیرے غم میں شرمندگی ہوتی ہے یہی وجہ ہے کہ میں اپنا سر بہت نیچے کر کے چلتا ہوں۔

آنچہ میباید ندارد زاد راہ

بے سرو سامان و حیران ببرددم

ترجمہ: وہ سامان اور سفر کا سامان جو ضروری ہوتا ہے وہ میرے پاس نہیں ہے پس میں اس بے سرو سامانی میں اور حیرانی کے عالم میں چلا جاتا ہوں۔

بہار زاران لشکر درد و الم

بردرد سلطان خوبان میردم

ترجمہ: میں ہزار قسم کے دکھ اور درد کا لشکر لے کر اپنے حسن و جمال والے شاہ کی جناب میں جاتا ہوں۔

از کمال غیرت سر نہاں

یوسف مصرم بزدان میردم

ترجمہ: میں ہر چھپائے نہایت عزت و شرمساری کے ساتھ جاتا ہوں اور میری حالت حضرت یوسف علیہ السلام کی مثل ہے جو نہایت شرمساری کے عالم میں مصر کے قید خانہ میں گئے تھے۔

بہر جان بازی بکوئے دلستان

بہار زاراں ذوق خندان میبرد

ترجمہ: میں بہت بڑی ہمت و دلیری کے ساتھ دل لینے والے لوگوں کی گلی میں جاتا ہوں میں وہاں جانے کے لئے بڑے ذوق شوق سے خنداں پیشانی اور ہنستے چہرہ سے ادھر جاتا ہوں۔

من ز سودائے رخت زیبانگار

سوئے او حیران و گروان میبرد

ترجمہ: اے میرے مہربان محبوب مجھے تیرے حسین چہرہ کے دیکھنے کا سوا ہے بلاشبہ تو حسین ہے میں اپنے محبوب کی دید کی خاطر ہر جگہ حیران و پریشان پھرتا رہتا ہوں۔

بر سر کوئے توای صابر بذوق

ہر سحر گریان و نالان میبرد

ترجمہ: صابر بڑے شوق و ذوق سے محبوب کی گلی میں چکر لگاتا ہے اور وہ وہاں پر صبح سویرے روتا جاتا اور واویلا کرتا جاتا ہے۔ وہ تیرے فراق میں ایسے حال میں ہو کر رہتا اور پھرتا ہے۔

☆.....☆.....☆.....



دیوان حضرت علی احمد صابر کلہری رحمۃ اللہ علیہ 397

مَن از نورِ آہی مہرِ دنیَم

ز نورِ خاصِ حقِ ماہِ زمیَنم

ترجمہ: اے دوست میں اللہ کے نور سے دینِ حق کا سورج ہوں اور خاصِ حق کے نور سے اس زمین پر چاند کی مثل ہوں۔

نباشد در دو عامِ ہمقرنیَم

امامِ ہادیِ اہلِ یقینم

ترجمہ: اے مہربان دونوں جہان میں میری مثل کوئی قرینہ والا نہیں ہوگا میں بلاشبہ اہلِ یقین کا ہدایت دینے والا امام ہوں۔

بکنجِ دردِ گوِ خلوتِ گزنیَم

ببزمِ قدسیانِ بالا نشینم

ترجمہ: اگرچہ اپنے دکھوں کی وجہ سے خلوت نشین ہو گیا لیکن پھر بھی میں عالم بالا میں رہنے والے فرشتوں کا ہم نشین اور ہم محفل ہوں۔

گہے دردم گہے آہِ حزیَنم

گہے نیشم گہے چون انگینم

ترجمہ: اے میرے دوست میری حالت یہ ہے کہ کبھی تو میں درد سے دکھی ہوتا ہوں کبھی میں آہیں بھرتا دکھ کا مارا ہوتا ہوں کبھی میں سخت ڈنگ کی مثل دکھ دینے والا اور کبھی شہد کی مثل بیٹھا ہو جاتا ہوں۔

گہے خاکم گہے عرش برنیم

گہے خاتم گہے نقش نگینم

ترجمہ: کبھی تو میں زمین پر عام بندوں کی طرح کبھی میری حالت عرش بریں پر  
بسے والوں کی ہوتی ہے اور کبھی محبوب لوگوں کی انگوٹھی کی مثل پیارا اور کبھی  
میں انگوٹھی کے بے مثل نگینے کی طرح ہوتا ہوں۔

گہے گلبرگ گاہے یاسمینم

بچشم و جان حاسد خارکنم

ترجمہ: میں کبھی تو باغ و گلستان اور کبھی چنبیلی کی مثل دل کو پیارا لگنے والا ہوتا ہوں جس  
سے میرے حاسد کی آنکھ اور جان کو کانٹے کی مثل چمھنے والا ہوتا جاتا ہوں۔

گہے سنگ ستم گہے آبگینم

ببزم جان مگر بس نازنینم

ترجمہ: اے مہربان دوست میں کبھی تو مثل سخت پتھر کے ہوتا ہوں اور کبھی پانی کے  
بلبلہ کی طرح میں جان کی محفل اور جان ہوتا ہوں لیکن اکثر میں نہایت  
محبوب لوگوں کی مثل ناز کرنے والا بن جاتا ہوں۔

گہے دست گہے در آستینم

ترا بارتارک افلاک بینم

ترجمہ: میرے مہربان میں کبھی تیرے ہاتھ کی طرح نازک اور کبھی تیری آستین میں  
چھپانا یاب جو ہر اور میں تو تجھے آسمانوں سے اتر اہواپاتا ہوں۔

دیوان حضرت علی احمد صابر کلیری رحمۃ اللہ علیہ 399

مرا دریا ب صابتر از جبینم  
ز خدام سراج العارفینم  
ترجمہ: صابر تو مجھے اپنی جبین سے اُترا ہوا موتی پائے گا اور میں تو عارف لوگوں کے  
سورج کا ایک ادنیٰ غلام ہوں۔

.....☆.....☆.....☆.....

خداوند! بجز تو کس مذارم  
زلطفِ خاص تو امید دارم  
ترجمہ: اے میرے اللہ میں تیرے سوا کسی سے مدد اور شفقت نہیں حاصل کر سکتا اور  
میں تو تیری خاص مہربانی و کرم کا امید دار ہوں۔

بجز لا تقنطو من رحمة اللہ  
بروزِ حشر می ناید بکارم  
ترجمہ: اے میرے اللہ و مولا بروز قیامت سوائے اس تیرے خصوصی انعام کے کوئی  
مدد نہ ہوگی کہ ”بندے میری رحمت سے مایوس نہ ہو“۔

بایں روچوں تو انم رفت در حشر  
من از عصیان خود بس شرمسارم  
ترجمہ: اے میرے اللہ میں تو صرف اس صورت میں قیامت کے روز چل سکتا ہوں  
کہ تو مجھے معاف کر دے ورنہ میں تو اپنے گناہوں کی وجہ سے بے حد شرمسار  
اور بُرے حال میں ہوں۔



دیوان حضرت علی احمد صابر کلہری رحمۃ اللہ علیہ 400

چہ میپرسی ز احوال من زار

زدستِ نفسِ کافر کیش زارم

ترجمہ: اے دوست تو میرے بُرے حال اور نامہ اعمال کے بارے میں کیا پوچھتا

ہے میں تو اپنے سیاہ اعمال والے نفس کے ہاتھوں لاچار و بد حال ہوں۔

زہجر روئے تو از آتشِ غم

زدستِ نفسِ کافر

ترجمہ: مجھے تو تیرے ہجر کے غم نے مار ڈالا ہے مجھے تیرے عشق کی آگ لگی ہے میں

آگ کی چنگاری کی مثل ہوں آگ کی چنگاری آگ کا شعلہ ہو گیا ہوں۔

خیال رہے تو تار دل افتاد

بہارم من بہارم من بہارم

ترجمہ: اے محبوب جب سے میرے دل میں تیری دید کا خیال اُبھرا ہے میں بے حد

خوش ہوں میرے دل میں بہار آگئی بہار آگئی بہار۔

چو تو صابر ندازم در دو عالم

کہ من باتو ہمیشہ یار غارم

ترجمہ: صابر رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ میرے محبوب میرے لئے ان دونوں جہانوں

میں تیری مثل کوئی نہیں ہے میں ہمیشہ تیرے پاس ہوں تیرے پاس جیسے یارِ

غار۔ گویا کہ تم میرے پاس ہوتے ہو گویا جب کوئی دوسرا نہیں ہوتا۔

☆.....☆.....☆.....

دیوان حضرت علی احمد صابر کلہری رحمۃ اللہ علیہ 401

عاشق روئے یسار خویشتم

مست در بوئے یار خویشتم

ترجمہ: اے مہربان میں اپنے پیارے دوست کے چہرہ کی دید کرنے کو پسند کرتا ہوں اور میں اپنے دوست کے منہ کی خوشبو کو محسوس کرتا ہوں۔

از ازل تا ابد زروئے یقین

ساکن کوئے یار خویشتم

ترجمہ: میں شروع سے آخر تک اور از روئے یقین اپنے محبوب کی گلی میں ڈیرا ڈالنے والا ہوں۔

چون نہ رقص بذوق ازین شادے

محرم کوئے یار خویشتم

ترجمہ: میں اپنے دوست کی گلی کا خوب واقف و آشنا ہوں لیکن پھر بھی شوق سے وہاں پر رقص نہیں کرتا۔

روز محشر مرا چہ غم از مہر

زیر گیسوئے یار خویشتم

ترجمہ: مجھے قیامت کے روز سورج کی گرمی کا کیا فکر ہے میں تو اپنے دوست کی زلف کے زیر سایہ ہوں وہاں مجھے سورج کی گرمی تکلیف اور دکھ نہ دے گی۔

می نہ پرسد خدا بروز جزا

زانکہ ہندوئے یار خویشتم

ترجمہ: میرا اللہ مجھے قیامت کے روز نہ پوچھے گا کیونکہ میں اپنے یار کے تل کی پناہ رکھتا ہوں۔

نکنم روئی سوئی ہشت بہشت

مائیل ابروئے یار خویشتم

ترجمہ: میں آٹھوں جنت کی طرف جانے کا نہ قصد کرتا ہوں کیونکہ میں نے اپنے دوست کے ابرو کی طرف رغبت و توجہ رکھی ہوئی ہے۔

شکر الہ کہ ساہزار نیاز

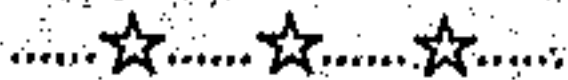
حسن نیکوئے یار خویشتم

ترجمہ: میں اللہ تعالیٰ کا ہزار عجز و نیاز سے شکر ادا کرتا ہوں کیونکہ میرے حال پر میرے دوست کی شفقت اور حسن معاملہ ہے۔

نیست صابر مرا غم جہراں

زانکہ سازوئے یار خویشتم

جمہ: صابر رحمۃ اللہ علیہ کہتا ہے کہ مجھے جدائی کا کوئی غم اور دکھ نہیں ہے اور یہ اس لئے ہے کہ میں نے اپنے مہربان کا بازو اور سہارا اختیار کر رکھا ہے۔





دیوان حضرت علی احمد صابر کلہری رحمۃ اللہ علیہ 403

بیاد روئے تو چوں گل شگفتم

ازین شادی بکس حرفے نگفتم

ترجمہ: اے میرے مہربان میں تیرے حسین و جمیل چہرے کی یاد کی بنا پر کھلے ہوئے پھول کی مثل خوش و خرم ہوں میں اس وجہ سے بے حد خوش ہوں اور یہ کسی سے بیان نہیں کرتا۔

ز چشم از ہجر تو در رشتہ دل

ز شب تا صبح مروارید سُفتم

ترجمہ: اے میرے مہربان میں دل کی تسبیح میں تیری جدائی کی وجہ سے رات سے صبح تک قیمتی موتی پڑے جاتا ہوں۔

ز چشم ناکسانِ زشت کردار

غم عشق ترا در دل نہفتم

ترجمہ: بُرے لوگوں کی بُری آنکھ سے میں تیرے عشق کو اپنے دل میں چھپائے رہتا ہوں۔

بیادِ قہرِ زیبائے توجانان

گرفتیم ناامیدی را و خفتم

ترجمہ: میں مہربان محبوب کے حسین و جمیل قد و قامت کی یاد رکھتا ہوں میں اسے اپنا بنانے سے ناامید ہوں اور ناامید ہو کر سو رہا ہوں۔

دیوان حضرت علی احمد صابر کلہری رحمۃ اللہ علیہ 404

بصد ذوق و طرب جانان چو صابر

سر کوے ترا از دیدہ رفتہ

ترجمہ: اے میرے محبوب میں نے ہزار خوشیوں اور ذوق شوق سے صابر رحمۃ اللہ علیہ

کی مثل تیرے کوچہ کے سراپدیکھا اور وہ میری آنکھوں سے او جھل ہو گئی۔

☆.....☆.....☆.....

من از ذوق وصال یار شادم

دل خود را بدست غم بدم

ترجمہ: میں اپنے محبوب دوست کے وصل کے شوق سے از خود خوش ہوا میں نے

اپنے دل کو گویا غموں کے قبضہ و قدرت میں کر دیا۔

زبان ظاہری شاید بکارم

بوصف تو زبان دل کشادم

ترجمہ: میری ظاہری زبان میرے کام نہ آتی ہے اے اللہ میں نے اس لئے اپنے

دل کی زبان کھول کر عرض کی ہے۔

بصد امید در کوئے توجانان

سر خود را بخاک غم نہادم

ترجمہ: اے میرے مہربان میں نے سو امیدوں سے تیری گلی میں اپنا سر رکھ دیا اور

میں نے وہاں غم ناک حال میں اپنا سر رکھا ہے۔

دیوان حضرت علی احمد صابر کلیری رحمۃ اللہ علیہ 405

مگر روزے فتد بر من نگارا

ازاں اند زرہ تو او فتادام

ترجمہ: اے محبوب شاید مجھ پر ایک دن ایسا گزرا جس کی وجہ سے میں تیری راہ میں آپڑا۔

خبر از سر وحدت پرس از من

کہ من در علم وحدت اوستادام

ترجمہ: اے مہربان تو مجھ سے وحدت کے بھید کی خبر پوچھ کیونکہ میں نے علم وحدت کو اختیار کر رکھا ہے۔

بگیر از لطف دست من نگارا

ترحم کن کہ من بس نامرادام

ترجمہ: اے میرے مہربان محبوب میرا ہاتھ اپنی مہربانی سے تھام اور تو مجھ پر رحم کر کیونکہ میں ناکام و بے مراد ہوں۔

نہ تو بُردی ز من جانان دل و دین

بذوق خواہشت من خود بدادام

ترجمہ: اے میرے محبوب تو نے مجھ سے دل و دین نہیں لئے بلکہ میں نے خود یہ خوشی کی خاطر دی ہے۔

ندارم در رہ عشق تو جانان

مگر دردی کہ بادرے تو شادام

ترجمہ: اے محبوب میں تیرے عشق کی راہ میں اپنے پاس کچھ نہیں رکھتا مگر صرف ایک درد ہے اور وہ درد جس سے تو مجھ سے راضی ہو جائے۔



دیوان حضرت علی احمد صابر کلہری **406**

چہ میپرسی ز صابر حال مارا  
بذوق وصل سرگردان چو بادم  
ترجمہ: صابر (رحمۃ اللہ علیہ) ہمارا حال کیا پوچھتے ہو میں تو اُن کے وصل کے ذوق میں  
ایسے گھوم رہا ہوں جیسے ہوا چلتی دگھومتی ہے۔

.....☆.....☆.....☆.....

اگرچہ از غم عشق تو بیخبر ہستم  
ز بہر وصل تو چوں مہر در بدہستم  
ترجمہ: اے مہربان اگرچہ میں تیرے عشق کے غم سے بے خبر ہوں لیکن پھر بھی  
تیرے وصل کے لئے سورج کی مثل کھل تیرے رحم و کرم پر ہوں۔  
نقصاب از رخ زیبائی کو دہمے بروار  
ہزار جان دہم از ذوق گھر بشر ہستم  
ترجمہ: اے مہربان محبوب اپنے حسین چہرہ سے ایک لمحہ کیلئے ہی نقاب اٹھا دے میں  
اس کے بدلہ میں انسان ہونے کے ناطہ سے شوق سے ہزار جانیں قربان  
کرتا ہوں۔

عجب نہ باشد اگر ز آہ من فلک سوزد  
ز تابش رخ خورشید تو شر ہستم  
ترجمہ: اگر میری آہ سے آسمان جل جائے تو کوئی عجیب نہیں ہے کیونکہ تیرے منور  
اور روشن چہرہ کی گرمی سے میں شعلہ ہو کر رہ گیا ہوں۔

دیوان حضرت علی احمد صابر کلہری 407

نگاہ کن بمن خستہ ای نگار ز لطف

ترحمے بکن آخر کہ درگزر ہستم

ترجمہ: اے میرے مہربان محبوب تو پیارا اور محبت سے میرے حال پر نگاہ کر۔ تو مجھ پر رحم کھا میں تو تیری گزرگاہ میں پڑا ہوں۔

دل ست در بر من ہمچو آئینہ روشن

ازان ز جلوہ حسن تو چون قمر ہستم

ترجمہ: اے مہربان سمجھ لے کہ میرا دل مثل آئینہ کے روشن ہے یہ سب حال تیرے حسن کا مظہر ہے کہ میں چاند کی مثل چمکتا ہوں یہ ساری تیری برکتیں اور نوازشات سے ہے۔

ز سوز ہجر تو ورکنج غم ز گرمی عشق

ز برق تساب قدم آتش دگر ہستم

ترجمہ: اے مہربان میں تیرے ہجر کے غم سے غم کے گوشے میں بیٹھ گیا ہوں۔ اور یہ کہ مجھے عشق کی گرمی کھا رہی ہے میں اس آگ سے سرتاپاؤں آگ ہو کر رہ گیا ہوں۔

غلام کوئے توام ہمچو صابتر از سر ذوق

ز خاک پائے تو گر نیستم بتقریستم

ترجمہ: میں بڑی خوشی سے تیری گلی کا غلام بن گیا ہوں اگرچہ میں تیرے پاؤں کی مٹی سے نہیں ہوں مگر میں اس کے لئے ترس رہا ہوں۔



خلیفہ چہارم داماد رسول صلی اللہ علیہ وسلم

## حضرت سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ

کے اقوال پر مبنی

### اقوال حضرت علی رضی اللہ عنہ

ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے ”میں علم کا شہر ہوں اور علی رضی اللہ عنہ اس کا دروازہ ہے“  
حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی حیات طیبہ کا جائزہ لیا جائے تو ایک کامل مرد حق کی شخصیت  
عیاں ہوتی ہے اُن کا بیان زبان وانی، فصاحت اور بلاغت اپنی مثال آپ ہیں  
رُشد و ہدایت سے بھرپور حکیمانہ اور عارفانہ رُموز اپناتے ہوئے آپ رضی اللہ عنہ نے عربی  
زبان میں اُسوۂ حسنہ کا اتباع کرتے ہوئے اپنے مخصوص انداز میں جو ارشادات بیان  
فرمائے ہیں وہ یقیناً پڑھنے سے اور عمل کرنے سے تعلق رکھتے ہیں آپ رضی اللہ عنہ کا ایک  
ایک قول سچائی کیساتھ دل کی گہرائیوں میں اترنا چلا جاتا ہے۔ اس کی ماہیت اور مقام  
رُموز انداز بیان سے اہل علم ہی مستفید ہو سکتے ہیں ایسی کتاب کا ہر گھر میں ہونا ضروری  
ہے تاکہ ہم ایمان و یقین کے ساتھ اقوال عالیہ کی روشنی میں زندگی گزار سکیں۔

مرتب

سید ذیشان نظامی عفی عنہ



من آن نیم کہ ز عشق تو روے گردانم

متاع هر دو جہاں را بیہج نستانم

ترجمہ: اے میرے مہربان میں وہ نہیں ہوں جو تیرے عشق و محبت سے منہ موڑ لوں

میں اس سودے کے بدلے میں دونوں جہاں بھی ہرگز نہیں لیتا ہوں۔

درین دیار مرا نیست باکسے کارے

کہ من ز روز ازل عاشق سلیمانم

ترجمہ: اس ملک میں مجھے کسی سے کوئی سروکار اور واسطہ نہیں ہے کیونکہ میں تو پہلے ہی

دن سے اپنے شان و شوکت والے بادشاہ کا عاشق ہوں۔

چگونہ از دل من محو گردد این سودا

حکایت غم عشق ترا ہمین خوانم

ترجمہ: یہ خیال میرے دل سے کیسے اتر جائے اور مٹ جائے میں تو تیرے ہی عشق

کے غم کی کہانی ہی پڑھتا رہتا ہوں۔

تو گوشہ گیز من کز فراق میسوزی

و آتش دل کو دمن ترا نگہبانم

ترجمہ: تو مجھ سے ہٹ کر گوشہ نشین ہو جا کہ تو جدائی میں جل رہا ہے میں اپنے دل کی

آگ سے تیری نگہبانی کر رہا ہوں۔

دیوان حضرت علی احمد صابر کلہری رحمۃ اللہ علیہ 410

بیادِ رہے تو در کوئی تو بصد غم و درد  
ز شام تا بہ سحر همچو ابر گریانم  
ترجمہ: میں ہزار غم اور درد سے تیرے چہرہ کی یاد کر کے تیری گلی میں شام سے صبح  
تک بادلوں کی مثل گردش کرتا ہوں۔

اگر ز حال من آگاہ نہ زمن بشنو  
مدہ زدست کہ من بلبل زبان دانم  
ترجمہ: اے دوست اگر تو میرے حال سے آگاہ نہیں تو میری بات سن لے کہ ہاتھ  
سے نہ جانے دے اسے کیونکہ میں بلبل کی زبان کو جانتا ہوں۔

چگونہ جان نیا بدخزان بگلشنِ جان  
بیادِ روے تو من سر بسر گلستانم  
ترجمہ: باغ کیسے میری جان پا کر بارونق نہ ہوا اور اس کی خزاں ختم نہ ہو میں تیری یاد  
سے مکمل طور پر پھولوں کا باغ ہو گیا ہوں۔

حکایت شبِ حیران چہ پرسی زمن زار  
زمن مہرس تو چیزے کہ من نمی دانم  
ترجمہ: مجھ خستہ حال سے تو جدائی کی رات کی کیفیت و حالی کیا پوچھے تو مجھ سے وہ  
چیز نہ پوچھ جو میں نہیں جانتا۔



دیوان حضرت علی احمد صابر کلہری **411**

اگر بکوئے تو راہے بیابم از سر درد  
ز ویدہ خون جگر ہم چو صابر افشانم  
اگر مجھے درد کے حال میں تیری کلی کی راہ مل گئی ہے یہ تو دیکھ کہ میں اپنی  
آنکھوں سے خون جگر گراتا ہوں۔

.....☆.....☆.....☆.....

در پییش رخسار نیاز مندیم  
جز ذات تو دل بکس نہ بندیم  
ترجمہ: اے مہربان آقا ہم آپ کی ذات کے سامنے نہایت نیاز مند و تخلص ہیں ہمارا  
تیری ذات کے علاوہ کسی سے کوئی تعلق و واسطہ نہیں ہے۔

در عشق تو ہم چو ابرو برقیم  
کہ گریہ کنیم و گہ نجندیم  
ترجمہ: اے مہربان محبوب ہم تیرے عشق و محبت میں بادل و بجلی کی مثل ہو گئے ہیں  
اس حال میں کبھی تو ہم روتے ہیں کبھی ہم حرکت تک نہیں کرتے ہیں۔

یک رہ بنمنا جمال خود را  
در آرزوئی تو درد مندیم  
ترجمہ: اے مہربان محبوب مجھے اپنا جمال ایک بار دکھا دے۔ ہم تیرے دیدار کی  
امید میں درد بھری زندگی بسر کئے جا رہے ہیں۔



دیوان حضرت علی احمد صابر کلہری **412**

در بزم وصال تو بصد ذوق

از جام لب تو ہوشمندیم

ترجمہ: اے مہربان محبوب ہم سو بار ذوق و شوق سے تیری محفل میں تیرے ملنے کی خواہش

رکھتے ہیں اور ہم تیرے لبوں کے جام پینے کیلئے بڑے ہوش و عقل سے ہیں۔

از آتش عشق تو ز غیرت

بسر غیر رہ در تو بندیم

ترجمہ: اے مہربان محبوب ہم تیرے عشق و محبت کی آگ میں پڑے ہیں ہمیں غیرت و

شرم محسوس ہوتا ہے اسی لئے ہم نے غیروں پر تیرے گھر کی راہ کو بند کر دیا ہے۔

جان بازی من بین نگارا

در دل و جان خود پسندیم

ترجمہ: اے مہربان محبوب دیکھ کہ میں نے تیرے لئے اپنی جان کی بازی لگادی ہے

اور اپنے لئے اپنی جان اور دل کو درد دینے کیلئے پسند کر لیا ہے۔

صابر ز ازل بکوی جانان

ہستیم و لیک در دگر ندیدیم

ترجمہ: اے مہربان صابر رحمۃ اللہ علیہ تو روز ازل سے محبوب کی گلی میں پڑا ہے اور یہ

بات بھی ہے کہ ہم نے کسی اور پر نگاہ تک نہیں کی ہے۔

.....☆.....☆.....☆.....

دیوان حضرت علی احمد صابر کلہری 413

خداوند بسدین چشمے کہ دارم

بجائے ابر تلکے بیارم

ترجمہ: اے میرے اللہ جو میں آنکھیں رکھتا ہوں ان سے بارش سے بھرے بادل کی جگہ کب تک بارش کی طرح آنسو بہاؤں گا۔

ہمیشہ در ہوائے ابر باران

بیین بر بستر غم خوار و زارم

ترجمہ: ہمیشہ بادل برسانے والی ہواؤں کو دیکھ اس غمخوار اور دکھی کے بستر کو دیکھ جو مثل بادل برسانے والی ہواؤں کے بستر گیلا کر گیا۔

بود کانوں آتش سینہ من

ازان از دیدہ آتش بیارم

ترجمہ: اے مہربان میرا سینہ آگ کی کان تھا یہی وجہ ہے کہ میں اپنی آنکھوں سے آگ برسا رہا ہوں۔

بحق بندگی نتوان رسیدن

ازان در بندہ ایت شرمسارم

ترجمہ: اے اللہ میں تیری بندگی کے حق تک نہیں پہنچ سکتا یہی وجہ ہے کہ میں تیری پابندیوں سے شرمسار ہوں۔

دیوان حضرت علی احمد صابر کلہری **414**

چو بر مالک بود مملوک راحق

مشو غافل کزین رہ ببقرارم

ترجمہ: اے اللہ جب مالک کا مملوک پر حق ہوتا ہے تو اس لئے غافل نہ ہو بندے  
اور اس کی راہ میں بے قرار رہ۔

فیرست از لطف ابر رحمت خاص

بدہ بلاران کہ من امید وارم

ترجمہ: اے اللہ اپنی خاص رحمت سے اپنا ابر رحمت بھیج دے ہارٹس بر سادے کیونکہ  
میں تیری رحمت کا امیدوار ہوں۔

نبات از تشنگی سر بر نیلورد

زیبے آبسی ہمہ صخرائے نادرم

ترجمہ: اس دنیا میں نباتات پانی نہ ملنے کی وجہ سے آگ نہیں رہی بغیر پانی کے صحرا  
بھی آگ ہو گیا ہے۔

بدہ آب از کرم ای تازگی بخش

ز گلزار رخت من لالہ زارم

ترجمہ: اے اللہ اپنے کرم سے پانی بر سادے تاکہ ہر چیز تروتازگی حاصل کرے میں  
بھی تیری رحمت کے گلزار سے لالہ زار کی مثل تروتازہ ہو جاؤں۔



غیوان حضرت علی احمد صابر کلہری رحمۃ اللہ علیہ 415

شنو فریاد بیکس اے خطا بخش  
درہ ضائع فغان بے شمارم  
ترجمہ: اے خطاؤں کے بخشے والے مجھ بے کس کی فریاد سن لے کیونکہ میں تیرے  
حضور بے شمار بار آہ فغان کے جا رہا ہوں۔

مکن صابر سوال از بھر باراں  
کہ پیذیرد دعا پروردگارم  
ترجمہ: صابر رحمۃ اللہ علیہ تو نہ صرف بارش کے بادل کیلئے دعا کر بلکہ اللہ سے ہر دعا  
کی قبولیت کی دعا کر کیونکہ تیرا رب سب کا پالنے والا ہے۔

.....☆.....☆.....☆.....

من بسودای یار می نیازم  
بر جمال نگار می نیازم  
ترجمہ: میں اپنے محبوب کے سودا اور خیال پر بڑا فخر کرتا ہوں میں اپنے محبوب کے  
حسن و جمال پر بڑا ناز اور فخر رکھتا ہوں۔

ہمچو منصور از سر مستی  
بستان جانے دار می نیازم  
ترجمہ: میں حضرت منصور رحمۃ اللہ علیہ کی مثل مستی کے عالم میں ہوں میں اپنی سولی  
کے باغوں پر بڑا ناز اور فخر کرتا ہوں۔

دیوان حضرت علی احمد صابر کلہری **416**

دشمنِ مابخویش می لازم

بہادم ذوالفقار می لازم

ترجمہ: میں اپنے دشمن کے حال پر ناز کرتا ہوں اور میں اُس کی تیز تلواریں کے تیز وار پر ناز کرتا ہوں۔

غیر حق و باحق نمیگیرو

بدلِ خاکسار می لازم

ترجمہ: میرا مہربان غیر حق کو حق نہیں گردانتا اُس وجہ سے میں خاکسار کے دل پر ناز کرتا ہوں

تا خیال تو درکنار آمد

زان سبب درکنار می لازم

ترجمہ: اے محبوب جب سے مجھے تیرا تصور و خیال دامن گیر ہو گیا ہے اسی سبب سے میں تیرے ہمکنار ہونے پر ناز اور فخر کرتا ہوں۔

ہر کسے بر کسے نظر دارد

من بیدار می لازم

ترجمہ: اے مہربان اس دنیا میں ہر کوئی دوسرے پر نگاہ تکیہ رکھتا ہے میں بھی یہ چیز دل میں رکھتا ہوں اور میں اپنے محبوب کے در کی یاد پر ناز کرتا ہوں۔

دیوان حضرت علی احمد صابر کلہری رحمۃ اللہ علیہ 417

گوش کن گوش صابر از من زار

بلبلم بر بہار می لازم

ترجمہ: اے مہربان صابر رحمۃ اللہ علیہ کی بات پر کان رکھ اور توجہ سے اُس حالِ زار کی بات سُن لے اے دوست میں ایک بلبل کی مثل ہوں جسے بہار پر ناز ہوتا ہے میں بھی ویسا ہی ہوں۔

.....☆.....☆.....☆.....

خدایا بجز تو آگھے ندارم

بجز ذاتِ پاکت پناہے ندارم

ترجمہ: اے میرے رب تعالیٰ میں تیرے سوا کسی کو نہیں جانتا ہوں اے پاک ذات رب میں تیری پناہ کے سوا اور کوئی پناہ و مدد نہیں رکھتا ہوں۔

نیم پاک دامن ز عصیان بہ پیشیت

بجز لطفِ تو عذر خواہے ندارم

ترجمہ: اے میرے رب تعالیٰ میں تیرے حضورِ حاضر ہوں میں گناہوں سے پاک و صاف نہیں ہوں اور اے اللہ میں تیری خاص مہربانی کے سامنے کوئی عذر و بہانہ نہیں کر سکتا ہوں۔

ببین از ازل تا ابد از سر صدق

بجز تو دگر بادشاہے ندارم

ترجمہ: اے میرے اللہ میرا حال دیکھ میں نہایت صدق اور صاف دل سے عرض



دیوان حضرت علی احمد صابر کلہری رحمۃ اللہ علیہ 418

گزار ہوں کہ میں شروع سے آخر تجھے ہی مانتا ہوں اور میرے نزدیک  
تیرے سوا میرا کوئی بادشاہ و حاکم نہیں ہے۔

گناہ تو دارم بکن ہر چہ خواہی

و لیکن کسے داد خواہے ندارم

ترجمہ: اے میرے اللہ میں ضرور گنہگار ہوں تو مالک و مختار ہے جیسے چاہے کر لیکن  
ایک بات یہ ہے کہ میں سوائے تیرے کسی سے اپنے حال پر رحم و انصاف  
نہیں حاصل کر سکتا کیونکہ میرا تیرے سوا کوئی اور نہیں اور میرے حال پر  
تیرے جیسا رحیم و کریم کوئی نہیں ہے۔

بگیر از کرم دست من تابہ محشر

بجز قدرت من سپاہے ندارم

ترجمہ: اے میرے رب اپنے فضل و کرم سے تاقیامت میرا ہاتھ پکڑ اور رستہ دکھا  
کیونکہ تیری قدرت کے آگے اور کوئی میرا محافظ و نگہبان نہیں ہے۔

توئی واقف از حالت من خدایا

کہ در دہر من دستگاہے ندارم

ترجمہ: اے میرے اللہ تو ہی میری حالت و کیفیت کو جانتا ہے اس دنیا میں مجھے  
تیری ذات کے سوا کوئی پناہ گاہ کہیں نہیں ملتی ہے۔

ز درد و غمت من بجان شرمسارم

کہ در سینہ خویش آہے ندارم

ترجمہ: اے میرے اللہ میں دل میں تیرا درد اور غم رکھتا ہوں اور میری جان اپنی

دیوان حضرت علی احمد صابر کلہری رحمۃ اللہ علیہ 419

حالت کی وجہ سے تجھ سے شرمسار و شرمندہ ہے میں اپنی حالت پر آہیں بھرتا  
ہوں اور سوائے ان کے میرے سینہ میں کچھ نہیں ہے۔

تسرایم تسرایم تسرایم چو صابر

بجز نام تو زاد راہے ندارم

ترجمہ: صابر رحمۃ اللہ علیہ عرض گزار ہے کہ اے میرے اللہ میں تیرا ہوں ہم تیرے  
ہیں اور سوائے تیرے نام پاک کے آخرت کے گھر کو جانے کا کوئی سامان  
نہیں ہے تو رحم فرمادے۔

.....☆.....☆.....☆.....

من از بسادہ جام لعل تو مستم

چو مستان بہ عرش برین برنشتم

ترجمہ: اے میرے مہربان محبوب میں تیرے سُرخ ہونٹ جو لعل و گوہر کی مثل ہیں  
اُن کی دید سے شرابی کی مثل مست ہوں اور ایسا مست جو عرش بریں پر مست  
ہیں میں بھی ایسا مست پڑا ہوں۔

نشستم نشستم بکویت نشستم

ز غیرت در دیدہ بزر غیر بستم

ترجمہ: اے میرے مہربان محبوب میں تیری گلی میں ڈیرا لگا بیٹھا ہوں بیٹھا ہوں میں  
نے غیرت سے آنکھوں کا درغیروں پر سے بند کر لیا ہے صرف آنکھ تیری ہی  
دید پر لگا رکھی ہیں۔

دیوان حضرت علی احمد صابر کلہری رحمۃ اللہ علیہ 420

گہے بست گہے درگاہ بتخانہ ہستم

گہے برہمن گہے بست و بست پرستم

ترجمہ: میرے مہربان میری یہ حالت ہے کہ میں کبھی تو تیری دیدایے کرتا ہوں جیسے

کوئی بُت کی دید کرتا ہے اور کبھی میں تیرے لئے درگاہ پاک پر جا کر دُعا کرتا

ہوں کبھی بُت خانہ میں تیرے لئے بیٹھ جاتا ہوں میری حالت کبھی مثل برہمن

کے ہے کبھی بُت کی مثل ہو جاتا ہوں اور کبھی بُت پرست بن جاتا ہوں۔

ز شب تا سحر من ازین غم ہلاکم

کہ از درد عشقت تھی دست ہستم

ترجمہ: اے میرے مہربان میں رات کے آغاز سے صبح تک اسی غم میں ہلاک ہوتا

رہتا ہوں کہ میں تیرے عشق کے درد سے خالی ہاتھ پڑا ہوں۔

شدم خاک پا از دل و جان ہمہ رو

ز بد گفتن بد نهادان نہ رستم

ترجمہ: میں ہر لحاظ سے دل و جان کو اُن کے پاؤں کی خاک بنا چکا ہوں میں اپنے آپ

کو بُرا کہنے اور بد حال صورت میں رکھنے سے اپنی جان نہیں چھڑا سکتا ہوں۔

چہ گویم ز احوال خود باتو جانناں

بیاد ر گہے دامن تو بدستم

ترجمہ: اے مہربان میں تجھ سے اپنا حال کیسے بیان کروں آمیرے ہاں آ کیونکہ میں

نے خیر ادا من ہاتھ میں لیا ہوا ہے۔ تو میرے حال کا نگران ہو جا۔



دیوان حضرت علی احمد صابر کلہری رحمۃ اللہ علیہ 421

نہ امروز سر در نہادم بکویت

فدائے سرتوز روز الستم

ترجمہ: میرے مہربان میں نے نہ صرف آج تیری گلی میں اپنا سر رکھا ہے بلکہ میں تو اُس دن سے تیرا ہوں جس دن میری رُوح نے الست بر بکم کے جواب میں ہاں کہا تھا۔

تو ہرگز نہ پرسیدی از من کہ چون من

زبھر تو من از دو عالم گستم

ترجمہ: تو نے مجھ سے یہ ہرگز نہیں پوچھا کہ میں کیسا ہوں یا درکھ کہ میں تو تیرے لئے دونوں جہانوں سے یکسر لا تعلق ہو کر رہ گیا ہوں۔

چو صابر بکوے تو از روز اوّل

بہ ہجر تو مردم زبھر تو خستم

ترجمہ: اے مہربان صابر رحمۃ اللہ علیہ تو تیری گلی میں روزِ اوّل سے پڑا ہے یہ تیرے ہجرو جدائی میں مر رہا ہے اور تیرے ہی لئے یہ خستہ حال زندگی بسر کر رہا ہے۔

☆.....☆.....☆.....

بخلو تگاہ مستان چون رسیدم

در آنجا جز غم و غربت ندیدم

ترجمہ: اے مہربان دوست جب میں سرمست لوگوں کی محفلِ خاص میں گیا تو وہاں میں نے سوائے غم اور مسافری کے کچھ بھی نہ دیکھا۔

دیوان حضرت علی احمد صابر کلہری رحمۃ اللہ علیہ 422

چو پرسیدم ز ایشان کین چہ حالت

جواب شان بگوش دل شنیدم

ترجمہ: جب میں نے ان لوگوں سے یہ حالت و کیفیت پوچھی تو انہوں نے جواب میں جو کہا وہ میں نے اپنے دل کے کانوں سے سُن لیا۔

مزا گفتند میخواہی اگر تو

زخم عشقے سر جوشی دیدم

ترجمہ: انہوں نے مجھے کہا کہ اگر تو بھی یہ حال چاہتا ہے تو عشق کے زخم کھانے کیلئے بڑے جوش سے سر کی بازی لگا کر اس دوڑ میں چلا آ۔

بصدد ذوق و طرب رقصان وستان

گرفتیم از کف ایشان کشیدم

ترجمہ: میں بھی بڑے ذوق شوق اور خوشی سے رقص کرنے لگا اور اس حال میں میں نے اُن کا ہاتھ پکڑ لیا۔

گریبان قبائے ہستی خود

چومستان از سر مستی دیدم

ترجمہ: میں نے اس حالت میں اپنی ہستی کی قبا کا گریبان پکڑا اور مست لوگوں کی طرح مستی کی حالت میں اسے پھاڑ ڈالا۔

دیوان حضرت علی احمد صابر کلیری رحمۃ اللہ علیہ 423

من ازوکان بازارِ حقیقت

بجان و دل غم عشقت خریدم

ترجمہ: میں نے حقیقت کے بازار کی دکان سے بڑی خوشی سے تیرے عشق کا غم خرید کر لیا۔

شراب مستی از جامِ حقیقت

چشیدم من چشیدم من چشیدم

ترجمہ: میں نے حقیقت کے جام سے مستی کی شراب چکھ لی میں نے چکھ لی میں نے

یہ شراب چکھ لی۔

زسوائے محبت در دو عالم

من از ہستی و نیستی دار ہیدم

ترجمہ: میں نے دونوں جہاں تیری محبت میں ہارے اور اپنی ہستی کو مٹا کر رکھ دیا۔

میں نے دل سے ہستی و نیستی کا دم بھرنا ختم کر دیا ہے۔

زندانِ قفسِ صابر بصدِ ذوق

چو بلبلِ سوئے بستانِ بر پریدم

ترجمہ: صابر رحمۃ اللہ علیہ نے قید کے پنجرہ سے بڑے شوق سے اڑان لی جیسے ایک

بلبلِ باغوں کی جانب اڑ کر جاتی ہے۔





جَزَ ذَاتِ خِدا بِشَرِّ نَدَامِ

جَزَ ظِلِّ خِدا بِشَرِّ نَدَامِ

ترجمہ: اے دوست سُن لے کہ میں سوائے اللہ کی ذات کے کسی کو دوست نہیں رکھتا ہوں اور سوائے اللہ تعالیٰ کے سایہ رحمت کے سوا کوئی ساتھی نہیں رکھتا ہوں۔

وَارْمِ نَظْرَ سَے بِنِذَاتِ بِيچُوں

صَدِّ شُكْرِ جَزَ اِيْنِ هِنَرِ نَدَامِ

ترجمہ: میں اللہ تعالیٰ کی ذاتِ اقدس پر بے چون و چرا تکیہ رکھتا ہوں میں اُس ذات کا شکر ادا کرتا ہوں میرے پاس شکر کے علاوہ اور کوئی عمل نہیں ہے۔

دَرِيَابِ مَرَاكِبِ دَسْتِ

جَزَ بَرِّ كَرَمَتِ نَظَرِ نَدَامِ

ترجمہ: میں نے یہ بات اپنے من میں باندھ لی ہے کہ میری کوئی پناہ گاہ نہیں سوائے اللہ کے میں نے اُس کے کرم پر ہی نظر رکھی ہے کسی اور پر نظر نہیں ہے۔

تَا لَطْفِ تَوْشِيْدِ نِپَاہِ ذَاتِ

اَزْ بَدِّ گھَرَانِ حَذَرِ نَدَامِ

ترجمہ: اے اللہ جب سے میں نے تیری رحمت کو پناہ گاہ بنا لیا ہے تو ہی میری پشت پناہ ہے اور میں اپنے بد خواہوں سے اب کوئی ڈر نہیں رکھتا ہوں۔

مَحْضَرِ شُدِّہِ اَمِ زَهْسْتِيْ تَوْ

اَزْ هَسْتِيْ خُودِ خَبَرِ نَدَامِ

ترجمہ: اے میرے اللہ میں تیری ذات کی پہچان رکھتا ہوں مگر افسوس کہ میں اپنے

حال اور ذات سے بے خبر و ناواقف ہوں جب کہ حدیث میں آیا ہے ”جس نے اپنے نفس کو پہچانا اُس نے اپنے رب کو پہچانا“ مجھے چاہیے کہ اپنے نفس کی فکر پہلے کروں۔

از تـابـش آفتـاب رویت

در بستہ بجز شرر ندارم

ترجمہ: اے میرے مہربان محبوب تیرے آفتاب کے مثل چہرہ کی تپش کا دروازہ میرے حال پر بند ہے مجھے کوئی اس کی تپش محسوس نہیں ہوتی ہے۔

خفاش صفت چگونہ بینم

مہر رخ تو بصر ندارم

ترجمہ: میں تو مثل چکا ڈردیکھنے والا ہوں میں تیرے رُخ انور کو کیسے دیکھ سکتا ہوں کہ جب تیرا چہرہ چمکتا ہے تو میری آنکھ بند ہو جاتی ہیں میں تیرے چہرہ پر اپنی نظر ہرگز نہیں کر سکتا ہوں۔

از حال من تو ہستی آگاہ

من بر ورکس گزر ندارم

ترجمہ: اے میرے مہربان اللہ تو میری حالت و حال سے آگاہ ہے کہ میں کسی اور کے در پر نہیں جایا کرتا۔

کے دست دھد وصال صابر

در دل ز غم ش اثر ندارم

ترجمہ: صابر رحمۃ اللہ علیہ کو تیرا وصل کیسے نصیب ہو سکتا ہے کیونکہ اُس کے دل میں تیرا کوئی رنج و غم اثر نہیں کرتا وہ پھر تجھے کیسے پاسکتا ہے۔

.....☆.....☆.....☆.....

من از درد عشق تو بیدار بودم

ز شب تا سحر گاہ غم خوار بودم

ترجمہ: اے میرے مہربان میں تیرے عشق کے درد سے بیدار و واقف تھا میں ہمیشہ رات سے صبح تک تیرے فراق کے غم میں رہا۔

ز سودائے عشقت بصد رقص و مستی

ز آہ دل خود شرر بار بودم

ترجمہ: اے مہربان محبوب میں سو بار ناچنے اور مستی کی حالت میں تیرے عشق کے خیالوں میں بسا رہا اور میں اپنے دل کی آہ کے انگاروں میں پڑا ہوں۔

شدم ناگہان مست از ہستی عشق

خود از ہستی خویش بیزار بودم

ترجمہ: میں عشق کی وجہ سے اچانک مستی کی حالت میں ہو گیا میں خود بھی اپنی اس صورت حال سے بیزار تھا۔



دیوان حضرت علی احمد صابر کلہری رحمۃ اللہ علیہ 427

بدست من امروز آمد غم عشق

من از روز اول خریدم

ترجمہ: مجھے آج عشق کے غم نے آیا بلکہ میں تو پہلے ہی روز سے اس سودے کا

خریدار تھا۔

چہ شد گرو دسہ روز دورم بظاہر

بیاطن من اندر دل یار بودم

ترجمہ: میں کیا بتاؤں کہ میری زندگی کے تین ظاہری دن کیسے گزرے ہیں میں باطنی

طور پر تو اپنے محبوب کے دل میں رہ رہا تھا۔

چہ شد گریہ غفلت مرا بردہ از رہ

من از نفس بدکیش ہشیار بودم

ترجمہ: کیا ہوا جو میں غفلت کے عالم میں ہو کر گزر بسر کئے رہا لیکن بات یہ ہے کہ

بدفطرت نفس و ذہن سے ہوشیار رہا تھا۔

نہ عابد نہ زاہد نہ صادق نہ کاذب

بکار دل خویش مختار بودم

ترجمہ: میں نہ عابد عبادت گزار اور نہ ہی سچ بولنے والا اور میں جھوٹ بولنے والا تھا بلکہ

میں تو اپنے دل کا خود مختار تھا میں نے جو کیا وہ اپنی مرضی ہو کر رضائے دلی سے کیا

دیوان حضرت علی احمد صابر کلہری رحمۃ اللہ علیہ 428

گہے آئنہ گاہ حسن دگھے روے

گہے جامہ و گاہ دستار بودم

ترجمہ: اے محبوب میری یہ حالت رہی ہے کہ کبھی تو میں شیشہ بنا کبھی حسین مجسمہ اور کبھی خوبصورت تصویر ہو کر رہا کبھی میں لباس میں ستر بنا اور میں مقام عزت و افتخار ہوا۔

نہ مومن نہ کافر نہ ملحد نہ ترسا

چو صابر دین رہ سبکسار بودم

ترجمہ: میں نے اپنی روش ایسی رکھی کہ نہ تو میں مومن کی مثل ہوا اور نہ کافر نہ حال میں رہا نہ میں بے دین اور آگ کی پوجا کرنے والا ہوا میں اُس حال میں صابر رحمۃ اللہ علیہ کی مثل میانہ روی سے رہا تھا۔

☆.....☆.....☆.....

مادر طلب وصل تو از خویش جدائیم

گہے خاک گہے باد گہے آتش دمائیم

ترجمہ: اے اللہ تعالیٰ ہم تیری ذات میں ڈوبنے کو اپنے آپ سے جدا ہیں ہم کبھی مٹی میں کبھی ہوا میں کبھی آگ میں اور پانی میں مل ملتے ہیں کہ تجھ سے مل سکیں۔

گر طالب مائی بحقیقت ز سر صدق

بنگر اگر تہست نظر در ہمہ جائیم

ترجمہ: اے دوست اگر تو صدق دل سے ہمارے حال میں شفقت فرمائی کرنا چاہتا ہے تو ہمیں دیکھ ہم ہر جگہ تیری نگاہ کے سامنے فدا اور قربان ہیں۔

دیوان حضرت علی احمد صابر کلہری رحمۃ اللہ علیہ 429

مَاسِرِ خدائیم ز انوار حقیقت

در عین فنا مظهر سلطان بقائیم

ترجمہ: ہم حقیقت میں اللہ کے راز کے انوار سے ہیں ہم کلی طور پر اُس کی ذات میں فنا ہیں ہم سلطانِ عالمین کی بقا سے ہیں یعنی بندہ کو فنا نہیں وہ اللہ کی قدرت سے باقی رہتا ہے۔

داریم ہمہ جلوۂ انوار جمالش

گرود ہمہ تن نور بھر دل کہ در آئیم

ترجمہ: ہم سب اللہ تعالیٰ کے انوار کے جلوہ سے ہیں ہم مکمل طور پر نور ہو جاتے ہیں جس دل میں ہم سما جائیں۔

در عالم خاکیم اگرچہ بحقیقت

مَاسِرِ خدائیم ازین خاک ورائیم

ترجمہ: اگرچہ ہم درحقیقت خاکی دنیا سے ہیں ہم اللہ تعالیٰ کا راز ہیں اور ہم پھر اسی خاک سے بنے ہیں۔

مسابادہ کشایم بخلوت گہہ عرفان

زاهد تو بیساتا در تحقیق کشائیم

ترجمہ: ہم عرفان کی دنیا و محفل میں پہنچنے کو شراب کا جام لیتے ہیں اے پرہیزگار تو بھی آجاتا کہ ہم تجھ پر تحقیق کا دروازہ کھولیں کہ عرفان کیسے اور کہاں سے ہے۔



با ایم ہمہ مستی کہ ز سودائے تو داریم

شاہِ دو جہانیم بکوے تو گدائیم

ترجمہ: اے محبوب ہمارے اندر جو مستی ہے وہ تیرے خیال سے ہے آپ ہمارے دو

جہاں کے بادشاہ ہیں لیکن تیرے کوچہ میں ہم گداگر ہیں۔

گاہے بدر میکدہ گاہے بدر مغ

گاہے بسوے بتکدہ سالار ہدائیم

ترجمہ: کبھی ہم شراب خانہ کے دروازہ پر جاتے ہیں تو کبھی ہم مجوسی کے دروازہ پر

جاتے ہیں کبھی تو ہم مندر کی جانب جاتے ہیں تو کبھی ہم ہدایت دینے

والوں کے سردار کی مثل عمل پیرا ہیں۔

ما از سروپا چون ہمہ نوریم بہ تحقیق

صابر نتوان دید کہ خورشید بقائیم

ترجمہ: درحقیقت ہم سر سے پاؤں تک نورانی حال میں ہیں صابر آپ ہمیں اس حال

میں نہیں دیکھ سکتے جب ہم باقی رہنے والے سورج کے حال میں ہوتے ہیں۔

.....☆.....☆.....☆.....

ظہور ذاتِ حقیقی ست مظهر ذاتم

بہ بین اگر توند اری یقین بمر آتم

ترجمہ: اے میرے مہربان دوست میری ذات کا مظهر اللہ تعالیٰ کی ذاتی حقیقت کا

اظہار ہے اگر تجھے یقین نہیں آتا تو آکر دیکھ میں اس کی ذات کا مظهر ہوں۔

دیوان حضرت علی احمد صابر کلہری رحمۃ اللہ علیہ 431

اگر تو خواہی زردم رہ بملک بقا

زروشنی مصایح من بمشکاتم

ترجمہ: اے دوست اگر تو میرے درد سے ملک بقا کی راہ دیکھنا چاہتا ہے۔ تو آ اور

میری روشنی میرے روشن دان میں دیکھ ﴿﴾ یعنی میرے صاف ظرف میں

تجھے روشنی درہبری ملے گی ﴿﴾

ببینں بدیدۃ معنی ہر آنچہ میخواہی

ببش برسر سودائے نفی و اثباتم

ترجمہ: جو کچھ تو چاہتا ہے تو میرے معانی کی آنکھ سے دیکھ اور ہمیشہ نفی اور مثبت کے

فلسفہ کی سوچ فکر سے رہ۔

بیاب ہرچہ طلب میکنی نہ حضرت ما

اگر زیبخودی خود رسی بمیقاتم

ترجمہ: آ اور ہمارے حضرت سے طلب کر جو بھی تیری خواہش و طلب ہے اگر تو

چاہتا ہے کہ تو اپنی بے خودی کو سمجھ لے تو میرے مقام مقررہ یا ارشاد پر چل۔

گھے قدیم و گھے حادثم بملک وجود

گھے تجلی عشقم گھے طلسماتم

ترجمہ: کبھی میرا حال بہت قدیم ہوتا ہے اور کبھی میں حادث حال میں ہوتا ہوں کبھی

میں عشق کی تجلی و نور میں ہوتا ہوں اور کبھی میری کیفیت طلسماتی ہوتی ہے۔

زحادثاتِ جہاں فارغ ست ہستی ما

یکے نظر بکن از چشمِ دل بلمعاتم

ترجمہ: اے دوست ہمارا حال تو زمانے کے حادثات سے دور ہے یعنی ہمیں زمانے

کے حالات کی کوئی سوچ نہیں پس اسے دیکھنے کو میری چمک والی دل کی آنکھ

سے ذرا دیکھ کر مطالعہ کر اور حقیقتِ حال سے واقف ہو جا۔

شوی چو صابر عاشق فدائے جان و دلم

بملك عشق چو بینی ز حسن در جاتم

ترجمہ: میری جان اور دل کی طرح فدا ہونے والا عاشق ہو جا پھر تو عشق کی دنیا میں

جب دیکھے تو تجھے میرے حسن و جمال کے درجات نظر آئیں گے۔

☆.....☆.....☆.....

ماطلعت نور آفتابیم

از ہستی خویش در حجابیم

ترجمہ: ہم سورج کے نور کی چمک والے ہیں لیکن ہم اپنی ذات و ہستی کے ساتھ پردہ

میں ہیں۔

سلطان سریر عاشقانیم

در دیر مغان فلک جنابیم

ترجمہ: ہم وہ عاشق و چاہت والے ہیں جو اس دنیا کے تخت پر بادشاہ ہیں ہم بے

دین و مجوسی لوگوں کے عبادت خانہ کے بلند آسمان کی مثل ہیں۔



عالم روشن ز تابش ما

مانور جبین آفتابیم

ترجمہ: ایک جہان ہماری چمک دنور سے روشن ہے ہم اپنے نور سے چمک والی جبین ہیں جو سورج کی چمک دنور کی مثل روشن ہے۔

صد بار اگر مرا بسوزند

ماز آتش عشق سرتابیم

ترجمہ: اگر وہ ہمارے مہربان ہمیں سو بار بھی عشق کی آگ سے جلائیں تو بھی ہم ہرگز ہرگز عشق سے سرتابی نہ کریں گے عشق کیلئے سر جھکا دیں گے۔

در بحر محیط عشق غرقیم

گاہے موجیم و گہاے حبابیم

ترجمہ: ہم عشق کے گہرے سمندر میں غرق ہو چکے ہیں ہم کبھی تو اس سمندر میں سمندری موجوں کی مثل ہوتے ہیں اور کبھی ہم سمندر کے اس محیط پانی کے بلبلہ کی مانند۔

در عالم عشق بادشاہیم

در عالمیان سر نخواستہ ایم

ترجمہ: ہم عشق کی دنیا کے بادشاہ ہیں مگر ہمیں دنیا و جہاں کے متعلقات سے کوئی سروکار نہیں ہے۔

در کوچہ عشق گرچہ خاکیم

در عالم عشق مہر تابیم

ترجمہ: ہم اگرچہ عشق کی راہ و گلی میں خاک کی مثل ہو کر رہ گئے ہیں لیکن پھر بھی ہم عشق کی دنیا کے چمکتے سورج کی مثل روشن ہیں۔

میسر ظہور ذات عشق قیم

گر آتش و باد و کاک و آبیم

ترجمہ: ہم درحقیقت ذات عشق کے اظہار کا مقام و نشان ہیں اگرچہ ہماری ذات اور اصل میں آگ، ہوا، مٹی اور پانی ہی ہے۔ پھر بھی ہم عشق رکھتے ہیں۔

در بحر غم نو ہمچو صابر

از سرتاپا ز درد و آہسیم

ترجمہ: تیرے غم کے سمندر میں ہم مثل صابر کے ہیں جو سرتاپاؤں درد رکھتا اور آہیں بھرتا رہتا ہے۔

☆.....☆.....☆.....

خوش آن وقتی کہ باتویار بودم

تو مارا من ترا غمخوار بودم

ترجمہ: اے میرے دوست وہ وقت کتنا اچھا تھا جب میری تجھ سے دوستی تھی تو ہمارا تھا اور ہم تیرے غمخوار تھے ہم دونوں کو ایک دوسرے کا قرب حاصل تھا۔

دیوان حضرت علی احمد صابر کلہری رحمۃ اللہ علیہ 435

زبھر دیدنت رویت بکویت

زشب تا صبح دم بیدار بودم

ترجمہ: محبوب میں تیرے دیدار کیلئے تیرے چہرہ کی دید کیلئے تیری گلی میں ہوتا تھا اور میں رات شروع ہونے سے صبح سویرے تک جاگ کر وقت گزارتا تھا۔

زجام بادیہ تولعل توجانان

گھے مست و گھے ہشیار بودم

ترجمہ: اے میری جان میں تو تیرے شراب کے جام پیتا، تیرے سُرخ سرخ ہونٹ سے شاد رہتا تھا میں تیری دید سے مست ہوتا اور کبھی تیری دید سے ہوش مند حال میں ہوتا تھا۔

تو میدانی کہ در چشمت بصد وجہ

سراسر مظهر دیدار بودم

ترجمہ: اے مہربان تجھے علم ہے کہ میں تیری آنکھوں کی سینکڑوں بار زیارت کرتا تھا میں ہر لحظہ تیرا دیدار اور زیارت گاہ بنا ہوتا تھا۔

بیاد گلشن روے نگارا

جو جنت در جہان گزار بودم

ترجمہ: اے میرے مہربان میں تیرے چہرہ انور کو ہر لحظہ یاد کرتا تھا تیری دید میرے لئے ایسے تھی جیسے میں جنت کے نظاروں سے لطف اٹھا رہا ہوتا تھا۔



مَن از روز ازل از لطف یزدان

ببزم قدسیان ہم کار بودم

ترجمہ: میں اللہ تعالیٰ کی مہربانی و فضل سے پہلے دن سے ہی فرشتوں کی محفل کارکن تھا۔

ز سودائے تو اندر ہر دو عالم

ز زوے ناکسان بیزار بودم

ترجمہ: میں تو تیری دید کی خاطر دونوں جہاں میں تیرا ہی سودا اور خیال دل میں رکھتا تھا اور مجھے ناقص اور غلط لوگوں اور اُن کی روش سے حد درجہ بیزاری اور کوفت رہتی تھی۔

تو میدانی کہ من از روز اول

گہے عاشق گہے دلدار بودم

ترجمہ: اے میرے مہربان تو جانتا ہے کہ میں پہلے ہی دن سے تیرا ہوں کبھی میں

عاشق کے روپ میں اور کبھی محبوب کے روپ میں رہا ہوں۔

ترا صابر ز حال من خبر نیست

کہ من در کوئے تو بسیار بودم

ترجمہ: اے صابر تجھے میرے حال کی کوئی خبر و اطلاع نہیں میں تو کئی بار تیری گلی

میں تیری دید کیلئے گیا۔

.....☆.....☆.....☆.....

دیوان حضرت علی احمد صابر کلہری رحمۃ اللہ علیہ 437

ببازار محبت چون رسیدم

متاع درد مندی را خریدم

ترجمہ: اے میرے مہربان میں جب محبت کے بازار میں پہنچا تو میں نے وہاں سے درد کا سودا خرید کیا۔

بصد ذوق طرب در بزم مستان

گریبان خرد مندی خریدم

ترجمہ: میں مست لوگوں کی محفل میں سو بار رونق شوق اور خوشی سے گیا وہاں میں نے عقل کا دامن پھاڑ کر رکھ دیا۔

بآشیا چوں نظر افتاد یارا

بجز نور جمال خود نہ دیدم

ترجمہ: اے میرے مہربان جب میری نظر چیزوں پر پڑی تو مجھے سوائے اپنے نور و جمال کے کچھ نظر نہ پڑا۔

ببیدم جنت الماوی بصد ذوق

بکوئے دلبر خود آر میدم

ترجمہ: میں نے جنت کے اعلیٰ درجات کو بڑے ذوق و شوق سے دیکھ لیا پھر میں نے اپنے محبوب کی گلی میں آرام پایا۔

بکنج ہجر تو با صد غم و درد

ہزاران آہ از دل بـرکشیدم

ترجمہ: میں نے تیرے ہجر و جدائی میں سینکڑوں غم اور درد پائے۔ وہاں میں نے ہزاروں آپیں بھریں اور دل پر ہزاروں بار آہ کھینچی۔ مجھے تیرے ہجر میں غم درد اور آہ بھرنے کے سوا کچھ حاصل نہ ہوا۔

زدست غم گریبانِ دل صبر

چو صابر من دریدم من دریدم

ترجمہ: صابر کے دل کو غم کے ہاتھوں بڑی مشکلات آئیں اُس نے اس پر صبر کیا لیکن اُس نے اپنے دامن کو غم سے پھاڑا بار بار اُسے پھاڑا۔

☆.....☆.....☆.....

نہ مومن نہ کافر بہ من بت پرستم

بکان حقیقت یکے گوہرستم

ترجمہ: میں نہ مومن ہوں اور نہ کافر اور نہ ہی بتوں کی پوجا کرنے والا بات یہ ہے کہ میں حقیقت کی کان کا نایاب موتی ہوں۔

نہ حاکم نہ بادم نہ آبم نہ آتش

نہ زنار بندم نہ من بت پرستم

ترجمہ: میں نہ مٹی ہوں اور نہ ہوا اور نہ ہی پانی اور نہ آگ ہوں میں ہندو کی مثل گلے میں نہ ہی دھاگہ لٹکانے والا نہیں اور نہ ہی میں بتوں کی پوجا کرتا ہوں۔



دیوان حضرت علی احمد صابر کلہری رحمۃ اللہ علیہ 439

منہ دست بر سینہ من کہ سوزد  
ز تاب جلال تو چون اخگر ہستم  
ترجمہ: میرے منہ پر ہاتھ نہ رکھ کر دیکھ کہ میرا سینہ جلتا ہے بلکہ تیرے جلال کے  
دیدار سے میں آگ کی چنگاری ہو گیا ہوں۔

بہ آن زلف کافر گرفتار گشتم  
ازین کفر و اسلام یکدم برستم  
ترجمہ: میں اُس معشوق کی زلف کا گرفتار ہوں میں نے اس لئے کفر و اسلام سے  
مکمل طور پر چھٹکارا حاصل کر لیا ہے۔

زمن سر مپچان تو از بے نیازی  
کہ من ہم ترا بندہ کمتر ہستم  
ترجمہ: اے میرے محبوب بے نیازی سے تو مجھ سے سر نہ پھیر لے کیونکہ میں ایک  
نہایت معمولی قسم کا تیرا غلام ہوں۔

مکن فکر در ذات باری نیابی  
ز فکر دل هر کسے برتر ہستم  
ترجمہ: اے بندے اللہ تعالیٰ کی ذات میں فکر و سوچ نہ کر کیونکہ میں ہر کسی کے دل کی  
سوچ اور فکر سے بلند و برتر ہوں۔

دیوان حضرت علی احمد صابر کلیری رحمۃ اللہ علیہ 440

جگونسہ تواند زمن جان بردکس  
بحسن جمال تو من زیور هستم  
ترجمہ: کوئی مجھ سے اپنی جان کیسے چھڑا سکتا ہے۔ کیونکہ میں تو تیرے جمال و حسن  
کا ایک زیور ہوں۔

اگر آب حیوان دگر آب کوثر  
بمن هرچه دادی بدان صابر هستم  
ترجمہ: اگر آپ مجھے ہمیشہ کی زندگی دینے والا پانی جسے آب حیوان کہتے ہیں یا آب  
کوثر پینے کیلئے دیں پس جو بھی مجھے پلا دیں میں اس پر صبر کرنے والا ہوں۔

.....☆.....☆.....☆.....

رسیدم بر در خود کار عالم  
کہ ذات اوست فخر نسل آدم  
ترجمہ: میں ایک خود کار عالم کے پاس گیا۔ جس کی ذات واصل نسل آدم کیلئے فخر کا  
باعث ہے۔

کجا افتد نظر برخاک پایش  
کہ جائے اوست بر عرش معظم  
ترجمہ: اُس کے پاؤں کی خاک پر کہاں نظر جاسکتی ہے جس پاک ذات کا مقام عرش  
اعظم ہے۔

دیوان حضرت علی احمد صابر کلہری 441

جبین دل چو سودم بسر در او

شدم بر عالم قدسی مکرم

ترجمہ: اُس کے در پر میرے دل کے ماتھے کو فائدہ ملا۔ اس وجہ سے میں عالم بالا میں با عزت و با قدر ہو گیا۔

ترا گریک نظر افتد بر دیم

نشینم بر سر عرشت چو منعم

ترجمہ: اے خواجہ اگر تو مجھے ایک نظر بھی دیکھے تو میں تیرا غلام ہوں اس تیری شفقت سے مرا سر تیرے عرش پر بڑوں کی مثل ہے۔

من از روز ازل از دلے مستی

گرفتہ دامن عشق تو محکم

ترجمہ: میں نے مستی کے عالم میں روزِ اوّل کو ہی تیرا دامن پکڑ لیا۔ تیرے عشق کا مضبوط دامن میں نے پکڑا ہے۔

چگویم بر تو حال من عیان ست

ز راز سرّ حق هستنی تو محرم

ترجمہ: اے میرے مولا میں اپنا حال تجھے کیسے بتاؤں یہ تو تجھے معلوم ہے کیونکہ تیری ذات حق راز سے خوب آگاہ ہے۔



دیوان حضرت علی احمد صابر کلہری رحمۃ اللہ علیہ 442

اگر یکدم نشینم بر در تو

شود کار من بیجارہ دردم

ترجمہ: اگر میں فوراً ہی تیرے در پر بیٹھ جاؤں اور تکیہ کر لوں۔ تو میرا یہ کام بے جا و نامناسب ہو گا یہ درد کی راہ ہے۔

گرفتہ از کمال لطف یزدان

ظہور عشق در ذات مسالم

ترجمہ: میں نے اللہ تعالیٰ کے خصوصی فضل و کرم حاصل کئے میری ذات میں اس کا عشق ظاہر ہے۔

اگر پرسوی ز اسرار آکھی

شود جبریل در پیش تو ابکم

ترجمہ: اگر تو مجھ سے اسرار الہی معلوم کرے تو فوراً جبریل تیرے سامنے آ موجود ہو۔

چرا از حال دل پیشت نگویم

کہ ہستی با خدائے خویش ہمدم

ترجمہ: میں تیرے سامنے اپنا حال دل کیونکر بیان نہ کروں کیونکہ میری ہستی اللہ کی ذات سے ملی ہے۔

از اول بـا شـمـا بستہ ام من

کہ در ہر شے ظہور تست مدغم

ترجمہ: اے اللہ میں اول روز سے تجھ سے وابستہ ہوں کیونکہ تیرا ہر شے میں ظہور ملا ہوا ہے۔

دیوان حضرت علی احمد صابر کلہری 443

مرا چندان غم از درد و بلا نیست  
کہ من از سوز عشقت بہر دردم  
ترجمہ: مجھے درد اور تکلیف کا بالکل کوئی غم و فکر نہیں ہے کیونکہ میں تیرے عشق کے سوز  
سے ہر طرح ربط و تعلق رکھتا ہوں۔

بصد درد و بصد غربت بہ پیشیت  
خوابی دل خود و انم و دم  
ترجمہ: میں سینکڑوں درد اور مسافری کی فکر سے ترے پاس حاضر ہوں اور میں نے  
اپنی ساری کمزوری تجھ پر ظاہر کر دی ہے۔

چہ شد گراں از غم ہجرت خراہم  
بہر کس از فراق تسیت ماتم  
ترجمہ: کیا ہوا اگر میں تیرے ہجر کے غم و دکھ سے بد حال ہو گیا میں تیرے فراق  
میں ہر کسی کے پاس ماتم و غم کرتا ہوں۔

روانفاس را زان بستہ من  
کہ میسوز و دو عالم گر کشم دم  
ترجمہ: میں نے اپنے سانس اس لئے روک رکھے ہیں کہ وہ دونوں جہاں کو جلا دیں  
اگر میں سانس لوں۔

444 دیوان حضرت علی احمد صابر کلہری رحمۃ اللہ علیہ

بصدد ذوق و طرب در کنج ہجرت

دل و جان را بدست غم سپردم

ترجمہ: میں جدائی کے گوشہ میں بڑی خوشی اور ذوق سے بیٹھا ہوں میں نے اپنا دل و جان غم کے سپرد کر دیئے ہیں۔

ہمین گوید بہ پیشت صابر از عجز

بسودائے تو در کوئے تو مردم

ترجمہ: صابر نہایت عجز و انکسار سے تیرے سامنے بیان کرتا ہے کہ میں تیرے خیال میں تیرے کوچہ میں مروں۔

.....☆.....☆.....☆.....

عاشق دردِ بے دوائے خودیم

والہ جان بے نوائے خودیکم

ترجمہ: ہم عاشق ہیں ہم اس درد کی دوا ہیں جس کیلئے کوئی دوا نہیں ہم ایسی جان ہیں اور ہماری کوئی آواز نہیں۔

ہرچہ خواہم بخواہم از دل خود

زان سبب عاشق وفائے خودیم

ترجمہ: میں جو کچھ طلب کرتا ہوں اپنے دل سے طلب کرتا ہوں اسی وجہ سے ہم اپنی وفا کے عاشق ہیں۔



دیوان حضرت علی احمد صابر کلہری رحمۃ اللہ علیہ 445

رہ نہ ہودہ دلم بکوئے بلا

مونس خاص و رہنمائے خودیم

ترجمہ: میرے دل کو انہوں نے بلا کا رستہ اور گلی دکھائی وہ ہمارا خاص پیار کرنے والا اور رہنما ہے۔

شد منور جہان ز طلعتِ ما

محو در نور مہ ضیائے خودیم

ترجمہ: ایک جہان ہماری پیشانی کے نور سے روشن ہو گیا ہم اپنے چاند کی روشنی و نور میں محو ہو گئے ہیں۔

دل بـزلفِ کسے نمے بندیم

عاشق زلف مشکسائے خودیم

ترجمہ: ہم نے کسی کی زلف پر اپنا دل نہیں قربان کیا ہم اُن کی اپنی زلف کی مشک کے عاشق ہیں۔

از ازل تا ابد ز روئے یقین

عاشقِ دوت مصطفائے خودیم

ترجمہ: یہ بات یقین کر لیں کہ شروع سے آخر تک ہم اُس نہایت حسین صورت کے عاشق و چاہنے والے ہیں۔

دیوان حضرت علی احمد صابر کلہری رحمۃ اللہ علیہ 446

جز بحق ردب کس نمے اریم

بندہ خاصۃ خدائے خودیم

ترجمہ: ہم سوائے حق کے اپنا منہ کسی کی جانب نہیں کرتے۔ ہم اللہ تعالیٰ کے خاص بندوں کے غلام ہیں۔

عاشق روے کس نسیم گریم

درد مندی و مبتلائے خودیم

ترجمہ: ہم کسی چہرہ کے چاہنے والے اور گروہ نہیں ہیں اپنے درد مند ہیں اور اپنے درد میں مبتلا ہیں۔

زاہد از مامرنج و حالت ما

ہر چہ ہستیم و از برائے خودیم

ترجمہ: اے زاہد ہمارے حال کا غم نہ کھا اور نہ ہماری حالت پر رنجیدہ ہو۔ ہم جو کچھ بھی ہیں ہم اپنے لئے اور صرف اپنے لئے ہیں یہ ہمارا ذاتی حال ہے۔

در تمنائے وصل خود ہستیم

شاہ بازیم و در ہوائے خودیم

ترجمہ: ہم اپنے وصل کی پہچان کی تمنا اور خواہش رکھتے ہیں ہم مثل شہباز کے ہیں اور اپنی ہی ہواؤں اور فضاؤں میں رہنے اور اڑنے والے ہیں۔

دیوان حضرت علی احمد صابر کلہری رحمۃ اللہ علیہ 447

ہمچو صابر درین جهان خراب

گاہ شاہیم و گہ گدائے خودیم

ترجمہ: ہم اس ناپائیدار جہان میں صابر رحمۃ اللہ علیہ کی مثل ہیں ہم کبھی تو بادشاہ ہوتے ہیں اور کبھی ہم گدا کی مثل ہوتے ہیں۔

☆.....☆.....☆.....

معاشق کرشمہ جانانہ خودیم

مدهوش و مست و بیخود دیوانہ خودیم

ترجمہ: ہم اپنے مجنونانہ کرشمہ کے خود ہی عاشق ہیں ہم اپنے اس حال میں مدہوش ہیں مست ہیں اور اپنے حال کے دیوانے بھی آپ ہیں۔

زاہد مخند برغم دل ما بروز حشر

از روئے صدق رونق غمخانہ خودیم

ترجمہ: اے زاہد ہمارے دل کے غم پر مت ہنس ہم اس حال میں تا حشر رہیں گے۔ سچ اور حقیقت تو یہ ہے کہ ہم اپنے غم اور حال غم کے خود ذمہ دار ہیں۔

ما از ازل شراب محبت کشیدہ ایم

در بزم عشق ساقی و پیمانہ خودیم

ترجمہ: ہم نے روزِ اول سے محبت کی یہ شراب نوش کی ہے عشق کی اس محفل میں ہم خود ہی یہ شراب عشق پلانے والے اور شراب کا جام بھی خود ہی ہیں۔



باصد ہزار ذوق و طرب در طریق فقر

ماعاشق لباس غریبانہ خودیم

ترجمہ: اس فقر کی راہ میں ہم ہزار خوشیوں اور ذوق شوق سے پڑ گئے ہم غریبانہ لباس عاشقانہ پہنے ہیں اور یہ ظاہر کا لباس اصل ہم خود ہیں۔

در بزم تو ز لطف خداوند ذوالجلال

ہستیم آشنائے تو بیگانہ خودیم

ترجمہ: اے مہربان محبوب ہم اللہ تعالیٰ کے خاص لطف و کرم سے اس محفل میں آئے ہیں ہم تیرے واقف اور آشنا ہیں لیکن اپنے حال سے ناواقف و نا آشنا ہیں۔

ہرگز نظر بہ مسند شاہی نکرده ایم

ما از ازل بحال فقیرانہ خودیم

ترجمہ: ہم نے ہرگز بادشاہ کے تخت پر نظر تک نہیں کی ہے ہم روزِ ازل سے اپنے حال اور فقیرانہ حال اور قال سے رہ رہے ہیں۔

صابر ز حال ماتوجہ پرسی کہ در جہاں

ما پادشاہ خلوت کاشانہ خودیم

ترجمہ: صابر رحمۃ اللہ علیہ کے حال سے آپ کیا پوچھتے ہیں وہ تو اس دنیا کے بادشاہ ہیں ہم اپنے حال کے محل کے خوبادشاہ سلامت ہیں ہمیں کسی دوسرے سے کیا تعلق۔

☆.....☆.....☆.....

دیوان حضرت علی احمد صابر کلہری 449

عاشق رہے ہم چو ماہ خودیم  
درد مندیم و خاک راہ خودیم  
ترجمہ: ہم چاند کی مثل حسین چہرے والے کے عاشق ہیں ہم اُن کے درد مند ہیں  
اور ہم خود اُن کے راہ کی خاک کے برابر ہیں۔

از ازل تا ابد بعالم فقر  
مسند آرائے بارگاہ خودیم  
ترجمہ: ہم عالم فقر میں شروع سے آخر اپنی مسند و بلند مقام کو خود عزت دینے والے ہیں۔  
نتوان رو بحضرتت کردن ماہا  
زانکہ شرمندہ گناہ خودیم  
ترجمہ: ہم آپ غریب نواز بندہ نواز کی محفل میں آپ کے سامنے ہا ہا نہیں کر سکتے۔  
کیونکہ ہم خود ہی اپنے گناہ پر شرمندہ ہیں۔

در ندانیم تاچہ پیش آید  
دمبدم مست و غرہ جاہ خودیم  
ترجمہ: ہمیں یہ معلوم نہیں کہ اُن کے دل کے اندر کیا پیش آتا ہے ہم تو مسلسل مست  
حال میں ہیں اور اپنے مقام پر خود ہی غرور کر رہے ہیں۔

رازِ دل کے شود ز ملاحظہ  
محرّم راز بادشاہ خودیم  
ترجمہ: ہم سے ہمارے دل کے راز کیسے ظاہر ہوں۔ جب کہ ہم خود ہی بڑے راز  
کے جاننے والے ہیں۔

بے تجلی شمع روئے نگار

ہمچو پروانہ گرد راہِ خودیم

ترجمہ: محبوب کے چہرہ کو بغیر شمع کی روشنی کے دیکھ سکتے ہیں جیسے ایک پروانہ شمع کے گرد رہتا ہے ہم خود اپنے راہ پر گردش کرتے ہیں۔

لشکرِ ماسست درد و غربت و غم

زان سبب عاشق سپاہِ خودیم

ترجمہ: درد و تکلیف، مسافری اور غم ہمارے لشکر کے ہمارے ساتھی ہیں اسی وجہ سے ہم اپنی فوج کے خود عاشق و چاہنے والے ہیں۔

منتِ خویشتن بکس نہ نہیم

شکر اللہ کہ در پناہِ خودیم

ترجمہ: ہم کسی آدمی پر منت و بوجھ نہیں ڈالتے ہیں اللہ تعالیٰ کا شکر کہ ہم اپنی حفاظت کیلئے خود ہی پناہ ہیں۔

مانہ پوشیم حلہ ہائے بہشت

شاد و مسرور از کلاہِ خودیم

ترجمہ: ہم اپنے اوپر جنتی لباس زیب تن نہیں کرتے ہم اپنی پگڑی پر بذاتِ خود خوش و خرم ہیں۔



دیوان حضرت علی احمد صابر کلہری رحمۃ اللہ علیہ 451

دل بصورت نمیدہم از دست

عاشق گردش نگاہ خودیم

ترجمہ: میں اپنے ہاتھ سے اُن کی صورت کو جانے نہیں دیتا ہوں کیونکہ میں بذاتِ خود اپنی نگاہ کی گردش کا ذمہ دار ہوں۔

برسر دار صابر از سر ذوق

ہمچو منصور خواہ خودیم

ترجمہ: صابر رحمۃ اللہ علیہ سولی پر ذوق و شوق سے حاضر ہے اور ہم تو حضرت منصور رحمۃ اللہ علیہ کی مثل اپنی ذات کے خود ذمہ دار و خیر خواہ ہیں۔

.....☆.....☆.....☆.....

مست حیران سوء جانان میردم

عاشقم بر روی جانان میردم

ترجمہ: میں محبوب کی طرف مستی کے حال میں جاتا ہوں میں محبوب کے منور چہرہ کو چاہنے والا ہوں اور اُس کی دید کو جاتا ہوں۔

مست رقصان ہمچو باد صبحدم

بے خبر در کوئے جانان میردم

ترجمہ: میں صبح سویرے چلنے والی ہوا کی مثل رقص کرتا ہوں اور بے خبری کے عالم میں اپنے محبوب کی گلی میں جاتا ہوں۔

دیوان حضرت علی احمد صابر کلہری رحمۃ اللہ علیہ 452

ہوشیارم بین نہ ہست از روی حال

بیخودم بر روی جانان میردم

ترجمہ: تو مجھے ہوشیار حال میں دیکھتا ہے میرا یہ حال حالات کی رو سے نہیں۔ بلکہ

میں تو اپنے محبوب کی ہوا پر از خود چلا جا رہا ہوں۔

منع گردوند از حریم وصل او

جان فدائے کوئے جانان میردم

ترجمہ: انہوں نے اُن کی زیارت و ملاقات سے حرم کی مثل منع کر دیا ہے۔ اس کے

باوجود میں محبوب کی گلی پر جان قربان کرنے کیلئے جاتا ہوں۔

ہیچ غم نبود مرا از روز حشر

در خم ابروے جانان میردم

ترجمہ: مجھے تا قیامت کوئی غم اور فکر نہ ہوگا کیونکہ میں محبوب کے ابرو کے بیچ و خم

کیلئے جاتا ہوں۔

خال ہندے تو بروم دین زدست

زان پسے ہندوئے جانان میردم

ترجمہ: میں تیرے سیاہ تل کی دید کو جاتا ہوں اور اس سے مرادین مرے ہاتھ سے

جاتا ہے۔ میں اپنے محبوب کے سیاہ تل کی دید کو جاتا ہوں۔

دیوان حضرت علی احمد صابر کلہری رحمۃ اللہ علیہ 453

گر بصد تیغم بر انداز نزدیش  
صابر یہ پہلو جانان میردم  
ترجمہ: اگر اُن کے پاس سوتلواریں بھی رکھ دیں تو بھی صابر رحمۃ اللہ علیہ محبوب کے  
پہلو میں جانے سے گریز پانہ ہوگا۔

.....☆.....☆.....☆.....

پنائے دل خود بسویت دویدم  
رسیدم رسیدم رسیدم رسیدم  
ترجمہ: اے میرے مہربان میں تیری جانب اپنے دل کے پاؤں کے ذریعہ دوڑ کر  
گیا اور میں منزل پر پہنچا میں منزل پر پہنچ گیا پہنچ گیا۔

زجام لبث بسادہ مستی افزا  
کشیدم کشیدم کشیدم کشیدم  
ترجمہ: اے میرے محبوب میں نے تیرے لبوں کے جام سے مستی بڑھانے والی  
شراب پی لی شراب پی لی شراب نوش کی۔

من از کفر و اسلام از دولت عشق  
رہیدم رہیدم رہیدم رہیدم  
ترجمہ: میرے مہربان میں نے کفر کو چھوڑا اسلام سے ہٹ گیا دولت عشق سے رہائی  
پائی میں نے بھی کچھ چھوڑ دیا چھوڑ دیا سب سے علیحدہ ہوا۔



دیوان حضرت علی احمد صابر کلہری **454**

بـعـشـق تـو از روز اوّل چـو مـسـتـان

مـریدم مـریدم مـریدم مـریدم

ترجمہ: اے میرے محبوب میں نے روز اول سے ہی مست لوگوں کی مثل تیرے عشق کی مریدی اختیار کی میں تیرا بن گیا میں نے تیری غلامی اختیار کی۔

بـمـردم ز قـیـر غـمـت تـا بـمـحـشـر

شہیدم شہیدم شہیدم شہیدم

ترجمہ: میں نے حشر تک تیرے غم کے تیر کی ضرب سے مرنا اختیار و پسند کر لیا۔ میں مرا نہیں بلکہ تیرے عشق میں تیری محبت میں تیرے لئے شہید ہوا شہید ہوا۔

بـجـز ذـات تـو دیکـر از دیدہ دل

نـدیدم نـدیدم نـدیدم نـدیدم

ترجمہ: میں نے دل کی آنکھ سے تیرے سوا کسی اور نہیں دیکھا کسی اور کو نہیں دیکھا ہرگز نہیں دیکھا۔

ز درد فراق تـو پـیـرا مـن جـان

دریدم دریدم دریدم دریدم

ترجمہ: اے میرے محبوب میں نے تیری دوری اور جدائی کے غم اور درد میں اپنی جان کا لباس یعنی جان کو پھاڑ ڈالا۔ گنوا دیا۔ پاش پاش کر کے رکھ دیا ہے۔

بہائے غـمـت جـان و دل دادہ از ذوق

خـریدم خـریدم خـریدم خـریدم

ترجمہ: اے میرے محبوب میں نے بڑی خوشی اور شوق سے اپنی جان اور دل تیرے

دیوان حضرت علی احمد صابر کلہری رحمۃ اللہ علیہ 455

غم کی خریداری کے معاوضہ میں دے دیئے اور یہ نایاب سودا خریدا ہے میں  
نے نایاب چیز خرید کر لی ہے۔

جو صابر ز مستی غفلت زہستی

فریدم فریدم فریدم فریدم

ترجمہ: صابر رحمۃ اللہ علیہ اپنی ذات سے بالکل الگ ہو گیا ہے یہ علیحدگی غفلت کی وجہ  
سے نہیں یہ مستی عشق ہے اب یہ بندہ فرید ہو گیا بے مثل ہو گیا نادار ہے یہ فرد فرید  
بندہ ہے۔

.....☆.....☆.....☆.....

جگہ نہ درد غم عشق تو نہان دارم

زسوز ہجر تو من زندہ ام فغان دارم

ترجمہ: اے میرے محبوب میں کیسے تیرے عشق کے غم کا درد چھپا رکھوں۔ میں تو  
تیرے ہجر کے دکھ میں زندگی بسر کر رہا ہوں۔ ہائے میں یہ درد اور جدائی کا  
دکھ رکھتا ہوں۔

نمیرم از غم ہجر تو من ز روزِ ازل

خیال رہے تو در سینہ ہمچو جان دارم

ترجمہ: اے میرے محبوب میں تیرے ہجر اور تیری جدائی کے غم سے نہیں مر رہا یہ  
معاملہ تو روزِ اول سے میرے ساتھ ہے پتہ نہیں مجھے موت کیوں نہیں آتی۔  
میرے سینہ میں تیرے منور چہرہ کا خیال میری جان کی مثل موجود ہے۔

من از فراق تو با صد ہزار جوش و خروش

ہزار چشمہ ز چشمانِ خود روان دارم

ترجمہ: میں اپنے اندر تیری جدائی کا جذبہ لاکھوں بار لئے ہوں۔ تیری جدائی اور دوری میں میں اپنی آنکھوں سے آنسوؤں کے چشمے جاری کئے ہوں میری ان آنکھوں سے ہزاروں پانی کے چشمے جاری ہیں۔

زدست غمزہ شوخت تو زان نمی ترسم

کہ گرد دل غم و درد تو پاسبان دارم

ترجمہ: اے میرے محبوب میں تیری ڈرا دینے والی آنکھ کی پتلی سے نہیں ڈرتا۔ خواہ تو نے پاسبان رکھے ہیں میں تیرے دل کے غم اور تیرے درد کے پاسبان سے نہیں ڈرتا میں نے خود بھی غم بھرا دل اور تیرا جدائی کا درد بذات خود اپنے پاس پاسبان کے طور پر رکھے ہیں۔

نہ ترس دوزخ و نہ نوق جنت است مرا

ز لطف خاص تو در مکنان دارم

ترجمہ: مجھے تو نہ دوزخ کی تکالیف کا ڈر ہے اور نہ جنت کے آرام و لطف کا شوق ہے مجھے تو صرف لطفِ خاص اور تیری دید کا لطف ہے جو میں اپنے پاس اپنے گھر کی مثل رکھتا ہوں۔

ز تابِ مہر قیامت غمے ندارم من

کہ تاب زلف تو چون برق سائبان دارم

ترجمہ: میں قیامت کے روز سورج کی گرمی سے نہیں ڈرتا ہوں کیونکہ میرے لئے



دیوان حضرت علی احمد صابر کلہری رحمۃ اللہ علیہ 457

تیری زلف کی گری بجلی کا سا تباہ ہے مجھے اس کے زیرِ رہتے ہوئے قیامت  
کے دن کے سورج کی گری کا احساس نہیں ہوگا۔

ز فراق تا بقدم جملہ پاک آمدہ ام  
کہ نام پاک تو درد دل و زبان دارم  
ترجمہ: میں تو سر سے پاؤں تک پاک صاف ستھرا ہو گیا ہوں کیونکہ تیرا پاک نام  
میرے دل اور زبان کا ورد ہو گیا ہے۔

بدرد عشق ز صیاد غم مرا غم نیست  
کہ من بگلشن حسن تو آشیان دارم  
ترجمہ: تیرے عشق میں غم کے شکاری کا مجھے کوئی ڈر اور خوف نہیں کیونکہ میں نے تیرے  
حسن کے گلشن میں اپنا آشیانہ بنا لیا ہے وہاں شکار ہونے کی کوئی بات نہیں ہے۔

حرام باد چو صابر مرا غم عشقت  
اگر ز خاکِ دوت من سر جنسان دارم  
ترجمہ: اے محبوب مجھ پر تیرے عشق کا غم ہے مجھ پر سب کچھ حرام ہوا اگر میں تیرے در کی  
خاک کو سر پر جنون سے نہ ڈالوں مجھے تیرا عشق ہے اور سب کچھ مجھ پر حرام ہے۔

☆.....☆.....☆.....

آکھسی من بجز ذاتت ندارم  
بجز تو رے دل پاکس ندارم  
ترجمہ: اے میرے اللہ میں تیری ذات کے سوا کسی کی طرف متوجہ نہیں میں نے  
تیری ذات کے سوا کسی اور کی جانب دل نہیں کیا۔

پناہ تست مہارادر ہمہ کار

زلطف خاص تو امید وارم

ترجمہ: اے میرے اللہ ہمیں ہر کام میں صرف تیری ہی پناہ و مدد درکار و لازم ہے ہم تیرے خصوصی انعام سے اس کی امید کرتے ہیں۔

بہ بخش از لطف خود مظهر علی را

بجز تو نیست کس پروردگارم

ترجمہ: اے اللہ تو اپنی خاص عطا اور عنایت سے مجھے اپنے علی رحمۃ اللہ علیہ کی صفت کا عکس عطا کر۔ کیونکہ میرا تیرے سوا کوئی پرورش کرنے والا اور مولا نہیں ہے۔

بدرگاہِ تورو آورده ام من

غریب عاجز و مسکین و زارم

ترجمہ: اے میرے اللہ میں نے تیری ذات کی جانب اپنا منہ موڑ لیا ہے میں بے حد غریب عاجز اور مسکین خستہ حال ہوں۔

بکن از لطف تسکینِ دل من

تو میدانی من از چہ بیقرارم

ترجمہ: اے میرے رب میرے دل کو اپنی خصوصی رحمت سے تسکین و آرام بخش دے۔ تو میرے دل کو جانتا ہے کہ میں کتنا بے قرار ہوں۔

دیوان حضرت علی احمد صابر کلہری 459

غمے از این وان دارم نہ ہرگز  
بدرد عشق دلبریار غارم  
ترجمہ: اے میرے رب مجھے اس دنیا اور اس آخرت کا کسی بات کا کوئی غم و فکر نہیں  
میں تو صرف اپنے خاص آقا کے عشق کا درد رکھتا ہوں۔

چگونہ پیش تو رو آورم من  
ز حال خویشتن من شرمسارم  
ترجمہ: اے میرے محبوب میں تیرے سامنے کیسے کسی بات کا درد اور انکار پیش کر سکتا  
ہوں کیونکہ میں تو اپنے حسب حال سے بذات خود شرمندہ حال میں ہوں۔

نشستم بر در تو چو گدایان  
نگردانی مگر محروم وارم  
ترجمہ: اے میرے محبوب میں تیرے در پر گدا گروں کی مثل بیٹھا ہوں مجھے اپنے در  
سے نہ ہٹا۔ شاید کہ تو مجھے محروم کر دے ایسے میں تیرے دیدار سے بھی دور  
ہونے سے بچ جاؤں۔

چو صابر از کمال درد مندی  
بہ پیش حکم تو بے اختیارم  
ترجمہ: صابر (رضی اللہ عنہ) تو اپنے حال میں بڑا ہی درد کا مارا ہے وہ تو تیرے حکم کے  
سامنے کوئی کسی قسم کے اختیار والا نہیں ہے۔





بجز دیوانگی کار ندارم

ازین شادی ہمیشہ شریارم

ترجمہ: اے میرے مہربان دوست مجھے سوائے دیوانگی کے اور کوئی کام و مصروفیت نہیں ہے اور ہمیشہ یہ خوشی ہی میری بادشاہ رہی ہے میں محبوب کی یادوں کا بادشاہ ہوں۔

بکنج ہجر باصد غربت و درد

ز چشم دل ہمین من خون بیارم

ترجمہ: میں محبوب سے دوری کے گوشہ میں نہایت غم و الم اور پریشانی میں پڑا ہوں اور میرے دل کی آنکھ سے محبوب کے ہجر کا خون رواں دواں ہے۔

بہ صحرائے دل خود همچو دہقان

بجز تخم غم غربت نہ کارم

ترجمہ: میں اپنے دل کے صحرا کے ساتھ ایسے ہوں جیسے دہقان کو کاشت سے تعلق۔ میرا سوائے غم کے کوئی کام کاج نہیں ہے۔

مرا باہیج کس نبود نزاعے

بہ نفس خویشان در کار زادم

ترجمہ: میرا تو کسی سے کوئی لڑائی جھگڑا نہیں ہوتا لیکن مجھے صرف اپنی ذات سے ہی سروکار اور واسطہ ہے۔

دیوان حضرت علی احمد صابر کلہری رحمۃ اللہ علیہ 461

زسودائے محبت بر در تو

غریب و عاجز و مسکین و زارم

ترجمہ: اے میرے مہربان میں تیرے در پر محبت کے خیال و جنون سے پڑا رہتا ہوں میں بڑا غریب اور عاجز اور مسکین اور خستہ حال آدمی ہوں۔

بہرم گوائے محبت راز میدان

کہ من در عشق بازاں شہسوارم

ترجمہ: اے مہربان میں محبت کا گیند کھیل کے میدان سے جیت چکا ہوں اور میں عشق کرنے والے لوگوں میں بہت بڑا نامور سوار ہوں۔

ہمہ تن گریہ ام از سوز صابر

چو دولاب از ہمہ اعضا ببارم

ترجمہ: صابر رحمۃ اللہ علیہ محبت کے سوز میں ہر لمحہ روتا ہی رہتا ہے جیسا ایک چرخی کام کرتی ہے ایسے ہی میرے اعضاء ہر ساعت گریہ و زاری کرتے رہتے ہیں۔

☆.....☆.....☆.....

دین من مصطفیٰ است میدانم

رہنما مصطفیٰ است میدانم

ترجمہ: اے میرے اللہ میرا دین حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا دین ہے اور یہ مجھے معلوم ہے اور حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم میرے رہنما ہیں یہ بھی مجھے علم ہے۔

دیوان حضرت علی احمد صابر کلہری رحمۃ اللہ علیہ 462

در ہمہ انبیاء ز لطف خدا

مقتدا مصطفیٰ است میدانم

ترجمہ: اللہ تعالیٰ کی خاص رحمت و کرم سے سارے نبیوں علیہم السلام میں حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اُن کے قائد ہیں یہ مجھے علم ہے۔

بزیبان ملائکہ جازی ست

انبیاء مصطفیٰ است میدانم

ترجمہ: یہ بات سارے نبیوں علیہم السلام کی زبان پر جاری رہی ہے کہ نبیوں علیہم السلام کی صف میں سے یہ آواز آرہی ہے کہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نبی ہیں۔

از ازل تا ابد براہ خدا

پیشوا مصطفیٰ است میدانم

ترجمہ: شروع سے آخرت کے قائم ہونے تک اللہ کے حکم پہنچانے والوں میں حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سب کے پیشوا ہیں مجھے اس بات کا علم ہے۔

شاہبازان عشق میگویند

شاہ ما مصطفیٰ است میدانم

ترجمہ: جو لوگ اللہ تعالیٰ کے عاشق ہیں اُن میں بڑے نامور اللہ کے بندے بھی یہ کہتے ہیں کہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاکبازوں کے بادشاہ ہیں مجھے یہ حال بھی معلوم ہے۔



دیوان حضرت علی احمد صابر کلہری رحمۃ اللہ علیہ 463

از ہمہ آفرینیش عالم

مدعا مصطفیٰ است میدانم

ترجمہ: مجھے یہ معلوم ہے کہ اللہ کی تمام بنائی ہوئی کائنات کی پیدائش کا مدعا و مقصد صرف حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات ہے۔

پیش از ہر دو کون ہر چہ در اوست

ابتدا مصطفیٰ است میدانم

ترجمہ: اے مہربان مجھے اس بات کا علم ہے کہ دونوں جہاں اور جو کچھ اُن میں ہے ان کی پیدائش سے پہلے حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات ہے اس کائنات کی ابتداء سے قبل آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات پاک تھی۔

انچہ حق گفت ماہمیں گویم

حق نما مصطفیٰ است میدانم

ترجمہ: اے میرے دوست ہم دنیا کے لوگ وہی کچھ کہتے ہیں جو اللہ نے فرما دیا لیکن حقیقت یہ ہے کہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کی ذات کی پہچان کرانے والی ذات ہیں مجھے یہ معلوم ہے۔

صابر از چشم دل بدید و بگفت

ہمہ جا مصطفیٰ است میدانم

ترجمہ: صابر رحمۃ اللہ علیہ تو یہ صاف صاف بتاتا ہے کہ جو اُس کے دل کی آنکھ نے دیکھا وہ اُس نے کہہ سنایا مگر بات یہ ہے کہ دُنیا اور ہر جگہ پر حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات موجود ہے میں یہ جانتا ہوں۔



ما ظہور خدائے خود ہستیم

زان سبب با خدائے خود ہستیم

ترجمہ: اے لوگو! ہم سب اللہ تعالیٰ کی قدرت سے ظہور میں آئے اسی وجہ سے ہم ہمیشہ اللہ کے ہی ہیں۔

گاہ ناریم و گاہ نور حضور

محو اندر صفائے خود ہستیم

ترجمہ: ہم گاہے گاہے وہ کام کرتے ہیں جو ہمیں آگ میں لے جانے والا ہے اور گاہے گاہے ہم وہ کام و اطاعت کرتے ہیں کہ ہمیں اللہ کا نور پاک اپنے اندر چھپاتا ہے ہم اپنے باطن کو صاف اور نورانی بنائیں تو بہتر ہے اور یہی ہماری تخلیق کا مقصد اولیٰ ہے۔

جلوۂ مست در مکن و مکان

عاشق جلوہ ہائے خود ہستیم

ترجمہ: ہماری صاف و پاک حالت ہمیں دنیا و آخرت کے مقام میں اللہ کے جلوؤں سے نوازتی ہے ہمیں لازم ہے کہ ہم اس جلوۂ نعمت و انعام کے عاشق و چاہنے والے بن کر رہیں۔

نور ہستیم و نور مے بینم

رونق بندہ ہائے خود ہستیم

ترجمہ: اے دوستو! ہم امت محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم نورانی مخلوق ہیں کیونکہ ہم ان کے تابع اس حال

میں ہم نور علی نور ہیں ہم حکم الہی اور حکم رسول کی پابندی کرتے ہیں اور سختی سے عمل پیرا ہونے سے رونق یاب ہوتے ہیں۔

گاہ عشقم و گاہ حسن و کمال

پروہ راز ہائے خود ہستیم

ترجمہ: ہمیں اللہ و رسول کی اطاعت کا عشق چاہیے اسی حال میں ہمارا حسن اور کمال اور امتیاز ہے ہم اللہ کے حکم کے پردوں میں رہیں تو یہی ہماری پہچان اور مقام ہے۔

غیر مانیت در جہان چیزے

قبلہ ورہنمائے خود ہستیم

ترجمہ: اس جہاں میں ہمارے اُن بندوں کے سوا کسی کا اللہ سے تعلق نہیں جو اُس کے حکم کو مانتے ہیں نہ حکم ماننے والے غیر ہیں اللہ کے بندے سیدھی راہ کے راہرو اور دوسروں کے رہنما ہیں۔ جن میں ہمیں اُس کی اطاعت کرنے والوں میں گنا جاسکتا ہے۔

گاہ ابریم و گاہ طوفانیم

چشمہ بحر ہائے خود ہستیم

ترجمہ: اے دوستو ہم اللہ کی رحمت کا بادل ہیں اور کبھی اُس کے نہ ماننے والوں پر طوفان ہوتے ہیں بلاشبہ ہم اللہ کی اطاعت کرنے والے اُس کی رحمت کے سمندر اور چشمے ہیں۔



دیوان حضرت علی احمد صابر کلیری رحمۃ اللہ علیہ 466

چون ظہور کمال حق در ماست

دمبدم ماگدائے خود ہستیم

ترجمہ: جب اللہ تعالیٰ کی رحمت کا ظہور ہمارے حال میں جاری و ساری ہوتا ہے تو ہم بلاشبہ اُس کی ذات سے مانگنے والے اور اُس کے سامنے عاجز و نیاز کرنے والے ہیں۔

چون فنا نیست صابر اندر عشق

ہست اندر بقاے خود ہستیم

ترجمہ: صابر رحمۃ اللہ علیہ اللہ کی ذات سے عشق میں جب فنا نہیں ہے تو ہم اُس کی ذات میں فنا ہیں پس اُس کی رحمت سے ہمیں بقا ہے اور ہم بقا سے اُس کا لقا حاصل کریں گے۔

.....☆.....☆.....☆.....

دمبدم ماگدائے خود ہستیم

ساقیا مینکدہ بکن در جام

ترجمہ: اے دوست ہم ہر لحظہ اور ہر گھڑی بذات خود مانگنے والے ہیں اے ساقی تو ہم پر ایک نیکی یہ کر دے کہ تو ہمارے پیالہ میں اپنا شراب خانہ ہی ڈال دے۔

عاشقان جان دھند از سر ذوق

گزنمائی تو جلوہ از سرہام

ترجمہ: اے دوست عاشق لوگ ہمیشہ بڑے شوق سے محبوبوں پر جان قربان کرتے ہیں اے میرے محبوب اگر تو چھت سے اپنا جلوہ دکھا دے تو کیا ہی بات ہے۔

دیوان حضرت علی احمد صابر کلیری رحمۃ اللہ علیہ 467

برفگن از رخش چو مہر نقاب

تاشوم مست بے شراب مدام

ترجمہ: اے محبوب تو اپنے چہرہ سے نقاب اٹھا دے جیسا کہ سورج اپنا نقاب اٹھاتا ہے تو ہر جگہ نور ہی نور اور رونق ہی رونق ہو جاتی ہے۔ اگر محبوب تو بھی ایسے ہی کرے تو میں بذات خود بغیر شراب نوش کئے ہمیشہ شراب کے مست لوگوں کے حال میں ہو جاؤں۔

چون روی بر سر مزار کسے

زندہ گرود اگر کنی تو کلام

ترجمہ: اے محبوب اگر تو کسی کے مزار کے پاس سے گزر جائے تو یقینی بات ہے کہ اگر تو کسی سے کوئی کلام کرے تو وہ یقیناً زندہ ہو جائے۔

جان فشانم بر او بصید منت

ہر کہ گوید زمن بتو پیغام

ترجمہ: اے دوست اُس بندے پر اپنی جان سو بار بھی قربان کروں جو مجھ سے تیرا پیغام کہہ سنائے اس میں بڑے راز کی بات ہے جو بندے کو سمجھ جانی چاہیے یعنی مجھے تیرے لئے کوئی پیغام دے کر کہے کہ تو اس بندے تک میرا پیغام پہنچا دے۔

طعنہ امیزوی بمن زاہد

چون فتادی بگو تو اندر دام

ترجمہ: اے زاہد تو مجھے طعنے دیتا ہے کہ میں ایسا ہوں ایسا اب تو فتوے کی مثل یہ

بات بھی کہہ دے کہ تو بھی جال میں ہے یعنی تیرا زہد بھی جنت کے لالچ کے  
جال میں ہے۔

روے او دیدہ بیخبر گشتم

بیخبر بودم از سحر تا شام

ترجمہ: اے مہربان جب میں نے اُن کے منور چہرہ کا دیدار کیا تو میں اپنا آپ گم کر بیٹھا  
اور ایسا بے خبر ہوا کہ میں سارا دن صبح سے شام تک بے خبری کے عالم میں رہا۔

گفت بامن تو کیتی برگو

ھیچ نسامد جواب از من خام

ترجمہ: اے مہربان تو اپنی روداد اور کہانی مجھے بتا تا رہ۔ میں سنتا رہوں گا میں تجھے  
کوئی ایسا کلمہ نہ کہوں گا جو مہمل ہو اور وہ تیرے مزاج پر ضرب ہو۔

دلے گرداند صابر از سوئے من

دار بامن ز لطف خود دشنام

ترجمہ: صابر رحمۃ اللہ علیہ انہوں نے تو مجھ سے منہ پھیر لیا مجھے بُرا بھلا کہہ کر ہی لطف  
اندوز کر اور خود لطف اندوز ہو تیرے حال سے مجھ پر بُرا بھلا سنائی دینا بھی  
مجھے گوارا ہے۔

.....☆.....☆.....☆.....



دیوان حضرت علی احمد صابر کلیری رحمۃ اللہ علیہ 469

ما عاشق کوئے مصطفیٰ ایم

ماست زبوائے مصطفیٰ ایم

ترجمہ: دوستو ہم حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے کوچہ کے عاشق ہیں ہمارے اندر  
حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے جسم اطہر سے خوشبو و اثر ہے۔

از روز ازل ز لطف یزدان

ماروے بسوائے مصطفیٰ ایم

ترجمہ: ہم نے اپنا رخ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف کر رکھا ہے اور یہ ہم پر  
اللہ تعالیٰ کا لطف و کرم روز ازل سے ہی ہے۔

ہر کس کہ بمارسید ناجی ست

ما چشمہ جوئے مصطفیٰ ایم

ترجمہ: لوگو! جو بھی ہمارے پاس آتا ہے وہ دین سے نابلد ہے ہم اللہ کی مہربانی سے  
حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی رحمت کی جاری کردہ نہر سے چشمہ کی مثل لکے ہیں۔

روشن دو جہان ز جلوہ ماست

ما مظهرِ خوں مصطفیٰ ایم

ترجمہ: دونوں جہاں میں ہمارے جلوہ و جمال سے نور اور روشنی ہے بلاشبہ ہم جو کچھ ہیں وہ  
حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق کا مظہر ہیں ہم ان کی رحمت و عکس سے ہیں۔

از ما بطلب تو آبِ حیوان

ما آبِ سبوائے مصطفیٰ ایم

ترجمہ: اے دوست تو ہم سے ہمیشہ کی زندگی کا پانی مانگ لے بلاشبہ ہم حضرت

محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے گھرے کے پانی سے ہیں جس نے یہ جام اور پانی  
نوش کیا وہ حیاتِ ابدی پا گیا۔

دانند مرا سفینۂ نوح

فرزند بکوئے مصطفیٰ ایم

ترجمہ: لوگ مجھے سفینہ نوح علیہ السلام جانتے ہیں یعنی میرے حال سے اُن کو دنیا و  
آخرت کے خطرات سے نجات ملتی ہے یہ یاد رکھو کہ میں حضرت  
محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے کوچہ کا بیٹا ہوں یعنی اُن کی نسل سے۔

روشن زمن ست روے خورشید

ما آب وضوئے مصطفیٰ ایم

ترجمہ: دوستو میرا جسد ایسا ہے جس سے سورج بھی روشنی لیتا ہے اس کی وجہ یہ ہے  
کہ ہم حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے وضو کے پانی سے منہ دھوئے ہوئے  
بنے ہیں۔ اس لئے ہمارے اندر رضیاء و نور ہے۔

این سلسلہ رابجان خریدم

ما عاشق موئے مصطفیٰ ایم

ترجمہ: اے دوستو! میں نے یہ نسبت و تعلق اپنی جان پیش کر کے حاصل کیا ہے  
بلاشبہ ہم تو حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے موئے مبارک کے عاشق ہیں  
ہمارے لئے اُن کی یہ عطا بڑی نعمت ہے۔

دیوان حضرت علی احمد صابر کلیری رحمۃ اللہ علیہ 471

صابر چو قطب کجا بنید

افتادہ بکوئے مصطفیٰ ایم

ترجمہ: صابر رحمۃ اللہ علیہ قطب کی مثل مستحکم ہے وہ کیسے ہل سکتا ہے وہ تو حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے کوچہ میں پڑا ہے اُسے کوئی چیز ہلا نہیں سکتی اور نہ وہ کسی ضرب سے اپنی جگہ سے ہٹ سکتا ہے اُسے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے کوچہ میں قائم ہونے کا شرف و نیاز حاصل ہے۔

☆.....☆.....☆.....

در کوے تو چون مستان می افتم و منخیرم

از ذوق جمال تو از دیدہ گھر ریزم

ترجمہ: اے میرے مہربان محبوب میں تیری گلی میں مست لوگوں کی مثل گرتا اور اٹھتا ہوں میں نے تیرا جمال دیکھا میں اپنی آنکھوں سے اُس وقت سے موتی بکھیر رہا ہوں۔

دیوانہ صفت گردم تا حشر من از مستی

بازلف تو اسے ہمدم یکدم چودر آویزم

ترجمہ: میرے محبوب میں تیری محبت کی مستی میں تا قیامت دیوانہ وار رہوں گا۔ اے میرے محبوب میں تیری زلفوں کی کشش میں گرفتار ہوں۔



دیوان حضرت علی احمد صابر کلہری رحمۃ اللہ علیہ 472

صد لیلی و صد مجنون بینم ز سر سودا

کز خاک وجود کود در کوئے تو بیزم

ترجمہ: میں تیرے عشق میں سودائی ہو گیا ہوں اور اس حال میں میں نے سینکڑوں لیلیٰ

مجنون جیسے عاشق دیکھے ہیں میں سودائی حال میں ہوں اور اپنی حالت سے اپنی

جان سے تیری گلی میں خاک گراتا ہوں کیونکہ میرا وجود بھی خاک ہو کر رہ گیا ہے

سوزد دو جہان دردم ازاہ شرر ریزم

از دیدن زوئے تو یکدم چو بہ پرہیزم

ترجمہ: میرا درد دونوں جہان جلاتا ہے میں اپنے حال سے چنگاریاں بکھیرتا ہوں

میں اس وجہ سے فوراً تیرے چہرہ کو دیکھنے سے پرہیز کرتا ہوں کہ کہیں میرے

شرارے سے تیرا چہرہ جل نہ جائے۔

تا جلوہ روئے تو اندر دل من جا کرد

گرد دل خور گردم صد شور بر انگیزم

ترجمہ: جب سے تیرے چہرہ کا جلوہ میں نے کیا اور نقشہ میرے دل میں بیٹھ گیا اس

وقت سے میں اپنے دل کا طواف کر رہا ہوں اور میرے دل سے سینکڑوں

شور برپا ہیں۔

از من نبود پنہان اسرارِ دل ہر کس

سرِ دل ہر کس راینند نظر تیزم

ترجمہ: میرے دل سے ہر کسی کا دلی راز چھپا ہوا نہ تھا میں ہر کسی کے دل کی بات اور

راز اپنی تیز نگاہی سے معلوم کر لیتا ہوں۔

دیوان حضرت علی احمد صابر کلیری رحمۃ اللہ علیہ 473

ای زاهدے معنی از من تو بیر جاں را  
جبریل رو داز خود از غصہ چو بستیزم  
ترجمہ: اے زاهد تو مجھ سے حقیقت کی آگاہی حاصل کر اور ذہن میں بٹھالے جیسے  
جبریل تیزی سے جنگ میں از خود تیزی دکھاتا ہے۔

من عاشق سر مستم از ہستی تو ہستم  
در خلوت وصل تو با خویش بیامیزم  
ترجمہ: میں سر مست عاشق زار ہوں اور میری ذات تیرے فضل و ہستی سے ہے میں  
تیرے حضور تنہائی میں اپنے آپ کو تیری ذات کے نزدیک کرتا ہوں اور خود  
کو تجھ میں غرق کرتا ہوں۔

من صابر غمگنیم افتادہ بدرگاہت  
دریاب کہ از عشقت چون شمس بہ تبریزم  
ترجمہ: صابر رحمۃ اللہ علیہ تیری جناب میں غمگین حال میں گرا پڑا ہے میں تیرے عشق  
میں ایسے پڑا ہوں جیسے شمس تبریزی رحمۃ اللہ علیہ تیرے عشق میں غرقاب تھے۔

☆.....☆.....☆.....

ای دلبر زیبا من ترا مہمان کنم  
برہر سرموئے تو من صد جان و دل قربان کنم  
ترجمہ: اے میرے پیارے محبوب جب سے میں نے تجھے اپنے دل میں مہمان کی

دیوان حضرت علی احمد صابر کلیری رحمۃ اللہ علیہ 474

مثل عزت و مقام دیا ہے میں اُس وقت سے تیرے سر کے ہر ہر بال پر اپنی  
جان و دل قربان کئے جا رہا ہوں۔

من آمدم در کوئے تو بنمارخ خود را کہ من

از قطرہ ہائے خون دل گوئے تو گل افشان کنم

ترجمہ: اے میرے محبوب میں تیری دید کو تیری گلی میں آیا ہوں تو مجھے اپنا حسین چہرہ دکھا  
دے۔ کیونکہ میرے دل کے خون کے ہر قطرے سے موتی بکھر رہے ہیں۔

تو کیستی در پیش من حرفے مگوکزیک سخن

من قدسیاں را همچو تو سر گشتہ و حیران کنم

ترجمہ: اے محبوب تو کیسا فرد ہے میرے سامنے ایسی کوئی بات نہ کہہ کیونکہ میں بھی  
تیری مثل فرشتوں کو حیران و پریشان کر دیتا ہوں۔

گر عاقلے بشنوز من از کوئے او جانت ببر

کس نیست کو پرسد مرا گر عالمے ویران کنم

ترجمہ: اگر تو عقل والا ہے تو میری سن اُس کی گلی سے جان بچالے کوئی فرد نہیں جو  
مجھ سے پوچھ سکے خواہ میں ایک دنیا کو ویران کر دوں۔

پردہ زرخ چون افگنم در جانہا خون افگنم

گر مفلس و مسکین بود ازیک نظر سلطان کنم

ترجمہ: جب میں اپنے چہرہ سے پردہ اٹھاتا ہوں تو جانوں میں خون دوڑا رہتا ہوں  
اگر کوئی غریب و مسکین ہو تو میں ایک نظر میں اُسے بادشاہ بنادیتا ہوں۔



دیوان حضرت علی احمد صابر کلیری رحمۃ اللہ علیہ 475

باهر کہ افتدیک نظر ناگہہ مرا اندر دمے  
خورشید دمہ را چون فلک حیران و سرگردان کنم  
ترجمہ: اگر میں ایک لمحہ کیلئے بھی کسی پر نگاہ اچانک ڈال دوں تو میں آسمان کے سورج  
اور چاند کو بھی حیران و پریشان کر کے رکھ دوں۔

صابر اگر تو عاشقی در عشق من چیزے مخواه  
بسپار ہامن خویش رامن ہرچہ خواہم آن کنم  
ترجمہ: اے صابر رحمۃ اللہ علیہ اگر تجھے میرا عشق و محبت ہے تو کسی اور چیز کی طلب نہ  
کر تو اپنے آپ کو میرے سامنے پیش کر دے پھر میں جو چاہوں وہ کروں۔

☆.....☆.....☆.....

معا عاشق درد یار ہستیم  
خاک رہ آن نگار ہستیم  
ترجمہ: ہم اپنے محبوب کے درد کے عاشق ہیں ہم اُس دل نشین کی راہ کی خاک ہیں۔  
صد شکر کہ از رہ سلامت  
از روز ازل خدا پرستیم  
ترجمہ: اللہ کی مہربانیوں اور کرم کا ہزار بار شکر گزار ہوں کہ ہم پہلے ہی روز سے اللہ کی  
پوجا کرنے والے ہیں۔

دیوان حضرت علی احمد صابر کلہری رحمۃ اللہ علیہ 476

از لذتِ درد تو بصد ذوق

چون کوه بکوه غم تشستیم

ترجمہ: ہمیں تیری محبت کا بے حد درد ہے جس کی لذت کو ہزار بار خوشی سے قبول کرتے ہیں ایسا جیسا کہ پہاڑ ہم تیری گلی میں غم لئے پریشان و اضطرابی حال میں ہیں۔

حقاکہ درین جہان فانی

جز درد تو دل بکس نہ بستیم

ترجمہ: اللہ کی قسم اس فنا ہونے والے جہاں میں تیرے درد کے سوا ہم نے کسی اور طرف دل نہیں لگایا ہے۔

از دولتِ عشق تو نگارا

سر حلقہ عاشقان مستیم

ترجمہ: اے محبوب ہم تیرے عشق کی دولت میں ہیں اور ہم عاشق لوگوں کی دنیا کے سرور اور مست حال ہیں۔

افتادہ بکوه تو بصد غم

ہستیم بدرد دوست ہستیم

ترجمہ: میں تیری گلی میں غم و الم کی حالت میں گرا پڑا ہوں ہمیں صرف اور صرف اپنے محبوب کی جدائی کا درد ہے۔

دیوان حضرت علی احمد صابر کلہری رحمۃ اللہ علیہ 477

ہر چند بتو بسر نہ ادم

از نفس خسیس و اس ستیم

ترجمہ: اے مالک میں ہر لحظہ تیری ذات کے آگے سر جھکائے ہیں میں اپنے نہایت گھٹیا نفس سے جنگ کرتا ہوں میری اس سے اُن بن ہے۔

بروز تو از کمال غیرت

برخویش رہ نظارہ بستیم

ترجمہ: ہم نہایت غیرت سے تیرے چہرہ انور پر نگاہ اٹھا کر دیکھتے ہیں اور اپنے حال پر نگاہ کرتے ہیں شاید اس میں فلاح ہو کیونکہ فرمان ہے ﴿مَنْ عَرَفَ نَفْسَهُ فَقَدْ عَرَفَ رَبَّهُ﴾

در آرزوی وصال صابر

امروز نیستم از الستیم

ترجمہ: صابر رحمۃ اللہ علیہ ہم تو اللہ کے وصل کی آرزو سے ہیں آج جو ہماری ذات ہے یعنی ہماری ہستی اللہ تعالیٰ کے امر الست برکم کا مظہر ہے۔

☆ ☆ ☆

جز ذات خدا دگر نداریم

در ہر دسرا دگر نداریم

ترجمہ: ہمارا سوائے اللہ تعالیٰ کی ذات کے کوئی اور خالق مالک نہیں ہے دونوں جہان میں اللہ تعالیٰ کے سوا اور کوئی نہیں ہے۔



از لطفِ یکے نظر سوسے ما

جز سوزد بکاء دگر نداریم

ترجمہ: اے اللہ ہم پر ایک لطف و کرم کی نظر فرما ہم تکلیف وہ حال میں ہیں سوائے سوز و گداز اور آہ و بکا کے ہمارا اور کوئی کام نہیں ہے۔

سیوئے در تو بجز غم تو

مسارہ نمادگر نداریم

ترجمہ: اے اللہ تیری بارگاہ کی جانب ہم غم اور دکھ سے دیکھ رہے ہیں اس حال میں ہمارا کوئی بھی رہنما نہیں جو ہمیں نجات دلائے۔

ای قبلاً ہر دو کون تا حشر

جز لطف شمسادگر نداریم

ترجمہ: اے ہادی برحق و ونوں جہاں میں حشر برپا ہونے تک ہمارا کوئی ایسا نہیں جو لطف و کرم سے ہم پر شفقت فرما ہو۔

پیغام برسہ ن حال صابر

جز باد صبادگر نداریم

ترجمہ: صابر رحمۃ اللہ علیہ عرض کرتا ہے کہ اے اللہ ہمارے حال تیرے حضور پہنچانے والے اور پیغام رسانی کرنے والے سوائے ہوا کے اور کوئی نہیں پس تو اپنا کرم فرما اور ہوا کی زبانی ہماری سن اور ہمیں شاد فرماوے۔

.....☆.....☆.....☆.....

دیوان حضرت علی احمد صابر کلیری رحمۃ اللہ علیہ 479

عاشقِ روے یارِ خویشتم

بندہِ خوے یارِ خویشتم

ترجمہ: اے دوست میں تو اپنے محبوب کے چہرہ انور کی دید کا متمنی ہوں اور میں تو اپنے محبوب کی خصلتوں اور عادات کا غلام ہوں۔

من جستم ز صور اسرافیل

بستۂ موے یارِ خویشتم

ترجمہ: میں حضرت اسرافیل علیہ السلام کے صور سے اٹھنے والا ہوں اور میں ہمیشہ اپنے بے مثل دوست کی نیک خصال اور منت کا خواہش مند ہوں۔

نکتۂ آرزوئے جامِ ظہور

مست از بوے یارِ خویشتم

ترجمہ: میں ظاہر ہونے کیلئے جام کی خواہش نہیں رکھتا ہوں میں تو صرف اپنے محبوب کے جسم اطہر کی خوشبو کو پا کر مست ہو چکا ہوں۔

نیست غم ز آفتابِ حشر مرا

زیر گیسوئے یارِ خویشتم

ترجمہ: مجھے قیامت کے روز سورج کی تپش کا کوئی فکر نہیں ہے کیونکہ میں تو اپنے محسن کی زلف کے زیرِ سایہ ہوں گا۔

من بسنگ حرم چہ بوسہ زخم

خال ہندوے یار خویشتم

ترجمہ: میں حرم پاک کے پتھر کو کس لئے بوسہ دوں میرے لئے اپنے محبوب کے سیاہ تل کی موجودگی کافی ہے۔

بوسے غنبر زمن ازان خیزد

خاک از کوے یار خویشتم

ترجمہ: میرے جسم سے عنبر کی لاثانی خوشبو اس لئے اُٹھتی ہے کہ میں نے اپنے محبوب کی گلی کو چے کی مٹی کو لگایا ہوا ہے۔

از درش نیسا درم بے بہشت

سر بسر سوے یار خویشتم

ترجمہ: میں اُن کے در سے بہشت کو ترجیح نہیں دیتا ہوں کیونکہ میں گلی طور پر اپنے دوست اور محسن کی ذات سے تعلق قائم کئے ہوں۔

گفت صابر بصد ہزاران ذوق

محو ابروئے یار خویشتم

ترجمہ: صابر رحمۃ اللہ علیہ ہزار بار ذوق و شوق اور خوشی سے یہ بات کہتا ہے کہ میں اپنے محبوب کے ابرو میں متوجہ ہوں مجھے کسی اور طرف رغبت کی ضرورت نہیں ہے۔





ما جلوہ حسن را خدائیم

زان در دل کس نمی در آئیم

ترجمہ: اے دوست ہمارے اندر جو جلوہ اور فضیلت و بڑائی نظر آتی ہے یہ اللہ تعالیٰ کی عطا ہے اور یہی وجہ ہے کہ ہم کسی دنیا دار دل میں نہیں سماتے اور سجتے۔

سلطان سریر آفتابیم

بر عرش برین خدا نسمائیم

ترجمہ: ہم اللہ کی مہربانی سے آسمان پر چمکنے والے سورج کی مثل تاباں ہیں اور ہمیں عرش بریں پر اللہ تعالیٰ کی رحمت عطا و بخشی گئی ہے کہ ہم اُس ذات کا دیدار کر سکیں۔

گھہ عرسی و گناہ ایم فرشی

در دیم گھہ و گھہ و دائیم

ترجمہ: ہمیں کسی وقت اللہ کی عنایت سے عرش پر جانا میسر آتا ہے اور ہم زمین پر اللہ کی رحمت سے مکین ہیں گا ہے ہمارے دل میں اللہ کی محبت کا درد ہوتا ہے یہ مہجوری سے ہے اور کبھی اس کی عطا سے ہم ہر پریشانی کا علاج و دوا اُس سے پالیتے ہیں یہ سب اُسی کے فضل سے ہے۔

ما اہل سلامتیم تساحشر

سر حلقہ دین مصطفائیم

ترجمہ: ہم اللہ کے حضور انعام و اکرام سے تاقیامت سلامتی سے باقی رہیں گے اور

بلاشبہ ہم دینِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی اشاعت کرنے میں اس حلقہ کے سردار اور  
منبع ہیں یعنی اولادِ نبی صلی اللہ علیہ وسلم۔

گر دیم چو مہر و مہر و مہر روشن

از پرده هستی از درائیم

ترجمہ: ہم دنیا میں چاند اور سورج کی مثل روشنی اور ہدایت دینے کیلئے مصروف اور  
ہمتن لگے ہیں ہم اُس کی خاص عطا سے پردہ ہستی کے رموز کو بیان کرنے  
کی اہلیت سے ہیں۔ پوچھنے پر ہم اللہ کے وہ احکام جو دوسروں کی فہم میں نہ  
آئیں بتانے کے قابل ہیں۔

خالقے ز جمال او بسوزد

از رخ چون نقاب برکشائیم

ترجمہ: لوگ اللہ تعالیٰ کے جمال کی دیدنی سے جل جاتے ہیں لیکن ہم پر اُس کا  
خصوصی انعام ہے کہ ہم اُس کی اجازت اور رحمت سے اُس کے پوشیدہ راز  
بتانے کی تاب رکھتے ہیں اور اُس کے ارشادات لوگوں کیلئے کھول کر بیان  
کرنے کے قابل ہیں۔

از ہوش رود ہر آنکہ بیند

گر جلوۂ حسنِ خود نمائیم

ترجمہ: اگر کوئی کوشش کرے تو وہ اُس کی دید اور تلاش میں ہو کر اپنے ہوش و حواس

کھو بیٹھتا ہے مگر ہم پر اُس کا خاص انعام ہے کہ ہم اُس کے جلوہٴ حُسن کی  
تصویر بن کر دہی دلوں اور طالبوں کی مراد پوری کرنے کی ہمت اور قدرت  
سے ہیں ہم پر یہ اُس کی عطا سے ہے۔

صابر تو زحال ماچہ پر سی

فرزند رشید مصطفائی ایم

ترجمہ: لوگو! صابر رحمۃ اللہ علیہ کا حال کیا پوچھتے ہو ہم حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی  
پیاری اور فرمانبردار نسل کی اولاد ہیں ہمارا یہ حال اُن کی ذات سے رشتہ  
نسب و حسب سے ہے۔

.....☆.....☆.....☆.....

بشہر درد غم آزاد بودم

بصد ذوق و طرب دلشاد بودم

ترجمہ: میں درد و غم کے شہر میں آزاد تھا میں نے اس حال کو بڑے ذوق اور خوشی سے  
قبول کر لیا تھا۔

بدکان محبت از ہمنہ پیش

درین سودا بسے اوستاد بسودم

ترجمہ: میں محبت کے سودے کی دکان میں سب سے بڑھ چڑھ کر خریدا تھا اور میں  
اس چیز کے خریدنے کے سودے میں بڑا ماہر تھا۔



دیوان حضرت علی احمد صابر کلہری رحمۃ اللہ علیہ 484

نمیدانم چرا برہم شد این کار

کہ من امید وار داد بودم

ترجمہ: میں نہیں جانتا ہوں کہ یہ کاروبار اور معاملہ کیسے خراب و خستہ ہو گیا جب میں تو بڑے انصاف کی امید سے تھا۔

نمیدانم چرا دیوانہ ہستم

کہ من از وصل و ہجر آزاد بودم

ترجمہ: میں نہیں جانتا اور مجھے پتہ نہیں کہ میں کیسے دیوانہ ہوں جب کہ میں تو وصل اور جدائی کے معاملات کی نوبت کے محسوس کرنے سے بالکل آزاد تھا۔

بمحراب غم ابروئے جاناں

بقبلہ چوں قد عباد بودم

ترجمہ: غم کے محراب کی وجہ سے محبوب و حسین لوگوں کی عزت و قدر ہوتی ہے میں اس میدان میں قبلہ کی مثل تھا اور میں عابد لوگوں کی طرح ایک طرف ہو کر رہ گیا تھا۔

بہ پیش قد زیبایت شدم پست

اگرچہ راست چون شمشاد بودم

ترجمہ: اے میرے محبوب میں تیرے قد و قامت کے سامنے جو بہت حسین و جمیل و لاثانی ہے میں نہایت حقیر و معمولی فرد ہوں اگرچہ کہنے میں تو میں سرو کے نہایت بلند و حسین درخت کی مثل بلند قامت اور نہایت خوب و مرد تھا۔

مگر صابر براہ عشق سازی  
گھے مجنون گھے فرہاد بودم  
ترجمہ: شاید صابر رحمۃ اللہ علیہ کا حال عشق کی منزل میں ایسا ہے کہ کبھی تو وہ مجنوں کی  
مثل لیلیٰ کو پکارتا اور تلاش کرتا نظر پڑتا ہے کبھی وہ فرہاد کی مثل محبوب کو خوش  
کرنے میں جان مار رہا ہوتا ہے۔

.....☆.....☆.....☆.....

پرده بکشاے رسول الثقلین  
روے بنمائے رسول الثقلین  
ترجمہ: اے جنوں اور انسانوں سبھی مخلوق کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اپنے چہرہ انور سے پردہ  
اٹھا دیں تاکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ انور کی زیارت ہو اور دونوں جہان میں  
شفاعت و مدد نصیب ہو۔

گر رسد جاکنیم بر سر عرش  
دست برپائے رسول الثقلین  
ترجمہ: اگر ہمیں عرش بریں پر جانے کی قدرت و اجازت مل جائے تو وہاں ہمارے  
ہاتھ سب مخلوق کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے پاؤں مبارک پر ہی رہیں گے۔  
از ازل تا ابد درین دل میں  
ہست سودائے رسول الثقلین  
ترجمہ: اے بندے ازل سے ابد تک تو اپنے دل میں جھانک کر دیکھ اس میں سارے  
جہانوں کی مخلوق کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے عقیدت و محبت کا خیال اور توجہ ہے۔

دیوان حضرت علی احمد صابر کلہری **486**

گر بجوئی ز ازل تسابہ ابد

نیست همتائے رسول الثقلین

ترجمہ: اگر تو روز ازل سے آخر تک مطالعہ کرے اور تلاش کر کے دیکھے تو تجھے پتہ

چلے گا کہ کسی فرد بشر میں سارے جہانوں کے رسول ﷺ سے زیادہ

ہمت و حوصلہ نہیں ہے۔

کس نشانی بدھ در عالم

کیست همپائے رسول الثقلین

ترجمہ: اگر دنیا میں کوئی اپنی قوت و برتری کا مظاہرہ کرے تو تجھ پر واضح ہو جائے گا

کہ کوئی بھی رسول پاک ﷺ کے مقابلہ میں نہیں ہے۔

ہست از لطف خداوند جہان

نور افزائے رسول الثقلین

ترجمہ: یہ بات بیان کروں کہ رسول اللہ ﷺ کا مقام سارے جہان میں سب

سے بلند ہے اور یہ اللہ تعالیٰ کا ان کی ذات پر خصوصی لطف و کرم ہے اس میں

اُس کے حکم سے اضافہ ہی اضافہ ہے۔

روز و شب از سر سودا تا حشر

باش جویائے رسول الثقلین

ترجمہ: اے بندہ تو اپنے خصوصی خیال و توجہ سے اس فکر میں دن رات گزار دے کہ



آپ ﷺ کے مقام کو دیکھے تو یاد رکھ کہ تو ہمیشہ اسے دیکھتا اور تلاش کرتا ہی رہے گا اس کو پا نہیں سکے گا۔

جلوۃ ذات خدامی یبند

چشم بنیائے رسول الثقلین

ترجمہ: اگر تو اللہ تعالیٰ کی ذات کا جلوہ دیکھنا چاہے تو اُسے دیکھنے کیلئے واحد وسیلہ رسول اللہ ﷺ کی ذات پنا ہے جو تیری اس حال میں مددگار ہو سکتی ہے۔

روشنی بخش جہانست چو مہر

نور سیمائے رسول الثقلین

ترجمہ: اے بندے یاد رکھ کہ آپ ﷺ کی ذات دنیا کو روشن کرنے والی ہے جیسے سورج اور یہ ساری چمک اور روشنی رسول اللہ ﷺ کے نورانی ماتھے اور چہرہ کا پر تو ہے۔

میکنم از سر اخلاص مدام

سجدہ بر جائے رسول الثقلین

ترجمہ: میں ہمیشہ اخلاص کے بھید سے یہ کوشش کرتا ہوں کہ رسول عربی ﷺ کے نقش قدم پر سجدہ کرتا رہوں۔

ہست از نور خداوند جہان

جملہ اعضائے رسول الثقلین

ترجمہ: یہ یاد رکھ لے کہ اے بندہ دنیا میں جو نور اور سرور ہے وہ جملہ رسول عربی ﷺ کے اعمال اور اعضاء کا پر تو ہے۔

قطرہ رحمت حق ست بحق

رُخ زیبائے رسول الثقلین

ترجمہ: اے دوست حقیقت تو یہ ہے کہ بخدا دنیا میں رونق اللہ کے رحمت کے خزانہ سے یہ ایک قطرہ کے برابر ہے یہ آپ کے رُخ انور کے دیدار کرانے کا صدقہ زیبائش اور آرائش ہے۔

از منہ و مہر بود روشن تر

شب اسرارے رسول الثقلین

ترجمہ: اے دوست یہ بات یاد رکھ کہ وہ رات جس میں رسول ثقلین صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ کے ہاں جا کر سیر و مشاہدہ حق کیا۔ اُس دن آسمانوں پر چراغاں تھا اور اُس چراغاں کی روشنی سورج اور چاند کی روشنی سے زیادہ روشن تھی اُس دن ہر چیز سے زیادہ روشنی اور نور پھیلایا گیا تھا۔

کرد صابر دل جہان را روشن

ید بیضاے رسول الثقلین

ترجمہ: صابر رحمہ اللہ سے یہ بات سن لے کہ رسول الثقلین صلی اللہ علیہ وسلم کا معجزہ ید بیضا والا معجزہ ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزہ میں ید بیضا کے معجزہ سے زیادہ روشنی تھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات کے سامنے ید بیضا موسیٰ علیہ السلام بھی کم اور درجہ ثانی میں آتا ہے۔



دیوان حضرت علی احمد صابر کلہری رحمۃ اللہ علیہ 489

بہ بینم اگر روے عثمانِ عفان

بنازم بچشم خود از لطفِ یزدان

ترجمہ: اے دوست اگر میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ بن عفان کے چہرہ انور کو دیکھ لوں تو

میں اس اللہ کی مہربانی اور کرم پر بے حد و شمار ناز کروں۔

خیال جمالِش چوں در دل در آید

شوم برفلکِ ہمچو خورشیدِ تابان

ترجمہ: جب میرے خیال میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا جمال اور حسن آتا ہے تو میں آسمان پر

روشن سورج کی مثل چمک و دمک اور روشن چہرہ ہو جاتا ہوں۔

اگر پناہی در چمن زارِ جنت

نگنجد ازین ذوق در خویشِ رضوان

ترجمہ: اگر تجھے جنت کے چمن زاروں میں پاؤں رکھنے کا موقع میسر آ جائے تو تجھ میں

کبھی بھی ذوقِ شوق نہ سما سکے اس تیری خوشی میں جنت کی مخلوق بھی خوش ہو۔

ندارم غم از پرشِ سیرِ روزِ محشر

کہ چشمِ دل حناست روے عثمان

ترجمہ: مجھے روزِ قیامت سوالات پوچھے جانے کا غم نہ ہوگا کیونکہ میں نے حضرت

عثمان رضی اللہ عنہ کے دل کی آنکھ کو دیکھا ہے اس لئے مجھے اُن کی وجہ سے غم نہ ہوگا۔



490 دیوان حضرت علی احمد صابر کلہری رحمۃ اللہ علیہ

بہ بین ذات اور اکہ موصوف باشد

بحلم و حیا وہ بہ ترتیب قرآن

ترجمہ: اے دوست تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے اوصاف کو دیکھ وہ سراپا حلم و حیا ہیں

اور قرآنی ترتیب دینے کی سعادت سے عزت و قدر پائے ہوئے ہیں۔

بِخاکِ کف پائے او تا بمحشر

فدا کردہ باشم مرازاں دل و جان

ترجمہ: میں قیامت کے روز تک اُن کے پاؤں کی مٹی پر فدا ہوتا ہوں اور میں ہی

نہیں بلکہ میں اپنے دل و جان سے آپ رضی اللہ عنہ کی ذات پر قربان ہوں۔

اگر حلم خواہی بکویش چو صابر

تو کویش برو بہ زجاروب مژگان

ترجمہ: اے صابر اگر تو یہ چاہتا ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ کے حلم کو دیکھے تو اُن کی گلی میں جا مگر

وہاں بغیر جھاڑو کے جا اور وہاں اپنی پلکوں سے جھاڑو کر۔

☆.....☆.....☆.....

شد از خیال رویت عالم ہمہ گلستان

از طلعتِ رُخ تو خورشید گشت تابان

ترجمہ: اے میرے کریم آقا صلی اللہ علیہ وسلم تیری ذات کے خیال و سوچ نے ساری دنیا کو

بانغ بنا دیا ہے یہ چمکتا سورج بھی تیری ذات کی دید سے درخشاں ہوا ہے۔

زانگہ بروے خوبت افتادہ چشم لیلے  
مجنون صفت بکویت افتادہ است حیران  
ترجمہ: جب سے لیلیٰ کی آنکھ نے آپ کے منور چہرہ کی زیارت کی ہے وہ مجنوں کی  
مثل تیری گلی میں حیران پڑی ہے۔

در کوئے می فروشان راہی اگر بیابم  
بر عرش سربردارم رقصان و پیائے کوبان  
ترجمہ: اگر مجھے شراب بیچنے والے کی گلی کا رستہ مل جائے تو میں اس خوشی سے عرش پر  
پہنچ جاؤں ناچتے اور قدم قدم رقص کرتے کرتے۔

ای قبلۃ دد عالم ای مصطفیٰ محمد  
جز ذات تو ندارم از بہر روز میزان  
ترجمہ: یا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم دونوں جہاں کے قبلہ و کعبہ میرا روز محشر  
آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سوا کوئی مددگار اور پرسان حال نہیں۔

من از کمال محمود دارم امید ہائے  
دستم بگیر از لطف ای حضرت سلیمان  
ترجمہ: میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات پاک سے حد درجہ نیک امیدیں رکھتا ہوں پس  
اپنی شفقت اور لطف و کرم سے میرا ہاتھ پکڑیں دونوں جہان کے بادشاہ۔

من سرور دو عالم گشتم بیک نگاہے  
یک لحظہ در نشینم در بندگی سلطان  
ترجمہ: اگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک نگاہ کرم ہی مجھ پر ہو جائے تو مجھے دونوں جہان کی

خوشیاں حاصل ہو جائیں اے شاہِ جہان نواز ازراہِ کرم اپنی غلامی میں ایک  
لمحہ بھر کیلئے ہی بٹھا دیں۔

فرد خدا خریدی جز نور حق ندیدی

برہان اولیائی از لطفِ خاص یزدان

ترجمہ: آپ نے ایک مردِ حق کو خرید فرمایا آپ نے سوائے نور اللہ کے کچھ نہ  
دیکھا۔ آپ بلاشبہ اولیائی کی برہان و تلواریں ہیں جو اللہ تعالیٰ کا خاص  
الخاص فضل و انعام ہے۔

در ہر دکون جستم جز تو کسے ندیدم

مار ابرار از غم لے قطب دین دوران

ترجمہ: اے میرے آقا صلی اللہ علیہ وسلم میں نے دونوں جہاں میں دوڑ لگائی اور آپ کے سوا  
کسی کو نہ پایا ازراہِ مہربانی ہمیں غموں سے رہائی دلائیں۔ آپ بلاشبہ زمانے  
بھر میں دینِ حق کے قطب و بلند درجہ پر ہیں۔

جز نور حق نیابی وز ہرچہ بنگری تو

بنکرم بچشم حق بین دوری اگر تو عرفان

ترجمہ: اے مہربان جس چیز کو بھی آپ دیکھیں آپ کو سوائے نورِ حق کے کچھ نظر نہ  
آئے گا میں دُور دور تک حق کو دیکھنے والی نظر سے نگاہ کرتا ہوں اگر تو عرفان  
چاہتا ہے تو آ اور دیکھ۔



دیوان حضرت علی احمد صابر کلہری رحمۃ اللہ علیہ 493

خبرے دگر نیابی در راہ عشقبازی  
جز درد و آہ و نالہ جز سینہ ہائے بریاں  
ترجمہ: اے مہربان تجھے عشق بازی کی راہ میں سوائے بھلائی کے اور کچھ نظر نہ آئے  
گا اس راہ میں درد، آہ، واویلا اور جلے سینہ کے سوا کچھ بھی نہ ملے گا۔

دستم بگیری از لطف ای دستگیر عالم  
افتادہ ام بکویت مدہوش و مست حیران  
ترجمہ: اے میرے آقا صلی اللہ علیہ وسلم آپ جہانوں کے دستگیر ہیں ازراہ کرم میرا ہاتھ بھی  
پکڑیں میں بھی آپ کی گلی میں مدہوش، مست اور حیران پڑا ہوں۔

برگیرار تو خواہی از روے لطف جانم  
من میدہم بدستت از دست خویش جانان  
ترجمہ: اے میرے خواجہ اپنے خاص احسان سے میرا ہاتھ پکڑیں میں اپنا ہاتھ آپ  
کے ہاتھ میں دیتا ہوں میری دستگیری فرمائیں۔

دل رفت از بر من در کوئے جانستانم  
صابر نہ باریابی خیری کہ رفت انسان  
ترجمہ: اے میرے آقا صلی اللہ علیہ وسلم دل آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی گلی کے قربان ہے اس کو  
قبول فرمائیں صابر یہ بات سن لے کہ انسان یہاں سے سوائے بھلائی  
کے کچھ نہ پائے گا۔



آلہی رحم کن برخاکساران

کہ بے باران ہمہ ہستند گریاں

ترجمہ: اے میرے اللہ ان کمزور و ناتواں لوگوں پر اپنا کرم اور رحم فرما کیونکہ یہ سبھی لوگ بغیر بارش ہونے کے گریہ و زاری کر رہے ہیں۔

زابر لطف خود ای رازق کل

بدہ باران بایں امیدواران

ترجمہ: اے ساری مخلوق کے رزق دینے والے رب اپنے خصوصی فضل و کرم سے بارش برسا۔ ان لوگوں کو تجھ سے کرم کی امید ہے پس تو ان پر بارش بھیج دے۔

زابر رحمت بے قید یارب

زمین سربسر سیراب گردان

ترجمہ: اے اللہ تو اپنی بے حساب و شمار رحمت کا بادل بھیج دے اور یہ زمین اپنی رحمت سے خوب سیراب فرما دے۔

بکن از برق باران جہانگیر

جہاں خستہ دل راہ دل گلستان

ترجمہ: اے جہانوں کے مالک بجلی سے بارش نازل فرما دے دنیا کے لوگوں کے دل بڑے دکھی ہیں تو ان دکھی دلوں کو باغ بنا دے۔

شد از فکر جهان صابر جگر خون

نبارد ز چشم چون خلاق ایشان

ترجمہ: صابر رحمۃ اللہ علیہ کی سوچ سارے جہان کی فکر والی ہے اسے جہان والوں

کی فکر ہے اے اللہ تو بندوں کا خالق و مالک ہے ایسا نہ ہو کہ ان کی آنکھوں

سے بادل برسیں بلکہ تو خود اپنی خاص رحمت سے ابر رحمت برسا دے۔

☆.....☆.....☆.....

دل باغی مشوا از حکم یزداں

مدہ دل را بدستِ نفسِ شیطان

ترجمہ: اے دل تو اللہ تعالیٰ کے حکم کی خلاف ورزی نہ کر اور اُس کے حکم سے سر نہ

پھیر اور تو اپنے دل کو اور نفس کو شیطان کے ہاتھ میں نہ دے۔

اگر خواہی کنی باحق کلامے

بخوان از صدق دل یک لحظہ قرآن

ترجمہ: اے بندے اگر تو یہ خواہش کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ سے ہم کلام ہو تو تجھے چاہیے

کہ سچے دل سے ایک لمحہ کیلئے ہی قرآن مجید کی تلاوت کر لے۔

بدہ از دستِ دل شرع مقد

کہ یابی در جہاں گنجے ز ایمان

ترجمہ: اے بندے تجھے چاہیے کہ تو شرع محمدی صلی اللہ علیہ وسلم پر دل لگائے اور احکام پر

عمل کرتا کہ تجھے اس دنیا میں ایمان کی دولت کا خزانہ میسر آجائے۔



نخسواہم در دو عالم درد دل را

بجز درد غم و عشق تو درمان

ترجمہ: میں تو ہرگز نہیں چاہتا ہوں کہ مجھے دونوں جہاں میں دکھ سے سامنا ہو۔ لیکن یاد رکھ کہ تیرے غم دالم کا علاج درد، غم اور عشق کے سوا کہیں نہیں ہے۔ تیرے دل میں اللہ تعالیٰ کی ذات سے عشق ہو اُس کے احکام کے خلاف کرنے میں غم دالم محسوس کرنا چاہیے۔

زبب دارم ز سوز عشق لذت

زنم بر آتش عشق تو دامن

ترجمہ: اے اللہ تیرے عشق و محبت سے مجھے بے حد لذت ہوتی ہے اے اللہ میں تیرے عشق کی آگ پر بھروسہ رکھتا ہوں۔

بدہ جان و دل و دین از سر صدق

اگر یابی رہ اندر کوئے جانان

ترجمہ: اے بندے اللہ کے حکم کو صدق و صفا سے مان لے اور اُس کی راہ میں اپنی جان اور اپنا دل اور دین قربان کر دے اس کیلئے تجھے چاہیے کہ اگر تجھے محبوب کی گلی میں جانے کا راستہ مل جائے تو راہ ملنے پر سب کچھ قربان کر دے۔

قبول افتد مناجات تو صابر

کسہ داری تکیہ بر لطف یزدان

ترجمہ: اے صابر رحمۃ اللہ علیہ تیری دعا اور التماس قبول ہو جائے گی کیونکہ تو اللہ تعالیٰ کی خصوصی رحمت اور فضل و کرم پر آسرا رکھتا ہے۔

☆.....☆.....☆.....

از کمال لطفِ خود یاربِ زمن  
دور گردان این همه درد و محن  
ترجمہ: اے میرے رب کریم اپنے خاص فضل و کرم سے تو میرے حال سے دکھ  
درد اور تکالیف دور فرما۔

خوشتن را دوست میدارم از ان  
یافتم در تو نشان از خوشتن  
ترجمہ: اے میرے مالک میں تجھے اپنا مہربان مانتا اور رکھتا ہوں کیونکہ میں تیری  
ذاتِ اقدس میں اپنے لئے وہی دیکھتا اور پاتا ہوں جو میرے دل میں  
تیرے لئے ہے۔

از خیال زلف من زناار بند  
برہمن شو برہمن برہمن  
ترجمہ: میں نے تیرے لئے اور تیری یاد کیلئے اور تیری زلف کے تصور خیال کی نقل کو  
اپنے آپ کو زناار میں بند کر لیا ہے اس لئے میں کہتا ہوں کہ برہمن ہو جاؤ  
برہمن برہمن یہ تیرے عشق کی رسی میں خود کو جکڑنے کا ایک نمونہ ہے۔

از کمال بیخودی در لامکان  
ہمچو موسیٰ میکنم بناحق سخن  
ترجمہ: اے میرے مولا میں تیری ذات میں مستغرق ہوں میں بے خودی کے عالم



498 دیوان حضرت علی احمد صابر کلہری رحمۃ اللہ علیہ

میں لامکان تک چلا جاتا ہوں اور میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کی مثل تجھ سے  
بات کرتا ہوں۔ کسی نے اس حال کو یوں بیان کیا ہے۔

کچھ ایسے لمحے بھی آتے ہیں ہجر میں جب

ہم تم سے تمہارے بغیر ہم کلام ہوتے ہیں

گر تراش کے ست اندر دل بخوان

ہست اندر لوح نام بت شکن

ترجمہ: اگر تیرے دل میں میری محبت کے بارے میں کوئی شک ہے تو میں یہ کہوں گا

کہ تو میرے نام کی تختی کو پڑھ لے وہاں میرا نام بت شکن ہے میرا تیرے

سوا کسی اور سے محبت کا نہ دعویٰ ہے اور نہ کوئی عمل۔

کوہ کنندن پیشہ باشد دل بکاف

پشت پائے میزدن بر کوہ کن

ترجمہ: اگر کوئی پہاڑ کھودنے کا پیشہ اختیار کرے تو اس کے دل میں شگاف ہو جاتا

ہے کیونکہ یہ پیشہ بڑا سخت جان ہے مگر میں تو ایسے پہاڑ کھودنے والے آلات

نارستا ہوں جو ایسا کام کرے اُسے محبت میں اس سے بہتر ثبوت دینا چاہیے۔

سر بسجدہ می نہد صابر بعمر

دفع گردان یارب این درد کھن

ترجمہ: صابر رحمۃ اللہ علیہ نے ساری عمر تیری محبت میں سر سجدہ میں رکھا اے اللہ تجھ سے

میری یہ دعا ہے کہ تو مجھ سے میرا پرانا دکھ درد اور جدائی کا درد دور فرما دے





دیوان حضرت علی احمد صابر کلہری رحمۃ اللہ علیہ 499

گفت خداوند جهان آفرین

بامن دل خستہ و اصحاب دین

ترجمہ: اے مہربان سن میرے رب نے جو جہانوں کا پیدا فرمانے والا ہے فرمایا  
اس خستہ دل بندے اور دین کے علم رکھنے والوں سے۔

سطوت حق کرد بنام عمر

ضرب قوی سگہ اعلائی دین

ترجمہ: اے دوست سن اللہ تعالیٰ کی ذات نے حق کا رعب اور دبدبہ حضرت  
عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے نام لکھ دیا اُن کے ہاتھ میں مضبوطی اور نشان اور دین کی  
بڑائی لکھ دی۔

قرب پیمر ز ازل تا بہ ابد

یافت ابوبکر ز صدق یقین

ترجمہ: اے دوست سن کہ اللہ تعالیٰ کی ذات پاک نے شروع سے تا قیامت  
حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کا قرب سب سے بڑا عطا  
کیا اُن کے صدق اور یقین واثق کے نتیجے میں یہ سب عطا کیا۔

ہادی دین گشت بحلم تمام

زان شدہ عثمان بہ محمّد قرین

ترجمہ: یہ بھی سن لے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ بن عفان کی وہ ذات ہے جن کا علم

دیوان حضرت علی احمد صابر کلہری رحمۃ اللہ علیہ 500

دین حق میں سب سے بلند وبالا اور لا انتہا ہے اس کی وجہ سے ہی انہیں  
محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا قرب نصیب ہوا۔

از کرم خاص خدا و رسول

یافت علی رتبہ حق الیقین

ترجمہ: اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خاص کرم و فضل سے حضرت علی رضی اللہ عنہ  
نے اللہ پاک کے نزدیک حق الیقین والا فرد فرید کا رتبہ پایا ہے۔

شاہ والایت شدہ نامش علم

ثانی او نیست بروئے زمین

ترجمہ: اُن کی ذات بابرکات کی یہ سعادت ہے کہ وہ علم کی دُنیا میں اس کے بادشاہ  
ہیں اُن کی ذات اتنے بڑے علم والی ہے کہ دُنیا میں اُن کا کوئی ثانی نہیں ہوا  
اور نہ ہوگا۔

صابر ازین دولت عشق از ازل

گشت بحق واصل حق را امین

ترجمہ: صابر رحمۃ اللہ علیہ یہ بات واضح ہے کہ آغاز سے ہی اُن کی ذات کو دولت عشق  
عطا ہوئی ہے وہ حق پر رہے حق اُن سے جدا نہ ہوا وہ حق کے امانت دار اور  
امین رہے۔



دیوان حضرت علی احمد صابر کلیری رحمۃ اللہ علیہ 501

اے مونسِ جانِ بیقراران

اے مرہمِ دردِ خونِ باران

ترجمہ: اے بے قرار اور پریشان لوگوں کی جان کو قرار دینے والی ذات تو مہربان ہے پس تو کرم سے اس درد کی مرہم بہتے خون والے دلوں پر رکھ تا کہ انہیں سکون اور راحت ملے۔

ہر کس کو بدیدِ روے خوبت

تا روزِ قیامت است حیران

ترجمہ: اے مہربان جس نے تیرا حسین و منور چہرہ دیکھ لیا وہ قیامت تک حیرانی کے عالم میں زندہ رہا۔

شد از دل او نگارِ جنت

زانگہ کہ ترا بدیدِ رضوان

ترجمہ: اُس بندے کے دل سے جنت کے نظارے نکل گئے جس کسی نے تیرے چہرہ انور کا نظارہ اور زیارت کر لی۔

در فقر و بلا نشیمنِ اوست

ہر کس کو زتستِ روے گردان

ترجمہ: اُس بندے پر فقر اور مصیبت کے گھر کا دروازہ کھل گیا جس نے تیری ذات سے اپنا منہ موڑا۔



در کُنَجِ بِلَا نَشِیْنِ ز عَسَرَتِ

تَـاَرِه یَـا بَی بَـہ بَـزْمِ رَنَدَانِ

ترجمہ: اے دوست تو تنگ دستی کے حال میں ایک گوشے میں بیٹھ جاتا کہ تو زندوں کی محفل میں جانے کی راہ پاسکے۔

جَـاَن و دَل و دِیْنِ بَیـا رِ دُورِہ

بَـا رِوے خُوش و دَہـا ن خَـنَدَانِ

ترجمہ: اے دوست اُن کی راہ میں اپنی جان اور دل اور دین پیش کر اور خوش ہو کر اور ہنستے اُن کے حضور میں حاضری دے۔

بَـا زِیْمِ ہَمِیْنِ ز جَـاَن و دَہـا

دَر پِیـشِ نَـگَـا رِ خُویـشِ رَقِصـا نِ

ترجمہ: ہم نے اُن کی جناب میں جان اور دل کی باڑی لگا دی ہے ہم اپنے مولس و مہربان کے حضور رقص کرتے حاضر ہوتے ہیں۔

شَـا یَـدِ کَـہ رَسَدِ بَـگُوشِ دَلیـرِ

مَی نَـا لِ چَـو بَـلَـبَـلِ و ہِزَارَانِ

ترجمہ: اے دوست شاید تیری بات اور تیری عرض محبوب کے کانوں میں پہنچ جائے۔ اس کیلئے تو بلبل کی مثل ہی نہیں بلکہ ہزاروں بلبل کی مثل اپنے دل کی بات گاتے ہوئے راگ الاہ کی تاریں بولیں۔

دیوان حضرت علی احمد صابر کلہری رحمۃ اللہ علیہ 503

مخسروش و منال باس خاموش  
صابر داری اگر تو عرفان  
ترجمہ: اے صابر رحمۃ اللہ علیہ شور نہ کر اور نہ ہی رو بلکہ چپ ہو جا اگر تجھے اُس ذات  
کا عرفان نصیب ہو تو حیران بندوں کی مثل بُت بن کر دیکھ نہ کہ کچھ بیان کر۔

.....☆.....☆.....☆.....

بیسادرِ بزم مستان خدا جویاں دمی بنشین  
درین وحدت سرائے عکس و بے آئین دمی بنشین  
ترجمہ: اے دوست اللہ کی تلاش والوں کی محفل میں دم بھر کیلئے بیٹھ جا یہ وحدت سرا ہے  
جس میں کوئی عکس نہیں اس میں کوئی اپنا قانون نہیں ہے یہاں دم بھر کیلئے بیٹھ جا۔

مکن فاش از سوئے تو مست بیخود سر حق بلکس  
کہ تابو واسطہ یابی ز لطف خاص حق تلقین  
ترجمہ: اے دوست تو کسی سے بھی حق کا بھید غلطی سے بھی نہ کہہ خواہ تو حالت مست  
میں ہو کیونکہ یہاں تو کوئی راز بے واسطہ اللہ کی جناب سے بغیر اُس کے  
خصوصی انعام کے حاصل نہیں ہوتا ہے یہ بات بھی تجھے تلقین کرتا ہوں۔

اگر خواہی شوئے خلوت نشین بر مسندِ عرفان  
نبوش از جام وحدت بادۂ رنگین بصد آئین  
ترجمہ: اے دوست اگر تو یہ چاہتا ہے کہ تجھے اللہ تعالیٰ کا عرفان حاصل ہو جائے تو  
وحدت کا جام پی لے وہ بڑا خوش رنگ ہے وہ بڑے شوق سے نوش کئے جا۔

مشو مغرور دردانائے خود اندر درین سودا

نمی باید متاع درد مندی جز دل مسکین

ترجمہ: اے دوست تو اس سودے بازی میں مغرور مت ہو کہ تو عقل و فہم والا ہے یہاں

تو یہ سودا صرف مسکین دل والوں کو درد مندی کی حالت رکھنے سے ملتا ہے۔

بجز حق درد و عالم نیست تا دست تو برگیرد

ازین نایافت بے حاصل دمے خود را مکن مسکین

ترجمہ: دونوں جہانوں میں سوائے حق تعالیٰ کے اور کوئی نہیں جو تمہاری حالت پر رحم

کرے۔ یہ انمول دولت اُس وقت تک حاصل نہیں ہوتی جب تک کوئی

عاجز و کمتر نہ ہو جائے بندے کو میں ماری پڑتی ہے۔

قدم در شاہراہ عشق نہ ہشیار شوایدل

مشو ایمن ازین رہ کج کہ دارے پیش خود چندین

ترجمہ: اے دل عشق کی شاہراہ پر چل ہو شیاری نہ دکھا اس ٹیڑھے راہ کے خطرات سے

اطمینان سے مت بیٹھ کیونکہ اگلی منزل بہت کٹھن اور مشکلات سے بھری ہے۔

بکن خاک در ماکحل چشم دل اگر خواہی

کہ تاگردی ببزم عشق بازان خدا حق بین

ترجمہ: اے دوست ہمارے در کی خاک کو اپنی آنکھوں کا سرمہ بنالے۔ اس لئے کہ

اگر تو چاہتا ہے کہ عشق کرنے والوں کی محفل میں جانا چاہتا ہے تو یہ کرتا کہ تو

اللہ کا دیدار کر سکے۔



زمن خواہیدے اہل محبت جام الفت را

کہ دارم دل ز صہیائے محبت خون غم زرین

ترجمہ: اے اہل محبت اگر تم مجھ سے الفت کا جام لینے کے خواہش مند ہو تو لے لو میرے

دل میں محبت خوش رنگ شراب ہے جو غم کے جوش سے سونا بن چکی ہے۔

باین را حسن کہ داری خاکساراں را نرا گرامی کن

ز گل نازک تری با عاشقان خود مشو سنگین

ترجمہ: اے دوست جو تجھ میں جمال و حسن اور خصائل حمیدہ ہیں اُن سے خاکساروں

کو نوازدے۔ تو مہربانی کر اور پھول سے بھی نازک تر عاشقوں پر سنگ دل

اور سخت نہ ہو۔

بر یزار عاشق مائی بسودائے وصال ما

چو باران از صدف ہائے دو دیدہ گوہر رنگین

ترجمہ: اے دوست اگر تو ہمارا وصل چاہتا ہے اور اگر تو ہمارا عاشق ہے تو بارش کی مثل

اپنی آنکھوں سے موتی اور گوہر برساتا کہ تو اپنے مقصد میں کامیاب ہو جائے۔

بخلوت خانۂ غربت بصد ذوق و طرب بنشین

برین عزمے کہ تواری بخوان از صدق دل آمین

ترجمہ: اے دوست تو ہزار ذوق شوق سے خلوت کے تہ خانہ میں بیٹھ جا۔ اگر تیرا یہ

ارادہ و عزم ہے تو یہ سبق ہم سے اور ہمارے دل سے یقین سے پڑھتا کہ تیرا

کام پورا ہو آمین!!

خداع نفس امارہ نیاید بر شمار کس

چہ پوشی از هوائے نفس شیطان خرقة پشمین

ترجمہ: یہ تمہارا نفس بڑا مکار ہے اس کی باتوں میں مت آ۔ تجھے کیا علم کہ یہ شیطان نفس کیسے ریشمی لباس پہنے ہے۔

بیاؤ با محبت آشنا شو صابر ارخواہی

یہ بزم ماریسی آندم اگر داری بدل تمکین

ترجمہ: اے دوست آ اور محبت کرنے کے کام سے آگاہ ہوا اگر تیرے دل میں اس کیلئے جذبات ہیں ہماری محفل میں تو اس وقت پہنچ سکتا ہے جب تیرے دل سے بڑائی کرنے کا خیال چلا جائے۔

.....☆.....☆.....☆.....

من از یساد ساقی شدم مست غلطان

نہ از باغ مستم نہ از یساد بستان

ترجمہ: اے دوست میں شراب پلانے والے کی یاد میں بہت زیادہ الجھ گیا ہوں۔ میں نہ باغ کی بہار سے مست ہوا اور نہ پھولوں کے باغیچے سے خوش و مست ہوں۔

نظر کن بجان از سر الف آخر

فتادم بکوئے تو ہم چون گدایان

ترجمہ: اے میرے مہربان اپنی زلف کی لطافت کی وجہ سے بخدا مجھ پر نگاہ فرما کیونکہ میں تو تیری گلی میں گدا گروں کی مثل گرا پڑا ہوں۔

دیوان حضرت علی احمد صابر کلیری رحمۃ اللہ علیہ 507

نہ از جام جز بجام لب تو

بریزی اگر در گلویم خمستان

ترجمہ: اے مہربان میں اپنی جگہ سے کہیں بھی ہل کر نہیں جاتا سوائے تیرے ہونٹوں کے جام تک ہی جاتا ہوں مہربانی کر کے میرے منہ میں شراب خانہ ہی انڈیل دے۔

مرا آرزو است دیرینہ در دل

کہ گردم بگرد تو چوں مہر گردان

ترجمہ: اے میرے محبوب میرے دل میں ایک بہت پرانی خواہش ہے کہ میں تیرے گرد سورج کی مثل گردش کروں۔

بکوئے فغان گر تو راہے بیابانی

شوی واقف اے دل ز اسرار مستان

ترجمہ: اے دوست اگر آہ وزاری کرنے والے لوگوں کی گلی میں جانے کا موقع حاصل کر لے تو تجھے پتہ چل جائے گا مست لوگوں کے دلوں میں کون سے اسرار و رموز ہیں۔

ہزاران دل و جان نثار تو سازم

اگر رہ بیابم بکوئے توجانان

ترجمہ: اے مہربان میں تیری ذات پر ہزاروں دل و جان قربان کروں اگر مجھے تیرے آستانہ کو جانے کی راہ مل جائے۔



ببین از سر بام ای سرور نازم

زنور جمالت جهان شد گلستان

ترجمہ: اے میرے مہربان تو ناز سے ایک بار ہی اپنے گھر کی چھت سے جھانک کر

مجھ پر نگاہ ڈال دے۔ یہ اس لئے کہ تیرے حسن کے جمال و خوبصورتی سے

جہان باغ بن گیا ہے۔

ہزاران دل و جان بصد ذوق ہستی

کنم بر تو قربان کنم بر تو قربان

ترجمہ: اے محبوب میں تیری ذات پر ہزار ذوق و شوق سے دل و جان قربان کرتا

ہوں۔ میں تجھ پر سب کچھ قربان کرتا ہوں میں قربان کرتا ہوں۔

تو مغذوری ای زاہد از درد مندی

نہ آگاہ از لذت غم پرستان

ترجمہ: اے زاہد تو دردمندوں کے حال سے ناواقف ہے یہ تیری معذوری ہے

کیونکہ تو عاشقوں کے غم کی لذت سے بالکل آگاہ نہیں ہے۔

بگنج دو عالم اگر دست افتد

بجز درمندی و گریہ مستان

ترجمہ: اے مہربان اگر تیرا ہاتھ دونوں جہانوں کے خزانوں تک پہنچے تو تو یہ دیکھ لے

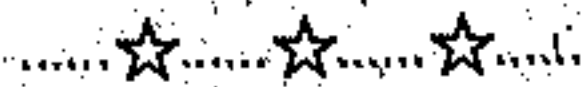
گا کہ دردمندی کے علاوہ اور سب قسم کی لذتیں ہیچ و معمولی حیثیت کی ہیں۔

دیوان حضرت علی احمد صابر کلیری رحمۃ اللہ علیہ 509

بشاه جهان داد از لطف یزدان  
بخارا سمرقند و بلخ و بدخشان  
ترجمہ: اللہ تعالیٰ کی مہربانی سے ہمارے بادشاہ سلامت کو اللہ تعالیٰ کی عنایت سے  
بخارا، سمرقند، بلخ و بدخشاں کے علاقے عطا ہوئے ہیں۔

بلرزہ در آیند چوں بید دروم  
اگر روکنی سوئے روم و خراسان  
ترجمہ: اے دوست اگر میرا مہربان روم و خراسان کی جانب لشکر کشی کرے تو یقین  
جان لے کہ انہیں ایسے کپکپی طاری ہو جاتی ہے جیسے نرم و نازک بیر کا درخت  
لہراتا ہے۔

بسووائے عشقت چو صابر سرخود  
نہ ادم بخاک رہ درد مندان  
ترجمہ: جب صابر رحمۃ اللہ علیہ نے خود ہی اپنی مرضی سے تیرے عشق میں اپنا سر ڈال  
دیا۔ تو میں نے خود ہی درد مند لوگوں کی راہ کی خاک پر اپنا سر بچھا دیا ہے۔



آمد از ذوق مستی بر در پیر فغان  
گوئیامن از مکان رستم بسوئے لامکان  
ترجمہ: میں ساقی کے در پر نہایت ذوق و شوق اور مستی کے عالم میں آیا۔ گویا یوں ہوا  
کہ میں اپنے مکان سے لامکان کی جانب چلا گیا۔

صد ہزاران جان بر افشانم بخاک راہ تو

یافتم اندر جمال تو نشان بے نشان

ترجمہ: اے میرے مہربان میں تیری راہ کی خاک پر اپنی ہزاروں جانیں قربان کرتا

ہوں کیونکہ میں نے تیری ذات اور جمال میں وہ نشان پایا ہے جو نہ دکھائی

دینے والے کی ذات میں ہے۔

از شجر برگے چو افتد بر زمین اندر خزان

دل دردن سینہ پر سوز میگرد و تپان

ترجمہ: خزاں کے موسم میں درخت سے زمین پر جب پتے گرتے ہیں تو اس سے

سینہ میں دل بہت دکھی ہوتا اور تڑپتا ہے۔

جان فشانیا کنم از ذوق با صد آرزو

گر در آیم مست و حیران در مکانِ قدسیان

ترجمہ: اگر میں نہایت ذوق شوق سے جان ماری کروں اور سو قسم کی آرزوئیں

باندھوں تو بھی اگر میں فرشتوں کے مکان میں حیران اور مستی کی حالت میں

آتا ہوں تو یہ میرا مقام ہے۔

کئے کنم رو سوئے جنت در سر کوئتومن

یافتم از جلوۂ روئتو عمر جاودان

ترجمہ: میں تیری گلی میں جب ہوں تو کیسے جنت میں جائے کا رخ کروں کیونکہ

میں نے تو ہمیشہ کی زندگی کا نظارہ تیرے چہرہ انور کے دیکھنے سے پایا ہے۔



گر نگاہ بر من افتد بر رخ زیبائے تو  
رقص علیہا کنم دیگر کنم قصد جان  
ترجمہ: اگر ترے رخ انور سے مجھ خاکسار پر ایک شفقت کی نگاہ پڑ جائے تو میں خوشی  
سے رقص کروں اور پھر اپنی جان قربان کرنے کا قصد بھی کروں۔

چند گوید صابر اوصاف تو از روزے نیاز  
می نگجد سرد صفت ذات تو اندر جہان  
ترجمہ: اے محبوب اگر صابر رحمۃ اللہ علیہ نہایت نیاز مندی و عاجزانہ حال میں تیرے  
چند ایک اوصافِ حسن بیان کرے تو تیرا بلند و بالا صفات والا جسدِ خاکی اس  
دنیا میں خوشی سے سمانہ سکے۔

.....☆.....☆.....☆.....

شہر رمضان آمد شد تاز گئی ایمان  
از بھر مسلمانان آمد ز خدا فرمان  
ترجمہ: دوستو یہ رمضان المبارک کا ماہ آگیا دلوں میں ایمان کی رونق آگئی اور یہ خوشی  
کافران اللہ کی جانب سے آیا ہے۔

ہر کس کہ بحکم حق کردہ جہان کارے  
شد درود جہان سر چو فلک گردان  
ترجمہ: دنیا میں ہر کوئی بندہ اپنے رب کے حکم و فرمان سے کام کاج میں لگا ہے اس  
ماہ میں درود شریف کا ورد اتنا گونجتا ہے جیسا کہ آسمان گردش کرتا ہے۔

دیوان حضرت علی احمد صابر کلہری رحمۃ اللہ علیہ 512

ماہ رمضان تا نمودہ رخ خود

شد از رخ زیبایش شادی بر مسلمانان

ترجمہ: جس دن سے رمضان شریف کے ماہ کا آغاز ہوا ہے مسلمانوں کے چہرے خوشی سے دمک گئے ہیں۔

آندم کہ نہادم سر اند قدم حکمت

رفتہ از دل و جانم آلودگی عصیان

ترجمہ: یہ اللہ تعالیٰ کی حکمت ہے کہ جس وقت سے میں نے رمضان شریف کے روزے شروع کئے بلاشبہ میرے دل اور جان سے گناہوں کی آلودگی دھل گئی ہے۔

ہر کس کو درین ماہی بر حکم خدا رفتہ۔

انعام سے بیند از کرمی یزدان

ترجمہ: جو کوئی بندہ اس ماہ میں اللہ تعالیٰ کا حکم بجالاتا ہے۔ وہ بلاشبہ اپنے اللہ تعالیٰ سے کرم و انعام دیکھ لیتا ہے۔

بر حکم تولد خالق چون عاشق سر گشتہ

قربان شدہ ام قربان قربان شدہ ام قربان

ترجمہ: اے میرے رب میں تیرے احکام پر کار بند ہوں اور احکام کی تعمیل پر لگا ہوں میں تیری رحمت پر قربان۔ میں تیرے نعمت بھرے انعام پر قربان قربان۔

دیوان حضرت علی احمد صابر کلہری رحمۃ اللہ علیہ 513

در گوش دلم آمد از غیب ندا صابر

نومید مشو در دین گر هست ترا عرفان

ترجمہ: صابر رحمۃ اللہ علیہ کے دل کے کان میں غیب سے یہ آواز آئی ہے کہ تو دین کے معاملات میں نا اُمید نہ ہوا اگر تجھے اللہ کا عرفان ہو گیا ہے تو نا اُمید نہ ہو۔ یہ تیرے لئے خوشیوں کی نوید ہے۔

..... ☆ ..... ☆ ..... ☆ .....

رحمے بکن ای خدائے بیچون

بے لطف تو گشتہ جگر خون

ترجمہ: اے کمزور بندوں کے رب تو اپنا فضل فرما۔ تیری رحمت و کرم کے بغیر اس جان میں بے اطمینانی ہے۔

در کنج بلا بس صد غم و درد

چشم دل من شدہ چو جیحون

ترجمہ: میں ہزاروں غم اور درد لئے گوشہ نشین ہو چکا ہوں میرے دل کی آنکھ ہر لحظہ روتی ہے جیسے دریائے جیحون کا پانی بہتا رہتا ہے۔

مجنونی من اگر بسہ بیند

لیلے جہان شود چو مجنون

ترجمہ: اگر لیلی بھی میری مجنونانہ کیفیت کو دیکھ پائے دنیا بھر کی لیلی صفت حسین پریاں، بھی مجنون ہو کر رہ جائیں۔



جبریل فتدب خاکِ غربت

برحال من شگستہ محزون

ترجمہ: حضرت جبریل علیہ السلام بھی میری حالت زار کو دیکھ کر زمین پر گر پڑا میں اتنا  
دُکھی اور پریشان حال ہوں۔

گردم بہوائے وصل تا حشر

برگرد سر تو ہمچو گرددن

ترجمہ: اے میرے مہربان میں تیرے وصل کیلئے تا قیامت سرگردان ہوں اور میں  
تیری ذات پر نثار ایسا ہوں جیسے آسمان ہمہ وقت گردش میں رہتا ہے۔

تا چند مژدہ دہم بدل در عشقت

درد و غم تسست روز افزون

ترجمہ: میں اپنے دل کو تیرے عشق میں پڑنے کی خوشخبری کب سے دوں۔ میرا درد و غم  
جو تیرے لئے میرے دل میں ہے وہ ہر روز زیادہ سے زیادہ ہی ہوتا جا رہا ہے۔

از من نشد آن نگار خواندم

شب تابہ سحر دعائے افسون

ترجمہ: میں اُس محبوب کو نہ پڑھ سکا میں اُس کیلئے رات سے صبح طلوع ہونے تک  
وَعائیں ہی کرتا رہا۔

دیوان حضرت علی احمد صابر کلیری رحمۃ اللہ علیہ 515

دریـــــا دریدـــــہ ریـــــزم

در کوئے غم تو اشک گلگون

ترجمہ: اے محبوب میں اپنی آنکھوں سے دریا کی مثل آنسو بہائے جا رہا ہوں۔ میں تیرے فراق کے غم میں پھولوں جیسے آنسو بہائے جا رہا ہوں۔

صا بر قـدیکـہ چـون الف بـود

از یـاد فـراق گـشتہ چـون نـون

ترجمہ: صابر رحمۃ اللہ علیہ کا قد بالکل سیدھا اور حسین و جمیل تھا مگر تیری یاد میں وہ الف کی طرح سیدھا ہونے کی بجائے حرف نون کی مثل خم ہو گیا ہے۔

.....☆.....☆.....☆.....

اگر خواہی کہ گردی در جہان عشق شمع دین

بیابی دیدہ دل رو بدرگاہ نصیر الدین

ترجمہ: اے دوست اگر تو یہ چاہتا ہے کہ جہان عشق میں دین کی شمع بن جائے تو آتجھے یہ حال میرے حضرت نصیر الدین رحمۃ اللہ علیہ کی درگاہ سے دل کی آنکھ سے ملے گا۔

بی بینی از رہ معنی ظہور ذات حق بیچون

اگر داری تو از روئے حقیقت دیدہ حق بین

ترجمہ: اے دوست تو بلا چون چہ اللہ تعالیٰ کی ذات پاک کو اصل حال میں دیکھ لے گا اور اگر تو حق بین آنکھ رکھتا ہے تو تجھے یہ سب حال وہاں سے نصیب ہو جائے گا۔

سراج العارفین را دیدہ دل سازتا آنجا

ببین در کثرت و وحدت جمال او بہ نیک آئین

ترجمہ: اے دوست وہاں تیرے دل کی آنکھ عارفوں کا سورج دیکھے گی اور وہاں تجھے کثرت و وحدت کا علم اُن کے جمال میں واضح نظر آجائے گا۔ پس اُن کے حضور حاضر ہو کر مستفید ہو۔

اگر خواہی شوی محرم تو رازِ ثَم وجہ اللہ

بیک شرطے بیا انیجا ابشودر دینہ نفس کین

ترجمہ: اے دوست اگر تیری یہ تمنا ہے کہ تو پھر سے وجہ اللہ کی زیارت کرے اور اس راز سے باخبر ہو تو تجھے چاہیے کہ آگر ایک شرط ہے کہ اپنا سینہ کینہ سے دھو کر اس جگہ آ اور دل کی مراد و مطلب پالے۔

ز سودائے محبت ازد چشم خویشتن زانجا

بہ بینی جلوۂ ذات فرید الدین نظام الدین

ترجمہ: وہاں تو اپنی محبت والی آنکھ سے دیکھے گا وہاں تو سارا نظام اُس ذات فرید الدین رحمۃ اللہ علیہ اور نظام الدین کے نظام کی ذات میں تجھے نظر پڑے گا وہاں کا ماحول و حال سراپا دین ہی دین حق ہے۔

طغیر از ذات حق کس نیست واقف از کمال او

کہ هست آن چشمہائے سوز بجز خواجہ قطب الدین

ترجمہ: اے دوست یہ سن کہ اُن میں جو کمال و اوصاف ہیں انہیں سوائے رب



تعالیٰ کے اور کوئی نہیں جانتا آپ کی چشم پر نم سوائے اپنے خواجہ قطب  
الدین رحمۃ اللہ علیہ کی ذات کی دید سے دُور نہیں ہیں۔

اگر خواہی شوی ور ہر دو عالم چون مہ روشن  
بگواز صدق دل خواجہ معین الدین معین الدین  
ترجمہ: اے دوست اگر تو دونوں جہان میں چاند کی مثل روشن ہونا چاہتا ہے تو سچے  
دل سے یا خواجہ معین الدین یا خواجہ معین الدین نعرہ لگالے۔

بیادِ عارضِ زیبا نشین در کوئے می نو شان  
بیوے بادہ مستی کن اگر نبود می رنگین  
ترجمہ: حسین چہرہ اور زخسار والوں کی یاد کیلئے شراب خوروں کی گلی میں جا کر بیٹھ جا  
اور شرابی کی مستی کی حالت بنالے جیسے انہیں شراب کی بومست کر دیتی ایسا  
ہی کرا اگر تجھے سُرخ شراب میسر نہ آئے۔

بصد امید صابر زو بدرگاہ تو آوردہ  
بکن رحمے بحال این غریب و عاجز و مسکین  
ترجمہ: صابر رحمۃ اللہ علیہ آپ کی درگاہِ عالیہ میں ہزاروں اُمیدوں کے ساتھ حاضر  
ہوا ہے پس آپ ذرہ نوازی کرتے اس غریب و عاجز اور مسکین کے حال پر  
رحم فرما کر بائرا فرمادیں آپ کا احسان ہوگا۔



دیوان حضرت علی احمد صابر کلہری **518**

دارم ز ازل ز لطف بیچون

درد دل غم عشق روز افزون

ترجمہ: اے میرے مہربان میں روزِ ازل سے اللہ تعالیٰ کی خاص مہربانی سے بغیر کسی وجہ کے اپنے دل میں عشق رکھتا ہوں اور میرا عشق غم روز بروز ترقی پذیر ہے۔

چون کوہ نشستہ ام دو زانو

در کوئے غم تو ہمچو گردون

ترجمہ: میں اپنے محبوب کے حضور دو زانو ہو کر پہاڑ کی مثل ساکت بیٹھا ہوں اور اے محبوب میں تیرے غم کے کوچہ میں مثل آسمان گردش کرتا رہتا ہوں۔ شاید کہ تجھ سے کسی موڑ پر آنا سا منا ہو جائے۔

ازہر بن موئے من بصد جوش

جاری شدہ صد ہزار جیون

ترجمہ: میرے جسم کے ہر بال کی جڑ سے سو جوش و خروش کے ساتھ ہزار دریاؤں جیون کی مثل دریا جاری ہیں۔

صحرائے جہان زگریۃ من

سیراب شدہ ز اشک گلگون

ترجمہ: میرے رونے کے نتیجہ میں دنیا کے ریت کے میدان بھی میرے سُرخ آنسوؤں کے پانی سے سیراب ہو گئے ہیں۔

دیوان حضرت علی احمد صابر کلہری رحمۃ اللہ علیہ 519

صد شکر کہ لشکر غم و درد

در شہر دلم نمود شب خون

ترجمہ: میں سینکڑوں بار اپنے غم اور درد کے لشکر کے احسان پر شکریہ ادا کرتا ہوں جس نے میرے دل کے شہر پر شب خون مارا ہے۔

مجنونی من اگر بداند

لیاے گداز ذوق مجنون

ترجمہ: اگر انہیں میری جنونی حالت کا علم ہو جائے تو یقین کر لیں کہ اس ذوق شوق کو دیکھ کر لیلیٰ بھی میری مجنون بن جائے۔

انداختہ عاشق از سر ذوق

لختے جگر از دیدہ بیرون

ترجمہ: ایک عاشق بھی میرا حال دیکھ کر نہایت ذوق شوق سے اپنی دونوں پیاری آنکھوں سے اپنی دونوں آنکھیں باہر نکال کر رکھ دے۔

در هر دو جہاں عزیز دلہا است

هر کس کہ زہر تست محزون

ترجمہ: دونوں جہاں میں سبھی کو اپنے اپنے دل بہت عزیز و پیارے ہیں مگر ہر کوئی تیری محبت میں زخمی ہو چکا ہے۔



قد ہا چو الف زیاد عشقت

صابر بنگر کہ گشتہ چون نون

ترجمہ: صابر رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ جن لوگوں کے قد لمبے اور حسین ہیں اور مثل فرو فرید

ہیں۔ مگر جس نے بھی تجھے دیکھا وہ الف سے نون ہو کر رہ گیا نون سے مراد گہرا۔

☆.....☆.....☆.....

من بیوئے تو رسیدم بدر پیر مغان

تابہ بینم رخ زیبائے تو خویش بینان

ترجمہ: اے مہربان میں تیرے سہارے سے آتش پرستوں کے پیر کے در پر پہنچا

تاکہ میں تیرا منور چہرہ اپنی پہچان کرنے والوں کی مثل دیکھ سکوں۔

گر جمال تو بودد نظر من از ذوق

تا کسم گر بکنم روئے بگلزار جہان

ترجمہ: اگر تیرا جمال میرے شامل حال ہو اور میری نظر میں تیری دید کا ذوق شوق ہو

تو کیسے ہو سکتا ہے کہ میں اس طرح سے تیرے گلزار مثل چہرہ سے اپنا رخ

کہیں اور کروں۔

گر خیال تو کند جان و دلم ہمچون ماہ

بر فلک تابدم حشر شوم نورفتشان

ترجمہ: اگر تیرا خیال میری جان اور دل کو چاند کی مثل روشن و منور کر دے۔ تو یقینی

بات ہے کہ میں آسمان پر آخر دم تک نور ہی نور بکھیرتا رہوں۔

دیوان حضرت علی احمد صابر کلہری رحمۃ اللہ علیہ 521

چشم دل پی س من از جان عزیزست عزیز

کز ازل تابہ ابد هست بسویت نگران

ترجمہ: میرے نزدیک میرے دل کی پیاری آنکھ اس جان سے بھی زیادہ عزیز ہے یہی

وجہ ہے کہ میں آغاز سے آخر تک تیرے گرد گھومتا پھرتا تیرا دیدار کرتا رہتا ہوں۔

خضر گوید بتو اے شاہد معنی بشنو

عمر تو درین نشہ دنیا چندان

ترجمہ: اے بندے تجھ سے حضرت خضر علیہ السلام فرماتے ہیں کہ حقیقت کے دیکھنے

والے مجھ سے سن کہ تیری ساری زندگی دنیا داری کے نشہ میں کب تک

رہے گی میں تجھے بتاؤں کہ یہ کچھ بھی نہیں۔

من ازین غم ہمہ شب بر سر کویت سوزم

غم عشقت نتوان کرد پسینہ پنہان

ترجمہ: میں اس غم سے ساری رات تیری گلی کے کنارے پر چلتا رہتا ہوں۔ پھر بھی

تیرے عشق کا غم میرے پسینے کو چھپا نہیں سکتا ہے میں پریشانی کے عالم میں

شراپور رہتا ہوں۔

با چنین عزو کمال کہ تو واری دو دین

بناش در عالم جان همچو خداوند جہان

ترجمہ: اے بندے یہ عزت و بلندی جو تجھے اس دین میں نصیب ہے تو اس طرح

دنیا میں ڈرے ہوؤں کی مثل رہ جیسے تو اپنے اللہ سے ڈرتا ہے۔

دیوان حضرت علی احمد صابر کلہری رحمۃ اللہ علیہ 522

من بسودائے توتا روز جزامی بینم

روئے بنما کہ طرف کویتو مستم حیران

ترجمہ: میں روزِ قیامت تک تیرے خیالوں میں ہی ڈوبا ہوا رہوں گا۔ ایک لمحہ کیلئے ہی مجھے اپنا دیدار دے دے کیونکہ میں تیری جانب مست و حیران ہو کر دیکھتا ہی رہتا ہوں۔

روئے بنما کہ شوم ہمچو توفارغ از غم

چند صابر ز فراق تو کند شور و فغان

ترجمہ: اے میرے محبوب مجھے اپنا چہرہ دکھاتا کہ میں غموں سے نجات پالوں۔ کیونکہ میں تجھ سے دور اور آنکھوں سے اوجھل حال شور و غل ہی کرتا رہتا ہوں تو براہ مہربانی اپنا دیدار دے۔

☆.....☆.....☆.....

خدایا بدہ زو و صابر علی را

ز احسان و ایمان ز انوار ایقان

ترجمہ: اے میرے اللہ تو علی احمد صابر رحمۃ اللہ علیہ کو جلد اپنی کرم فرمائی اور احسان سے ایمان بخش اور اُسے پختہ یقین کا نور دے۔

بصد غربت و غم بہ پیشت رسیدم

غریبم غریبم بجان غریبان

ترجمہ: اے آقا میں تیرے حضور ہزار غم و تکلیف سے پہنچا ہوں۔ میں غریب ہوں غریب ہوں اور غریب حال ہوں۔



بصدد درد و آفت رسیدم بسویت

تو خود می شناسی فغان فقیران

ترجمہ: اے اللہ میں تیرے حضور بڑی تکلیف اور پیار سے حاضر ہوا ہوں یہ تجھے بتانے کی کیا ضرورت ہے تو آپ فقیر لوگوں کی درد بھری آوازیں سن لیتا ہے۔

بجز تو کسے نیست اندر دو عالم

رحیمی کریمے حکیمے و رحمان

ترجمہ: اے میرے اللہ دونوں جہاں میں کوئی ایسا نہیں جو تجھ سا رحیم ہو۔ کریم ہو۔ حکیم ہو یا مہربان۔

بدہ عشق خود خاص صابر علی را

یعز محمد با اسرار قرآن

ترجمہ: اے اللہ تو اپنا خاص عشق و احسان علی احمد صابر رحمۃ اللہ علیہ کو عطا فرما دے تجھے حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت کا واسطہ ہے اور تو قرآن مجید کے احکام کے صدقہ کرم فرما دے۔

بصدق ابوبکر صدیق اکبر

بعدل عمر بخشش اورا دل و جان

ترجمہ: اے اللہ تو صابر رحمۃ اللہ علیہ کو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی ذات کے صدقہ نواز دے کیونکہ وہ صاحب صدق و صفا ہیں اور بخدا اُسے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے عدل و انصاف کے صدقہ وہ دل و جان عطا کر جو تجھے پسند ہے۔

دیوان حضرت علی احمد صابر کلہری رحمۃ اللہ علیہ 524

بحلمے کہ وادی بعثمان عفان

بسرّ علی دلی شیریزدان

ترجمہ: اے اللہ تو نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ بن عفان کو حلم و حیا عطا فرمایا اُس کے صدقہ میں اور حضرت علی رضی اللہ عنہ جو اللہ کے شیر ہیں اُن کے صدقہ میں ایسا دل دے جو تجھے پسند ہے۔

توئی خالق توئی رازق ما

بندہ آب حیوان بندہ آب حیوان

ترجمہ: اے اللہ تو ہی ہمارا پیدا کرنے والا ہے اور تو ہی ہمارا رازق ہے تجھے واسطہ ہے کہ تو ہمیں آب حیوان سے ہمیشہ کی زندگی کا جام پلا دے۔ اے اللہ تو ہمیں آب حیوان بخش دے۔

منم بندہ خاص تو از جان و دل را

بکف بر نہادہ شود ہر چہ فرمان

ترجمہ: اے اللہ میں تیرا دل و جان سے بندہ ہوں میں نے تیرے احکام کو اپنے ہاتھ کی ہتھیلی پر رکھا ہے جو بھی ترا فرمان ہے میں اُس پر عمل پیرا ہوں تو مجھ سے راضی ہو جا۔

بدرگاہ تو سر نہادہ است صابر

بدرد و دل و جان او بخش درمان

ترجمہ: اے اللہ تعالیٰ صابر رحمۃ اللہ علیہ نے تیرے حضور سر سجدہ میں رکھا ہے اُس کے دکھ درد سے جان کو امان عطا فرما دے۔

.....☆.....☆.....☆.....

اگر بار یابم بکوئے تو جانان  
بعرش برین میخرامم چوستان  
ترجمہ: اے میرے مہربان محبوب اگر مجھے تیری گلی میں جاے کا شرف حاصل ہو جائے  
تو میں خوش و مست لوگوں کی مثل عرش بریں پر خوش ہو کر ٹہلتے ٹہلتے پھروں۔

درین تنگئی جان اگر زخ نمائی  
شود برمن از لطف تو کار آسان  
ترجمہ: اگر میری اس تنگ حالت میں تو مجھے زیارت کرا دے تو مجھ پر ساری  
مشکلات تیری مہربانی سے آسان ہو جائیں۔

ازین لطف ہائے کہ کردی بصد ذوق  
ببازم بکویت ہزاران دل و جان  
ترجمہ: وہ مہربانیاں جو تو نے میرے حال پر خوشی سے کی ہیں۔ میں تیرے اس  
احسان پر اپنی ہزاروں جانیں اور دل قربان کرتا ہوں۔

چہ شد گزر حسن تو گل گل شگفتم  
ز حسن زخ تو جہان شد گلستان  
ترجمہ: کیا ہی اچھا ہو کہ تو مجھ پر مہربان ہو جائے تو میرے دل کے پھول کھل  
جائیں۔ کیونکہ تیرے زخ انور کے جمال سے سارا جہان باغ بن گیا ہے۔



نگروم بجز جان لعل تو مدہوش

بریزی اگر در گلویم خمستان

ترجمہ: تیرے سُرخ ہونٹ ایسے ہیں کہ میں اُن کو دیکھ کر مدہوش ہو جاتا ہوں براہ  
مہربانی تو اگر میرے منہ میں گھونٹ بھر محبت کی شراب ڈال دے تو میرا گلا  
بھی شراب خانہ بن جائے۔

زدستت بنوشم ہر آنچہ دہی تو

اگر زہر باشد دگر آب حیوان

ترجمہ: میں تو تیرے ہاتھ مبارک کی ہر چیز پی لیتا ہوں جو تو مجھے بخشے۔ اگر تو مجھے  
زہر بھی دے تو یہ میرے لئے آب حیوان و ہمیشہ کی زندگی کا جام ہے۔

بکن رحم بر حال من زانکہ ہستم

مسلمان مسلمان مسلمان مسلمان

ترجمہ: اے میرے اللہ مجھ پر اپنا رحم و کرم فرما کیونکہ کچھ بھی ہے میں ہوں تو تیرا  
مسلمان بندہ مسلمان مسلمان بندہ۔

اگر رخ نمائی بصد ذوق و مستی

شوم بر تو قربان شوم بر قربان

ترجمہ: اے میرے محبوب اگر تو مجھے اپنا چہرہ دکھا دے تو میں ہزار خوشی سے تیری  
ذات پر قربان قربان قربان۔

527

دیوان حضرت علی احمد صابر کلہری رحمۃ اللہ علیہ

زعکس رخت همچو خورشید گردم

درخشان درخشان درخشان درخشان

ترجمہ: میں تیرے چہرہ انور کے عکس سے مثل سورج روشن دل ہو جاتا ہوں سورج کی مثل روشن روشن۔

فدائتو سوازم دل و جان خود را

چو در عہد قربان چو در عید قربان

ترجمہ: میں تیری ذات پر اپنا دل اور جان قربان کرتا ہوں جیسے لوگ قربانی کے وقت میں اور جیسے قربانی کی عید کے وقت میں لوگ قربانیاں دیتے ہیں۔

ز حال دل خود بہ پیشت چہ گویم

کہ تومی شناسی فغان فقیران

ترجمہ: اے اللہ میں تیرے حضور اپنے دل کا حال کیا بیان کروں کیونکہ تُو تو فقیر لوگوں کی آہ اور رونے کی آواز تک جانتا ہوں۔

چہ پرسی ز احوال صابر نگارا

ز تسو نیست پنهان

ترجمہ: اے محبوب تو صابر رحمۃ اللہ علیہ کے احوال کی بابت کیا معلومات لیتا ہے تجھ سے تو کوئی چیز پوشیدہ نہیں پوشیدہ نہیں۔



از کرم خرد سلطان دین

یافتہ ام گوهر کان یقین

ترجمہ: مجھے دین کے عالی قدر سلطان کی مہربانی نصیب ہے میں نے اُن کی مہربانی سے یقین کی کان سے موتی لے لئے ہیں۔

شکر کنم از دل و جان تا ابد

یافتہ ام رتبہ حق الیقین

ترجمہ: میں تو آخری دم تک اللہ تعالیٰ کی ذات کا شکر ادا کرتا ہوں کیونکہ مجھے حق الیقین کا مقام اس وسیلہ کی وجہ سے حاصل ہوا ہے۔

گرد سر روضہ چو گشتم نمود

در نظرم غیرت خلد برین

ترجمہ: میں نے جب شکر کی حالت میں اُن کے در دولت کا طواف کیا تو میری نظر میں خلد بریں کو بھی غیرت آگئی یعنی میرے لئے خلد بریں کی رفعت تیرے در سے کمتر ہے۔

بر دل من از کرم خاص خود

کرد خدائے دو جہان آفرین

ترجمہ: اللہ تعالیٰ کی ذات پاک نے میرے دل پر اپنا خاص کرم فرمایا۔ میں اُس اللہ کریم کے اس احسان پر بے حد خوش ہوں۔



از ازل تا اب ہمہ ابد یافتہ

نیست کسی ذات ترا ہم قرین

ترجمہ: میں نے اول سے آخر تک کسی ذات کو تیری ذات کے برابر اور ہم پلہ نہیں پایا ہے۔

سر نہ کند از رہ شرمندگی

پیش جمالت ہمہ خوبان چین

ترجمہ: اے میرے مہربان محبوب تیرے حسن و جمال کے سامنے چین کے حسین

و جمیل بھی شرمندگی سے سر نہیں اٹھاتے یعنی تیرا جمال و حسن دُنیا میں

سب سے اعلیٰ ترین ہے۔

چون نشوی قطب زمین و زبان

ہست ترا جلوئہ حق ہمنشین

ترجمہ: تیری ذات کے برابر دُنیا کے قطب مقابل نہیں ہو سکتے ہیں کیونکہ تیری

ذات پر حق تعالیٰ کی پاک ذات کا خصوصی جلوہ اور کرم ہے۔

بخش بصابر تو ز ملک سخن

ز آنکہ توئی خرد وئے زمین

ترجمہ: اے اللہ تو اپنے خاص کرم سے صابر رحمۃ اللہ علیہ کو اپنے سخن مبارک سے

ارشاد فرما کیونکہ تو ہی وہ ذات ہے جو زمین و زمان کی بادشاہ و با اختیار ہے۔



دیوان حضرت علی احمد صابر کلہری **530**

لطف کن لطف یا معین الدین

توئی مشکل کشا معین الدین

ترجمہ: یا خواجہ حضرت معین الدین رحمۃ اللہ علیہ آپ مہربانی فرمائیں مہربانی فرمائیں  
کیونکہ آپ مشکل کام میں مدد کرنے والے مددگار ہیں۔

اوقاتِ بے صد ہزار امید

بردوت بینوا معین الدین

ترجمہ: میں ہزاروں اُمیدوں سے آپ سے توقع کرتا ہوں میں بے نوا ہوں اور  
آپ کے در پر پڑا ہوں میری مدد فرمائیں۔

جز تو کس نیست دستگیری کن

سازِ برپا مرا معین الدین

ترجمہ: اے میرے خواجہ آپ کے سوا میرا کوئی حمایتی نہیں۔ آپ میری مدد فرمائیں  
میری امداد فرمائیں مجھے سہارا دیں آپ مہربانی فرمائیں۔

اوقاتِ بے صد ہزار امید

در جفادر جفا معین الدین

ترجمہ: میرے خواجہ میں بے بسی کے عالم میں گر پڑا ہوں میری کوئی امداد نہیں ہے۔  
میں سختیوں میں گھرا ہوں۔ سختیوں میں ہوں ازراہ مہربانی امداد فرمائیں۔

دیوان حضرت علی احمد صابر کلہری رحمۃ اللہ علیہ 531

من نہ دارم بجز کرم ہایت

در جہان آشنا معین الدین

ترجمہ: یا میرے خواجہ اس دنیا میں میں مجھ پر تیری شفقت اور مہربانیوں کے کوئی اور

بندہ مہربانی کرنے والا نہیں ہے تو میرے غریب نواز معین الدین رحمۃ اللہ علیہ

میری مدد فرما۔

ہست در کار خانہ لطف

گنج ہائے دوا معین الدین

ترجمہ: اے میرے خواجہ غریب نواز تیرے لطف و احسان کے خزانہ و گہرانہ میں

تیری مہربانیوں کے سوا کچھ نہیں ہے۔ تو بڑا شفقت کرنے والا اور امداد

دینے والا شفیق و مہربان ہے۔

بدہ از لطف خویش تا ہستم

از جہان فنا معین الدین

ترجمہ: اے خواجہ اپنی شفقت اور نوازش مجھ پر فرما میں اس دنیا کے کارخانہ میں جب

تک ہوں تو مجھ پر مہربان رہا اے خواجہ تو امداد کرنے والا مہربان ہے مہربان۔

جز تو کس نیست آشکار و نہان

در مقام بسقا معین الدین

ترجمہ: اے خواجہ تیرا مقام اللہ تعالیٰ کے ہاں بہت بلند و بالا ہے تجھ پر اللہ تعالیٰ کا



دیوان حضرت علی احمد صابر کلہری **532**

کرم ہے اس مقام بقائیں اللہ نے تجھے اپنے پوشیدہ و ظاہر امور سے آگاہ  
فرما رکھا ہے اس لئے میری عرض ہے تو میرے حال پر مہربان ہو جا۔

جلوئے ذاتِ پاک حضرت تو

ہست در چشم مامعین الدین

ترجمہ: اے خواجہ ہمیں آپ کی ذات میں ذاتِ پاک الہی نظر آتی ہے اور ہماری  
آنکھوں میں آپ کی شفیق ذات درد کو دور کرنے والی نظر پڑتی ہے۔

یافتہ من ترا بہر دوسرا

سوء حق رہنما معین الدین

ترجمہ: یا خواجہ غریب نواز میں آپ کو دونوں جہاں میں اللہ تعالیٰ کی طرف رہبری  
کرنے والا پاتا ہوں پس میری بھی امداد فرمائیں امداد فرمائیں۔

کے گزارم ز دست دامن تو

یافتہ مدعا معین الدین

ترجمہ: یا خواجہ میں اپنے ہاتھ سے آپ کا مبارک دامن کیسے چھوڑ دوں۔ کیونکہ تیری  
ذات سے میری مدعا اور خواہشات کی تکمیل ہوتی ہے اللہ تعالیٰ سے رحمت  
کیلئے آپ کی ذات میرا سہارا ہے۔

ہست از جلوئے رخ خوبست

مہر و مہ را ضیا معین الدین

ترجمہ: اے خواجہ اللہ تعالیٰ کی ذات نے آپ کو وہ مقام و رفعت بخشی ہے کہ تیرے

نورانی چہرہ سے چاند و سورج پر تیرا نور پڑتا ہے اے خواجہ میری امداد فرما  
دے میرے خواجہ میری مدد فرما۔

گفت از زبان سرّ خودت  
مرحباً مرحباً معین الدین  
ترجمہ: آپ کی زبان مبارک سے ہمیں خودی کا بھید اور درس ملا ہے میں آپ کی  
اس ذرہ نوازی پر آپ کو مرحباً مرحباً پیش کرتا ہوں۔

یافت صابر ز صدق یقین  
سرور اولیاء معین الدین  
ترجمہ: یا خواجہ صابر بڑے صدق اور یقین سے آپ کی بزرگی کا معتقد ہے آپ  
بلاشبہ اولیاء اللہ کے سردار ہیں آپ میری امداد فرمائیں۔

☆.....☆.....☆.....

من آمدم بہ پیش تو سلطان عاشقان  
ذات تو هست قبلہ ایمان عاشقان  
ترجمہ: یا خواجہ آپ عاشق لوگوں کے سلطان و بادشاہ ہیں۔ میں آپ کی خدمت میں  
بصد عقیدت و احترام آیا ہوں آپ کی ذات بلاشبہ اہل ایمان عاشقوں کا  
قابل احترام قبلہ ہے۔

در هر دو کون جز تو کسی نیست دستگیر  
دستم بگیر از کرم ایجان عاشقان  
ترجمہ: اے خواجہ دونوں جہاں میں سوائے آپ کی ذات کے میرا کوئی امداد کرنے

دیوان حضرت علی احمد صابر کلہری **534**

والا نہیں ہے۔ اے خواجہ ازراہ مہربانی میری دستگیری فرمائیں کیونکہ آپ  
بلاشبہ عاشق لوگوں کی جان ہیں۔

وارم امید از کرم لعل روح بخش

مرہم بنہ بسینہ بریان عاشقان

ترجمہ: اے خواجہ میں آپ سے لعل بخش شفقت و کرم کی امید کرتا ہوں۔ آپ اپنی  
شفقت سے سینہ جلے عاشقوں کے سینے کے زخم پر مرہم کریں تاکہ انہیں  
دُکھ درد سے آرام ملے۔

از ہر طرف بخاکِ درت سر نہادہ ام

یک لحظہ گوش نہ تو افغان عشقان

ترجمہ: یا میرے خواجہ میں نے ہر طرف سے منہ موڑ کر آپ کے درِ اقدس پر سر نیاز  
جھکا دیا ہے۔ میں آپ کے در کی خاک پر پڑا ہوں۔ بخدا ایک لمحہ کیلئے ہی آہ  
دبکا کرنے والے عاشقان کی آوازوں پر کان دھریں۔

از خنجر نگاہ تو مجروح عالمے

شد نطق روح بخش تو درمانِ عشقان

ترجمہ: اے خواجہ تیری نگاہِ پاک سے ایک جہاں مجروح و بے حال پڑا ہے۔ آپ کی  
زبان مبارک سے ایک لفظ اور بول بھی عاشق لوگوں کے دُکھ اور رور و کار و  
پرور اور روح بخش علاج ہے۔



کوئے تو هست غیرت جنت بصد شرف  
حسن و جمال روی تو بستان عاشقان  
جمہ: اے خواجہ آپ کی گلی کو جنت سے سو درجہ بلند عزت و غیرت حاصل ہے۔  
بلاشبہ آپ کی ذات گرامی اور چہرہ انور عاشق لوگوں کیلئے باغ اور گلستان کی  
سیر و لطف سے افضل و برتر ہے۔

صابر بخاک کوئے تو سر بر نہادہ ام  
زان رو کہ هست کوئے تو سامان عاشقان  
جمہ: یا خواجہ صابر رحمۃ اللہ علیہ نے آپ کی مبارک گلی کی مٹی اپنے سر پر لے رکھی  
ہے۔ یعنی اس پر صابر بدل و جان قربان ہے یہ اس لئے کہ تیری گلی تو عاشق  
لوگوں کے سکون و آرام کا سامان رکھتی ہے۔

☆.....☆.....☆.....

ای دل بنہ سرت را در کوئے جان بازان  
باشد کہ راہ یابی در بزم دل گدازان  
جمہ: اے دل تو اپنے آپ کو اپنے مہربان جانبازوں کی گلی میں جھکا دے یا رکھ  
دے ہو سکتا ہے کہ اس طرح کرنے سے دل گدازوں کی محفل میں تجھے  
جانے کا رستہ مل جائے۔

از گلشن غم تو گزردر بہشت آرند  
ہرگز بردن نہ آیم چون بلبل از گلستان  
جمہ: اگر مجھے غم کی دنیا سے نکال کر جنت میں لے آئیں تو بھی میں وہاں سے  
ہرگز بردن نہ آؤں چون بلبل از گلستان

دیوان حضرت علی احمد صابر کلہری **536**

ہرگز نہ آؤں گا۔ جیسے ایک بلبل باغوں سے باہر نہیں آنا پسند کرتی۔ ایسے ہی  
میں تیرے ہجر و عشق کے غم سے باہر آنا پسند نہیں کرتا ہوں۔

سر بردرت نہادم چون بندگان عاجز  
گیری ز لطف و ستم ای قطب دین سلیمان  
ترجمہ: اے خواجہ میں نے آپ کے ورد و دولت پر عاجز و بے کس لوگوں کی مثل سر رکھ  
دیا ہے۔ پس میرے خواجہ شہنشاہ قطب دین اپنی مہربانی اور کرم عام اور  
شفقت سے مجھے سہارا دیں۔

از من تو در گزر کن ای محتسب نیابی  
کز خویشتن نہانم در کوئے می فروشان  
ترجمہ: اے میرے مہربان آقا تو میرے اعمال کے احتساب سے مجھے نہ پکڑ بلکہ  
معاف فرما دے کیونکہ میں نے تیری جناب میں اپنی کوئی بات و حال کو نہیں  
چھپایا ہے کیونکہ میں شراب والوں کی گلی میں ہوں۔

بودم بخاک کویت افتادہ همچو ذرہ  
از طلعت جمالت گشتم چو مہر تابان  
ترجمہ: یا غریب نواز میں آپ کی گلی میں ذرہ کی مثل گر اڑا ہوں۔ مہربانی فرما دے تاکہ  
میں تیرے حسن اور جمال کے عکس سے روشن سورج کی مثل چمکدار ہو جاؤں۔

قطرہ بہ بحر اندر افتد چو بجز گردد  
آن قطرہ یقین شد در ذات شیخ عثمان  
ترجمہ: جب بارش یا پانی کا ایک قطرہ سمندر میں پڑتا ہے تو وہ اس کا ایک جز یا حصہ

بن جاتا ہے۔ وہی رحمت کا ایک قطرہ جو حضرت عثمان ہارونی رضی اللہ عنہ کی ذات میں اللہ تعالیٰ نے رکھا۔ وہ یقینی طور پر اُس کی ذات سے حصہ ہو گیا وہ عطا فرمادے۔

صابر ہر انچہ گفتم از صدق دل بگفتم

تو گوش جان فراکن منیوش ز بحر عرفان

ترجمہ: صابر رحمۃ اللہ علیہ نے جو کچھ کہا اُنہوں نے اپنے صدق دل سے ارشاد فرمایا۔ تو اس بات کو ذہن میں رکھ اور اسے اپنے رب تعالیٰ کے عرفان کے سمندر سے نوش جان کر یعنی تو اُن کی بات کو اللہ تعالیٰ کی بات جان کر دل میں اسے جگہ دے کیونکہ وہ سوائے حق کے کچھ نہیں فرماتے۔

.....☆.....☆.....☆.....

از کمال لطف حق در ملک دین

ہمقرنیم ہمقرنیم ہمقرین

ترجمہ: اے دوستو! میں دین حق کی راہ میں اللہ تعالیٰ کے بے حد فضل و کرم سے اس کے قریب ہوں۔ قریب اور قریب تر۔

باغم و غربت بصد ذوق و طرب

ہمشینیم ہمشینیم ہمنشین

ترجمہ: میں غم اور دکھ اور مسافری میں بڑے ذوق اور اطمینان سے ہوں یہ میرے قریب ہیں بے حد قریب اور بہت ہی قریب میرے ساتھی۔



دیوان حضرت علی احمد صابر کلہری **538**

درمیان گلشن روحانیان

یا سمینم یا سمینم یا سمین

ترجمہ: روحوں کے آرام کے مقام اعلیٰ باغات میں مثل گل یا سمین کے ہوں۔ چنبیلی  
کا پھول اور بے حد مہک دینے والا پسندیدہ پھول ہوں۔

تاشوی مقبول حق شوبے نوا

در ہمینم در ہمینم در ہمین

ترجمہ: اے بے یار و بے کس دوست کو شاں ہو۔ تاکہ تو اللہ تعالیٰ کا مقبول بندہ  
ہو جائے اُن لوگوں میں ہو جائے اُن میں چلا جا اور اُن میں ہو جا۔

ہست جایم عرش اکبر گرچہ من

برزمینم برزمینم برزمین

ترجمہ: اے دوست میرا مسکن و رہائش اور اصل مقام تو عرش بریں ہے۔ کیا ہوا کہ  
میں زمین پر آباد ہوں زمین پر رہ رہا ہوں اور زمین پر ہوں۔

کشت زار از ازل از مصطفیٰ

خوبہ حشیم خوبہ حشیم خوشہ چین

ترجمہ: اے دوست میں اصل میں حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی ذات و نسل سے  
ہوں میں نے اُن سے ہی سب کچھ اخذ کیا ہے۔ میں نے سب کچھ اُن کی  
ذات سے حاصل کیا ہے۔

دیوان حضرت علی احمد صابر کلہری 539

در دو چشم دشمنان از روے حق  
خار کنیم خار کنیم خار کین  
ترجمہ: میں دشمنوں کی آنکھ میں درحقیقت ایک خاردار کانٹے اٹھانے والا اور کانٹے  
جمع کرنے والا اور کانٹے اکٹھے کرنے والا مرد ہوں میری اُن کے نزدیک  
کوئی قدر و قیمت و منزلت نہیں۔

دستِ قدر را بصد عز و شرف  
آستینم آستینم آستین  
ترجمہ: میں وہ مرد فرید ہوں جو اللہ تعالیٰ کے ہاتھ اور قدرت میں عزت و قدر  
رکھتا ہوں میرا بازو اللہ کی رحمت و قابو سے ہے میں اُس کی رحمت سے  
باہمت ہوں۔

در ہمہ خوبان عالم تائبہ حشر  
بہ حنیم بہ حنیم ماہ جبین  
ترجمہ: اے دوستو! میں تاقیامت اللہ تعالیٰ کے اُن بندوں میں ہوں گا۔ جو دنیا  
بھر میں سب سے حسین ہیں میں اُس کے حسن کا شبہ کار ہوں بے حد  
حسین و مقبول و مقرب ہوں۔

خاتم حسن ترا از بہرِ زیب  
من نگینم من نگینم من نگین  
ترجمہ: اے میرے محبوبِ حسن و جمال کی انگوٹھی تجھے درکار ہے تاکہ تو اپنا حسن اور

زینت زیادہ دکھا سکے میں تیرے حسن کی انگوٹھی کیلئے حسین نگینہ ہوں حسین  
نگینہ۔ بے حد خوبصورت نگینہ۔

صابر از یاد لب شیریں یار  
انگبینم انگبینم انگبین  
ترجمہ: دوستو! صابر اپنے پیارے محبوب کے پیارے ہونٹوں کیلئے ایک میٹھا شہد  
ہے میٹھا شہد، میٹھا س بھرا شہد۔

.....☆.....☆.....☆.....

بیسادر کوے ماگر عاشقی تو  
بکن رو سوئے ماگر عاشقے تو  
ترجمہ: اے دوست آ اور ہماری گلی میں آ اگر تو عشق کے حال میں ہے ہماری طرف  
رُخ پھیر لے۔ اگر تو عشق کرنے والا ہے۔

بدہ جان و دل و دین ہرچہ داری  
بیسادر روئے ماگر عاشقے تو  
ترجمہ: اے دوست تو اپنی جان اور دل اور دین قربان کر دے اور آ اگر تو عاشق ہے تو  
ہماری طرف رُخ کر۔

شو از سودا بیسار کفر زلفم  
زدل ہندوئے ماگر عاشقے تو  
ترجمہ: اگر تو عاشق زار ہے تو اس بات کا خیال کر لے اور ہماری سیاہ زلف کی کشش دل  
میں رکھ لے ہمارے جلے دل کی طرف آ اگر تجھے عشق کی لگن اور محبت ہے۔



دیوان حضرت علی احمد صابر کلہری **541**

بے صد ذوق و طرب مست و خرامان

بیابروئے ماگر عاشقے تو

ترجمہ: اگر تو عشق و محبت والا ہے تو ہزار خوشیوں اور شوق سے مستی کی حالت میں اور

ٹھہلتا ٹھہلتا ہوا ہماری جانب آ اور ہماری خوشبو پر فریفتہ ہو کر ہماری جانب آ جا۔

ز چشمہ دل ہزاران چشمہ خون

رسان در جوئے ماگر عاشقے تو

ترجمہ: اگر تو عاشق ہے تو آ اور دیکھ ہمارے دل کے چشمہ سے ہزاروں خون کی

ندیاں جاری ہیں اگر تجھے ایسا شوق لگن ہے تو آ اور نظارہ کر۔

پریشان شو پریشان شو پریشان

بے عشق موئے ماگر عاشقے تو

ترجمہ: اگر تو ہمارے عشق و محبت میں ہے اور تجھے ہماری زلفوں سے عشق ہے تو

نظارہ کر اور پریشان و حیران ہو۔ حیران و پریشان ہو کر رہ۔

اگر خواہی تو محراب حقیقت

بین ابروئے ماگر عاشقے تو

ترجمہ: اگر تو حقیقت کی محراب کی دید کا خواہش مند ہے تو آ کر ہمارے اُبرود دیکھ اور

اس نظارہ میں گم ہو جا۔ تجھے دلی مدعا حاصل ہو گا آ اور دیکھ اگر تو عاشق ہے۔

دیوان حضرت علی احمد صابر کلہری رحمۃ اللہ علیہ 542

بندہ جانے گرت ہست آرزوئے

بیابین روئے ماگر عاشقے تو

ترجمہ: اگر تجھے ہماری ملاقات کی آرزو اور تمنا ہے تو جان قربان کر اور آ اور دیکھ ہمارے

چہرہ کوتا کہ تجھے جلوے حاصل ہوں اگر تو عاشق ہے تو ایسا کر اور دیکھ۔

کشے چون روکشان صابر و لیکن

مکش از کوئے ماگر عاشقے تو

ترجمہ: صابر رحمۃ اللہ علیہ اپنا منہ موڑ لے جیسا کہ لوگ منہ پھیر لیتے ہیں لیکن ہم سے

اپنا رخ نہ موڑ اور ہماری گلی سے نہ مڑ۔ اگر تو عاشق ہے تو ایسا نہ کر جیسا

دوسری دنیا کرتی ہے۔

☆.....☆.....☆.....

زخوبان دو عالم بہتری تو

بچشم عاشقان پیغمبرے تو

ترجمہ: اے محبوب تو دونوں جہاں کے حسین بندوں سے زیادہ وکڑ با ہے اور اپنے

عاشقوں کیلئے تیرا مقام پیغمبر کی مثل اعلیٰ ہے۔

بہر صورت ظہور تست ظاہر

بحسن خویشتن خود ناظری تو

ترجمہ: ہر حال میں تیرا ظہور سب پر ظاہر و واضح ہے تو اپنے حال اور صورت میں کے

مثل ہے اور اپنے حسن کی خود تصویر ہے اور تو ہی اپنا آپ چاہنے والا ہے۔

زن نور تست روشن هر دو عالم

گہے خوردشید مہ گہ اختری تو

ترجمہ: آپ کی ذات کے نور سے دونوں جہاں روشن ہیں۔ تو بعض اوقات سورج

کی مثل، کبھی چاند کی مثل اور کبھی ستارہ بن کر ابھرتا ہے اور روشنی بخشتا ہے۔

نہ پرسد ایزد از عصیان کسے را

باین حسن از بمحشر بگوری تو

ترجمہ: تیرے جیسے حسین کا یہ حال ہے کہ اللہ تعالیٰ بھی اس شکل کے لوگوں سے

گناہوں کی پریشانی نہیں کرتا اور ایسے حسن والے تاقیامت قبر میں بھی نہیں

پوچھے جاتے۔

بکن رحمے بحال درد مندان

بہ لطف حق تعالیٰ سروری تو

ترجمہ: اے مہربان تو دکھی لوگوں کے حال پر رحم کئے جا کیونکہ تجھ پر اللہ تعالیٰ کا

انعام ہے اس انعام کی بدولت تو بادشاہ ہے۔

نستان نقد و لم در رونمایی

بیان و رونما خوش دلبیری تو

ترجمہ: اے محبوب آ اور اپنا چہرہ دکھا اور اس چہرہ دکھانے کے عوض میرا دل معاوضہ

کے طور پر لے جا آ اور اے پیارے مجھے اپنا حسین چہرہ دکھا۔



دیوان حضرت علی احمد صابر کلہری **544**

چنان در دل خیالت جاگرفتنہ

کسہ در چشم ہمیشہ حاضری تو

ترجمہ: اے محبوب تیرا خیال میرے دل میں ایسا گھر کر گیا ہے کہ تیری تصویر میری آنکھوں کے سامنے ہمہ وقت رہتی ہے۔

بسچشم عارفان حق شناسان

گہے پنہان و گاہے ظاہری تو

ترجمہ: اے دوست حق کی پہچان کرنے والے لوگوں کی آنکھ میں تو کبھی ظاہر ہے اور کبھی پوشیدہ ہے اور تیرا مقام پہچان کے مقام سے بالاتر ہے۔

بسگوش من ندا آمد بہر سو

کہ اندر عاشق صادق تری تو

ترجمہ: میرے کانوں میں ہر جانب سے یہی آواز آئی کہ تو بلاشبہ عاشق صادق لوگوں میں سے ہے۔

اگر خواہی کہ گردی محرم راز

مکن در کوہ عاشیون گردی تو

ترجمہ: اے دوست اگر تو راز کا محرم ہونا چاہتا ہے تو چپ رہ اور ہماری گلی میں آکر شور اور غل نہ کر اس طرح تو اپنے مقصد و مدعا میں کامیاب ہو جائے گا۔

بیابے وصل ما آخر تو صابر

کہ اندر درد و غم صابر تری تو

ترجمہ: صابر رحمۃ اللہ علیہ آ اور دیکھ کہ ہماری ملاقات کے بغیر تو درد، دکھ اور غم کی

حالت میں رہے گا پس آ اور ہمارے پاس آ کر سکون حاصل کر لے۔

.....☆.....☆.....☆.....

عاشقم برزخ زیبائے تو

جانفشانی میکنم برپائے تو

ترجمہ: اے میرے محبوب میں تیرے حسین و جمیل چہرہ پر عاشق ہوں اس لئے میں

تیرے قدموں پر اپنی جان قربان کرتا ہوں۔

گشت از بہر تماشا عالمے

مست بود این غمزنہ خود رائے تو

ترجمہ: آپ کی ذات گرامی ایک جہان کیلئے دیکھنے کی انمول چیز ہے اسی لئے تو یہ

غموں کا مارا مست حال ہو گیا ہے۔

باچنین حسن و جمال از چشم دل

من نہ دیدم در جہان ہمتائے تو

ترجمہ: اے میرے محبوب میں اپنے دل کی آنکھ سے تجھے دیکھ کر کہتا ہوں کہ تو بڑی

ہی جمیل و حسین ہستی ہے اور میں نے تو آج تک دنیا میں تیری مثل حسین

چہرہ نہیں دیکھا ہے۔

دیوان حضرت علی احمد صابر کلیری رحمۃ اللہ علیہ 546

از کمال حسن تو تا روز حشر

ہست در کون و مکان غوغائے تو

ترجمہ: قیامت کے دن تک تیرے اعلیٰ حسن کی باتیں ہوتی رہیں گی۔ اور اب بھی تیرا ہی شور اور آوازہ دنیا اور جہان میں ہو رہا ہے۔

چسنت آید خلعت پیغمبری

لے بسرو قیامت رعنائے تو

ترجمہ: اے میرے محبوب آپ کے اوصاف کی بنا پر تجھے پیغمبر ہونے کا لباس پہنا دینا بالکل مناسب نظر پڑتا ہے کیونکہ تو اپنے قد و قامت اور خدو حال کے لحاظ سے اپنی مثال آپ ہے۔

گفتہ باممن کہ فروا بار تست

جان و ہم بروعدہ فردائے تو

ترجمہ: اے محبوب تو نے مجھے یہ کہا کہ کل تمہاری باری ہے میں تو تیرے کل کے وعدہ پر جان قربان کئے ہوں۔

چون ننازم در میانِ عاشقان

گنج ہا دارم من از غم ہائے تو

ترجمہ: میں عاشقوں کے درمیان کسی قسم کا کوئی فخر و ناز نہیں کرتا۔ کیونکہ میں تیرے غموں کے خزانے رکھتا ہوں۔



دیوان حضرت علی احمد صابر کلہری رحمۃ اللہ علیہ 547

آشکارا و نہان در بزم عشق

رقص ہاکردم من از سودائے تو

ترجمہ: میں نے سامنے ہو کر اور چھپ کر بھی عشق کی بزم میں رقص کیا۔ کیونکہ یہ میرا عمل تیرے خیال و فکر سے ہے۔

از سر مستی چو صابر بہر وصل

سر نہادم در رہ یغمائے تو

ترجمہ: صابر رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے محبوب کے وصل کے سودا اور عزم سے اُس کی لوٹ مار کی راہ میں اپنا سر جھکا دیا ہے تاکہ جو محبوب چاہتا ہے کرتا رہے۔

.....☆.....☆.....☆.....

درباشمع جاودانی تو

مطلع نور آسمانے تو

ترجمہ: اے میرے مہربان تو دل کو خوش کرنے والی اور ہمیشہ روشن رہنے والی شمع

ہے تو میرے لئے آسمان پر نور کی چمک کا آغاز کرنے والی ہستی ہے۔

در ہمہ کائنات از رہ حسن

گوہر کان لا مکانے تو

ترجمہ: اے میرے مہربان حسن کی دنیا میں اس ساری کائنات کے نظام میں تو ایک

نایاب موتی کی مثل ہے تو گویا لامکان کا بھی نایاب موتی ہے۔

دیوان حضرت علی احمد صابر کلہری 548

محرم سِرِّ راز حق گوردی

سورۂ عشق او بخوانے تو

ترجمہ: تُو تو حق کے اسرار اور مخفی امور کے علم والی عالی ذات ہے تُو تو اُس کے عشق کی سورتیں اور آیات تلاوت کرتا ہے۔

میر سنانید ترا بعرش برین

مہر کعب عشق گربدانے تو

ترجمہ: تجھے حق تعالیٰ نے عرش بریں پر پہنچا دیا۔ تُو عشق کا گھوڑا ہے اگر تو اس قسم کی بات جانے۔

درد از درد عاشقان خدا

گرت ترا هست در نمانے تو

ترجمہ: تیرے دل میں ایک درد ہے اور وہ اللہ تعالیٰ کے عاشقوں والا درد ہے اگر یہ تیرے دل میں ہے تو تُو نے اسے یقیناً چھپا رکھا ہے یہ سب تجھ سے ظاہر ہے۔

جلوہ عشق ظاہر و پیدا

چہ کنم من اگر ندانے تو

ترجمہ: تیرا عشق ظاہر اور صاف نظر آتا ہے میں کیا کروں کہ وہ تجھے کیوں کر معلوم نہیں ہوتا کہ تیرا عشق ظاہر و باہر بکھرا پڑا ہے۔

مَنْ هَمَّ از تو امیدوارم

زانکہ بر خلق مہربانے تو

ترجمہ: میں بھی تو آپ سے سینکڑوں امیدیں وابستہ کئے ہوں کیونکہ تو بلاشبہ تمام لوگوں پر مہربان ہے۔

باچنین حسن در جہان امروز

رونق باغ بوستانے تو

ترجمہ: آج اس دور میں تو بے حد حسین و جمیل ہستی ہے تو بلاشبہ وہ پھول ہے جو سارے باغ کی رونق ہوتی ہے۔

گر در آئسی بیزم مہ رویان

ہان یقین وان کہ خود نمانے تو

ترجمہ: اگر تو حسین و جمیل بندوں کی محفل میں آنکے تو یقین سے کہا جاسکتا ہے کہ یہ تیرا آنا دیدہ دیتا ہے۔

عالم ہر دو کون بندہ تست

سرور جملہ سرورانے تو

ترجمہ: اس دنیا جہاں کے لوگ سبھی کے سبھی تیرے غلام ہیں تو بادشاہ ہے اور تم بادشاہوں کے بادشاہ ہو۔



دیوان حضرت علی احمد صابر کلیری رحمۃ اللہ علیہ 550

دامننت راز کف نہ بگزارم

مرہم درد بیدلانے تو

ترجمہ: میں تیرا دامن اپنے ہاتھ سے ہرگز نہیں جانے دیتا۔ کیونکہ تو بلاشبہ مایوس لوگوں کے درد کی مرہم اور علاج ہے۔

ہرچہ خواہی بکن ترا زبید

بادشاہ جہان ستانے تو

ترجمہ: اے محبوب تو جو چاہے کر کیونکہ ایسے کرنا تجھے زیب دیتا ہے کیونکہ تو جہانوں پر بادشاہی کرنے والی ہستی ہے۔

چون تو انم جمال تو دیدہ

زانکہ از خویشتن نہانے تو

ترجمہ: میں تیرا حسن و جمال کیسے دیکھ سکتا ہوں۔ کیونکہ تو نے اپنے آپ کو مجھ سے چھپا رکھا ہے۔

عالمے روئے سوئے تو دارد

در جہان قبلہ جہانے تو

ترجمہ: اے محبوب سارا جہاں تیری طرف نظر کئے ہے۔ کیونکہ دنیا میں تو دنیا کا قبلہ بنا ہے۔

سوئے حق صابر از کمال کرم

ہائے جمالہ عشقانے تو

ترجمہ: صابر رحمۃ اللہ علیہ اللہ تعالیٰ کی طرف نگاہ لگائے بیٹھا ہے اور اس کے کرم کا امیدوار ہے کیونکہ میرا محبوب تمام محبت کرنے والوں کا ہادی و رہبر ہے۔

☆ ☆ ☆

مزار شر حسودان نگاہدار اللہ

کہ ہست باطن مابر تو آشکار اللہ

ترجمہ: اے میرے اللہ مجھے حاسدوں کے شر اور خرابی کے دکھ سے اپنی امان میں

رکھ۔ اس لئے کہ ہمارے باطن کے حال سے تو خوب واقف ہے۔

چگونہ عرض کنم حال خود تو میدانے

بکن تو رحم باین خستہ جان نثار اللہ

ترجمہ: اے اللہ تعالیٰ میں تجھ سے اپنا حال کیسے بیان کروں تو تو مجھے اور میرے حال

کو جانتا ہے اے اللہ میں تیرے حضور قربان جاؤں تو اس غریب اور خستہ

حال بندے پر اپنا رحم فرما۔

رسم بیدرتقہ کار ساز تو بمراد

تو باش درہمہ کارم ز لطف یار اللہ

ترجمہ: اے میرے مالک تو کار ساز ہے اور مرادیں پوری فرمانے والا بے مثل

ہے۔ تجھ سے عرض ہے کہ تو اپنے فضل سے میرے سارے کاموں میں

میری مدد فرما دے۔

دوا بنہ تو بریش دلم زحقہ لطف

رسیدہ ام بتسواز صدق دل نگار اللہ

ترجمہ: اے میرے مولا اپنی خصوصی کرم فرمائی سے میرے زخمی دل پر دوا رکھ تاکہ

تکلیف رفع ہواے اللہ میں صدقِ دل سے تیرے حضور آیا ہوں تو میری حفاظت فرما۔

بجز تو کس نبود دستگیر جان و دلم

بکن تو رحم برین زارو بیقرار اللہ

ترجمہ: اے میرے اللہ میرا تیرے سوا کوئی مددگار نہیں میری جان اور میرے دل پر رحم فرما۔ اے اللہ میری دعا ہے کہ میں بڑا دکھی اور بے قرار فرد ہوں تو مجھ پر اپنا رحم و کرم فرما۔

ترحمے بکن از لطف بر من صابر

در آمدم بہ پناہ تو اشکبار اللہ

ترجمہ: اے میرے اللہ تو اپنے خصوصی فضل و کرم سے صابر رحمۃ اللہ علیہ پر اپنا کرم فرما اے میرے اللہ میں روتے روتے تیرے حضور تیری پناہ میں آیا ہوں مجھے اپنی رحمت میں پناہ دے۔

.....☆.....☆.....☆.....

قبلۂ کون و مکان شاہِ ولایت توئی

کعبۂ ہر دو جہان شاہِ ولایت توئی

ترجمہ: اے اللہ کے پیارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم آپ صلی اللہ علیہ وسلم تمام کون و مکان کے قبلہ اور اللہ کی ولایت و سلطنت کے باو شاہ ہیں۔ بلاشبہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم دونوں جہاں کی سلطنت کے کعبہ اور سلطان ہیں۔



دیوان حضرت علی احمد صابر کلہری رحمۃ اللہ علیہ 553

در صفتِ ذاتِ تو جملہ جہاں ابکم است

سرّ شہ سروران شاہ ولایت توئی

ترجمہ: اے اللہ کے پیارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم یہ دنیا جہاں میں تعریف آپ صلی اللہ علیہ وسلم

کی صفات کے بیان میں ہو نہیں سکتی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم بلاشبہ اللہ تعالیٰ کی

سلطنت میں بادشاہوں کے بادشاہ اور سردار ہیں۔

ہستیتِ راست حق گشتِ عیان در جہان

نورِ زمین و زمان شاہ ولایت ہوئی

ترجمہ: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات بلاشبہ جہان میں تیری

حقیقت کی گواہ ہے تیری ذات زمین اور زمان کی سلطنت میں بادشاہ ہے۔

دیدہ ام از چشم دل ظاہر پر آشکار

ہادی ہر انس و جان شاہ ولایت توئی

ترجمہ: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم میری آنکھ تو ظاہر کو دیکھتی ہے اُسے ہر ظاہر دل کی

آنکھ بھی دیکھتی ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم تو تمام انسانوں اور جانداروں کی ولایت

کے رہبر اور پیشوا ہیں۔

در صفتِ ذاتِ تو نیست کسے در سخن

محرمِ رازِ نہان شاہ ولایت توئی

ترجمہ: اے اللہ کے پیارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی صفات حمیدہ کے بیان

دیوان حضرت علی احمد صابر کلہری رحمۃ اللہ علیہ 554

میں کسے کوئی طاقت حاصل ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم بلا شک و شبہ اللہ کے تمام پوشیدہ امور کی سلطنت و قدرت کے بادشاہ ہیں۔

چون نوازی چارہ نسازی مرا

ای کس ما بیکساں شاہ ولایت توئی

ترجمہ: یا اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کسی کے حال پر ذرہ نوازی فرما ہوں تو وہاں کسی کو کیا مجال ہے اگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم میری مدد نہ فرمائیں تو اور کون ہے کیونکہ ہم بے کس لوگوں کے حال پر رحم کرنے والے بادشاہ اور حکم والے آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہی ہیں۔

صابر شوریدہ راگفت کسے از شما

صاحب قصر جہان شاہ ولایت ہوئی

ترجمہ: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم صابر سے کسی نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا حال بیان کیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہی اس دنیا کے کارخانہ کے بادشاہ ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہی سب کچھ کرنے کے مجاز ہیں۔ پس رحم فرمائیں۔

.....☆.....☆.....☆.....

زائد او نظام الدین چشتی

بہشتی ام بہشتی ام بہشتی

ترجمہ: اے دوست سن کہ اُن کے تربیت یافتہ حضرت نظام الدین چشتی رحمۃ اللہ علیہ ہیں۔ جن کا سلسلہ بے حد و شمار ہے اور میں بھی اُن کی تربیت سے ہوں۔ میں تربیت سے بہشتی ہوں۔ بہشتی ہوں۔

دیوان حضرت علی احمد صابر کلہری رحمۃ اللہ علیہ 555

زفیض خاص سلطان مشائخ

عجب مطلع ز شرق دل نوشتی

ترجمہ: وہ اُن کی نگاہِ شفقت سے سلطانِ مشائخ ہو گئے۔ یہ کیا ہی عجیب بات ہے کہ اُن کا نصیب اُن کے دل کی نوشت ہو ہے۔

لباس عشق واری در بر خود

صفاک اللہ پاکیزہ سرشتی

ترجمہ: وہ بذاتِ خود عشق کے لباس میں ملبوس ہیں۔ اُن کا حال یہ ہے اللہ تعالیٰ کی ذاتِ پاک نے انہیں نہایت پاکیزہ خصال عطا فرمادیئے ہیں۔

اگر لطفے تو کشتی بان نباشد

بس ساحل کے رسد این کھنہ کشتی

ترجمہ: اگر آپ رحمۃ اللہ علیہ کا احسان اُن کی کشتی کا ملال نہ ہوتا تو یہ پُرانی اور کم مایہ کشتی کیسے ساحل پر لگتی۔

بکن سودائے گندم گشتہ ارزان

ہمان خود روے کس چیز کی گشتی

ترجمہ: اے مہربان اب تو گندم کا سودا کر لے اس لئے کہ اب یہاں اس کی فروخت سستی ہو گئی ہے یہ تو اب خود رو پیداوار کی مثل ہو گئی ہے جو ایسے ہو جائے اُس کا خرید کر لینا ہی بہتر ہے وہ خرید لینی بہتر ہے۔



دیوان حضرت علی احمد صابر کلہری **556**

نمیدانم چہ خواہد شد لمحشر

کنشتی ام کنشتی ام کنشتی

ترجمہ: میں یہ نہیں جانتا ہوں کہ قیامت کے روز میرا کیا حشر ہوگا۔ میں تو اب یہود و نصاریٰ

کے چرچ میں بیٹھ گیا ہوں میں چرچ میں بیٹھ گیا۔ گویا چرچ کا باسی ہوں۔

مشو دل تنگ از نایافت مقصود

چہ چارہ از نصیبے سرنوشتی

ترجمہ: اے دوست اپنے دل کے مقصد کو نہ پانے پر مایوس اور تنگ دل نہ ہو۔ جب

جو کوئی نصیبہ میں لکھ دیا گیا ہو۔ وہی ملتا ہے اس پر بے صبر ہونا اور افسوس کرنا

مناسب و جائز نہیں ہوتا۔

ہزاراں شکر احسانت کنم یاد

کہ صابر را بکنج غم بہشتی

ترجمہ: میں آپ کے ہزاروں احسان اور نیکیاں یاد کرتا ہوں اور اعتراف بھی ہے

صابر کے لئے غم کا گوشہ ہی جنت ہے۔

☆ ☆ ☆

دلا بیدار شہسواز خواب ہستی

بدر و غم بس از آن مرد ہستی

ترجمہ: اے دل تو اپنی حالت سے ہوش میں آ غافل نہ ہو اور مرد حق سے درد و غم سے

کام لینا سیکھ۔

دیوان حضرت علی احمد صابر کلہری رحمۃ اللہ علیہ 557

شراب بیخودی درکام جان کن

بکن یک دم زہستی ترک ہستی

ترجمہ: اے دوست بے خودی کی شراب پی لے اور اس سے کام چلا میرا مشورہ ہے کہ تو اپنی ذات کو بالکل بھول جا اور اپنی ہستی کو مٹا دے۔

بکن کاریکہ تا آید بکارت

چرا از خویشتن غافل نشستی

ترجمہ: اے دوست وہ کام کر جو تیرے کام آئے اور تیرے لئے مفید ہو۔ تو اپنی ذات کو کیوں کر بھلا بیٹھا ہے۔

رسی کے پیشگاہ بزم وحدت

اگر داری خیال بست پرستی

ترجمہ: اے دوست وحدیت کے ایمان کی محفل کے سامنے تو کیسے جاسکتا ہے جب کہ تیرے دل میں ہمہ وقت بت پرستی ہے پس دل سے دنیا کے بت اور امور دنیا نکال دے۔

چہ رو خواہی تو مقصود از خداوند

تو دل را با خدا ہر گز نہ بستی

ترجمہ: اے بندے تو کون سا منہ لے کر اللہ تعالیٰ کے حضور حاضر ہوگا تو اپنے دل میں تو کبھی بھی اللہ تعالیٰ سے لو نہیں لگاتا اور نہ ہی تجھے اللہ کے احکام کی تعمیل کی فکر ہوتی ہے۔

بزن بر نفس کافر کیش صابر

بیازوے قوی تیغ دو دستی

ترجمہ: اے صابر رحمۃ اللہ علیہ اپنے کالے نفس پر اپنا قوت کا بازو مار اور قوت والے

بازو سے تلوار چلا کر اس کی سرکوبی کرتا کہ تو اپنے رب کو راضی کرنے میں

کامران ہو۔

.....☆.....☆.....☆.....

رسیدم بسر در برہان دہلی

سلیمان منت ایمان دہلی

ترجمہ: اے مہربان میں دہلی کی دلیل کے دروازے پر گیا۔ کیونکہ وہ مقام میرا

سلطان ہے اور ان پر یقین والوں کا ایمان۔

جمال حضرت سلطان دیدم

شدم از صدق دل قربان دہلی

ترجمہ: میں نے وہاں اپنے خواجہ سلطان کا جمال و نور دیکھا اور میں سچے دل سے

دہلی کی سرزمین پر قربان ہوں۔

ندارم ہیچ غم از لطف یزدان

مددگارم شدہ سلطان دہلی

ترجمہ: مجھے اپنے اللہ کی رحمت کے نہ ملنے کا کوئی فکر و غم نہیں وہ ضرور ملے گا یہ میرا

ایمان ہے وہ اس لئے میری مدد پر میرا خواجہ سلطان دہلی موجود ہے۔



کنم بر سر ہمہ اعدائے خود را

ظفر باماست در میدانِ دہلی

ترجمہ: میں اپنے تمام حاسدوں اور دشمنوں کی کوئی پروا نہیں کرتا کیونکہ اس میدان میں خواجہ کی طرف سے امداد ہمارے ساتھ ہے۔

زنور روضہ قطب منور

بہشت آمد بچشم شانِ دہلی

ترجمہ: میں نے حضرت خواجہ قطب عالم رحمۃ اللہ علیہ کا روضہ انور کو دیکھا اُس کے نور سے فیض پایا میری آنکھوں نے بہشت دیکھ لیا یہ ہے دہلی کی افضل و برتر شان جو اُن کی دید سے ملتی ہے۔

بجز ذات نصیر الدین محمود

ندیدم در جہاں سامانِ دہلی

ترجمہ: میں نے دہلی کے اندر حضرت خواجہ نصیر الدین محمود رحمۃ اللہ علیہ کی زیارت کی میں نے دہلی میں اور کوئی دُنیا نہ دیکھی وہ مجھے اللہ والے کی ذات اور سامانِ کل نظر پڑا۔

زبہر حفظ و صونِ من ز آفت

رسیدند از کرمِ مردانِ دہلی

ترجمہ: دہلی کی دید میرے لئے حفاظت ہے اور ہر قسم کی آفات سے بچاؤ۔ اُنہوں نے اپنے کرم و شفقت سے مجھے ہر بلا سے بچا کر کرم و رحم میں بٹھا دیا۔

دیوان حضرت علی احمد صابر کلہری رحمۃ اللہ علیہ 560

حسودان مرادر هر دو عالم

بسوزد غیرت پیران دہلی

ترجمہ: میرے دونوں جہاں میں جو حسد کرنے والے ہیں اُن کا خاتمہ میرے خواجگانِ دہلی نے کر دیا ہے اب فکر نہیں۔

شدم آرایش گلزار جنست

چو آمد در نظر مستان دہلی

ترجمہ: میں نے جب نگاہ اٹھا کر دہلی کو دیکھا تو مجھے وہاں جنتِ پنجھی ہوئی اور مہکتے باغ کی مثل نظر آئی اور یہ سب میرے خواجگانِ دہلی کے مست لوگوں کی نگاہِ فیض کا ثمرہ ہے۔

جہان و اہل آن دیدم ندیدم

بعالم همسر مستان دہلی

ترجمہ: میں نے دنیا کو اور اہل دنیا کو ہرگز نہ پایا کہ وہ میرے خواجگانِ دہلی کے مست و مدہوش غلاموں کی ہمسری و برابری کر پائیں۔

نیم من طالع زہد ریائی

نیم همشرب و نسدان دہلی

ترجمہ: میں ریا کار نہیں اور نہ یہ چاہتا ہوں میں نہ زہد کو پسند کرتا ہوں میں تو دہلی کے اندر لوگوں کے سات بیٹھ کر شراب خوری کی بھی ہمت و طاقت نہیں رکھتا۔



بیزم شیخ ابو احمد بصد ذوق

نشینم مست در ایوان دہلی

ترجمہ: میں تو حضرت ابو احمد نظام الدین رحمۃ اللہ علیہ کی محفل میں بیٹھنے کا شوقین ہوں میں  
اُن کے حضور اُن کے ایوان میں بیٹھنا فخر جانتا ہوں اور اس حال سے مست  
حال ہوں۔

بود این شیخ ممدوح و مکرم

جو بسم اللہ بر قرآن دہلی

ترجمہ: میرے یہ خواجہ بڑی تعریف و تکریم والی ذات تھے۔ اُن کا مقام بندوں میں  
ایسا ہے جیسے قرآن میں بسم اللہ کو لکھا اور پڑھا جاتا ہے ایسے ہی میرے خواجہ  
دہلی با قدر و منزلت ہستی ہیں۔

چو اوکس نیست چون در دہر امروز

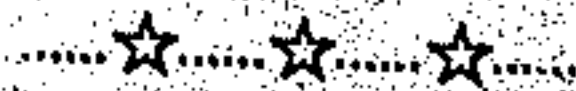
ندارد طاقت ہجران دہلی

ترجمہ: آج اس دور میں آپ کا وہ مقام ہے کہ اُن کی ذات جیسا اور کوئی نہیں اب  
مجھ میں دہلی والوں کی ذات سے جدائی اور دوری کی طاقت نہیں ہے۔

ہزاران شکر ایزد کن چو صابر

کہ آمد در کف دست دامن دہلی

ترجمہ: اے صابر تو اللہ تعالیٰ کا ہزار بار شکر ادا کر کیونکہ تجھے خواجگان دہلی کا دامن  
تھامنا تمہارا نصیب ہو گیا ہے۔





دیوان حضرت علی احمد صابر کلیری رحمۃ اللہ علیہ 562

دلاگر عاشق بت ناپرستی

مشو غافل اذین رہ تا تو ہستی

ترجمہ: اے دل اگر تو کسی کا عاشق ہو گیا اور اس سے تجھے والہانہ عشق ہے تو تو اس

طریق زندگی سے غافل نہ ہو اور تو ایسے ہی گزر بسر کئے جا۔

بجز من در دو عالم کو بصوید

نمیداند کسے سر السنی

ترجمہ: دونوں جہانوں میں میرے سوا جو بھی تلاش کرتا ہے وہ کلمہ الست کے بھید کو نہیں

جانتا یعنی ہر بندے کی فکر اور سوچ اللہ کی تلاش کے سوا اور کوئی نہیں چاہیے۔

شدی سر حلقہ رندان و لیکن

زدست نفس امارہ نرستی

ترجمہ: تحقیق تو رند لوگوں کے حلقہ کا سردار بنا ہے۔ لیکن اس کے باوجود بھی تو نے

نفس امارہ سے جان نہیں چھڑوائی۔

مشو بیدل امید وصل میباش

چرا در کنج غم تنہا نشستی

ترجمہ: اے دوست بے دل اور مایوس نہ ہو اور وصل کی امید رکھ اور یہ کہوں کہ تو نے

کیونکر غم کا گوشہ اختیار کر لیا ہے غم نہ کر امید رکھ تو بامراد ہوگا۔

دیوان حضرت علی احمد صابر کلہری رحمۃ اللہ علیہ 563

ننداری لذتِ زخمِ دلا رام

کہ تو از بیدلی مرہم نہ بستی

ترجمہ: اے پیارے تجھے اور تیرے دل کو عشق کے زخم کی لذت نہیں آئی یہ اسلئے کہ تو بے دلی سے اپنے زخم پر مرہم رکھتا ہے۔

ہزاران جان دہی از بہرِ جرّ

اگر واقفِ شوئی از سرِ مستی

ترجمہ: اے دوست اگر تو عشق کی مستی کے راز کو سمجھ لے تو تو یقیناً ایک گھونٹ پینے کیلئے بھی ہزاروں جانیں قربان کر دے۔

مگر صابر بسووائے محبت

تو از دنیا و مافیہا بجستی

ترجمہ: صابر تیری محبت کے سودا اور خیال سے دنیا اور اس کی ہر چیز کو تلاش کرتا ہے شاید کہ تیرا وصل کسی شے کے وسیلہ سے نصیب ہو جائے۔

☆.....☆.....☆.....

دارم خبر از بحرِ الہی

ایدل تو بخواہ هر چه خواہی

ترجمہ: اے دوست میں اللہ تعالیٰ کی رحمت کے سمندر سے واقف ہوں اے دل تو اس سے مانگ جو تو چاہتا ہے۔

خواہم دادن بلا تردد

دیوان حضرت علی احمد صابر کلہری **564**

از شک تو مباحش در تباہی

ترجمہ: میں ہلا کسی حیل و حجت کے ہر قسم کی قربانی اُس کی راہ میں دیتا ہوں۔ اس سے دُور نہ ہو ورنہ تباہ حالی ہوگی۔ اللہ کی راہ میں دینے سے تنگی نہیں فراوانی نصیب ہوتی ہے۔

جز قدرت او نظر نیامد

از ماہ بین تابماہی

ترجمہ: مجھے تو سوائے اُس کی قدرت کے کرشمہ کے اور کچھ نظر نہیں پڑتا۔ خواہ چاند سے لے کر مچھلی ہو یعنی زمین کی تہہ سے آسمان کی بلندیوں تک کرشمے ہیں۔

کام دل تو بوبر آدم من

تو از غم او چرا سیاہی

ترجمہ: میں تیرے دل کی ہر مراد پوری کرنے کیلئے تیار ہوں تو پھر اُس کے غم میں اپنا چہرہ کیوں سیاہ کرتا ہے۔

محرّم کروی ز سرّ ہستی

بربند بدل رہ منماہی

ترجمہ: لے اللہ تو نے مجھے اپنے اسرار سے واقف فرما دیا اور مجھے آگاہی بخشی ہے اس لئے بندے تجھے ضروری ہے کہ تو اُس کی اس راہ سے دُور رہ جو اس نے منع فرما رکھی ہے۔



بِاَفْقَرِ بَسَازِ گَر تَوَانِے

پُر وَا رِ زِ دِلِ مَـوَا یِ شَـاَہِی

ترجمہ: اے بندے تو اللہ کے فقر سے دوستی بنا اگر تو ایسے کر سکتا ہے تو اور خدا را اپنے دل سے تکبر اور غرور کی ہوا نکال دے تاکہ تیرے کام تیرے اللہ کو پسند ہوں۔

کے رَہِ یَـا بَے یَـا بَـزْمِ رَندَانِ

صَابِر تَو مَنُوزِ غَرَقِ چَاہِی

ترجمہ: اے صابر رحمۃ اللہ علیہ تو رند لوگوں کی محفل میں کیسے رسائی حاصل کر سکتا ہے تو ابھی تک اس راہ اور منزل میں ایک کنوئیں میں ہے نہ کہ تو سمندر کا تیراک ہے۔

☆.....☆.....☆.....

بِجَزِ شَکَرِ تَو مَـا رَا نِیَسْتِ کَـا رَے

دَو عَالَمِ رَا تَوِی آ مِـدْ نَگَـا رَے

ترجمہ: اے اللہ ہمیں تیری نعمتوں پر شکر گزاری کے علاوہ اور کام نہیں ہے تو ہی بلاشبہ دونوں جہانوں میں پوجا کے لائق ہے تو ہی دنیا کی نعمتوں کا معشوق ہے۔

بِـدَرِ گَـا ہِ تَو رَہِ آوَر دَہِ اَمِ مَن

کَہِ جَز تَو نِیَسْتِ کَسِ پَر وَر دِ گَـا رَے

ترجمہ: اے اللہ میں نے تیری جناب کی طرف منہ کر لیا ہے اور تیرے سوا اور کوئی ہمارا پروردگار نہیں ہے۔

بسودائے محبت درد و عالم

چومن دیگر نباشد خاکسار

ترجمہ: اے اللہ دونوں جہاں میں تیری محبت کے سوا اور کسی سے محبت نہیں ہے میں

تیرا خاکسار بندہ ہوں مجھ جیسا تیرا کوئی حقیر و کمتر بندہ نہیں ہے۔

اگر زین غم نگویم جائے آنست

بدر گاہت کسے رانیست کار

ترجمہ: اگر میں یہ غم کی بات نہ کہوں جہاں مجھے کہنی چاہیے تو میری غلطی ہے کیونکہ

تیری درگاہ کے علاوہ کسی اور مقام پر یہ عرض کی نہیں جاسکتی ہے۔

مرا در کنج تنہائی نگارا

بجز دردت نباشد غمگسار

ترجمہ: اے میرے محبوب تنہائی کے گوشہ کے سوا میرے لئے اور کوئی جگہ نہیں ہے

اور تیرے در پر گر اپڑا ہوں اس کے سوا اور کوئی میرا غم گسار نہیں ہے۔

بکن توہر چہ خواہی رطب و یابس

بہ پیشست نیست مارا اختیار

ترجمہ: اے میرے آقا جو تو چاہے کرے خواہ تر و تازہ اور نئی ہو یا پرانی۔ سب کے

کرنے کا تجھے اختیار ہے۔

ہر آنکو از کمال خویش دم زد

چنین کنس رانباشد اعتبار

ترجمہ: جس کسی نے اپنی من مانی یاد دل سے جو چاہا سو کر لیا۔ ایسے بندے کا کیا اعتبار ہے کہ وہ کسی کا ہو جائے گا۔

ندارد باغبان ہشت جنت

بیباغ حسن چون تو گل فدا

ترجمہ: باغبان کے آٹھوں جنت بھی ایسے نہیں ہیں جن میں سے کسی ایک میں بھی تیرے جیسا حسین پھول بھی موجود ہو۔

کنم کشتہ ہمہ اعدائے خود را

کہ دارم در کفِ دل ذوالفقار

ترجمہ: میں اپنے تمام دشمنوں کو قتل کر سکتا ہوں کیونکہ کہ میرے دل کی ہتھیلی میں تیری تلوار ہے۔

ہمیں خواہم نشینم بردر تو

نہ بینسی برداست از من غبار

ترجمہ: میں تو یہی چاہتا ہوں کہ تیرے در پر پڑا ہوں تیرے دل پر تو نہیں دیکھتا کہ میں مثل غبار کے پڑا ہوں۔



دیوان حضرت علی احمد صابر کلہری **568**

بیاض صابر نشین بر مسند عشق

اگر ہستی تو غم از دوست دارے

ترجمہ: صابر آ اور عشق و محبت کے تحت پر بیٹھ جا اگر تجھے دوستی رکھنے کا غم ہے اور تجھے دوستی کا فکر ہے تو آ۔

.....☆.....☆.....☆.....

نوشترہ انداز ازل بلوچ پیشانی

زہستی تو بہشتی شدیم اعلانی

ترجمہ: اے مہربان دوست سن اللہ تعالیٰ نے تیری پیشانی پر روز اول کو ہی لکھ دیا تھا کہ تیری ذات کو ہم نے جنتی بنایا ہے یہ ہمارا اعلان ہے۔

بہر دو کون ظہور تو ظاہر و پید است

بدیدہ دل من طاهر ستو پنہائی

ترجمہ: اے اللہ دو جہاں میں تیری قدرت ظاہر و باہر ہے تو وہ ذات ہے جس کا ظہور میرے دل پر ظاہر ہے اگرچہ تو آنکھوں سے غائب ہے اور پوشیدہ ہے۔

توئی تو عالم اسرار عشق از سر صدق

اگر کتاب محبت بچشم دل خوانی

ترجمہ: اے بندے اگر تو صدق و صفا کے اسرار سے دیکھے تو تجھے پتہ چل جائے کہ تو عشق کی دنیا کے اسرار سے ہے یہ نکتہ اُسے نظر پڑتا ہے جو دل کی آنکھ سے اپنے من کی کتاب کو پڑھے۔

اگر تجلی عشق بردالم تابد  
دلم بمہر نہد داغ از درخشانی  
ترجمہ: اگر میرے دل پر عشق کی تجلی چمک جائے تو بلاشبہ میرے دل پر اس کی روشنی  
کا داغ میرے دل پر لگ جائے۔

بحق سر تو خفی زانکہ از تومی تابد  
جہان صورت معنی بنور یزدانی  
ترجمہ: اے اللہ تیرا راز دنیا سے مخفی ہے یہی وجہ ہے کہ وہ دنیا پر چمکتا ہے۔ یہ دنیا کا  
نظام اللہ تعالیٰ کے نور سے روشن و بارونق ہے۔

ہزار جان بہد ہند اہل ذوق از مستی  
کنی چو بلبل شوریدہ گر نواخوانی  
ترجمہ: اہل ذوق و عشق مستی کے عالم میں اللہ کی ذات پر ہزار بار جانیں قربان  
کرتے ہیں تو بھی بلبل عاشق زار کی مثل اللہ تعالیٰ کی تسبیح و تہلیل ادا کئے جا۔

اگر بخاک در تو است جاتوانی کرد  
مکن ہوس تو بتاج سر سلیمانی  
ترجمہ: اگر تیرے در کی مٹی ہونا نصیب ہو جائے تو ٹو مٹی ہو کر رہ جا۔ مگر یاد رکھ کہ تو  
بادشاہ کے تاج کا طرہ بننے کی خواہش ہرگز نہ کر۔

570 دیوان حضرت علی احمد صابر کلہری رحمۃ اللہ علیہ

وگر تو خواہی کہ درپیش حق شوی مقبول

بحکم شرع عمل کن اگر مسلمانی

ترجمہ: اے بندے اگر تو یہ چاہتا ہے کہ تُو اللہ تعالیٰ کا مقبول و پسندیدہ ہو جائے تو تجھے چاہیے کہ تو اُس کی دی ہوئی شرع کے مطابق عمل پیرا رہ یہ تیری اطاعت کی نشانی ہے۔

بخواہ ہر چہ نخواہی تو صابر از دل خود

مگر تو سرِ دل خویش را نمیدانی

ترجمہ: اے صابر جو تیرے دل میں ہے یا جو نہیں ہے وہ بھی تجھے اللہ تعالیٰ سے ملے۔ مگر افسوس کہ تو اپنے دل کے بھید کو تلاش نہیں کرتا دل کے بھید میں سب تیرے لئے اللہ نے رکھ دیا ہے اس سے تلاش کر کے حاصل کر لے۔

.....☆.....☆.....☆.....

ای عشق بیاکہ ناگزیری

ای درد بیاناکہ دلپذیری

ترجمہ: اے عشق و محبت دل میں آ کہ یہ نہ ہونے والا معاملہ ہے اے دردِ دل تو دل میں آ کہ تو میرا پسندیدہ ہے۔

در کون و مکان چو تو و گر نیست

در عشق خدا اگر بمیری

ترجمہ: اے عشق و محبت تیرے جیسا دُنیا اور اگلے جہان میں کوئی نہیں۔ اگر کوئی عشق الہی میں مر جائے تو اس جیسی کوئی موت اور چیز نہیں ہے۔



در زیر فلک تو بے نشانسی

کز حسن و جمال بے نظیری

ترجمہ: اے عشق اور محبت تو وہ چیز ہے جو زیر آسمان دکھائی نہیں دیتی ہے اور یہ وہ حسین

اور خوبصورت شے ہے جس کی ساری دنیا میں کوئی ہم مثل شے نہیں ہے۔

غم نیست مرا ز روز محشر

در هر دو جهان چو دستگیری

ترجمہ: مجھے قیامت کے دن کی ہولناکیوں کا ذرا بھر بھی غم و فکر اور پریشانی نہیں ہے

اور محبت وہ چیز ہے جس جیسی دونوں جہاں میں عزیز کوئی اور شے نہیں یہ

بندے کا سہارا ہے۔

شد از تو جهان جهان معطر

تو دردی یا مشک یا عیبری

ترجمہ: اے محبوب تو وہ شے ہے جس کی خوشبو سے سارا جہاں خوشبودار ہو گیا ہے

اے محبت تو ایک درد ہے یا کوئی خوشبودار شے یا خوشبو بھرا عطر جو سارے

عالم کو معطر کر رہا ہے۔

هرگز نشوی خلاص زین غم

در عشق بتان تو خود اسیری

ترجمہ: اے دوست محبت وہ شے ہے جس سے بندے کی جان چھوٹ نہیں سکتی ہے

یہ غم ہے جسے محبت کہتے ہیں۔ اے بندے تو کیا کرتا ہے تو خود بتوں کے عشق

دیوان حضرت علی احمد صابر کلہری **572**

میں مبتلا ہے جو محبت کرتا ہے وہ کسی مجسم کے تصور سے محبت کرتا ہے ایسی  
محبت بتوں کی محبت ہے۔

صابر بدر تو چون گدا یاں

تو خرد عالم و امیری

ترجمہ: صابر (رحمۃ اللہ علیہ) تو اپنے محبوب کے در پر گدا گر کی حیثیت سے ہے اور وہ اس  
حال محبت میں امیر بھی ہے اور دنیا جس میں وہ موجود ہے وہ کائنات بھی ہے۔

.....☆.....☆.....☆.....

بیایا کہ غلام تو ام بیاسا قی

بدہ شراب محبت باین گدا ساقی

ترجمہ: اے شراب پلانے والے آ جا آ جا کیونکہ میں تیرا غلام ہوں میں تیرا گدا گر  
ہوں تو آ اور مجھے شراب محبت کا جام پینے کے لئے دے۔

اگر بگوشہ چشمے بسوے مانگری

کنم بھر موی تو جان فدا ساقی

ترجمہ: اے محبوب آ اور اپنی آنکھیں پُرا کر ہی مجھے دیکھ لے۔ تیرا یہ فعل میرے لئے  
باعث فخر ہے۔ میں تیری اس مہربانی پر اپنی جان بھی قربان کرتا ہوں بلکہ  
تیرے ایک ایک بال پر بھی جان قربان کرتا ہوں۔

فتادہ ام بسر کوئے تو بصد عزت

غریب عاجز و مسکین و بینوا ساقی

ترجمہ: اے ساقی میں تری گلی کے کونے میں بڑی عزت سے پڑا ہوں اگرچہ میں



دیوان حضرت علی احمد صابر کلہری رحمۃ اللہ علیہ 573

بڑا غریب، عاجز اور مسکین و بے یار و مددگار ہوں مگر تیری ذرہ نوازی پر  
عزت یافتہ ہوں۔

بیاد بادہ کہ من از خمار بیجانم  
در بن دیار کسم نیست آشنا ساقی  
ترجمہ: اے میرے محبوب آ اور مجھے شراب کا جام عطا کر کیونکہ میں نشے میں بے  
جان پڑا ہوں اس ملک میں تیری زلف کا کوئی واقف نہیں اس لئے آ اور  
مجھے جلوہ دے۔

کلید مخزن اسرار داری اندر کف  
تو خود کشادر میخانہ بھر ما ساقی  
ترجمہ: اے محبوب اور شراب کا جام پلانے والے تیرے ہاتھ میں بھیدوں کے  
خزانے کی چابی ہے تو خود ہی شراب خانے کا دروازہ کھول اور ہمیں شراب  
دے۔ اس میں ہماری خوشی اور حیات ہے۔

ز کاخ سینہ من خواہ ہر چہ میخواہی  
کہ هست مخزن در و دغم و بلا ساقی  
ترجمہ: اے ساتی میرے سینہ کے محل میں ہر چیز موجود ہے جو تجھے مطلوب ہے آ اور  
دیکھ کہ یہ درد غم اور بلاؤں کا خزانہ ہے تجھے اس میں ہر اس قسم کا سودا ملے گا۔



دیوان حضرت علی احمد صابر کلہری رحمۃ اللہ علیہ 574

اگر نگاہ تو افتد بسوے من از ذوق

شوم ز ذوق ہواے تو در ہوا ساقی

ترجمہ: اے ساقی اگر تو خوش ہو کر میری طرف ایک بار ایک نگاہ اٹھا کر دیکھ لے تو

تیری مہربانی۔ تیری اس مہربانی پر میں خوشی سے ہوا میں لہرا جاؤں گا۔

بزن بہ تیغ کہ بوئے زخون کس ناید

کنم بدست صفائے تو پر ضیا ساقی

ترجمہ: اے ساقی تو اپنی نگاہ کی تلوار چلا کر میرا خون کر دے کیونکہ تیرے ہاتھ سے

میرا خون ایسا صاف ہوگا کہ اس کا نشان بھی کسی جگہ نہ پڑے گا اور تو صاف

صاف بچ بھی جائے گا اور میری مراد بھی پوری ہوگی۔

دہم ہزار دل و جان چو صابر از سر ذوق

اگر شوی بخرابات رہنما ساقی

ترجمہ: صابر رحمۃ اللہ علیہ بڑے ذوق و شوق سے تیرے قدموں میں ہزاروں

جائیں اور دل قربان کرتا ہے یہ تیری بڑی مہربانی ہوگی تو اگر شراب خانہ کی

جانب میری رہبری کر دے۔

.....☆.....☆.....☆.....

پئے آرام ظاہر رد بخوابی

یقین میدان کہ خود را خود حجابی

ترجمہ: ظاہری آرام کی خاطر تو نیند کر۔ مگر اس بات کا یقین کر لے کہ تو اپنے آپ سے

دیوان حضرت علی احمد صابر کلہری <sup>رحمۃ اللہ علیہ</sup> 575

پردہ میں ہے یعنی تجھے اپنا آپ پتہ نہیں ہے کہ تو کیا ہے اور کیا کئے جا رہا ہے۔

بگو بامن تو از اسرار مکنون

کتابی ہان کتابی ہان کتابی

ترجمہ: اے دوست تو مجھے مخفی و پوشیدہ بھیدوں سے آگاہ کر۔ تو نے انہیں کتاب میں

پڑھا ہے ہاں تو اسے پڑھ چکا ہے ہاں تجھے ان کا کتاب سے علم ہے۔

بجز یاد خدا شاہین نباشی

غرابی ہان غرابی ہان غرابی

ترجمہ: تو اللہ تعالیٰ کی یاد و حمد سے ہرگز نا آشنا و غافل نہ رہ اگر تو ایسا ہے تو یقیناً تو

گستاخ ہے غافل ہے لا پرواہ ہے۔

مرا بیا این شغلے کہ داری

نیابی ہان نیابی ہان نیابی

ترجمہ: شغل اور مصروفیات جو تیرے ساتھ رکھتا ہے۔ تجھے ان کی تاب و طاقت

نہیں ہے تو اس قسم کی قوت نہیں رکھتا کہ تو میری ہاں میں تو عمل دخل دے۔

رخ خود را ز سوئے مابعد رنج

نتابی ہان نتابی ہان نتابی

ترجمہ: تجھے میری طرف آنے میں اور میری طرف متوجہ ہونے میں سینکڑوں رنج

ملتے ہیں تو میری طرف متوجہ ہونے کی تاب و طاقت نہیں رکھتا۔ ہاں واقعی

تجھ میں میری طرف آنے کی تاب نہیں ہے۔

دیوان حضرت علی احمد صابر کلہری **576**

توئی کاندر بود حرص دنیا

حجابی ہان حجابی ہان حجابی

ترجمہ: تو ہی وہ ہے جسے دنیا کی حرص و لالچ ہے اور اسی وجہ سے کسی اور طرف رخ نہیں پھیرتا۔ واقعی تیرے حال پر پردہ ہے تو اصل روپ سے آگاہ و آشنا نہیں واقعی تیری یہ غفلت ہے اے بندے سمجھ لے۔

تو خود از خود ببزم وحدت ما

شرابی ہان شرابی ہان شرابی

ترجمہ: تو بذات خود ہماری وحدت کی بزم کا فرد ہے پھر تو ایسے حال میں کیوں ہے گویا کہ تو شرابی اور مستی کے حال میں ہے تو مست حال ہو کر رہ گیا ہے۔

توئی تو مہر و مہ صابر اگرچہ

تسرابے ہاں تسرابے ہاں تسرابے

ترجمہ: اگرچہ صابر (رحمۃ اللہ علیہ) تو بذات خود سورج اور چاند کی مثل روشن ہے مگر تو ایک خالی برتن کی مثل ہے جس سے پانی ٹپکتا ہے یعنی تو خالی برتن ہے تو اپنے ظرف سے آگاہ ہو بیدار ہو غافل نہ ہو اپنی حقیقت سے آگاہی حاصل کر۔

☆.....☆.....☆.....

چو در وحدت سرایے ماسیلت

پسیدی انچہ تو ہر گز ندیدے

ترجمہ: تو جب ہماری وحدت کی سرایے میں آئے گا تو دیکھے گا تو وہ ہو جائے گا جو تو



نے نہیں دیکھا تیرے من کو بہتر حال ملے گا اور تیرا حال و قال بدل کر رہ  
جائے گا۔ ذرا ہماری محفل میں تو آ کر دیکھ۔

مگو باہیچ کس از حالت خود  
تو از ہستی خود چون وارہیدے  
ترجمہ: اے دوست و آشنا تو اپنی حالت کسی سے بھی ہرگز نہ کہہ۔ تو اپنی ہستی سے  
آگاہ رہ جب کہ تو اپنی ہستی سے دُور اور غافل ہے۔

چو در ہر شے ظہور اوست پیدا  
چرا پیراہن ہستی دریدے  
ترجمہ: اے انسان جب اللہ تعالیٰ کی ذات کا ظہور ہر شے سے ملتا ہے تو پھر کیا وجہ  
ہے کہ تو اپنی ہستی کو پھاڑ رہا ہے۔ یعنی تو اس قدر مشقت و تنگی کیوں کرتا ہے  
غور و فکر سے کام لے۔

ببزم بادہ نوشانِ حقیقت  
بصد ذوق و طرب خم ہا کشیدے  
ترجمہ: حقیقت کے جام پینے والے بزم میں جا کر سینکڑوں خوشیوں اور شوق سے  
شراب کے پیالے پی جاتے ہیں۔ انہیں پھر اس حال میں خوشی ہوتی ہے۔  
تعیش پروہ بر رویِ افگند  
چرا یانفس بد خو آرمیدے  
ترجمہ: اے بندے تیرے حال پر اور تیرے چہرے پر کیوں غفلت اور عیاشی کا پردہ

دیوان حضرت علی احمد صابر کلہری رحمۃ اللہ علیہ 578

پڑا ہے اور تو اپنے بُرے نفس کے ہمراہ عیش و آرام میں ہے نفس امارہ کو اتنا آرام و عیش نہ دے یہ تیرے حق میں نامناسب اور غیر مفید ہے۔

تو از ترس حزن چون بلبل خام

کہ باغ الفت مابر پریدے

ترجمہ: تُو تو ایک بلبل کی مثل خوفزدہ ہے کہ بہار چلی گئی تو کیا ہوگا۔ تو آ اور ہماری محبت کے باغ میں اڑ کر دیکھ لے یہاں تیرے حال جیسا خوف و ہراس اور تنگی نہیں ہے۔

بیابانی ہر چہ خواہی زداد صابر

چو در وحدت سرائے ماسر سیدے

ترجمہ: اے غافل صابر رحمۃ اللہ علیہ کے پاس آ تجھے اُس کے پاس ہر وہ چیز ملے گی جو تُو خواہش کرتا ہے۔ پس آ اور ہماری وحدت سرائے میں آ۔ تجھے تیری منشاء کے مطابق ہر چیز ملے گی۔

.....☆.....☆.....☆.....

مصطفیٰ مصطفیٰ بھر دو سرائے

نیست جز تو کسے بھر دو سرائے

ترجمہ: یا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم یہ دونوں جہاں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات سے ہیں اور دونوں جہاں میں سوائے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات کے کوئی اور بڑا نہیں ہے۔



تـاـشـوـم مـسـت از شـرـاب طـہـور

رـخ خـود را دـمے بـمـن بـنـمـائے

ترجمہ: یا اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم آپ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے اپنے حوض سے پاکیزہ مشروب

نوش کرنے کیلئے دیں۔ اور خدا را ایک لمحہ کیلئے ہی آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے چہرہ

انور کی زیارت کرا دیں۔

جـز تـو کـس نـیـسـت دـسـت مـن بـر گـیر

ا و فـتـا د م ز د ر د و غـم از پـائے

ترجمہ: یا اللہ کے سچے رسول صلی اللہ علیہ وسلم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سوا میرا کوئی امداد کرنے والا

نہیں ہے۔ میں اپنے پاؤں سے گر چکا ہوں میں درد و غم میں مبتلا ہوں خدا را

میری دستگیر فرمائیں۔

ہـسـت در ذات تـو کـشـایـش کـار

گـرہ از رـشـتہ و لـم بـکـشـائے

ترجمہ: آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات کو یہ طاقت اللہ کی طرف سے عطا ہے کہ آپ لوگوں کی

مشکلات میں ان کی مشکل حل کر دیں اس لئے میں بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور

عرض کرتا ہوں کہ میرے دل کی گرہ کو اپنی شفقت سے کھول دیں۔ کیونکہ

آپ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کی جانب سے رؤف اور رحیم صفات و قدرت والے ہیں۔

کـار مـن سـاز آ شـکـار و نـہـاں

نـیـسـت ذات ت گـہے جـدا ز خـدا ئے

ترجمہ: اے اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم آپ صلی اللہ علیہ وسلم میرے امور اور مشکلات کو جو



دیوان حضرت علی احمد صابر کلہری رحمۃ اللہ علیہ 580

دنیا کے سامنے ہیں یا اُن سے پوشیدہ اُن سب کی مشکل کشائی فرمادیں۔  
کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کسی لمحہ بھی اللہ تعالیٰ کی ذات سے دُور نہیں ہوتے۔ اللہ  
تعالیٰ ہمہ وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر مہربان اور راضی ہے۔

ہمچو موسے روو دو کون از ہوش  
پردہ از روئے خود دمے بکشائے  
ترجمہ: حضرت موسیٰ علیہ السلام جیسے پیغمبر بھی اللہ کی تجلی سے اپنے ہوش کھو بیٹھتے ہیں  
اللہ کا درجہ بڑا بلند ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم ایک لمحہ کیلئے ہی اپنے چہرہ انور سے پردہ  
ہٹا کر ہمیں زیارت کرا دیں۔

نتوان کـرو وصف ذات تـرا  
مظہر حق توئی زسرتا پائے  
ترجمہ: اے اللہ کے پیارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے خلق اور خلق کے  
اوصاف کوئی کیسے بیان کر سکتا ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم تو سراپا اللہ تعالیٰ کا مظہر اور  
اس کا خاص نشان ہیں۔

ہر دو عالم ذات تو روشن  
نیست خالی ز نور تو یکجائے  
ترجمہ: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات سے دونوں جہاں میں  
روشنی ہے اور دونوں جہاں میں کوئی ایسی جگہ نہیں جہاں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا نور  
ظاہر و باہر نہیں ہے۔

صابر از روئے عجز میگوید

مصطفیٰ مصطفیٰ مدد فرمائے

ترجمہ: صابر رحمۃ اللہ علیہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور نہایت عاجزی و نیاز مندی سے کہتا

ہے کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خدا را میری مدد فرمائیں مدد۔

☆.....☆.....☆.....

یار بنما جمال دہلے

یار بنما کمال دہلے

ترجمہ: اے اللہ میری تیرے حضور دعا ہے کہ میرے حال کو دہلی کی برکات و جمال

دکھا دے۔ اے میرے اللہ میں دعا کرتا ہوں کہ مجھے دہلی کے کمالات

رفعت دکھا دے۔ کیونکہ وہاں تیرے بندوں کو تیرے حضور بڑا درجہ اور

قدر و منزلت نصیب ہے۔

ہستم ز شام تا دم صبح

در آرزوئے وصال دہلے

ترجمہ: اے میرے اللہ میں شام سے صبح تک تیری عبادت کے بعد دعا کرتا ہوں کہ

اے میرے اللہ اپنے پیارے اور مقبول بندوں کے شہر دہلی کو دکھا کہ میری یہ

آرزو اور تمنا ہے۔

دیوان حضرت علی احمد صابر کلیری رحمۃ اللہ علیہ 582

بہتر بود از درخت طوبی

اندر نظرم نہال دہلی

ترجمہ: اے میرے اللہ دہلی شہر کے درخت جو تیرے نیک اور مقبول بندوں کی آرام گاہ ہے وہ جنت کے طوبی درخت سے بھی زیادہ عزیز ہے مجھے تو وہ درخت طوبی کی مثل نظر پڑتے ہیں۔

از سر تا پا شوم فدایش

ہر کس کہ کند مقال دہلی

ترجمہ: میں اُس بندے پر سر سے پاؤں تک اپنا آپ قربان کرتا ہوں جس کی زبان پر دہلی اور دہلی والے خواجگان کا ذکر اور بیان رہتا ہے۔

غم نیست مراز شر دشمن

در دم مسوزد جلال دہلی

ترجمہ: مجھے اس شہر میں رہنے والے دشمن سے کسی قسم کا خوف اور خطرہ نہیں مجھے دہلی شہر کا جلال ایک سیکنڈ کیلئے بھی نہیں جلاتا اور نہ تکلیف دیتا ہے۔

دیدم ہمہ جا نیافتم من

در ہر دو جہاں مثال دہلی

ترجمہ: میں نے اللہ کی دنیا میں چکر لگا کر جگہ جگہ کو دیکھا اور مجھے کہیں بھی دہلی کی مثل کوئی مقام نہ نظر آیا ہے۔



لذت بخشد چو آب حیوان

صابر بدلہم زلال دھلے

ترجمہ: مجھے دہلی شہر کے پانی پینے سے بڑی لذت ملتی ہے وہ میرے لئے مثل آب

حیوان ہے یعنی ہمیشہ ہمیشہ زندگی بخشنے والا پانی۔ وہاں کا پانی صابر رحمہ اللہ

کے دل کو مثل آبِ زلال کے سکون اور راحت بخش ہے۔

.....☆.....☆.....☆.....

ندارم بجز ذات پاکت پناہ

ترا یافتم در جہاں تکیہ گاہ

ترجمہ: اے اللہ تیری ذات کی پناہ مجھے تیری پاک ذات کے سوا کوئی سہارا نہیں ہے

میں صرف اور صرف تیری ذات کو اس دنیا میں زندگی کا سہارا پاتا ہوں

تیرے سوا کوئی سہارا نہیں ہے۔

من از روز اول بچشم خدا بین

ندیدم بعالم چو تو بادشاہ

ترجمہ: اے میرے اللہ میں اپنی آنکھ سے جو صرف تیری ذات پر نگاہ کرتی ہے۔ اس

آنکھ سے اول روز سے آج تک تیرے جیسا بادشاہ دنیا میں نہیں دیکھتا۔ یہ

میری باطنی آنکھ اور بصیرت کا فیصلہ اور عمل ہے۔

دیوان حضرت علی احمد صابر کلیری رحمۃ اللہ علیہ 584

مرادر جہانت چرارہ ندارد

بجز عشق و مستی ندارم گناہے

ترجمہ: اے میرے اللہ میں نے تیرے جہاں میں کوئی اور راہ نہیں دیکھی ہے  
تیرے عشق اور تیری اطاعت کی مستی کے علاوہ میں نے کوئی فعل نہیں کیا۔ تو  
مجھ سے یہ قبول فرما۔

بصد سوز غربت بسوئے تو جانان

شرد بار گشتم ر افغان و آہے

ترجمہ: اے میرے محبوب میں سو بار سوز و گداز اور تیری جدائی میں جلتا ہوں۔ میں  
اتنی آہ و فغان کرتا ہوں کہ میرا سینہ شرر بار ہو گیا ہے۔

شوم بر تو قربان شوم بر تو قربان

بکن از سر لطف بسویم نگاہے

ترجمہ: اے میرے محبوب میں تجھ پر سو بار قربان جاؤں قربان مہربانی فرما کر نہایت لطف  
و کرم سے میری طرف ایک نگاہ فرماتا کہ میں خوش حال اور مسرور ہو جاؤں۔

زبھر قدم بوس تو شوق گشتہ

کشیدم سر از خاک همچون گیاهے

ترجمہ: مجھے تیری قدم بوسی کا بے حد شوق ہو گیا ہے اس عرض سے میں نے اپنا سر  
مثل گھاس کے تنکے کے زمین سے اوپر اٹھایا ہے۔

چگونہ نہان مانم از چشم مردم  
کہ خورشید و مہ شد مرا بارگاہے  
ترجمہ: اے میرے محبوب میں دنیا کی آنکھوں سے کیسے چھپ سکتا ہوں یہ اس لئے  
کہ سورج اور چاند میری آماجگاہ بن گئے ہیں یعنی میرا مقام سورج اور چاند کی  
مثل بلند اور روشن ہے۔

بصد شکر درد و غم ہمچو مستان  
در آیم بکویت بصد عز و جاہے  
ترجمہ: میں مست لوگوں کی مثل درد و غم کا سو بار شکر یہ ادا کرتا ہوں اسی وجہ سے میں  
تیری گلی میں سو بار عزت و جاہ سے حاضر ہوتا ہوں۔

ازین لطف در خویشتن می نگجتم  
زمن جملہ عصیان و تو عذر خواہے  
ترجمہ: میں تیری مہربانی کے روار کھٹے سے بے حد خوش ہوں اور خوشی سے پھولا نہیں سماتا  
میں سراپا گناہ ہوں اور تجھ سے عرض ہے کہ تو میرا عذر قبول کرنے والا ہے۔

جگویم ز حال دل خود بہ پیشت  
ندارم بجز درد و غم دستگاہے  
ترجمہ: میں تیرے پاس کیسے اپنے دل کا حال پیش کروں۔ میری رسائی میں درد و غم  
کے سوا اور کچھ نہیں ہے۔



جگونه فتادی تو صابر بقیدم

بنو دم بجز حسن و غمزہ سیاہ

ترجمہ: اے محبوب تو نے صابر رحمۃ اللہ علیہ کو کیسے قید میں ڈال دیا ہے وہ تو حسن اور دربار ادا اور آنکھ کی سیاہی کے سوا کچھ نہیں۔

☆.....☆.....☆.....

امروز شاہ شاہان مہمان شد است مارا

جبریل با ملائک دربان شد است مارا

ترجمہ: آج بادشاہوں کا بادشاہ ہمارا مہمان ہوا ہے گویا کہ حضرت جبریل امین علیہ السلام ملائکہ سمیت ہمارے گھر پر دربان کی حیثیت سے آئے ہیں۔

در جلوہ گاہ وحدت کثرت کجا بہ گنج

ہژدہ ہزار عالم یکسان شد است مارا

ترجمہ: وحدت میں کثرت کیسے سما جائے۔ یہ ایسے ہے جیسے اٹھارہ ہزار جہاں یک جا ہو کر سما جائیں۔

ماخانہ جہان را بسیار سیر کریم

اے شیخ بت پرسی ایمان شد است مارا

ترجمہ: ہم نے دنیا بھر کی خوب سیر کر لی ہے اے شیخ اب توبت پرستی ہمارا ایمان ہو گیا ہے۔

در محفلِ گدایان مرسل کجا بہ کنجد؟  
بے برگ و بے نوائے سامان شد است مارا  
ترجمہ: گدا گروں کی مجلس میں پیغام دینے والے کیسے سا جائیں ہم تو بے سرو سامان  
ہو کر رہ گئے ہیں۔

احمد بہشت و دوزخ بر عاشقان حرام است  
ہر دم رضائے جانان رضوان شد است مارا  
ترجمہ: احمد رحمۃ اللہ علیہ عاشق لوگوں پر جنت اور دوزخ دونوں حرام ہیں انہیں  
دونوں کی ضرورت نہیں وہ تو ہر لحظہ محبوب کی رضا تلاش کرتے ہیں یہی اُن کی  
جنت ہے۔



من ز سودائے محبت والا و دیوانہ ام  
عاشق شوریدہ سر محوِ رخ جانانہ ام  
ترجمہ: مجھے تو محبت کا سودا ہو گیا ہے اور یہ محبت بہت عالی ہے میں اس میں دیوانہ  
وار پڑ گیا ہوں میں شور مچانے والا بھگوڑا عاشق ہوں اور میں اپنے محبوب  
کے چہرہ کی دید میں غرق ہوں۔

قبلہ گویم یا پیغمبر یا خدا یا مصطفیٰ  
استیلائے شوق بسیار است من دیوانہ ام  
ترجمہ: میں اپنے محبوب کو اپنا قبلہ کہوں یا اپنا پیغمبر یا خدا کا روپ یا مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم  
استیلائے شوق بسیار است من دیوانہ ام

بے مثل کہوں مجھ پر بے حد غلبہ ہے میں اُس کی محبت کا شوق رکھتا ہوں میں  
اُس پر دیوانہ وار قربان ہوں۔

من بہ قربانت شوم اے ساقی بادہ فروش

از شراب بے خودی لبریز کن پیمانہ ام

ترجمہ: اے ساقی تو شراب پلانے والا ہے میں تجھ پر قربان جاؤں میں تیری دی  
ہوئی شراب سے بے خودی کے عالم میں ہوں مجھے ازراہ مہربانی بے خودی کی  
شراب کا جام بھر کر دے تاکہ میں اس سے سیراب ہو جاؤں۔

عشقِ آن شوخِ پری رُو جانِ صابر سوختہ

من نہ دانم شمع ام یا شمع را پروانہ ام

ترجمہ: صابر رحمۃ اللہ علیہ کی جان اُس حسین و جمیل پری کی مثل ہے جسے ذات کا عشق  
ہے وہ اُس کے عشق میں جل کر رہ گیا ہے اب مجھے یہ بھی پتہ نہیں کہ میں شمع  
ہوں یا میں شمع کا پروانہ۔

☆.....☆.....☆.....

من آمدم بہ پیش تو سلطانِ عاشقان

ذات تو هست قبلہ ایمانِ عاشقان

ترجمہ: اے عاشقوں کے بادشاہ میں تیرے حضور حاضر ہوں تیری ہستی اور ذات تو  
عاشق لوگوں کے ایمان کا قبلہ و کعبہ ہے۔



در هر دو کون جز تو کسے نیست دستگیر

دستم بگیر از کرم اے جانِ عاشقان

ترجمہ: دونوں جہان میں تیرے سوا میرا کوئی مددگار اور ہاتھ پکڑنے والا نہیں ہے

اے میرے محبوب تجھ سے عرض ہے کہ مہربانی فرما کر میری مدد کریں میرا

ہاتھ پکڑیں کیونکہ تو عاشق لوگوں کی جان ہے۔

از هر طرف بخاک درت سر نہادہ ام

یک لحظہ گوش نہ تو بر افغان عاشقان

ترجمہ: میں نے ہر طرف سے ہٹ کر تیرے در کی خاک پر اپنا سر رکھ دیا ہے مہربانی

کر کے تو ایک لمحہ بھر کیلئے ہی اپنے عاشقوں کی آہ دزاری اور چیخ و پکار پر کان

دھر کر سن لے۔

صابر بخاک کوئے تو سر بر نہادہ ام

زان رو کہ ہست کوئے تو سامانِ عاشقان

ترجمہ: صابر رحمۃ اللہ علیہ بخاک کوئے عرض گزار ہے کہ ہم نے تیرے کوچے کی خاک پر اپنا سر

رکھ دیا ہے اس لئے عرض ہے کہ یہ تیرے کوچے کی خاک ہی عاشق لوگوں کیلئے

زندگی کا سامان و اثاثہ ہے تو ان کا خیال کر لے۔



## منقبت حضرت محمد و پاک

میرے صابر تیری چوکھٹ کی قسم کھاتا ہوں  
یاد کلیر کی جب آتی ہے تڑپ جاتا ہوں  
دل تڑپتا ہے جب روضے کی زیارت کیلئے  
پاکستان تیرے حجرے کو میں چوم آتا ہوں  
نہ جہیں قابو میں رہتی ہے نہ بس میں سجدے  
جب تصور میں وہ دربار تیرا لاتا ہوں !!!  
بھردو بھردو میرے صابر میری جھولی بھردو  
بات رہ جائے کہ منگتا تیرا کہلاتا ہوں  
آرزو یہ ہے کہ موت آئے تیرے کوچے میں  
رشتکِ جنت تیرے کلیر کی لگی پاتا ہوں !!  
واسطہ گنج شکر سن لو دہائی میری !!!  
حسرت دیدہ میں سرکار مٹا جاتا ہوں !!!  
اس امیر دل خستہ کی تمہیں لاج رہے  
صابری خادموں میں میں بھی گنا جاتا ہوں



# درو دیاک سے روحانی علاج

مرتب

سید نیشان نظامی



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

انفک و عیال

موقوفہ

سید ذیشان نظامی عفی عنہ





مزار پُر انوار حضرت علی احمد صابر کلیری رحمہ اللہ



چلہ گاہ صابر پیا رحمہ اللہ پاکستان



جامع مسجد پیران کلیر شریف

ادارۃ پیغامِ اہل قرآن

Ph: 042-37323241